تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ کے تناظر میں لکھی جانے والی تحریروں کا مجموعہ

گستاخانہ فلم اور مسلم اُمّہ کا ردِّ عمل

ڈاکٹر راغب حسین نعیمی
ڈاکٹر عبدالقدیر خان
ڈاکٹر ظفر اقبال جلالی
حاجی محمد حنیف طیب
پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری
سید حامد سعید کاظمی
ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی
مفتی محمد اعجاز فریدی، جامعہ نعیمیہ
مفتی محمد منیب الرحمٰن
حافظ ممتاز احمد رحمانی ایڈووکیٹ
ڈاکٹر افتخار الحسن میاں
اور مزید علماء کرام کے تاثرات

ترتیب و تحقیق
محمد ثاقب بشیر
ایم ایس سی میڈیا اینڈ ماس کمیونی کیشن
انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

نظرثانی:
مفتی محمد اعجاز فریدی ایم اے
جامعہ نعیمیہ، لاہور

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

Marfat.com

تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ کے تناظر میں لکھی جانے والی تحریریں

گستاخانہ فلم اور مسلم اُمّہ کا ردِعمل

ترتیب و تحقیق

محمد ثاقب بشیر

ایم ایس سی میڈیا اینڈ ماس کمیونی کیشن
انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 37352022

لاہور پاکستان

Marfat.com

111656

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

نام کتاب: .... گستاخانہ فلم اور مسلم امہ کا ردِ عمل

تحقیق و ترتیب: .... محمد ثاقب بشیر

نظر ثانی: .... مفتی محمد اعجاز فریدی

سنِ اشاعت: 2012ء

کمپوزنگ: .... محمد عتیق صدیقی (IIUI)

ناشر: ....

تعداد: 600

قیمت: .... 300\-

ملنے کے پتہ جات:

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 37352022

Marfat.com

فہرست

انتساب	۷
تقریظ	۸
اظہار تشکر	۱۰
عرض مؤلف	۱۱

حصہ اول

موضوع	مصنف	صفحہ نمبر
عالمی قانون توہینِ رسالت۔۔۔وقت کی اہم ضرورت	ڈاکٹر عبدالقدیر خان	۱۷
ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع۔۔۔امت کی بقاء	حاجی محمد حنیف طیب	۲۰
شان مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور اظہارِ رائے کی آزادی	سید حامد سعید کاظمی	۲۴
تحریک تحفظ ناموس رسالت چند گذارشات	مفتی محمد منیب الرحمن	۲۷
عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اُبامہ	ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی	۳۳
گستاخانہ ویڈیو اور اہلِ اسلام کا ردِ عمل	ڈاکٹر افتخار الحسن میاں	۳۸
تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ممکن؟	ڈاکٹر راغب حسین نعیمی	۴۴
گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا سرتن سے جدا	ڈاکٹر ظفر اقبال جلالی	۴۷
توہین آمیز فلم بنانے والے امن اور انسانیت کے دشمن ہیں	پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری	۵۵
گستاخ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیری اب خیر نہیں ہے	مفتی محمد اعجاز فریدی، جامعہ نعیمیہ	۶۰
فقط اک نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی ہے	حافظ ممتاز احمد ربانی ایڈووکیٹ	۶۵
عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تازہ لہر	ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی	۷۱

Marfat.com

انبیاء اور صحابہ کرام پر بننے والی فلمیں: سرسری جائزہ	عطاء الرحمٰن نوری (انڈیا)	۸۱
مرگ بر امریکہ اور ہمنوا	ڈاکٹر اجمل نیازی	۸۴
" فداك أمي و أبي "	عارف انیس ملک	۸۸
کاش کہ اوبامہ کو نبی کریم ﷺ کے مقام کا پتہ ہوتا	اداریہ روزنامہ اوصاف	۹۴
برداشت	جاوید چودھری	۹۹
انسانی حقوق کے علمبرداروں کے نام	شاہ فیصل شاہین	۱۰۴
اندھوں میں کانا	سلیم صافی	۱۰۸
کامل مرا ایماں ہو نہیں سکتا	اوریا مقبول جان	۱۱۲
رشدی کے بعد ٹیری کے لیے بھی سر کا خطاب!	حافظ شفیق الرحمٰن	۱۱۷
توہین رسالت ﷺ کے خلاف لانگ مارچ کی ضرورت	نوید مسعود ہاشمی	۱۲۲
یوم عشق رسول ﷺ اور عمران خان	ارشاد احمد عارف	۱۲۶
اے خاصہ خاصان رسل ﷺ	اداریہ ماہنامہ الحقیقۃ	۱۳۰
تقلیدِ یہود۔ کیوں اور کیسے؟	سلیم صافی	۱۳۶
امریکی سفارت خانے تشدد کا نشانہ کیوں بنتے ہیں؟	تنویر قیصر شاہد	۱۴۰
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی ﷺ	فریحہ ادریس	۱۴۴
دماغ پھٹا جا رہا ہے	گل نوخیز اختر	۱۴۹
اسلام دشمن فلم پر ہمارے برساتی مینڈک خاموش کیوں؟	انصار عباسی	۱۵۶
اللہ کا واسطہ، ہوش کے ناخن لو	حامد میر	۱۵۶
ہمارا کیا بنے گا	اوریا مقبول جان	۱۶۰
حکم اذاں۔ گستاخانہ فلم	ڈاکٹر حسین احمد پراچہ	۱۶۴
آزادی اظہار ہولوکاسٹ اور توہین رسالت ﷺ	آصف محمود	۱۶۸
گستاخانہ فلم اور لائحہ عمل	محمد اظہار الحق	۱۷۳
متنازع فلم اور مشرق وسطیٰ	مبہی ہنا اوکا	۱۷۷

Marfat.com

بدبخت ٹیری جونز، سام بسائل اور سو یہودی ادارے	احمد جمال نظامی	۱۸۰
کروں نام پہ ترے جاں فدا	ارشاد احمد عارف	۱۸۴
احتجاج، احتجاج	سلیم صافی	۱۸۸
لاعلمی نہیں مائینڈ سیٹ	ارشاد عارف	۱۹۲
لادن ایسے پیدا ہوتے ہیں	جاوید چوھدری	۱۹۶
گستاخانہ فلم کیخلاف احتجاج کیوں؟	انعام الحسن کاشمیری	۲۰۱
آقا ہم شرمندہ ہیں	امیر عباس	۲۰۵
امریکہ سے نفرت کیوں؟	عبداللہ الشوبی	۲۱۰
مسلم امہ کا احتجاج اور جاوید غامدی	نوید مسعود ہاشمی	۲۱۴
آزادی رائے کا ناروا اظہار	لنڈا ایس ہیرڈ	۲۱۷
صلاح الدین ایوبی کہاں سے لائیں؟	اثر چوہان	۲۲۱
گستاخانہ فلم۔۔۔مسلم ممالک کے لیڈر کہاں ہیں؟	آصف محمود	۲۲۵
بے جرات رندانہ ہر عشق ہے روباہی!	عرفان صدیقی	۲۲۹
ایک گھٹیا ترین شخص کی گھٹیا ترین فلم!	عطاء الحق قاسمی	۲۳۳
مظاہروں میں تشدد کیوں ہوتا ہے؟	آصف محمود	۲۳۷
رخت سفر باندھ لیا گیا؟	پروفیسر نعیم مسعود	۲۴۱
ہولوکاسٹ کی سزا ہے۔توہین رسالت ﷺ جرم کیوں نہیں	اسداللہ غالب	۲۴۶
24 سال بعد؟	طاہر سرور میر	۲۵۰
ہنگامے کیوں ہوئے؟	حامد میر	۲۵۴
ڈریس ریہرسل	شاہین صہبائی	۲۵۸
امریکی سفارتخانے تشدد کا نشانہ کیوں بنتے ہیں؟	تنویر قیصر شاہد	۲۶۲
مسلمانوں کا مقدمہ	عارف انیس مالک	۲۶۷
یوم عشق رسول ﷺ اور دینی جماعتوں کی کارکردگی	ڈاکٹر حسین احمد پراچہ	۲۷۲

Marfat.com

عشق رسول ﷺ کو متنازعہ بنانے کی سازش	ڈاکٹر اجمل نیازی	۲۷۷
ناموس مصطفیٰ ﷺ کے تقاضے	سجاد میر	۲۸۰
آپ بھی شرمسار ہو مجھ کو بھی شرمسار کر!	توفیق بٹ	۲۸۴
امریکی اشتہار اور غلام احمد بلور کا اعلان	نوید مسعود ہاشمی	۲۸۸
دکھوں کا اصل ذمہ دار	نصرت جاوید	۲۹۲
آزادی اظہار یا آزادی آزار	اسد اللہ غالب	۲۹۶
امریکی سفارت خانے تشدد کا نشانہ کیوں بنتے ہیں؟	تنویر قیصر شاہد	۳۰۰
گستاخانہ فلم کے مقاصد۔۔۔!	طیبہ چیمہ	۳۰۴
جنرل اسمبلی کا اجلاس اور مسلم حکمرانوں کی ذمہ داری	عبدالرافع رسول	۳۰۷
توانوکھا ہے بادشاہوں میں	عامرہ احسان	۳۱۲
ملعون فلم پروڈیوسر کے بارے میں حیرت انگیز انکشافات	ڈاکٹر مرزا اختیار بیگ	۳۱۶
گزرے دن پر ایک نظر	عبداللہ طارق سہیل	۳۲۱
احتجاج مگر کیسے؟	خورشید ندیم	۳۲۵
کیا ہم ایسا کر سکتے ہیں	اوریا مقبول جان	۳۳۰
"Innocence of Muslims"	ڈاکٹر بابر اعوان	۳۳۴
Punishment of Blasphemy in Judaism	Pir Syed Abdul Majid Mahboob	۳۵۲
BLASPHEMY OF PROPHET (PBUH), MUSLIM UMMA AND SOLUTION	Pir Syed Abdul Majid Mahboob	۳۴۴

Marfat.com

انتساب

انسانیت کی پہلی درسگاہ

ماں

کے نام

Marfat.com

تقریظ

از سیکرٹری جنرل سنی اتحاد کونسل، بانی صدر انجمن طلبہ اسلام پاکستان، صدر نظام مصطفیٰ پارٹی پاکستان
صدر المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی پاکستان، وسابق وفاقی وزیر
معزز ومحتشم جناب حاجی محمد حنیف طیب (دامت برکاتھم العالیہ)

دور حاضر میں جبکہ امت مسلمہ انتہائی مشکل حالات سے گزر رہی ہے ایسے میں زیر نظر کتاب اپنے عنوان اور مواد کے اعتبار سے ایک اہم کاوش ہے کیونکہ گستاخانہ فلم پر لکھا جانے والے علمی و تاریخی مواد ایک جگہ پر جمع کرنا وقت کی ضرورت تھی۔ گستاخانہ فلم ،اس کا پس منظر، اس کے پس پردہ کارفرما قوتیں اور مسلم امہ کے ایمان سے متعلق لکھی جانے والی تحریروں کو محفوظ کرنا بہت ضروری تھا۔ تا کہ نوجوان نسل کو اس فتنہ سے متعلق مکمل آگاہی مل سکے۔ اس کتاب میں جس خوبصورت انداز میں تحریروں کا انتخاب کیا گیا ہے وہ قابل تحسین ہے۔

اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم وعنائیت ہے کہ اس نے یہ سعادت ''عزیزم ثاقب بشیر'' کو عطا فرمائی ہے کہ انہوں نے عشق رسول ﷺ سے سرشار ہو کر یہ کتاب ''گستاخانہ فلم اور مسلم امہ کا رد عمل'' مرتب کی ہے۔ یہ کام کوئی اور بھی کر سکتا تھا لیکن سرکار دو عالم ﷺ کا خاص کرم اور نگاہ ہے کہ یہ کام اِن سے لیا جا رہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اِن کی تربیت انجمن طلباء اسلام نے کی ہے۔ راقم الحروف کو یہ سعادت حاصل ہے کہ وہ اس کا بانی صدر بھی تھا۔ اس تحریک کا مشن طلباء کے دلوں کو عشق مصطفیٰ ﷺ سے منور کرنا ہے اور آج یہ کتاب اسی مشن کو آگے بڑھانے میں مددگار ثابت ہوگی۔ میں چاہوں گا کہ یہ کتاب تمام یونیورسٹیز، کالجز اور پبلک لائبریریز میں ہونی چاہئیے۔ اس کے علاوہ تمام بک سٹالز پر، علماء ومشائخ اور شعلہ بیاں خطیب حضرات کے پاس بھی ہونی چاہئیے۔

Marfat.com

عزیزم کو اپنی محنت پر ناز کرنا چاہیئے کہ وہ جو کام بزورِ قلم سرانجام دے رہے ہیں وہ غازی علم دین شہیدؒ، غازی عبدالقیوم شہیدؒ، غازی عبدالرشید شہیدؒ، عامر چیمہ شہیدؒ، اور غازی ممتاز حسین قادری میدان عمل میں سرانجام دے چکے ہیں۔ اس پر میں مبارک باد بھی پیش کرتا ہوں اور دعا گو بھی ہوں۔

Marfat.com

اظہار تشکر

- سیکرٹری جنرل سنی اتحاد کونسل، بانی صدر انجمن طلبہ اسلام پاکستان، صدر نظام مصطفیٰ پارٹی پاکستان، صدر المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی پاکستان، وسابق وفاقی وزیر معزز و محتشم جناب حاجی محمد حنیف طیب (دامت برکاتھم العالیہ) کا، جنھوں نے کمال شفقت فرماتے ہوئے اپنے قیمتی وقت سے چند لمحات نکال کر اس کتاب پر خوبصورت کلمات سے نوازا۔
- مفتی محمد اعجاز فریدی (ڈاکٹر سرفراز نعیمی ریسرچ انسٹیٹیوٹ) جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور
جنھوں نے مسودہ کو غور خوض سے ملاحظہ فرمایا اور ترتیب و تحقیق میں مکمل رہنمائی فرمائی۔
- فدا حسین ہاشمی (سابق مرکزی صدر انجمن طلبہ اسلام، پاکستان)، محمد اسد چودھری (ناظم انجمن طلبہ اسلام، انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد)
جنھوں نے لمحہ بہ لمحہ اس کتاب کو مکمل کرنے میں ساتھ دیا۔
- محمد بلال حیدر، مہر نعمان قادر، عمار حسن، چودھری حسن مجید، مشتاق، جنھوں نے یہ کام مکمل کرنے میں معاونت کی۔

Marfat.com

عرض مؤلف

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ

تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اپنے باپ، اپنے بیٹے اور دنیا بھر کے تمام مسلمانوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤ۔

حضور کریم ﷺ کے ساتھ رشتہ محبت کی وجہ سے سارے مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ یک جان، یک زبان اور یک دل ہیں۔

میری جان بھی قربان ہو اس ذات پر جس کی محبت ماں، باپ، اولاد اور دنیا کی ہر محبت سے بڑھ کر عظیم ہے اور ہر مسلمان کے لئے عزت اور باعث افتخار ہے۔ جس کے نام پر ہر مسلمان کٹ مرنے کو تیار ہے جس کے نام کی حرمت بعد از خدا کائنات میں سب سے زیادہ ہے جس کی محبت مومن کے ایمان کا حصہ ہے یہی محبت اور جان نثاری ہے جو غیر مسلم دنیا کو بے چین رکھتی ہے کہ آخر وہ کونسی قوت ہے جو مسلمانوں کو اس جذبے سے سرشار رکھتی ہے کہ وہ اپنے نبی ﷺ کے نام پر جان سے گزر جاتا ہے۔

بقول اعلیٰ حضرت بریلویؒ:

کروں تیرے نام پر جاں فدا\
نہ بس اک جاں دو جہاں فدا\
دو جہان سے بھی نہیں جی بھرا\
کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

یہود و ہنود کی یہی تعصب اور اسلام دشمنی ہے جو کبھی ایک صورت اور کبھی دوسری

Marfat.com

شکل میں ابھرابھر کر آتی ہے کبھی نعوذ باللہ خا کے بنانے کے کبھی قرآن کو نذر آتش کرنے کے اور کبھی آپ ﷺ پر تضحیک آمیز فلم کی صورت میں۔لیکن صد شکر کہ یہ سب مسلمانوں کے ایمان کو مزید پختہ کر دیتا ہے۔

مغرب جو مسلمانوں کو متعصب ،تنگ نظر، بنیاد پرست اور دہشت گرد کہتا ہے خود ان تمام خصوصیات کا مکمل مظہر ہے۔ اگر اسامہ بن لادن مغرب کو انتہائی مطلوب تھا (کیونکہ وہ ان کے خلاف دہشت گردی کرتا تھا ان کے بقول) تو کیا ٹیری جونز، بسیام مسائل،سلمان رشدی اس سے کم درجہ کے دہشت گرد ہیں۔یہ تو مسلمانوں کی جان سے بھی کھیلتے ہیں ان کے جذبات سے بھی اور ان کے دین سے بھی۔اور مسلمان جان اور جذبات کی قربانی اگر خوشی خوشی دیتا ہے تو دین کی خاطر۔لیکن اس سے دین کی قربانی مانگی جائے تو وہ مانگنے والے کی جان لینے اور اپنی جان دینے سے دریغ نہیں کرتا۔یہ بات اہل کفر بھی جانتے ہیں تو کیا یہ حرکات کر کے وہ دہشت گردی نہیں کر رہے؟یقیناً وہ دہشت گردی ہی کر رہے ہیں۔

لیکن ہمارے ہاں اس وقت مسلم ممالک جن مسائل سے دو چار ہیں اور جو اکھاڑ پچھاڑ یہاں پر جاری ہے ان تمام مسائل کے پیچھے امریکہ اور اس کے حواریوں کا ہاتھ ہے۔اس کے لیے سالہا سال تک ان کی منصوبہ بندی جاری رہتی ہے مسلمانوں کی نااتفاقی اور آپس کے جھگڑے ان کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں معاون ثابت ہو رہے ہیں۔آج بھی اگر مسلمان باہمی رنجشیں بھلا دیں، متحد ہو جائیں اور باہمی تعاون کو فروغ دیں تو وہ دنیا کی سب سے بڑی طاقت بن جائیں اور یہی وجہ ہے کہ انہیں متحد ہونے ہی نہیں دیا جاتا۔یوں دشمن کا ہر منصوبہ پایۂ تکمیل کو پہنچ جاتا ہے اس طرح کے مکروہ واقعات پر جس طرح مسلم دنیا متحد ہو جاتی ہے اگر یہی جذبہ باہم موجود رہے تو نہ تو کوئی ٹیری جونز رہے اور نہ ہی سام بسائل اور نہ سلمان رشدی۔

صلیبیوں ، یہودیوں اور سامراجی طاقتوں کی طرف سے شانِ رسالت ﷺ میں گستاخیوں کے خلاف 56 مسلم ممالک میں بسنے والے شمع رسالت ﷺ کے

Marfat.com

پروانے ان دنوں گلی، محلوں اور بازاروں، چوک و چوراہوں اور سڑکوں پر سراپا احتجاج ہیں۔ دنیا میں بسنے والے ڈیڑھ ارب سے زائد مسلمانوں کا یقینِ محکم ہے کہ اس وقت تک ان کا ایمان مکمل نہیں ہوسکتا جب تک وہ حضور ﷺ کی ذات مبارکہ کو اپنی جانوں سے زیادہ عزیز نہ پائیں۔

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ یثرب کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل مرا ایماں ہو نہیں سکتا

آج یہودی لابی جس تحریر و تقریر کو آزادی اظہار کا نام دے رہی ہیں وہ دنیا کی سب سے بڑی دہشت گردی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ سامراجی طاقتیں اور مفاد پرست یہود ونصاریٰ مغرب میں اسلام کی تیزی سے اشاعت پر شکست فاش کا شکار ہو چکے ہیں۔

لاکھ جتن کے باوجود خود کو اور اپنے عوام کو قلبی سکون تو مہیا نہیں کر سکے۔ شکست سے بوکھلا کر کبھی قرآن کی بے حرمتی کرنا شروع کر دیتے ہیں تو کبھی خاکے شائع کرتے ہیں تو کبھی گستاخانہ فلم بنا دیتے ہیں۔

حالیہ گستاخانہ فلم پر نہ صرف پاکستانی عوام سڑکوں پر ہے بلکہ تیونس، مصر، یمن، بنگلہ دیش، عراق، لیبیا، فرانس، سوڈان، افغانستان، آسٹریلیا، برطانیہ، امریکہ، شام، ایران ہر جگہ امتِ مسلمہ سراپا احتجاج ہے اور اب ان سب کا ایک ہی مطالبہ ہے کہ فلم بنانے والے تمام افراد کو سرعام پھانسی دی جائے اور واصل جہنم کیا جائے۔ کیونکہ سام بسائل نے گستاخانہ فلم بنا کر صرف اپنی نہیں بلکہ پوری امریکی قوم کی خبث باطن کی عکاسی کی ہے۔

میری نظر میں آج احتجاج کے ساتھ ساتھ کچھ عملی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے تاکہ انبیاء علیہم السلام کی ناموس کے تحفظ کے لیے عالمی سطح پر قانون سازی کی جائے جو آنے والے وقتوں میں ایسے واقعات رونما نہ ہونے دے۔ اگر ہم نے مضبوط بنیادوں پر کام نہ کیا تو ایسے واقعات آئندہ بھی ہمیں دیکھنے کو ملیں گے۔

قارئینِ کرام! زیر نظر کتاب میں گستاخانہ فلم کے حوالہ سے لکھی جانے والی تحریروں

Marfat.com

کو یکجا کیا گیا ہے۔ یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے، پہلے حصے میں اسکالرز اور مشائخ کرام کی تحریروں کو شامل کیا گیا ہے اور دوسرے حصے میں گستاخانہ فلم اور مسلم امہ کے ردِعمل کے حوالے سے صحافی حضرات کی تحریروں کو مرتب کیا گیا ہے۔ یہ کتاب عشق رسول ﷺ کا اظہار ہے۔ یہ کتاب حقائق سے آگاہی بھی دے گی اور اپنے عزائم کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے میں کاربند ثابت ہوگی۔

زیر نظر کتاب کو ہر طرح کی غلطیوں سے پاک کرنے کے لیے حتی الامکان کوشش کی گئی ہے اس کے باوجود اگر پروف ریڈنگ کی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی پیشگی معذرت چاہتا ہوں۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ مجھ جیسے طالب علم کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ (آمین)

خاکپائے ناموس مصطفی ﷺ
محمد ثاقب بشیر
saife786@yahoo.com
انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

Marfat.com

حصہ اوّل

Marfat.com

Marfat.com

مراسلہ بعنوان:

عالمی قانون توہینِ رسالت......
وقت کی اہم ضرورت

محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان

برادرم محمد سرور۔ السلام علیکم!

امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے، اللہ تعالیٰ آپ کو، اہل وعیال کو اور تمام پاکستانی نژاد برطانوی شہریوں کو تندرست، خوش وخرم رکھے، حفظ وامان میں رکھے، عمر دراز کرے اور ہر مخلوق کے شر نظرِ بد سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

28 ستمبر جمعہ کو یہاں حکومت کی جانب سے یوم عشق رسول ﷺ منایا گیا اور یہ نہایت شرمناک طریقہ سے منایا گیا۔ امن وسلامتی کے پیغام کے بجائے دہشت گردی، توڑ پھوڑ ہوتی رہی۔ تقریباً 19 لوگ ہلاک ہوگئے، کروڑوں روپیہ کی جائیداد تباہ ہوگئی۔ دن بھر ٹی وی اسٹیشن دہشت گردی کے واقعات دکھاتے رہے اور ایک طرح اکساتے رہے کہ دوسری جگہ لوگ کس طرح توڑ پھوڑ کر رہے ہیں ان کو بھی یہی کرنا چاہئے۔ بینکوں کو، پیٹرول پمپوں کو، عمارتوں کو لوٹا گیا، آگ لگادی گئی، لاتعداد اے ٹی ایم توڑے گئے اور لوٹے گئے اور تو اور غریبوں کی دوکانیں دروازے توڑ کر لوٹ لی گئیں۔ یہ کونسا عشق رسول ﷺ کا مظاہرہ تھا۔ پوری دنیا میں ہمیں ایک دہشت گرد، توڑ پھوڑ کرنے والی غیر منظم قوم کے طور پر پیش کیا گیا اور اس میں ذرائع ابلاغ کا بہت بڑا رول تھا۔

تعجب کی بات یہ ہے کہ نہ ہی حکمران پارٹیوں اور نہ ہی مذہبی اور حزبِ اختلاف کی

Marfat.com

پارٹیوں کے کوئی لیڈر سڑک پر نظر آئے کہ ان لوگوں کی رہنمائی کرتے اور ان کو منظم طریقہ سے احتجاج کرنے کی تلقین کرتے۔ مگر یہ لوگ چھٹی مناتے رہے گھر بیٹھے رہے اور ٹی وی دیکھتے رہے۔ آپ ہی سوچئے! اس قسم کے دہشت گردانہ عمل اور قتل و غارت گری سے اس جہنمی ناموسِ رسول ﷺ کے مجرم یا امریکیوں کا کیا بگڑا۔ اوبامہ اور ہیلری کلنٹن نے آدھا منٹ کا معذرتی پیغام ٹی وی پر سنا دیا اور اپنے ہاتھ دھو لئے۔ مغربی ممالک کا ہمیشہ سے یہی طریقہ کار رہا ہے کہ دوسرے مذاہب اور ان کے پیغمبروں کی شان میں گستاخی کی کھلی چھٹی دیدو۔

یہاں وزیرِ اعظم راجہ پرویز اشرف نے کنونشن سنٹر میں تمام سفیروں اور اعلیٰ عہدیداروں کو بلا کر تقریر کر ڈالی اور مطمئن ہو کر گھر بیٹھ گئے۔ دنیا میں تقریباً 57 اسلامی ممالک ہیں اور ان سب ہی کے حکمران مغربی ممالک کے پٹھو ہیں سوائے ایران کے، ان سے یہ نہیں ہوتا کہ اقوام متحدہ میں ایک ریزولوشن لا کر اس پر وزن ڈال کر منظور کرائیں اور کسی بھی مذہب یا اس کے پیغمبر کی توہین کو بین الاقوامی سطح پر ایک جرم اور مرتکب افراد کو سخت سزا و قید کی سزا کا لازمی مستحق قرار دیا جائے۔ عرب ممالک اس سلسلہ میں ایک اہم رول ادا کر سکتے ہیں مگر بدقسمتی، انھوں نے اس معاملہ میں اور اسرائیل کی دہشت گردی رکوانے میں کبھی کوئی کلیدی کردار ادا نہیں کیا۔ البتہ ایران کے ایٹمی پروگرام کی امریکی مخالفت کی مہم میں مغربی ممالک کا کھل کر ساتھ دے رہے ہیں، OIC تو بالکل ہی بیکار، بے حس ادارہ ہے وہاں لوگ صرف تنخواہیں لینے اور عیاشی کرنے بیٹھے ہیں۔ سال دو سال میں ایک چھوٹا سا اجلاس کیا اور نرم الفاظ میں احتجاج کیا اور معاملہ ختم۔ ایک وہ وقت تھا کہ غریب عرب جدھر رخ کرتے تھے بڑے بڑے بادشاہ، شہنشاہ کانپ جاتے تھے اور جان بخشی کی بھیک مانگتے تھے۔ آپ استنبول کی توپ کاپی میوزیم میں تحفہ جات دیکھئے جو اس وقت کے طاقتور شہنشاہ چین، ہنگری، جرمنی، فرانس اور انگلستان کے بادشاہوں نے ترکوں کی نظر کرم کی خاطر ان کو باقاعدگی سے بھجوائے تھے۔ آجکل ان ممالک کا ایک چھوٹا سا، معمولی افسر جب آتا ہے تو ان مسلم ممالک کے حکمران دست بستہ ہو جاتے ہیں اور

Marfat.com

شاہانہ استقبال کرتے ہیں۔ ان ہی باتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کلام مجید میں اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبات، فرمودات میں اشارہ کیا تھا کہ جب مسلمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کو فراموش کریں گے، آپس میں جھگڑے فساد کریں گے اور فرقہ پرستی کے شکار ہو جائیں گے تو دنیا میں نہایت ہی ذلیل و خوار ہوں گے۔

آپ کا خیر اندیش

ڈاکٹر عبدالقدیر خان

The Nation, London,

(5/10/2012)

Marfat.com

ناموس رسالت ﷺ کا دفاع۔۔۔امت کی بقاء

...........حاجی محمد حنیف طیب، (سابق وفاقی وزیر)

گستاخانہ فلم ہر لحاظ سے قابل نفرت اور قابل مذمت ہے۔ ویسے بھی ہم سرکار دو عالم ﷺ یا انبیاء کرام، صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار میں سے کسی پر بھی بننے والی فلم کو جائز نہیں سمجھتے چاہے ان کی زندگی کے متعلق ہی کیوں نا ہو۔ لیکن اس کے برعکس جو فلم ان کی زندگی کے خلاف ہو، کردار کشی کے لئے بنائی گئی ہو اور نفرت آمیز ہو انتہائی قابل مذمت ہے۔ امریکہ اور یورپ جہاں پر اسلام بڑی ہی تیزی سے پھیل رہا ہے اس کی مقبولیت کو روکنے کے لیے اور وہاں کے لوگوں میں اسلام اور سرکار دو عالم ﷺ کے بارے میں غلط فہمیاں پھیلانے کے لیے یہ قابل مذمت اقدام کیا گیا۔

یہ بات مختلف اخبارات اور ویب سائٹس پر بھی آچکی ہے کہ اس کے بنانے میں سو یہودیوں نے اپنا سرمایہ لگایا ہے اور اس میں توہین آمیز فلم بنانے والوں نے یہ دعوٰی بھی کیا ہے کہ امریکہ جو جنگ میدان میں نہیں جیت سکا ہم اس کو جیتنے کے لئے اس فلم کے ذریعے پورے عالم اسلام میں انتشار پھیلا دیں گے۔ جب یہ گستاخانہ فلم امریکہ میں تیار کی جارہی تھی تو کیا وہاں کی حکومت اس سے بالکل بے خبر تھی؟ میں بارہا امریکہ میلاد شریف اور گیارھویں شریف کے جلسوں میں مسلمانوں کے مدعو کرنے پر تقریر کے لئے گیا ہوں وہاں ہوم لینڈ سکیورٹی کے نام پر خفیہ ادارے نہایت تیزی سے سرگرم عمل ہیں۔ یقیناً امریکی حکومت باخبر ہوگی کہ وہاں ایک ایسی فلم تیار کی جارہی ہے جس کا مقصد ڈیڑھ ارب مسلمانوں کی دل آزاری ہے۔ گستاخانہ فلم کے حوالے سے باراک اوباما اور

Marfat.com

ہیلری کلنٹن نے اس کے ساتھ لاتعلقی کا اظہار تو کیا لیکن یہ ہرگز کافی نہیں تھا کیونکہ ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے اس حوالے سے ہماری مختلف ممالک کے کونسلر جنرلز اور سفارت کاروں سے گورنر ہاؤس کراچی میں بات ہوئی ہے جس میں وکلاء، تاجر، علماء اور مشائخ شامل تھے ہم نے مسلمانوں کے جذبات ان تک پہنچائے جس کا ان سفیروں کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ اس سے پہلے بھی گستاخانہ خاکے بنائے گئے تھے اور اس وقت بھی کچھ علماء نے ڈنمارک کے پرائم منسٹر سے ملنے کی کوشش کی تھی تاکہ اصل صورتحال ان تک پہنچائی جائے لیکن انہوں نے یہ کہہ کر معذرت کر لی کہ ہمارے ہاں اظہار رائے کی آزادی ہے۔

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم ممالک اپنے ہوم ورک کے ذریعے دنیا کو بتائیں کہ اظہار رائے کی آزادی کیا ہے؟ اور اس کی حدود و قیود کیا ہیں؟ اگر دنیا کو عملی کام کر کے ہم یہ بتائیں کہ انبیاء کی توہین اظہار رائے کی آزادی میں نہیں آتی۔ ان حالات میں دنیا کو بتانا ہوگا کہ اظہار رائے کی حد بندیاں ہیں۔ جیسے ہائیڈ ر پارک لندن میں آپ کسی کے متعلق بھی بات کر سکتے ہیں لیکن ملکہ کے متعلق منفی بات کرنا منع ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں (Queen can do no wrong) اگر ملکہ کے بارے میں آپ کوئی بات نہیں کر سکتے تو امام المرسلین ﷺ تو ہماری جانوں سے بڑھ کر ہمیں عزیز ہیں۔ ان کے متعلق اگر کوئی بات کرے تو اس کو آزادی اظہار رائے کے زمرے میں ڈال دیا جاتا ہے۔

حکومت نے 21 ستمبر یوم عشق رسول ﷺ کے طور پر منایا، یہ ایک احسن اقدام تھا جو اس سے پہلے پاکستان کی تاریخ میں نہیں ہوا۔ اس میں افسوس ناک پہلو یہ تھا کہ چند شر پسندوں کی وجہ سے ہلاکتیں ہوئیں، ہنگامے ہوئے اور بے گناہ شہری اس کا نشانہ بنے یہ سب قابل مذمت ہے اور میں حکومت وقت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ کے پاس ان لوگوں کی تصاویر موجود ہیں جو ہنگامے اور لوٹ مار میں ملوث ہیں ان کے خلاف

Marfat.com

سخت سے سخت کارروائی کی جائے۔

دوسرا افسوسناک پہلو یہ تھا کہ یہاں پر اگر پورے پاکستان میں پانچ ہزار جلوس نکلے ان میں سے 4990 پرامن جلوس تھے اور دس پرتشدد جلوس تھے ہمارے میڈیا نے ان دس جلوسوں کو دنیا کے سامنے ایک بھیانک تصویر بنا کر پیش کیا لیکن پرامن مظاہروں کو کوئی کوریج نہ دی۔ میڈیا کے کردار کے حوالے سے میری دیانت دارانہ رائے یہ ہے کہ میڈیا نے اپنا مثبت کردار ادا نہیں کیا۔ بلکہ پورے پاکستان میں دو فیصد شرپسند لوگوں کے ہنگاموں کو بڑھا چڑھا کر دکھایا گیا اور 98 فیصد پرامن مظاہروں کو خاص کوریج نہیں دی گئی۔

29 ستمبر 2012ء کو کراچی میں جماعت اہلسنت کے زیر اہتمام پرامن ریلی ہوئی جس کی قیادت مفتی منیب الرحمٰن صاحب نے کی میں خود اس میں موجود تھا۔ کراچی کی سڑکوں پر لاکھوں لوگ جمع تھے۔ سنی اتحاد کونسل، نظام مصطفیٰ پارٹی، انجمن طلباء اسلام کے لوگ بھی اس میں شامل تھے۔ اس لاکھوں کے پرامن اجتماع کو میڈیا نے درست طور پر کوریج نہیں دی۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر آپ لوگ پرتشدد مظاہروں کی بڑھا چڑھا کر کوریج کرتے ہیں تو پرامن مظاہروں کو بھی اتنی ہی کوریج ملنی چاہئے۔ میڈیا کی یہ دوغلی پالیسی سمجھ سے بالاتر ہے۔ میرے خیال میں مختلف شعبہ ہائے زندگی کے لوگوں کو ٹاک شوز میں بلا کر گفتگو کرنی چاہئے تھی چاہے وہ وکلاء ہوں، صحافی ہوں، سول سوسائٹی کے لوگ ہوں یا علماء و مشائخ ہوں۔ جو اس کے مثبت پہلوؤں کو اجاگر کرتے۔

اس ساری صورتحال میں ہونا یہ چاہئے تھا کہ تمام اسلامی ممالک ایک پلیٹ فارم پر اکھٹے ہو جاتے اور ایک قرارداد بنا کر مسلمانوں کی تنظیم OIC کے ذریعے اقوام متحدہ میں لے جاتے تا کہ انبیاء کی توہین کے متعلق قانون سازی کی جاتی اور آنے والے وقتوں میں ایسے واقعات رونما نہ ہوتے لیکن شروع دن سے ہی ہماری بدقسمتی

111 6 S T

Marfat.com

رہی ہے کہ ہمارے اکثر مسلم ممالک کے حکمران امریکہ اور اسکے حواریوں کے غلام بنے ہوئے ہیں اور یہ بالخصوص امریکہ کو اپنے برسر اقتدار رہنے کی ہر قیمت دینے کے لیے تیار ہیں۔

آج ہم میں سے ہر ایک کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے مستقبل کا لائحہ عمل تیار کرنا ہوگا تاکہ آنے والے وقتوں میں ایسے واقعات رونما نہ ہوں۔

Marfat.com

شانِ مصطفیٰ اور اظہار رائے کی آزادی

علامہ سید حامد سعید کاظمی
(سابق وفاقی وزیر برائے مذہبی امور)

نبی پاک صاحبِ لولاک ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کی ناپاک جسارت ایک بار پھر کی گئی اور امریکہ کے ایک نام نہاد پادری نے ایک نہایت اشتعال انگیز فلم بنا کر اس کا ''ٹریلر'' انٹرنیٹ پر جاری کیا۔ چونکہ یہ سب کچھ بدنیتی اور اشتعال انگیزی کی بنیاد پر کیا جا رہا تھا اس لیے انگریزی فلم کا عربی ترجمہ بھی ساتھ ہی ریلیز کر دیا گیا۔ اس عربی ترجمے کے باعث پاکستان سے پہلے عرب ممالک میں آگ بھڑک اٹھی اور لیبیا میں امریکی سفارت خانے میں آگ بھی لگائی گئی جس سے امریکی سفیر کو بھی جان سے ہاتھ دھونے پڑے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دنیا میں کتنے مذاہب ہیں؟ ان تمام مذاہب کے پیشواؤں اور راہنماؤں کے بارے میں کبھی کوئی ایسی جسارت نہیں کی جاتی۔ حد یہ کہ بت پرستوں کے دیوی، دیوتاؤں کو بھی کبھی طعن و تشنیع کا نشانہ نہیں بنایا جاتا۔ لیکن ہمیشہ پیغمبر اسلام حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی ذاتِ والا صفات کو نشانہ بنانے کی مذموم جسارت کی جاتی ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟

چند برس پیشتر ہیلری کلنٹن نے کہا تھا کہ Islam is the fastest growing religion in the World. ''دنیا میں سب سے زیادہ تیزی سے پھیلنے والا مذہب اسلام ہے''۔ یہ حقیقت اسلام دشمن قوتوں کے لیے سوہانِ روح بنی ہوئی ہے۔ وہ اسلام کو اپنے لیے سب سے بڑا خطرہ سمجھتے ہیں۔ اسلام کو بدنام کرنے کے لیے

Marfat.com

وہ ہر ممکن حربہ استعمال کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں اسلام اور مسلمانوں کو دہشت گرد ثابت کرنے کے لیے وہ کئی طریقے استعمال کر چکے ہیں۔ کچھ نادان اور جذباتی مسلمان بھی بسا اوقات نادانستگی میں ان کے آلۂ کار بن جاتے ہیں اور اپنی دانست میں اسلام کو تقویت دینے کے لیے اور مسلمانوں کو رعب و دبدبہ قائم کرنے کے لیے خودکش حملوں اور بموں کے دھماکوں کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ حالانکہ یہ اسلامی تعلیمات اور سنتِ نبوی کے منافی ہے۔ خاص طور پر اس صورت میں انتہائی قابل مذمت اور باعث نفرت ہے جب ان حملوں کے نتیجے میں بے گناہ اور غیر متعلق عورتیں، بچے، بوڑھے اور جوان بلا امتیاز نشانہ بنتے ہیں۔ لیکن جذبۂ جہاد کو ابھار کر اور مسلمانوں کی عمومی غیرتِ ایمانی کو جوش دلا کر ایسا ماحول پیدا کر دیا گیا جس کے نتیجے میں ساری دنیا میں مسلمان دہشت گرد اور تخریب کار سمجھے جانے لگے ہیں۔

چونکہ دنیا جانتی ہے کہ مسلمان اپنے نبی کریم ﷺ کی عظمت و شان کے حوالے سے بہت زیادہ جذباتی اور حساس ہے اور سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کی شان میں ادنیٰ سی جسارت بھی اس کے لیے ناقابل برداشت ہوتی ہے اس لیے انھوں نے ہماری اس دکھتی رگ کو خاص طور پر نشانہ بنا رکھا ہے۔

ان کا منصوبہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی پر مسلمان آپے سے باہر ہوں گے، جلسے کریں گے، جلوس نکالیں گے، ہنگامے کریں گے، توڑ پھوڑ ہوگی، آگ لگے گی، خون بہے گا تو دنیا میں یہ پروپیگنڈا کرنے کا موقع ملے گا کہ مسلمان تو ذرا سی بات پر اپنے ملک کو آگ لگانے اور تباہ کرنے پر تل جاتے ہیں اگر ان کی رسائی دیگر ممالک تک ہوگی تو پھر یہ کیا کچھ نہ کریں گے۔

یہ صورتِ حال انتہائی نازک ہے، اگر ہم اپنے آقا و مولا ﷺ کی شان میں گستاخی پر خاموش رہیں تو مسلمان کس منہ سے کہلوائیں اور اگر جذبات کا اظہار کریں تو دہشت گرد کہلائیں، یہ امتحان ہے ہماری ذہانت اور غیرتِ ایمانی کا۔

اگر ناموسِ رسالت کا محافظ جلوس نکالیں اور بینک لوٹ لیں، پیٹرول پمپس نذرِ

Marfat.com

آتش کریں وہاں بھی لوٹ مار کا بازار گرم کریں تو بجا طور پر پوچھا جا سکتا ہے کہ یہ محافظینِ ناموس رسالت ﷺ ہیں یا لٹیرے اور ڈاکو ہیں۔

اس لیے ہم پُرامن احتجاج کر کے اپنے جذبات کا اظہار بھی کریں۔ اور قومی و ملی سطح پر ایسی حکمت عملی اپنائیں کہ گستاخانِ رسول مجبور ہو کر اس ناپاک حرکت سے باز آئیں۔

اس مقصد کے لیے کسی ملک کی انفرادی کوشش اور عوامی احتجاج کافی نہیں۔ امتِ مسلمہ کو متحد ہو کر تمام مسلمان ممالک کو مشترکہ لائحہ عمل تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر مسلم ممالک غیر مسلم دنیا کو یہ باور کرا دیں کہ آقا کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کو اگر بین الاقوامی جرم قرار دے کر مجرموں کے لیے عبرت ناک سزا کا اعلان نہ کیا گیا تو سفارتی تعلقات منقطع کیے جائیں گے۔ دوسرے مرحلے پر تجارتی تعلقات ختم کیے جائیں گے اور اگر ضرورت پڑی تو تیل کو بطور ہتھیار استعمال کر کے تیل کی دنیا بھر کو سپلائی بند کر دی جائے گی۔

اگر یہ جرأت مندانہ قدم امت مسلمہ ایک دفعہ اٹھا لے تو یہ مسئلہ ہمیشہ کے لیے حل ہو جائے گا۔ ورنہ ہم روز روز اس آزمائش سے گزرتے رہیں گے۔

اس وقت میں عدالت میں اپنے خلاف ''جج سکینڈل'' کی سماعت کے لیے حاضر ہوں، اسی اثناء میں یہ چند سطور سپردِ قلم کر کے بارگاہِ رسالت ﷺ میں اپنی غلامی کا اقرار اور جذبات کے اظہار کو اپنے لیے وسیلۂ نجات سمجھتا ہوں۔

Marfat.com

تحریک تحفظ ناموس رسالت چند گذارشات

مفتی منیب الرحمٰن
(صدر تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان)

ملت کفر کی جانب سے ناموس رسالت ﷺ پر حملے اور توہین رسالت کے ارتکاب کے انتہائی سنگین اور اندوہناک واقعے کے نتیجے میں عالم گیر سطح پر مسلمانوں میں شدید ترین ذہنی کرب اور اضطراب پیدا ہوا' جس کے بے ساختہ اور بے قابو اظہار کے مظاہر ہر روز الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں نظر آرہے ہیں مسلمانوں کی اپنی تمام تر عملی کوتاہیوں کے باوجود یہ ذات رسالت مآب ﷺ سے عقیدت ومحبت جذباتی وابستگی اور جان نثاری ایمان کا اولین تقاضا بھی ہے اور جو ہر شک وشبہ سے بالاتر ہے، پاکستان میں مسلمانوں کے بے ساختہ فطری ردعمل کے طور پر احتجاج جلسوں، جلوسوں اور ریلیوں کا سلسلہ تسلسل سے جاری ہے اس کی ضرورت بھی ہے، بلکہ یہ دینی فریضہ ہے۔ لاکھوں نفوس کی شرکت کے باوجود ان احتجاجی جلوسوں اور ریلیوں میں جہاں تقدس، پاکیزگی، امن وامان اور عشق رسالت کے باوقار مظاہر نظر آئے وہاں آتش زنی، توڑ پھوڑ اور تخریب کے المناک وشرمناک مناظر بھی دیکھنے کو ملے۔ اور آخر میں اسلام آباد کے احتجاجی پروگرام کو روکنے کیلئے شہر کی ناکہ بندی کرنے اور شیلنگ کے ناخوشگوار واقعات رونما ہوئے۔ اس پس منظر کے تناظر میں ہم صدر پاکستان آصف علی زرداری وزیر اعظم راجہ پرویز اشرف، حکومتی اتحاد میں شامل تمام جماعتوں، پارلیمنٹ میں حزب اختلاف کی تمام جماعتوں، پارلیمنٹ سے باہر دینی اور سماجی تنظیمات اور قوم کے تمام طبقات نے اپیل

Marfat.com

کے ساتھ چند دردمندانہ گزارشات پیش کرنا چاہتے ہیں۔

1۔ تحفظ ناموس رسالت ﷺ امت مسلمہ کے لئے انتہائی حساس مسئلہ ہے، یہ ہمارے دین و ایمان کا مسئلہ ہے، اسے حزب اقتدار و اختلاف کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیے بلکہ جو جہاں اور جس حیثیت میں ہے اس پر شرعاً لازم ہے کہ مکمل ذمہ داری کے ساتھ اس میں اپنا کردار ادا کرے، حکومت سے باہر جو عناصر ہیں، ان کا کام پرامن، منظم اور مؤثر احتجاج کرنا، اپنی حکومت اور ملت کفر تک اپنی آواز پہنچانا اور اپنی بہترین صلاحیت کے مطابق ایسی مؤثر تجاویز، اقدامات اور حکمت علمی سے حکومت کو آگاہ کرنا ہے، جو اس تحریک تحفظ ناموس رسالت کے مقدس مشن کے حصول میں ممدومعاون ہوں۔ اور حکومت وقت کا کام اپنے عوام اور امت مسلمہ کے جذبات اور احساسات کی نہ صرف ملی و دینی غیرت وحمیت پر مبنی مکمل ترجمانی کرنا، بلکہ سیاسی، سفارتی اور اقتصادی میدان میں ایسے مؤثر عملی اقدامات کرنا جن کے نتیجے میں ملت کفر اور اہل مغرب "تحفظ ناموس رسالت" کیلئے عالمی سطح پر مؤثر عملی اور قانونی اقدامات کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ توہین رسالت کی پشت پناہی کرنے والے ممالک کے ساتھ سیاسی، سفارتی و اقتصادی روابط کا انقطاع اور ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ اس کی مؤثر صورت ہے۔ تاہم مغربی ممالک کے وہ غیر مسلم شہری جو حکومت پاکستان کی باقاعدہ اجازت سے قانونی دستاویزات کے ساتھ ہمارے ملک میں مقیم ہیں، وہ ہمارے معاہد ہیں اور ان کی جان و مال کا تحفظ ہماری ذمہ داری ہے۔

اقوام متحدہ، ہیومن رائٹس کمیشن، یورپین یونین، امریکہ اور بین الاقوامی اداروں کو اس بات پر آمادہ کرنا کہ ''منشورِ حقوقِ انسانی'' (Human Rights charter) اور ''آزادیِ اظہار'' Freedom of Expression کی تعریفات وحدود کا از سر نو تعین کریں اور ناموس اُلوہیت جلّ وعلا، ناموسِ رسالت مآب ﷺ، قرآن مقدس اور کتب سماوی کی اہانت کو بین الاقوامی قانون میں جرم قرار دیں، اور ایسے مجرموں کیلئے سزاؤں کا تعین کر کے ان کو ایسی بین الاقوامی عدالت کے سپرد کیا جائے، جس میں

Marfat.com

مسلمان جج شامل ہوں۔

3۔ ہر ذی شعور جانتا ہے کہ امت مسلمہ بوجوہ اس وقت طاقت کی پوزیشن میں نہیں ہے لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ باطل سے مرعوب ہو کر دینی ملی اور قومی غیرت کا سودا کر لیا جائے اور ذہنی وفکری غلامی کو ہمیشہ کیلئے قبول کر لیا جائے۔

4۔ جس طرح بین الاقوامی طور پر بے قصور لوگوں کی جانیں تلف کرنا، مجبور و معذور بنا دینا، جان و مال کی حرمت کو پامال کرنا دہشت گردی ہے، بعینہٖ ذہنی، فکری، اعتقادی اور نظریاتی اذیت رسانی (Intellectual Torture) کو بھی دہشت گردی بلکہ سب سے سنگین دہشت گردی قرار دیا جائے۔

5۔ ہم سب جانتے ہیں ''او۔آئی۔سی'' ایک کمزور ادارہ ہے، لیکن مجبوری یہ ہے کہ امت مسلمہ کا یہی واحد مشترکہ عالمی فورم ہے، لہٰذا اسے متحرک کرنا اور اس میں جان ڈالنا ضروری ہے۔ صدرِ پاکستان پر لازم ہے کہ وہ تحفظ ناموس رسالت کے لئے اپنا مؤثر کردار ادا کریں اور توہین رسالت کے مرتکبین اور ان کے پشت پناہ ممالک کے خلاف مؤثر اقدامات کیلئے او۔آئی۔سی کا ہنگامی اجلاس طلب کرنے میں پہل کریں اور علانیہ طور پر باقاعدہ طریقے سے نہ صرف اس کا مطالبہ کریں بلکہ مسلم ممالک کا دورہ کر کے انہیں آمادہ کریں۔

6۔ ہماری رائے میں او۔آئی۔سی کا مجوزہ ہنگامی سربراہی اجلاس مدینہ منورہ میں منعقد کیا جائے۔ اور مسلم ممالک کے تمام حکمران رسول ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر تحفظ ناموس رسالت کا عہد کریں اور اجتماعی طور پر مؤثر عملی اقدامات کا اعلان کریں۔

7۔ 57 ممالک کی اجتماعی آواز اور ڈیڑھ ارب مسلمانوں کی افرادی قوت اور مارکیٹ اتنی بھی بے توقیر و بے اثر نہیں کہ کوئی اس آواز پر بالکل کان نہ دھرے، لہٰذا مسلم اُمہ اپنا وجود منوانے میں دیر نہ کرے۔

8۔ امت مسلمہ کو وقار بلند کرنے اور عالمی برادری میں باعزت مقام حاصل کرنے کیلئے سائنس، ٹیکنالوجی، ہائی ٹیک، تجارت وصنعت اور جدید علوم وفنون میں مہارت

Marfat.com

حاصل کرنی ہوگی، مصنوعات کو بین الاقوامی معیار پر لانا ہوگا، صنعت کی ترقی، تجارت میں امانت و دیانت، نظام حکمرانی میں عدل اجتماعی کی ضمانت اور اسلامی شورائی نظام اور قانون حکمرانی کے مُسلّمہ معیارات کو اپنانا ہوگا۔

9۔قوم کی امانت اقتدار، امانت حقوق اور قومی خزانے کو کرپشن، خورد برد، اقربا پروی کی لعنت سے پاک کر کے عہدوں اور مناصب کی امانت کو اہل لوگوں کے سپرد کرنا ہوگا۔

10۔ہم یہ بھی باور کرانا چاہتے ہیں کہ ''تحریک تحفظ ناموس رسالت'' ایک مقدس، پاکیزہ اور باوقار مشن ہے۔گھیراؤ، جلاؤ، لوٹ مار، جان و مال اور آبرو کی حرمت کی پامالی کی حرکات نہ صرف یہ کہ فساد، تخریب اور دہشت گردی ہے بلکہ ہمارے اعلیٰ ترین روحانی مقصد کے بھی منافی ہے۔اس میں جہاں اس تحریک پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے عوام کو شرعی، قانونی اخلاقی دائرے کے اندر رکھیں، وہاں حکومت کی بھی ذمہ داری ہے تخریبی عناصر کو دراندازی کر کے ملک و قوم اور اس کے اعلیٰ وقار کو تباہ کرنے کا موقع نہ دیں، اسلام آباد وغیرہ کے واقعات ہم سب کے لیئے باعثِ عار اور عالمی سطح پر رسوائی کا باعث ہیں۔

11۔علماء پر مقدمات دائر کرنے اور ان کو موردالزام ٹھہرانے کے بجائے قانون نافذ کرنے والے اداروں اور حکومت کا فرض ہے کہ اصل تخریبی عناصر کا کھوج لگا کر انہیں قرارواقعی اور عبرت ناک سزا دیں۔ ہم حزب اختلاف سے بھی اپیل کرتے ہیں ان مقدس اجتماعات کے خطابات کو عظمت رسول کے موضوع تک ہی محدود رکھا جائے اور یہ تاثر نہیں پیدا ہونا چاہیے کہ تحفظ ناموس رسالت کی مقدس تحریک میں سیاسی مقاصد کی آمیزش بھی ہے۔

12۔ ہم تمام مسلمانوں پر واضع کرنا چاہتے ہیں کہ ہماری پُر امن تحریک توہین رسالت کا ارتکاب کرنے والوں اور ان کے پشت پناہ مغربی ممالک کے حکمرانوں کے خلاف ہے، پاکستان کی اقلیتی برادری کے لوگوں یا مسیحی مذہب کے خلاف نہیں

Marfat.com

ہے۔اقلیتوں کی جان، مال، آبرواور عبادت گاہوں کا تحفظ ہماری آئینی اور قانونی ذمہ داری ہے اور چرچ یا کسی عبادت گاہ پر حملہ ہماری تحریک کے لیے نقصان دہ ہے اس سے مکمل طور پر اجتناب کیا جائے۔ ہماری رائے میں صحیح طریقہ یہ ہے کہ حکومت سرکردہ علماء کو بلا کر باہمی مذاکرات کے ذریعے اس مسئلے کا حل تلاش کرے اور پُر امن احتجاج کرنے والوں اور شر پسند عناصر میں فرق کرے اور جان و مال کے نقصانات کی تلافی کرے۔ہم اپنی بساط کے مطابق صورت حال کی اصلاح کے لیے دین و ملک کے بہترین مفاد میں ہر تعاون کے لیے تیار ہیں، یہ حکومت کے بھی بہترین مفاد میں ہے کہ جلداز جلد حالات معمول پر لائیں تا کہ خوف و ہراس کی فضا ختم ہو۔عوام شب و روز درس و تدریس، وعظ وتقریر اور تزکیہ وتربیت میں مشغول علماء کو فسادی وتخریب کار قرار دینے پر ہرگز اعتماد نہیں کریں گے۔

ہم نے اہلسنّت کے زیر اہتمام 16 فروری 2006ء اور 29، ستمبر 2012ء کو کراچی میں لاکھوں نفوس کی روح پرور فضا میں منظم و پُر امن احتجاجی ریلیاں منعقد کر کے ثابت کیا ہے کہ اپنی آواز کو اس طرح بھی دوسرے فریق تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ یہ بلاشبہ ایک تاریخ ساز پرامن اور منظم ''ملین مارچ'' تھا،حکومت کا بھی فرض ہے کہ وہ دلیل واستدلال، متانت و وقار اور امن و آشتی کو فروغ دینے والوں کو اہمیت دے اور ملک و ملت کے مفاد، میں'' وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ '' کے قرآنی حکم پر عمل کرے۔ہم بنیادی طور پر اکیڈمک لوگ ہیں، روایتی حزب اقتدار و اختلاف سے ہمارا تعلق نہیں ہے۔ ہم صرف احتساب، تعمیری تنقید اور اصلاح کے خواہاں ہیں۔

ہمارا ایمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کائنات میں سب سے ارفع و اعلیٰ، عظیم المرتبت اور اللہ جل شانہٗ عزوجل کے محبوب ہیں اور ہر مومن کی خواہش ہے کہ کائنات کا ہر ذرہ اور نوع انسانی کا ہر فرد آپ کا احترام کرے۔ یہ ہمارا مطلوب کامل اور ہماری خواہش ہے لیکن غیر مسلموں سے ہمارا مطالبہ نہیں ہے۔ مجوزہ عالمی قانونِ تحفظ ناموس رسالت جس کا ہم عالمی برادری سے مطالبہ کر رہے ہیں وہ اقدامی اور جارحانہ قانون

Marfat.com

(Agressive Law) نہیں ہے بلکہ دفاعی قانون (Defensive Law) اور سدِّ اہانتِ رسول (Deterrent of Blasphemy) ہے، اسے ہمارے اصول قانون میں سدِّ ذرائع (To restrict the means of evil) ہے۔ اس قانون کے تحت ہم غیر مسلموں سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ اہانتِ رسول نہ کریں۔ اور کسی کی طرف سے بھی اہانتِ رسول ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے خلاف مذہبی دہشت گردی (Intellectual Terrorism) ہے اور اس کی سب سے سنگین اور عبرتناک سزا مقرر کی جانی چاہئے، کیوں کہ دوسروں کے عقائد ونظریات کو مجروح کرنا کسی بھی اعتبار سے کسی کا بنیادی حق (Fundamental Right) نہیں ہے۔ نیز یہ تہذیبوں کے درمیان تصادم (Clash of civilizations) اور مذاہب کے درمیان نفرت وعناد (Conflict Between the Religions) کا سبب ہے، اس سے عالمی امن کو شدید خطرہ لاحق ہے اور عالمی سطح پر فساد کا خطرہ ہے۔ قرآن نے بھی ہمیں سدِّ ذرائع کا پابند کیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اور مشرکوں کے باطل معبودوں کو دشنام طرازی نہ کرو، کیونکہ (اس کے ردّ عمل (Reaction)) میں وہ (تمہارے معبود برحق) اللہ تعالیٰ کی شان میں اہانت کا ارتکاب کریں گے''۔

Marfat.com

عاشقانِ رسول ﷺ اور اُبامہ

..................................مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی وہ جامع صفات ہستی ہے جس کی تعریف خود اللہ تعالیٰ نے اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے کی۔ پہلی الہامی کتابیں اور صحائف آپ کی نعت سے بھرے ہوئے ہیں، ہر اُمت کی مجالس خیر میں آپ ﷺ کی شان وعظمت کا ذکر ہوتا رہا اور فرشتوں کی انجمن آپ ﷺ کے مقام ومرتبہ کے حسین تذکرہ کیلئے سجتی رہی، سیرت نگار محققین، دانشور، شعراء اور ادیب صدیوں کے مسلسل ایمانی سفر کے باوجود آج تک آپ ﷺ کے محامد ومحاسن کی آخری حد تلاش نہیں کر پائے، زبانیں گنگ اور عقلیں دنگ ہیں، قلم پر سکتہ اور علم پر رعب طاری ہے۔

آپ ﷺ کی صورت اتنی حسین جس کے سامنے شمس وقمر بھی شرما جائیں، سیرت اتنی ستھری جس کے سامنے شبنم بھی میلی لگے، نقص تو کیا وہاں گمان نقص بھی نہیں ہے، عیب تو کیا اس کا ریب بھی نہیں ہے، اپنے کیا بیگانے بھی آپکی مدح سرائی کریں، درخت اور اُونٹ بھی آپ ﷺ کے در کی گدائی کریں، آپ ﷺ کے علوم پر ہر صبح نو کا نور، آپ ﷺ کے معارف پر عہد جدید کی آگہی، آپ ﷺ کے نام کا ذکر ہو تو چاشنی نہ ختم ہو، آپ ﷺ کے پیغام کا ذکر ہو تو روشنی نہ ختم ہو، آپ ﷺ کا دماغ آغوش رحمت، آپ ﷺ کا دین نظام امن وسکون، جہاں انسانوں کو کیا حیوانوں کو لڑانا بھی حرام ہو، جن کا مذہب ہر حق کا محافظ، جن کی شریعت گھونسلے میں سوئے پرندے کی نیند پر پہرا دے۔

آج بدقسمتی سے کچھ شیطانی خمیر صیہونی ضمیر ان سے الجھنے لگے ہیں۔ (سام بے اصل) کی فلم انہیں کمینی اور گندی سوچوں کا نتیجہ ہے جو ہر دور میں حق و باطل برسرپیکا

Marfat.com

رہے ہیں، چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی نے مقابلہ کی کوشش کی ہے، مگر آج کے حالات بہت سخت اور دگرگوں ہیں جس جانب گزرنے سے ہمیں صبا سے تقاضا ہے کہ وہ بھی ادب اور نرمی سے گزرے۔

آج کی بے ادب مغربی تہذیب نے معاذ اللہ سنگباری شروع کردی ہے اور یہ بدامنی اور دہشت گردی کا سلسلہ ہمیں کہیں رکتا نظر نہیں آتا، گستاخانہ فلم سامنے آنے کے بعد 12 ستمبر سے 24 ستمبر تک کے عالمگیر احتجاج کے بعد نیویارک میں امریکی صدر نے اقوام متحدہ کی 67ویں جنرل اسمبلی میں 25 ستمبر کو جو خطاب کیا، وہ ڈیڑھ ارب عاشقان رسول ﷺ کیلئے ایک گہرے صدمہ سے کم نہیں ایسی حالت میں کہ رسول ہاشمی ﷺ کی شدید توہین کی بنیاد پر پورا عالم اسلام کرب میں ہے، امریکی صدر کی باتیں اُمّت مسلمہ کے زخمی دلوں پر نمک چھڑکنے کے مترادف ہیں، امریکی صدر کا لہجہ نہایت گستاخانہ اور متکبرانہ تھا جو ظاہر کررہا تھا کہ اتنے احتجاج کے باوجود اس کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔

امریکی صدر نے اپنے خطاب میں امریکی سفارت خانوں پر حملوں، لبنان میں ہوٹل کے جلنے، تیونس میں سکول کے تباہ ہونے، پاکستان میں املاک کے نقصان اور اموات کا ذکر تو کیا مگر گستاخانہ فلم میکرز کی سزا اور آئندہ گستاخیوں کے سدباب کیلئے کچھ ذکر نہیں کیا بلکہ آئندہ کیلئے توہین آمیز کاروائیوں کا لائسنس جاری کیا ہے امریکی صدر نے اپنی تقریر میں واشگاف الفاظ میں کہا۔

" I Know there are some who ask why we don't just ban such a video the ans is enshrined in our laws: our Constitution protects the right to practise free speech"

"میں جانتا ہوں کہ بعض لوگ مطالبہ کرتے ہیں ہم ایسی فلم پر پابندی کیوں نہیں لگاتے اس کا جواب ہمارے قانون میں پوشیدہ ہے ہمارا قانون

Marfat.com

آزادی تقریر کے حق کی حفاظت کرتا ہے"

اوباما نے اپنی تقریر کے اس حصہ میں امریکی قانون کو بیس بنا کر دوٹوک لفظوں میں کہہ دیا ہے کہ امریکہ گستاخانہ فلم پر پابندی نہیں لگائے گا۔ اسکے ضمن میں اس نے اور گستاخیوں کی اجازت بھی اپنے قانون کی روشنی میں دے دی ہے امریکی صدر نے مزید کہا

"Like me the majority of Americans are Christian, and yet we do not ban blasphemy against our most sacred belefs,"

"میری طرح امریکی اعوام کی اکثریت عیسائی ہے تاہم، ہم اپنے مقدس مذہبی عقائد کے متعلق کی جانے والی گستاخیوں پر بھی پابندی نہیں لگاتے"

اپنی تقریر کے اس حصہ میں اس نے اُمت مسلمہ سے واضح کہہ دیا ہے کہ اگر ہمارے ساتھ رہنا ہے تو اپنے آپ کو ہماری طرح بے غیرت اور بے ادب بنالو ورنہ اپنا کوئی راستہ ڈھونڈلو۔

امریکی صدر نے جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے مزید کہا۔

" I accept that people are going to call me awful things everyday, and i will always defend their right to do so"

میں تسلیم کرتا ہوں کہ لوگ روزانہ میرے بارے میں نازیبا گفتگو کرتے ہیں مگر میں ان کی آزادی اظہار کی حفاظت کروں گا۔

اوباما نے توہین رسالت کا جواز فراہم کرنے کیلئے اپنی تقریر میں تیسری دلیل یہ ذکر کی چونکہ اگر کوئی میری توہین کرے تو اس کیلئے کوئی سزا یا پابندی نہیں ہے تو حضرت محمد ﷺ کی توہین کرنیوالے پر معاذ اللہ کوئی پابندی کیسے لگائی جائے؟

Marfat.com

قارئین! آپ اندازہ لگالیں عاشقان رسول ﷺ اور اوباما کی سوچ میں کتنا فرق ہے جو زمین و آسمان سے بھی زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ اس کی اپنی سوچ کتنی گستاخانہ ہے وہ معاذ اللہ

"Describing the blasphe mous video Mr. Obama said he wanted to make clear that US government had nothing to do with it"the

اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ہم پلہ سمجھتا ہے اور کہہ رہا ہے کہ چونکہ لوگ میرے خلاف بول سکتے ہیں تو معاذ اللہ ان کے خلاف بھی بول سکتے ہیں۔

ہائے افسوس اوباما کو کیا خبر حبیب خدا ﷺ کا مقام کیا ہے کروڑوں اوباما، حضور ﷺ کے غلام حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں پر نچھاور کیے جا سکتے ہیں۔ یہ عاشقان رسول ﷺ یہ فیصلہ کن گھڑی ہے کہ عزت و ناموس مصطفیٰ ﷺ کیلئے جاندار کردار ادا کیا جائے اور امریکہ پر واضح کیا جائے کہ کسی امریکی اسلحہ ساز فیکٹری میں وہ اسلحہ تیار نہیں ہوتا جو کُنیا میں رہنے والے ایک ماں کی گود میں تیار ہوتا ہے امریکی عوام کو امریکا یا امریکی صدر سے وہ پیار نہیں جو ہر عاشق رسول ﷺ کو اپنے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے ہے۔ مغرب کی یہ گھٹیا سوچ (جسے آزادی اظہار کا نام دیا گیا) ہمارے حکمرانوں کو 295 C جیسے مقدس قانون کو ختم کرنے پر دباؤ ڈالتی ہے اور ہمارے حکمران ڈگمگانا شروع ہو جاتے ہیں۔ اسلامیان پاکستان اور آج کے اپنے حکمرانوں سے اور کل دنیا کے مسلمانوں سے میں کہنا چاہتا ہوں۔

چھیڑنا مت عظمت وشانِ نبی ﷺ کا ضابطہ
عافیت تو اس حقیقت کو بقا دینے میں ہے
کس لیے ناموس نبوی ﷺ سے ہے مغرب کو مروڑ
بھرم اب طاغوت کو شیشہ دکھا دینے میں ہے
کر رہے ہیں کچھ بڑے فیاض بھی کنجوسیاں

Marfat.com

کیا حرج ممتاز غازی کو دُعا دینے میں ہے
جن کے دھویں سے گھٹن ہو چاندنی ماحول میں
سالمیت ایسی شمعوں کو بجھا دینے میں ہے
بن گئی ہیں جو صلیبی دوستوں کی طرف دار
بہتری اب ایسی سوچوں کو بھگا دینے میں ہے
امن کے متلاشیوں سے ہے ہماری یہ اپیل
امن بس گستاخ کو پوری سزا دینے میں ہے
کہہ رہا ہوں عاشقوں سے ڈھونڈتے ہو مرتبہ
مرتبہ گستاخ کے چھکے چھڑا دینے میں ہے
بیچ کے لوٹا مصلّٰی ڈھونڈ لو خنجر کوئی
عشق اب میدان میں ہلچل مچا دینے میں ہے
کس لیے برداشت کر لوں فلم کی گستاخیاں
زندگی نام نبی ﷺ پہ سر کٹا دینے میں ہے
عشق رسول ﷺ کی تازہ لہر

Marfat.com

گستاخانہ ویڈیو اور اہلِ اسلام کا ردِّعمل

ڈاکٹر افتخار الحسن میاں

حالیہ برسوں میں امریکہ اور یورپ میں اہل اسلام کی دانستہ دل آزاری کے کئی واقعات رونما ہوئے ہیں۔ توہین آمیز عبارتوں سے بھری ہوئی کتابوں کا عام طور پر ذکر تک نہیں کیا جاتا کیونکہ ہمارے معاشروں میں اچھی کتابیں پڑھنے میں بھی غالب اکثریت دلچسپی نہیں لیتی۔ اٹھارہ کروڑ کی آبادی کے اس اسلامی جمہوریہ پاکستان میں سیرت طیبہ پر لکھی جانے والی کتابوں کی تعداد اشاعت دو، تین ہزار سے زیادہ نہیں ہوتی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عشق رسول ﷺ کے مثبت اظہار سے ہماری دلچسپی نہ ہونے کے برابر ہے۔ توہین آمیز یا اعتراضات سے بھرپور بعض غیر مسلموں کی کتابوں کے علمی جواب دینے کی مربوط کوششیں دکھائی نہیں دیتیں۔ البتہ جدید میڈیا کے ذریعے کی جانے والی توہین آمیز جسارتوں پر ایک طوفان کی طرح شدید عوامی ردعمل وقتی طور پر مسلم معاشروں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے، اس کے بعد سارا جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ ان کے انسداد کے لیے سوچی سمجھی مربوط کوششیں کرنا اربابِ حکومت اور اہل علم وفکر کی ذمہ داری ہے جن کی ترجیحات نہ جانے کیا ہیں۔

امریکی پادری سیم بیکائل ایک مجرمانہ ذہن اور جرائم کا ریکارڈ رکھنے والا متعصب شخص ہے جو ان دنوں دھوکہ دہی کے ایک مقدمہ کی وجہ سے جیل میں پڑا ہے۔ اس کی تیار کردہ توہین آمیز ویڈیو فلم سینماؤں کے لیے نہ تھی کیونکہ یہ محض چودہ منٹ کی ہے۔ اتنے مختصر دورانیے کی فلمیں سینما گھروں میں چلانے کی نہیں ہوتیں۔ ان کا مقصد اپنے خاص تماشائیوں کی توجہ حاصل کرنا ہوتی ہے۔ سوشل میڈیا مثلاً یوٹیوب وغیرہ پر

Marfat.com

فلمیں وہی لوگ دیکھتے ہیں جن کے پاس کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی سہولت موجود ہو۔ پاکستان میں ایسے افراد کی تعداد شاید دو کروڑ سے بھی کم ہو۔ ان میں سے بھی نصف ایسے ہوں گے جو ذاتی دلچسپی اور کوشش سے یوٹیوب پر کوئی پیغام یا فلم دیکھتے ہوں۔ جن کے پاس کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی سہولت نہیں، وہ دوسروں کی فراہم کردہ اطلاعات کی بناء پر ان سے بھی زیادہ شدید ردعمل ظاہر کرتے ہیں۔ اس ذہنی مریض پادری نے اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ سے بغض اور اپنے خُبثِ باطن کی وجہ سے یہ گستاخانہ فلم بنائی۔ جن لوگوں نے ذاتی کوشش سے اسے دیکھا اور اس کی غیر ضروری تشہیر کی، انہیں یہ بھی سوچنا چاہیے تھا کہ اگر کوئی کسی کے باپ کو گالی بکے تو کیا وہ شہر کے مصروف ترین چوراہے میں کھڑا ہو کر ہر کسی کو بتائے گا کہ فلاں شخص نے اس کے باپ کو یہ گالی بکی ہے۔ اتنی تشہیر کا اس پادری نے سوچا تک نہ ہوگا جو اس کی جسارت کو اہل اسلام کی اپنی کوشش سے میسر آ گئی ہے۔ توہین آمیز کتابوں، مضامین اور دیگر مطبوعہ مواد کو نظر انداز کر دینا اور صرف فلموں اور کارٹونوں پر شدید ردعمل ظاہر کرنا متوازن طرزِ عمل معلوم نہیں ہوتا۔ توہین رسالت کسی بھی شکل میں اور کسی بھی سطح پر کی جائے، اس کے خلاف ردعمل ایک جیسا اور بھرپور ہونا چاہیے۔ یورپ اور امریکہ میں اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے خلاف ہر سال جتنی کتابیں چھپتی ہیں، پورے عالم اسلام میں اس کے دسویں حصہ کے برابر بھی مثبت کتابیں شائع نہیں ہوتیں۔ آج تک عالم اسلام میں کوئی ایسا ادارہ تشکیل نہیں دیا جا سکا جو ایسی جسارتوں کے علمی جوابات پر مبنی کتابیں تیار کرنے کا ذمہ دار ہو۔ ہم اشتعال پیدا کرنے والے عناصر کے ہاتھوں یرغمال بنے ہوئے ہیں مگر سنجیدہ انسدادی کوششوں میں دلچسپی نہیں رکھتے۔

دیگر مذاہب کے ماننے والوں میں سے کچھ انتہائی متعصب افراد کی طرف سے توہین رسالت کی جسارتوں کا سلسلہ بعثت نبوی سے آج تک جاری ہے۔ وہ اپنے خبثِ باطن کا اظہار مختلف طریقوں سے کرتے رہتے ہیں۔ عہد نبوی میں حضور نبی اکرم ﷺ پر کوڑا کرکٹ اور اوجری پھینک کر دشمنان اسلام نے اپنے بغض و نفرت کا اظہار کیا اور کبھی انہوں نے خانۂ نبوت کا محاصرہ کر کے شمع رسالت (ﷺ) کو گل کرنے کی

Marfat.com

جسارت کی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی ہمیشہ حفاظت فرمائی ہے۔ یہ دین، اہلِ کفر کی تمام تر معاندانہ جسارتوں کے باوجود ہمیشہ سے پہلے سے بھی زیادہ قوت کے ساتھ ابھرتا اور پھیلتا رہا ہے۔ چراغ مصطفوی سے شرارِ بولہبی کی یہ ستیزہ کاری ہمیشہ یونہی جاری رہے گی مگر پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا۔

مختلف مذاہب کی نظریاتی آویزش ایک عالم گیر حقیقت ہے۔ یہ ہر دور میں ایک نئے انداز سے کبھی شدید ہو جاتی ہے اور کبھی اس میں وقتی ٹھہراؤ آ جاتا ہے مگر یہ نہ کبھی ختم ہوئی ہے اور نہ ہو گی۔ اس کی غالباً بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہر مذہب نہ صرف اپنی صداقت پر اصرار کرتا ہے بلکہ دوسرے مذاہب کی تکذیب کو بھی ضروری قرار دیتا ہے۔ انسانی تاریخ کی یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ جب بھی کسی مذہب کے ماننے والے عددی، سیاسی، معاشرتی اور عسکری طور پر غالب و برتر حیثیت میں ہوتے ہیں، وہ دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کو اپنا مذہب اختیار کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ اس غرض سے وہ ترغیب و ترہیب کا ہر حربہ استعمال کرتے ہیں۔ انکار کی صورت میں نہ صرف دوسروں کی گردنیں اڑا دیتے ہیں بلکہ ان کی تحقیر و تذلیل کے مواقع بھی پیدا کرتے ہیں۔ تاریخ کے ہر دور میں نظریاتی برتری حاصل کرنے کے لیے یہی کچھ کیا گیا ہے جو آج کے دور میں بھی جاری ہے اور جسے ہم ہر روز دیکھتے اور اس سے متاثر بھی ہوتے ہیں۔

دل آزار واقعات پر مسلمانوں کا ردِ عمل سیاسی و معاشی اور عسکری ضعف کے حالات میں اس دور سے مختلف رہا ہے، جب اس شعبوں میں انہیں غلبہ حاصل تھا۔ اس کی ایک نظیر عہدِ نبویؐ ہے۔ بعثت سے ہجرت مدینہ کے ابتدائی چند سالوں تک سیاسی غلبہ نہ ہونے کی وجہ سے گستاخی کے مرتکب کافروں اور منافقوں سے درگذر کرنا ہی قرینِ مصلحت تھا۔ اُن حالات میں میثاقِ مدینہ اور صلح حدیبیہ ایسے عظیم معاہدے بھی کیے گئے تا کہ اس اثناء میں مذکورہ شعبوں میں بہتر استعداد حاصل کی جا سکے۔ جب ریاستِ مدینہ مستحکم ہو گئی اور اس میں سیاسی غلبہ کے آثار نمایاں ہو گئے تو گستاخوں سے نبٹنے کے انداز

Marfat.com

بدل گئے۔

اب بھی ٹیری جونز، سلمان رشدی اور سَیم بیکائل ایسے افراد کے ذریعہ گستاخانہ فلموں، کارٹونوں، کتابوں اور قرآن حکیم جلانے جیسے واقعات ایک تسلسل کے ساتھ ہو رہے ہیں۔ ہر بار عالمِ اسلام ایسی جسارتوں کے خلاف بھرپور احتجاج کرتا ہے۔ پاکستان میں ایسا احتجاج ہمیشہ پُر تشدد ہوتا ہے، عمارتوں کو آگ لگائی جاتی ہے، دکانیں اور اے ٹی ایم مشینیں لوٹی اور بیسیوں افراد کی جان بھی لی جاتی ہے۔ جو کام ایسی مذموم جسارتیں کرنے والے کوئی بم گرا کر نہیں کر سکتے، ان کی ایسی مذموم تمنا ہم اپنے ہاتھوں پوری کر دیتے ہیں۔ جن لوگوں نے ان احتجاجی جلوسوں کو راستہ دینے کے لیے اپنی کاریں سڑکوں کے ایک طرف کھڑی کر دی تھیں، عمر بھر کی مشقت کے ثمر کے طور پر حاصل کی ہوئی ان کی یہ کاریں سریوں اور ڈنڈوں سے تباہ کرنے اور پھر انہیں جلا کر راکھ کرنے سے یقیناً نبیِ رحمت ﷺ کی روحِ اقدس تو خوش نہ ہوئی ہوگی، البتہ گستاخانِ رسول کے مقاصد ضرور پورے کر دیے گئے۔ غالباً مغربی ممالک کے یہ غیر ذمہ دار اور متعصب افراد عالمِ اسلام کے موجودہ سیاسی و معاشی اور عسکری ابتر حالات سے ایسے تصادم کے مواقع پیدا کرنا چاہتے ہیں جس کا مسلمانوں کو سقوطِ غرناطہ کے بعد کئی بار تجربہ ہو چکا ہے۔

عالمِ اسلام کی طرف سے یہ مطالبہ غور طلب ہے کہ اقوام متحدہ، امریکا اور یورپ توہینِ رسالت اور توہین مذاہب کو قابل تعزیر جرم قرار دیں۔ اقوام متحدہ کی ہیئتِ ترکیبی اور مغربی ممالک کی مذہبی اور معاشرتی زندگی کو نگاہ میں رکھ کر ہمیں یہ مطالبہ کرنا چاہیے۔ اقوام متحدہ میں غالب اکثریت غیر مسلموں کی ہے، کیا وہ ایسی کوئی قرارداد منظور ہونے دیں گے۔ امریکا میں چند برس گزارنے اور وہاں کی عوامی زندگی کو قریب سے دیکھنے والے خوب جانتے ہیں کہ وہاں کے باشندے اپنی روزمرہ گفتگو میں ہر روز لاکھوں بار اُس عظیم ہستی کو بھی غلیظ گالیاں بکتے ہیں جسے وہ اپنے عقیدہ کے مطابق خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ اُن کے بے ہودہ مجسمے بنا کر عبادت گاہوں اور معروف چوراہوں میں نصب کیے گئے ہیں۔ جو اپنی مقدس ہستی کو بھی واجبی احترام نہیں دیتے، اُن کے احترام

Marfat.com

کے پیمانے یقیناً اہلِ اسلام سے مختلف ہیں۔ وہ اپنے مقرر کردہ معیارات سے ہٹ کر محض مسلمانوں کے مطالبہ سے متاثر ہو کر شاید ایسا کوئی قانون بنانے پر جلد آمادہ نہ ہوں۔ توہین آمیز جسارتوں کے واقعات پر حکومتی اور عوامی سطح پر احتجاج کرنا ضروری ہے مگر اس میں تشدد اور گھیراؤ جلاؤ سے قطعی اجتناب کرنا چاہیے۔ اس بار بھی اربوں روپے کے املاک اور تیس قیمتی انسانی جانوں کا ضیاع کر کے ہمیں اور ہمارے دین کو نقصان پہنچانے والوں کے مقاصد پورے کیے گئے ہیں۔ ایسے مذموم واقعات کے مؤثر انسداد کے لیے عالم اسلام کے اربابِ علم و دانش کو مغرب کے مقتدر علمی و مذہبی حلقوں کے ساتھ مکالمہ کرنا ہوگا۔ وہاں کی حکومتیں اپنی جامعات میں ہونے والی تحقیقات، کانفرنسوں اور اہل علم کی ماہرانہ آراء کی روشنی میں اپنی پالیسیاں تشکیل دیتی ہیں۔

قانون سازی اور دیگر ممالک کے ساتھ اُن کے تعلقات کا رُخ بھی اسی طرح متعین کیا جاتا ہے۔ اُن اہلِ علم کا طرزِ فکر مذموم جسارتیں کرنے والے گنتی کے اوباشوں سے قطعی مختلف ہوتا ہے۔ آپ نے بھی دیکھا ہوگا کہ اڑتیس کروڑ آبادی پر مشتمل امریکی معاشرے میں سے دس افراد بھی اس بدبخت پادری کے حق میں کوئی جلوس نکالنے کے لیے سڑکوں پر نہیں آئے۔ امریکی صدر اور وزیرِ خارجہ نے نہ صرف اُس سے لاتعلقی کا اعلان کیا بلکہ اس کی شدید الفاظ میں مذمت بھی کی ہے۔ اگرچہ فی الوقت وہاں پر توہینِ انبیاء پر سزا دینے کا قانون موجود نہیں مگر اس پادری کو دھوکا دہی کے ایک سابقہ مقدمہ کی بنیاد پر قید کر کے جیل بھجوا دیا گیا ہے۔ کئی ہفتے گزرنے کے باوجود اس کی ضمانت بھی نہیں ہو سکی۔

یہ سب اقدامات واضح اشارہ دے رہے ہیں کہ اگر ایسی مذموم جسارتوں کے مستقل انسداد کے لیے عالمِ اسلام کے سیاسی اور فکری رہنما مکالمے کا آغاز کریں تو وہاں کی سیاسی اور علمی و فکری قیادت توہین انبیاء کو قابلِ تعزیر جرم قرار دینے کے لیے قانون سازی پر آمادہ ہو سکتی ہے۔ صرف مطالبہ کرنے سے بات اس لیے نہیں بنے گی کیوں کہ یہ مطالبہ کرنے والے بھی اکثر حالات میں احتجاج یا گھیراؤ جلاؤ کر چکنے کے بعد نہ صرف

Marfat.com

اپنے مطالبہ کو فراموش کر دیتے ہیں بلکہ ایسے احتجاج کے نتیجے میں پولیس کے ہتھے چڑھنے اور جیل جانے والے اپنے کارکنوں کو بھی یہ سیاسی و مذہبی رہنما اکثر بھول جاتے ہیں۔ ان دنوں بھی سینکڑوں نوجوان حالیہ احتجاج کی وجہ سے جیلوں میں بند ہیں مگر مذہبی قیادت اُن کی رہائی کا نہ مطالبہ کرتی سنائی دیتی ہے اور نہ اُس اصل مطالبہ کو پرزور انداز میں پیش کر رہی ہے۔ مکالمہ جیسا علمی اور سنجیدہ کام کرنے کے لیے اربابِ علم و دانش کو آگے آنا ہوگا کہ وہ اس اشتعال انگیز ماحول میں بھی اسلام کی ٹھوس خدمت کی راہ تلاش کریں اور اُس پر پورے استقلال کے ساتھ سوئے منزل رواں دواں رہیں، حتیٰ کہ وہ گہرِ مقصود پالیں۔

Marfat.com

تحفظ ناموس رسالت ﷺ کیسے ممکن؟

ڈاکٹر راغب حسین نعیمی

بین الاقوامی سطح پر گستاخانہ فلم اور خاکوں کی مسلسل اشاعت نے مسلمانان عالم کے دل چھلنی کر دیے ہیں۔ کیونکہ اسلام محبتیں پھیلانے والا دین ہے۔ امن عالم کا داعی ہے۔ سلامتی والے امور کی بنیاد پر کسی کو بلا وجہ نقصان پہنچانے کا مخالف ہے۔ امریکہ میں بننے والی گستاخانہ فلم اور یورپی ممالک میں حضور پُر نور شافع یوم النشور کے گستاخانہ خاکوں کی اشاعت پر ایک ارب **40** کروڑ سے زائد مسلمانوں کے جذبات کا قتل ہوا ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک یہ سانحہ **9/11** کے واقعات سے بھی زیادہ سنگین ہے۔ یہ صرف مسلمانوں کیلئے ہی دُکھ کا باعث نہیں بلکہ مذاہب کے درمیان منافرت کو فروغ دینے کا باعث ہے۔ ہماری نظر میں اس نوعیت کے اقدامات عالمی امن کو سبوتاژ کرنے اور تہذیبوں کے درمیان تصادم کا باعث ہیں۔ جبکہ اس سے دیگر مذاہب کے پیروکار بھی متوحش ہوئے ہیں۔ اور ان دہشت گردانہ مذموم اور گستاخانہ عمل کی پُر زور مذمت کرتے ہیں۔ جبکہ پُر امن احتجاج کے ذریعے اظہار رائے کا حق استعمال کرتے ہوئے پُر امن احتجاج کی مکمل حمایت کا اعلان کرتے ہوئے پاکستان میں چند شر پسند عناصر کی طرف سے جلاؤ گھیراؤ اور تشدد کے اقدامات و واقعات کی پُر زور مذمت کرتے ہیں۔

اس قسم کے مزید واقعات سے اقوام عالم کو روکنے کیلئے اقوام متحدہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ

i) ہر مذہب کے پیروکاروں کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرنے والے واقعات اور جملہ ادیان کے بانیان اور پیغمبران کرام کی کسی بھی قسم کی گستاخی کو آزادی اظہار رائے قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

ii) توہین مذاہب کو آزادی اظہار رائے کے دائرے سے خارج کرنے کیلئے اقوام متحدہ کے چارٹر میں آرٹیکل نمبر 1 کی شق نمبر 3 پر نظر ثانی کرتے ہوئے اسے عالمی جرم قرار دیا جائے۔

iii) آئندہ کیلئے اس قسم کے واقعات سے بچنے اور تصادم کی راہ مسدود کرنے کیلئے عالمی سطح پر میڈیا کیلئے متفقہ ضابطہ اخلاق تیار کیا جائے۔ جس کی رو سے کسی بھی مذہب کے خلاف توہین آمیز مواد کی اشاعت کو منع کر دیا جائے۔ ایسی اشاعت کو مذہبی دہشت گردی میں شمار کرتے ہوئے عالمی قانونی چارہ جوئی کو یقینی بنایا جائے۔

iv) عالمی امن کو تباہ کرنے کی سازش کے جرم میں ملوث نفرت آمیز فلم کے پروڈیوسر، ڈائریکٹر، مصنف، ایکٹرز، پروموٹرز اور تقسیم کاروں کے خلاف موجودہ امریکی اور عالمی قوانین کے مطابق مقدمہ چلانے کی کاروائی کی جائے۔

اس ضمن میں مطالبہ کرتے ہیں کہ

i) عالمی سطح پر تمام اسلامی ممالک کے اہل اقتدار کو حضور ﷺ کی توہین کے خلاف یک آواز میں بھرپور طریقے سے اپنا احتجاج ریکارڈ کروانا چاہیے۔ اس ضمن میں باقاعدہ سربراہی اجلاس بلایا جائے۔

ii) OIC کے جملہ اراکین ''اقوام متحدہ میں'' عالمی قانون برائے احترام مذاہب کیلئے قرارداد پیش کریں۔

iii) اقوام متحدہ اگر ان 57 اسلامی ممالک کی اس قرارداد کے مطابق عالمی سطح پر احترام مذاہب کیلئے قانون سازی نہیں کرتی ہے تو تمام اسلامی ممالک اقوام متحدہ کا مقاطعہ کریں۔

iv) تمام مسلم ممالک میں متفقہ طور پر اس قسم کے واقعات روکنے کیلئے مستقل بنیادوں پر کمیشن قائم کیا جائے۔

v) اس قسم کی تمام ویب سائٹس اور رسائل و جرائد اور کتب پر پابندی لگائی جائے۔

Marfat.com

اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ

i) احترام مذہب اور ناموس مصطفیٰ ﷺ کے حوالہ سے ملک کی قومی پالیسی کو واضح کرے۔ اور اس کے حصول کیلئے عملی اقدامات کرے۔

ii) مسلمانان پاکستان کو پُر امن احتجاج کرنے سے نہ روکا جائے اور جلاؤ گھیراؤ، تشدد، توڑ پھوڑ کرنے والے دہشت گرد عناصر کی بیخ کنی کرے۔

iii) حکومت پاکستان گستاخانہ فلم کے خلاف فوری طور پر عالمی عدالت انصاف میں مقدمہ دائر کرے۔

iv) حکومت صرف ایک دن یوم عشق رسول ﷺ کے طور پر منا کر اپنے فرائض سے سبک دوش ہونے کی بجائے OIC اور اقوام متحدہ میں بھرپور طریقہ سے قانون سازی کیلئے کوشش کرے۔

v) پاکستان میں رہنے والے غیر مسلم باشندوں اور ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت کو ہر ممکنہ کوشش کی جائے تاکہ بیرون ملک مسلمانوں کا امن پسندانہ رویہ پیش ہو۔

vi) غیر ملکی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے۔

اگر ان مطالبات پر عمل کیا جائے تو یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ اقوام عالم تہذیبوں سے تصادم سے بچ جائیں گے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

گستاخِ رسول ﷺ کی سزا سر تن سے جدا

.........................ڈاکٹر محمد ظفر اقبال جلالی

(سربراہ تحفظ ناموس رسالت محاذ اسلام آباد)

نبی کریم ﷺ کائنات کی افضل ترین شخصیت ہیں جن کی تعظیم وتکریم تمام مخلوقات پر لازم وفرض ہے اور آپ ﷺ کی توہین اور گستاخی کرنا انتہائی قبیح اور بدترین جرم ہے جو ناقابل معافی اور ناقابل تلافی ہے اور جو اس جرم کا ارتکاب کرتا ہے وہ مرتد اور واجب القتل ہے جس کی سزا صرف اور صرف سر تن سے جدا ہے۔ اور اسلام کے اوائل ہی سے گستاخی رسول کے مرتکب کو یہی سزا دی جاتی رہی ہے۔ اور عہد نبوی ﷺ دور خلفائے راشدین، زمانہ صحابہ وتابعین اور بعد کے ادوار میں جہاں کہیں بھی اسلامی حکومت قائم ہوئی وہاں یہی قانون جاری رہا کہ گستاخ رسول ﷺ کی سزا سر تن سے جدا ہے۔

ذیل کی چند سطور میں آپ کے سامنے قرآن وسنت سے دلائل، آئمہ مجتہدین اور محدثین کرام کی آراء کی روشنی میں یہ بات ثابت کی جاتی ہے کہ گستاخ رسول ﷺ خواہ مسلمان ہو یا کافر اور جہاں کہیں بھی ہو بہر حال واجب القتل ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لھم عذابا مھینا﴾ (سورہ احزاب آیت نمبر 57)

مفہوم: یقیناً جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت دیتے ہیں اللہ نے دنیا وآخرت میں ان کے لئے لعنت فرمائی ہے اور ان کے لئے رسوا کن عذاب تیار فرمایا ہے۔

Marfat.com

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ توہین رسالت کا ارتکاب کسی صورت بھی گوارہ نہیں اور جو بد بخت اس کا ارتکاب کرے گا دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی اس کا مقدر بنے گی۔

﴿گستاخ رسول کی سزا بحکم فرامین مصطفیٰ ﷺ سر تن سے جدا ہے﴾

نبی کریم ﷺ کے مبارک دور میں گستاخ رسول کو قتل کیا گیا اور آپ ﷺ نے اس کا خون رائیگاں قرار دیا بلکہ بعض مواقع پر آپ ﷺ نے گستاخ رسول کو قتل کرنے کا حکم بھی دیا جیسا کہ درج ذیل احادیث سے ثابت ہے۔

(۱) حضرت علی فرماتے ہیں کہ ایک یہودیہ عورت نبی کریم ﷺ کی گستاخی کرتی تھی اور آپ ﷺ کی شان میں طعن کرتی تھی تو ایک صحابی نے اس کا گلا گھونٹ دیا حتیٰ کہ وہ عورت مر گئی رسول اللہ ﷺ نے اس کا خون رائیگاں قرار دے دیا۔ (ابوداؤد، کتاب الحدود)

(۲) ﴿عن علیؓ عن النبی ﷺ قال : من سب نبیا مِن الانبیاء فاقتلوہ ومن سب واحدا من اصحابی فاجلدوہ﴾

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس کسی نے بھی نبیوں میں سے کسی بھی نبی کو گالی دی اس کو قتل کرو اور جس کسی نے میرے کسی صحابی کو گالی دی اسے کوڑے مارو۔

(الکتاب الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ المؤلف الحب الطبری، ج:1،ص:20)

(۳) ﴿من سب نبیا فاقتلوہ ومن سب اصحابی فاضربوہ﴾

ترجمہ: جس نے کسی بھی نبی کو گالی دی اس کو قتل کرو اور جس نے کسی میرے ایک صحابی کو گالی دی اس کو مارو۔ (الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ)

(۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کعب بن اشرف کا کام تمام کرنے کے لیے کون ہے کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دی ہے محمد بن مسلمہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ کیا آپ کو پسند

Marfat.com

ہے کہ میں ہی اسے قتل کر دوں؟ آپ نے فرمایا ہاں، محمد بن مسلمہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ مجھے اجازت دیں کہ میں اس کے سامنے کچھ (تعریضی کلمات) کہہ سکوں حضور ﷺ نے فرمایا ہاں کرو، محمد بن مسلمہ کعب بن اشرف کے پاس آئے اور کہا یہ صاحب (نبی) ان سے صدقہ طلب کر رہے ہیں۔ اس شخص نے ہم سے صدقہ لیا اور ہمیں تنگ کر دیا میں تیرے پاس آیا ہوں کچھ مال طلب کرنے کے لیے کعب بن اشرف کہنے لگا، اللہ کی قسم تم اور بھی تنگ ہو گئے، محمد بن مسلمہ نے کہا بس ہم ان کی اتباع کر چکے ہیں اب ہمیں پسند نہیں کہ ان کو چھوڑ دیں، حتی کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ ان کا انجام کیا ہوگا ، ہم یہ چاہتے ہیں کہ تو ہمیں ایک دو وسق (کھجوریں) قرض دے، کعب بن اشرف کہنے لگا ٹھیک ہے لیکن میرے پاس کوئی چیز رہن رکھو، محمد بن مسلمہ نے کہا تو اپنے پاس کیا چیز رہن رکھنا چاہتا ہے؟ کعب بن اشرف کہنے لگا اپنی عورتیں میرے پاس رہن رکھ لو، محمد بن مسلمہ کہنے لگے ہم کیسے تیرے پاس عورتیں رہن رکھ لیں کیونکہ تو سارے عرب میں خوبصورت شخص ہے اس پر کعب بن اشرف کہنے لگا میرے پاس اپنے بیٹے رہن رکھ لو، محمد بن مسلمہ کہنے لگے ہم اپنے بیٹوں کو کس طرح رہن رکھ سکتے ہیں کہ ہماری اولادوں کو لوگ یہ گالی دیں گے کہ تو ایک وسق یا دو وسق کھجوروں کے بدلے رہن رکھا گیا تھا، یہ ہمارے لیے شرمندگی ہے۔ بلکہ ہم تمہارے پاس اسلحہ رہن رکھتے ہیں اور محمد بن مسلمہ سے وعدہ کیا کہ اس کے پاس رات کے وقت آئیں گے اور ان کے ساتھ کعب کا رضاعی بھائی ابو نائلہ ہوگا ، کعب نے انہیں قلعے میں بلایا کعب بن اشرف ان کے پاس آنے لگا تو اس کی بیوی نے ان سے پوچھا کہ اس وقت تو کہاں جا رہا ہے؟ تو کہنے لگا محمد بن مسلمہ اور میرا رضاعی بھائی ابونائلہ آئے ہیں ان کے پاس جا رہا ہوں۔ بیوی کہنے لگی ان کی آواز ایسی ہے کہ جیسا اس سے خون ٹپک رہا ہو۔ (جیسے قاتل کی آواز ہوتی ہے) کعب بن اشرف کہنے لگا کہ یہ میرا بھائی محمد بن مسلمہ اور رضاعی بھائی ابونائلہ ہیں اور سخی کو رات کے وقت کسی کام کے لیے بلایا جائے تو حاضر ہو جاتا ہے۔ محمد بن مسلمہ دو آدمیوں کے ساتھ کعب بن اشرف کے پاس

Marfat.com

گئے تھے انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ جب وہ آ جائے تو میں اسے پکڑ لوں گا کہ میں تمہارے بالوں کی خوشبو سونگھنا چاہتا ہوں جب میں خوشبو سونگھوں گا تو اسے سر سے پکڑ لوں گا تو تم اسے قتل کر دینا۔ ان کے پاس جب کعب بن اشرف آیا محمد بن مسلمہ کہنے لگے کہ آج کی خوشبو کی طرح میں نے اچھی خوشبو نہیں دیکھی اس پر کعب کہنے لگا کہ میرے نکاح میں وہ عورت ہے جو عرب میں سب سے زیادہ خوشبو کو پسند کرنے والی ہے۔ عمرو کہنے لگا (محمد بن مسلمہ کا ساتھی) تو مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں تیرے سر کو سونگھوں؟ کعب کہنے لگا ہاں عمرو نے سونگھا پھر اپنے ساتھیوں کو سونگھوایا پھر کہنے لگا تو پھر مجھے سونگھنے کی اجازت دیتا ہے؟ کعب نے کہا ہاں اس مرتبہ اس کے سر بالوں سے پکڑ لیا اور اپنے دوستوں سے کہا کہ اسے مارو انہوں نے اس قتل کر دیا۔ پھر نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور ان کو اس واقعہ کی خبر دی۔ (صحیح بخاری، المؤلف محمد بن اسماعیل بخاری ابُو عبد اللہ البخاری، ج:2،ص:576)

کعب بن اشرف کے قتل کے بعد یہودیوں کا ایک گروہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں اس کے قتل کے خلاف وفد کی صورت میں حاضر ہوا۔ اس واقعہ کی تفصیل میں علامہ واقدی بیان کرتے ہیں۔

یہود اور دیگر مشرکین اس واقعہ سے سخت خوف زدہ ہوئے اور صبح کے وقت حضور ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہمارے سردار کو رات کے وقت بغیر کسی جرم اور واقعہ کے دھوکے کے ساتھ قتل کر دیا گیا ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا اسے دھوکے کے ساتھ اور بلا جرم قتل نہیں کیا گیا بلکہ اس نے شعروں کے ساتھ ہماری ہجو کی ہے جو بھی اس طرح کرے گا اس کے لیے تلوار ہے۔ اس کے بعد ان کو بلا کر رملہ بنت حارث کے گھر میں معاہدہ لکھا اس پر یہود سخت خوف زدہ ہوئے اور کعب بن اشرف کے قتل کے دن سے ان کو ذلت کا سامنا کرنا پڑا۔ (المغازی، ج: 1،ص:72، دار الکتب العلمیہ بیروت)

(۵) ایک بندہ جو حضور ﷺ کو برا بھلا کہتا تھا حضور ﷺ نے فرمایا کون ہے جو میرے دشمن کو کفایت کر جائے، حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا میں، حضور ﷺ نے

Marfat.com

انہیں بھیجا اور انہوں نے اس شخص کو قتل کر دیا۔ (الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، ج:2، ص:195)

(۶) بلقین کے ایک شخص سے روایت ہے کہ ایک عورت جو حضور ﷺ کو گالیاں دیتی تھی حضور ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا کہ کون ہے جو میری اس دشمن کے لیے کفایت کر جائے، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ گئے اور اسے قتل کر دیا۔

(مصنف عبدالرزاق المؤلف ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی، ج:5، ص:307)

(۷) عکرمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ایک شخص نے گالی دی حضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے قتل کرنے کے لیے کون ہے؟ حضرت زبیر نے عرض کیا میں یارسول اللہ ﷺ اور حضرت زبیر نے اسے قتل کر دیا تو حضور ﷺ نے اس گستاخ مقتول کا ساز و سامان حضرت زبیر کو ہی عطا کر دیا۔

(مصنف عبدالرزاق المؤلف ابوبکر عبدالرزاق بن ہما الصنعانی، ج:5، ص:307)

(۸) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اندھے آدمی کی ام ولد تھی جو حضور ﷺ کو گالی دیتی تھی وہ بندہ اس کو منع کرتا وہ نہ رکتی اسے جھڑکتا لیکن وہ نہ مانتی ایک رات وہ حضور ﷺ کے بارے میں جب برائی کے کلمات کہنے لگی تو اس اندھے نے تلوار لی، اس کے پیٹ میں رکھی اور اس پر زور ڈالا اور اسے قتل کر دیا، اس کے پاؤں میں بچہ گرا اور خون آلود ہو گیا۔ پس جب صبح کے وقت حضور ﷺ کے سامنے یہ واقعہ ذکر کیا گیا تو حضور ﷺ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ میں اللہ کی قسم دیتا ہوں اس شخص کو جس نے یہ قتل کیا جس پر میرا کوئی حق ہے وہ کھڑا ہو جائے چنانچہ وہ اندھا کھڑا ہوا اور لوگوں کو چیرتا ہوا اور لرزہ براندام حضور ﷺ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں اس لونڈی کا مالک ہوں یہ آپ کو گالیاں دیا کرتی اور برے کلمات سے یاد کرتی تھی میں اسے روکتا، نہ رکتی اسے جھڑکتا، باز نہیں آتی تھی اور اس سے موتیوں کی مانند میرے دو بچے ہیں اور یہ میری رفیقہ حیات تھی گذشتہ رات جب اس نے آپ کو گالیاں دینا اور برا بھلا کہنا شروع کیا تو میں نے تلوار اٹھائی اس تلوار کو اس کے پیٹ پر رکھا اور دبا دیا اور اسے

Marfat.com

قتل کر دیا، پس اس پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم گواہ ہو جاؤ اس کا خون رائیگاں چلا گیا ہے۔ (سنن ابی داؤد، ج:2، ص:243)

(۹) انس بن مالک سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے آپ نے اپنے سر پو خود پہنا ہوا تھا آپ نے جب خود اتارا ایک آدمی آ کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ابن خطل خانہ کعبہ کے پردوں سے لپٹا ہوا ہے حضور ﷺ نے فرمایا اسے قتل کر دو۔ ابو داؤد کہتے ہیں ابن خطل کا نام عبداللہ تھا اسے ابو برزہ اسلمی نے قتل کیا تھا۔ (صحیح بخاری، ج:1، ص:227)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا فیصلہ: حضرت مہاجر بن امیہ جو یمن میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گورنر تھے ان کے پاس ایک مرتدہ عورت کو لایا گیا جس نے نبی ﷺ کی توہین میں گایا تھا آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا اور دانت توڑ دیے یہ بات صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی عدالت میں پہنچی تو آپ نے مہاجر بن امیہ سے فرمایا اگر تو اس عورت کے بارے میں فیصلہ نہ کرتا تو البتہ میں اسے قتل کرنے کا حکم دیتا۔ کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کی حدود اور لوگوں کی طرح نہیں ہیں۔

(الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، ج:2، ص:195)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فیصلہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جس نے نبی ﷺ کو گالی دی تھی تو آپ نے اسے قتل کر دیا پھر آپ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام میں سے کسی نبی کو برا بھلا کہے اس کو قتل کر دو۔ (الصارم المسلول لابن تیمیہ، ج:1، ص:209)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ: روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی کی مجلس میں کہا کہ کعب بن اشرف (گستاخی کی بنا پہ جس کو رسول اللہ ﷺ نے قتل کروایا) دھوکہ سے قتل کیا گیا ہے تو حضرت علی نے ایسا کہنے پہ اس کی گردن مارنے کا حکم دیا۔

(تفسیر قرطبی، ج:8، ص:82)

Marfat.com

گستاخ رسول کے قتل پر اجماع امت: (۱) امت کا اجماع ہے کہ مسلمان کہلا کر حضور ﷺ کی شان میں سب اور تنقیص کرنے والا قتل کیا جائے گا۔

(الشفاء، ج:2،ص:211)

(۲) محمد بن سخنون نے فرمایا، علماء امت کا اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ کو گالی دینے والا حضور ﷺ کی توہین کرنے والا کافر ہے، اس کے لیے اللہ کے عذاب کی وعید جاری ہے اور امت کے نزدیک اس کا حکم قتل ہے جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ (نسیم الریاض شرح الشفاء، ج:4،ص:338)

خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو گالی دینے والے کے کفر اور اس کے مستحق قتل ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ چاروں ائمہ فقہاء سے یہی منقول ہے۔

(فتاوی شامی حنفی، ج:3،ص:321)

(۳) امام ابوبکر بن منذر نے فرمایا کہ عامہ علماء اسلام کا اجماع ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کو سب کرے، قتل کیا جائے گا۔ ان ہی میں سے مالک بن انس، لیث، احمد، اسحاق رحمۃ اللہ علیہم ہیں۔ اور یہی امام شافعی، کا مذہب ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، ان کے شاگردوں، امام ثوری، کوفہ کے دوسرے علماء اور امام اوزاعی کا قول بھی اسی طرح ہے۔ ان کے نزدیک یہ ردت ہے۔ (الشفاء ج:2،ص:215)

(۴)؛ جب کسی نے رسول اللہ ﷺ یا کسی نبی کو گالی دی اس کو بطور حد قتل کر دیا جائے گا اور اس کی توبہ ہرگز قبول نہیں۔ (فتاوی حسب المفتین، ۳۳۷)

(۵) خلیفہ ہارون رشید نے حضرت امام مالک سے گستاخ رسول کے بارے میں سوال پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ اے امیر المؤمنین وہ امت کیسے باقی رہ سکتی جس کے نبی کو گالیاں دی جائیں اور جو گستاخی کرے اس کی سزا سرتن سے جدا ہے۔

معزز قارئین حضرات۔۔۔!

توہین آمیز فلم رسول اللہ ﷺ کی واضح توہین ہے جس سے ڈیڑھ ارب مسلمانوں

Marfat.com

کے جذبات مجروح ہوئے ہیں اور اس پر پوری امت سراپا احتجاج ہے اور یہود ونصاریٰ کی اس مذموم حرکت سے پورے عالم کا امن خطرے میں پڑ گیا ہے اور تہذیبوں کے تصادم کے لیے انہوں نے جلتی پر تیل ڈالنے کا کام کیا ہے لہذا مسلم حکمرانوں کو ایمانی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے امریکہ سے سفارتی تعلقات منقطع کر دینے چاہیے اور امریکہ سے مجرم لے کر اس کا سر تن سے جدا کر دینا چاہیے اور او، آئی، سی کو ناموس رسالت کے تحفظ کے لیے اقوام متحدہ میں قانون سازی کے لیے کردار ادا کرنا چاہیے۔

Marfat.com

توہین آمیز فلم بنانے والے امن اور انسانیت کے دشمن ہیں

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

تاجدار کائنات حضرت محمد ﷺ کے خلاف گستاخانہ فلم کا بنایا جانا صرف ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے کا ہی اقدام نہیں بلکہ پوری دنیا کا سکون اور امن عالم کو تباہ کرنے کی گھناونی سازش ہے۔ دنیا کے تینوں الھامی مذاہب، اسلام، مسیحیت اور یہودیت کا انحصار نبی کریم ﷺ، سیدنا عیسیٰ علیہم السلام اور سیدنا موسیٰ علیہم السلام کی ذوات مقدسہ پر ہے۔ بائبل اور قرآن دونوں ایسے اقدامات کی نا صرف مذمت کرتے ہیں بلکہ اسے انسانی کائنات کا سب سے بڑا جرم قرار دیتے ہیں۔ ایسا کرنے والے انسانیت کے دشمن دہشت گرد ہیں۔ آزادی رائے کی چھتری تلے ایسے گھناونے جرائم کی اجازت کسی کو نہیں دی جاسکتی۔ انبیاء کرام علیہم السلام، مقدس ہستیوں اور مذاہب کا احترام عالمی ضابطہ ہے جسے یقینی بنانا ہر ملک کی ذمہ داری ہے۔ کسی فرد، ادارے یا ملک کو اس بات کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ اربوں انسانوں کی دل آزاری کا باعث بنے۔

مغربی دنیا انتہاپسندی کے خاتمے میں مخلص ہے۔ اسے ایسے اقدامات کا راستہ ہمیشہ کے لیے بند کرنا ہوگا۔ اس حوالے سے عالمی سطح پر پہلے سے موجود قوانین پر عمل درآمد کرانا ہی دنیا میں شدت پسندی کے رجحان میں کمی لاسکتا ہے۔ ایسی فلمیں اور مواد ریلیز اور شائع کرنے کے حوالے سے مزید سخت قوانین بنانے کی بھی شدید ضرورت ہے

Marfat.com

تا کہ اظہار رائے کے نام پر ایسے مذموم اقدامات کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو سکے۔

انبیاء کرام علیہم السلام اور مقدس آسمانی کتب کی توہین صرف دین اسلام میں ممنوع نہیں بلکہ سب سے پہلے اس کی ممانعت اور مذمت بائبل میں آئی ہے۔

☆ عہد نامہ قدیم میں کتاب (Leviticus) کے باب نمبر 24 کی آیت نمبر 13 تا 16 اور 23 میں درج ہے کہ اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام کی توہین کی سزا (Categorically) موت ہے یعنی گستاخی کی سزا بائبل میں (Capital Punishment) بیان کی گئی ہے اور موسیٰ علیہ السلام نے گستاخوں کو (stoning) کروائی تھی۔

☆ کتاب (samuel)2 کے باب نمبر 12 کی آیت نمبر 14 میں بھی گستاخی کی سزا کا ذکر ہے۔

☆ اسی طرح عہد نامہ جدید کی کتاب (Matthew) کے باب نمبر 12 کی آیت نمبر 32

☆ Mark کے باب نمبر 3 کی آیت نمبر 29 اور کتاب (luke) کے باب نمبر 12 کی آیت نمبر 10 میں بھی توہین کی سزاؤں کا ذکر ہے۔

افسوس آج ٹی وی چینلز اس جرم کی سنگینی اور اس کے گھناونے پن پر گفتگو کے بجائے اس بات پر الجھے ہوئے ہیں کہ غم و غصہ کا اظہار کیسے کیا جائے؟

عالم اسلام کے میڈیا کا یہ فرض ہے کہ وہ مغرب کے دانشوروں کو یہ باور کروائے کہ

1۔ یہ تمام الہامی مذاہب کا مشترکہ مسئلہ ہے اور تمام ادیان ابراہیمی کا ایک ہی اصول ہے جسے بائبل میں بیان کیا گیا ہے اور یہ ہی قرآن کا موقف بھی ہے۔

2۔ اس طرح کے اقدامات کرنے والے اسے اظہار رائے کی آزادی کا نام دیتے ہیں۔ ان کے ہاں توہین رسالت پر سزا کا قانون نہیں ہے۔ اس تناظر میں ہمارا ان سے مطالبہ ہو سکتا ہے کہ اگر قانون نہیں تو کم از کم دنیا کے امن ہی کی خاطر اس طرح کے

Marfat.com

اقدامات کو جرم قرار دیتے ہوئے سزا کا تعین کیا جائے۔

3۔ افغانستان میں مہاتما بدھ کے مجسمہ توڑنے پر ہماری طرف سے بھی اور عالم اسلام کی طرف سے بھی بھرپور مذمت کی گئی تھی مگر اس کے باوجود عالمی طاقتیں سراپا احتجاج بن گئی تھیں۔ اگر مجسمہ توڑنے کے عمل کو دہشت گردی وانتہاپسندی کی طرف لے جانے والا عمل تصور کرتے ہوئے وہ سراپا احتجاج تھے تو سرور عالم ﷺ کے خلاف اتنی توہین آمیز فلم بنانے والوں کے اس عمل کو بھی دہشت گردی وانتہاپسندی کی طرف لے جانے والا عمل تسلیم کرتے ہوئے قابل سزا قرار دیا جائے۔

4۔ مغربی دنیا سے توہین رسالت کے قانون کی شکل میں بات نہ کی جائے کیونکہ ان کے ہاں تو یہ قانون موجود ہی نہیں ہے بلکہ ان سے ان کی زبان میں بات کی جائے۔ امریکہ کے آئین کی آٹھویں ترمیم کے الفاظ ہیں کہ ایسی سزا کسی جرم میں نہیں دی جائے گی جو انسانی تقدس اور وقار کے خلاف ہو۔ اگر امریکہ کا آئین ایک عام انسان کی عظمت اور عزت کے خلاف سزا کی اجازت نہیں دیتا تو سوال یہ ہے کہ ڈیڑھ ارب انسانوں کی عظمت ووقار جس بات سے مجروح ہوں، اس کو وہ کس طرح گوارہ کرتے ہیں؟

پوری دنیا کے آئین اور قوانین تسلیم کرتے ہیں کہ کوئی بھی توہین عدالت، توہین پارلیمنٹ اور توہین آئین نہیں کرسکتا۔ اس کے لیے باقاعدہ سزائیں مقرر ہیں۔ یہاں تک کہ آسٹریا، فن لینڈ، جرمنی، نیدرلینڈ، سپین، آئرلینڈ، کینیڈا اور نیوزی لینڈ میں مذہب اور مذہبی رہنماؤں کی توہین اور تنقیص کو قانوناً ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ مغربی جمہوری دنیا اپنے آئینوں میں یہ بات تسلیم کرتی ہے۔

پس جب مغربی دنیا کے تمام جمہوری ممالک اپنے Constitiution میں یہ تسلیم کرتے ہیں تو امت مسلمہ کا آئینی وجمہوری اور انسانی حق ہے (جسے اقوام متحدہ کے چارٹر آف ہیومن رائٹس میں بھی تسلیم کیا گیا ہے) کہ حضور نبی کریم ﷺ کی توہین پر احتجاج کریں اور اپنا غم وغصہ ریکارڈ کرائیں اور اقوام عالم کو یہ باور کروائیں کہ اقدام صریحا دہشت گردی کو سپورٹ کرنے کے مترادف ہے۔ اس سے درحقیقت دہشت

Marfat.com

گردی کے ہاتھ مضبوط ہو رہے ہیں۔ایسی گستاخانہ فلمیں بنا کر پر امن انسانیت اور پر امن امت مسلمہ کو انتہا پسندی کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔اس طرح کے اقدام آئندہ نسل کے لیے بھی ایک بھیانک مثال بنیں گے۔ امریکہ جیسے ذمہ دار ملک جہاں یہ سب ہوا۔ کی طرف سے ایک ادھ جملہ کہہ دینا کافی نہیں بلکہ اس شرانگیزی کے پیچھے کارفرما تمام عوامل سے اسے Disconnect ہونا چاہیے۔ کیونکہ اس سے عالمی امن کو خطرہ لاحق ہے۔

اس فلم کے پروموٹر، ڈسٹری بیوٹر، سپورٹر اور تمام ذمہ داران کو Terrorism اور Global Terrorism کے جرم میں گرفتار کیا جانا چاہیئے۔امریکہ نے 1992 سے لیکر 2001 تک national security کے ایشو پر 744 افراد کو ڈی پورٹ کیا ہے۔ دہشت گردی کے ایشو پر 125 افراد کو اپنے ملک سے نکالا ہے اور ان کی nationalty ختم کی ہے۔ یہ مسئلہ پوری دنیا کی National Security کا ہے۔ کیونکہ امن تباہ ہو رہا ہے اور مذاہب اور اقوام کے مابین نفرتیں فروغ پا رہی ہیں۔ اس بنیاد پر امریکہ کو چاہیے کہ اس فلم کے ذمہ داران کی Nationalty ختم کرے اور Terrorism کو فروغ دینے کے جرم میں انہیں ڈی پورٹ کر کے ان کے اپنے ملک میں واپس بھیجے جہاں اس ملک کے قانون کے مطابق ان افراد پر مقدمہ چلایا جائے۔

اس وقت اس حوالے سے بین الاقوامی قوانین میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ اگر پاکستانی حکومت اور دیگر مسلمان حکومتیں موثر اقدام نہیں کریں گی۔ ان شرانگیز اقدامات کو آئندہ رکوانے کے لئے موثر قانون سازی اور چند بنیادی اصولوں کی تعریف نو نہیں کروائیں گی اور ان اقدامات کو قابل سزا نہیں بنوائیں گی تو محض تلقین کے ذریعے عامۃ الناس کو پر تشدد احتجاج بھی کوئی مستحسن اقدام نہیں ہے۔

امن عالم کو تباہ کرنے کی اس گھناونی سازش کے خلاف مسلمانوں کو اپنے دین و مذہب اور حضور نبی اکرم ﷺ کی ناموس کے تحفظ کے لیے پر امن احتجاج کرنا چاہیے۔ اس کے ردعمل میں گھیراؤ، جلاؤ اور قتل و غارت گری کا کوئی جواز نہیں۔ صرف پر امن احتجاج کریں کیونکہ پر امن احتجاج ہر ایک کا بنیادی حق ہے۔

Marfat.com

عالم اسلام کے مسلمانوں کی نمائندگی مسلمان حکومتوں کا بھی فرض ہے کہ وہ اقوام متحدہ میں جائیں۔ اقوام متحدہ کے چارٹر میں آرٹیکل نمبر 1 کی شق نمبر 3 میں درج ہے کہ تمام انسانی حقوق کی عزت وتکریم ہوگی اور بنیادی آزادی کی تکریم ہوگی جس میں کوئی مذہبی امتیاز نہیں برتا جائے گا۔ لیکن آرٹیکل نمبر ا کی تیسری شق مبہم ہے۔ لہذا OIC کی جانب سے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں قرارداد پیش کی جائے کہ اس شق میں احترام مذہب بھی واضح انداز میں شامل کیا جائے۔ نیز یہ بھی واضح کیا جائے کہ ایسے گستاخانہ اقدامات کسی بھی لحاظ سے (Freedom of speach) یا (Freedom of expression) کے زمرے میں ہرگز نہیں آتے۔ لہذا جب تک ان شرانگیز اقدامات کو روکنے کے لیے موثر قانون سازی نہیں کی جائے گی اور (redefining of basic principals) کا عمل نہیں ہوگا اس وقت تک دہشت گردی کا قلع قمع اور پائیدار امن عالم کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکتا۔

(ماہنامہ منہاج القرآن (اکتوبر 2012)

Marfat.com

گستاخ محمد ﷺ تیری اب خیر نہیں ہے

مفتی محمد اعجاز فریدی..................

جامعہ نعیمیہ لاہور

اسلام امن، اتحاد اور سلامتی کا داعی ہے۔ اپنی انہیں شاندار اور بے مثال خوبیوں کی وجہ سے دنیا کے کونے کونے میں بسنے والے افراد کے دل و دماغ میں گھر کر چکا ہے۔ مختلف ادوار میں مسلم اُمہ کا بڑے بڑے فرعونوں سے ٹکراؤ تو ہوا لیکن بغیر کسی لچک اور جھکاؤ کے اسلام برق رفتاری سے دنیا میں پھیلتا چلا گیا۔ اشاعت اسلام کیلئے مبلغین، مجاہدین، اکابرین اور علمائے ربانیین حبیب کبریاء ﷺ کے عشق و محبت سے سرشار ہو کر میدان عمل میں نکلے۔ اور اپنے پُر خلوص لہجے ایمانداری اور دیانتداری کی وجہ سے ظلم و ستم اور تاریکی میں غوطہ زن انسانیت کو مذہب اسلام سے نہ صرف روشناس کرانے میں کامیاب ہوئے۔ بلکہ انھیں سرور کائنات ﷺ کا دیوانہ اور مستانہ بھی بنا دیا۔ اسلام کی دنیا میں اِسی مقبولیت عام کی وجہ سے یہود و نصاریٰ بہت خائف ہو گئے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ مسلمان مبلغین کی راہ نہ روکی گئی تو دنیا کے ہر گھر میں اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے نام لیوا ہوں گے۔

مسلم مفکرین کا کہنا ہے کہ نبوت کا بنو اسحاق کے علاوہ بنو اسماعیل کی طرف منتقل ہونا بھی یہودیوں کے اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ سے بغض و عناد کی اہم وجہ ہے۔ بنو اسماعیل کی طرف نبوت کو یہودی مفکرین اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی غلطی گردانتے ہیں۔

دور حاضر میں یہودی (Jews) اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی توہین تو کرتے ہیں لیکن اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے گستاخوں کے سابقہ ادوار اور موجودہ دور کے انجام کو بھول

Marfat.com

جاتے ہیں۔

تاریخ اسلام (Islamic History) کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلام کے ابتدائی دور میں بعض بدبختوں نے سرورکونین ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کی جسارت کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں نشان عبرت بنا دیا۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو اپنا مکتوب (Letter) دے کر بھیجا اور اس کو حکم دیا کہ یہ مکتوب (Letter) بحرین کے امیر کو دے دے۔ بحرین کے امیر نے وہ مکتوب کسریٰ کو دے دیا۔ اس نے جب مکتوب کو پڑھا تو پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ابن شہاب (راوی) کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ ابن مسیب نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دُعائے ضرر کی ان یمزقوا کل ممزق یعنی ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔

(صحیح بخاری کتاب العلم باب مایذکر فی المناولہ رقم الحدیث ۶۴)

(کسریٰ فارس کے بادشاہوں کا لقب تھا اور جس بدبخت بادشاہ نے نبی کریم ﷺ کا مکتوب پھاڑا تھا ان کا نام پرویز بن ھرمز بن انوشیرواں تھا) جب نبی کریم ﷺ کو اپنے مکتوب کی اہانت کے بارے معلوم ہوا تو آپ نے مزید فرمایا کہ جب کسریٰ مر جائے گا تو پھر کوئی کسریٰ نہیں ہوگا الواقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ کسریٰ پر اس کا بیٹا شرویہ مسلط ہو گیا۔ سات ہجری میں اس کو قتل کر دیا۔ اور تمام روئے زمین سے اس کی سلطنت جاتی رہی۔ اس حدیث سے گستاخان رسول ﷺ کو واضح پیغام دیا گیا کہ ناموس رسالت پر حملے جیسی ناپاک جسارت کرنے والے کسریٰ کی طرح نہ صرف مقام عبرت بنا دیئے جاؤ گے بلکہ انکی سلطنتیں بھی تباہی و بربادی کا نمونہ پیش کریں گی۔

مٹ گئے ہیں، مٹتے ہیں، مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

مذکورہ حدیث میں حضور ﷺ کا اپنے گستاخوں کے بارے میں اپنا عمل بیان کیا گیا ہے۔ اب حضور ﷺ کے جان نثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا گستاخوں کے

Marfat.com

خلاف عمل پیش خدمت ہے۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ابو قحافہ نے جب کلمہ نہیں پڑھا تھا یہ اس وقت کی بات ہے کہ ابو قحافہ نے رسول اللہ ﷺ کو گالی دی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ کی اس ناپاک اور غلیظ جسارت اور توہین آمیز جملوں کو برداشت نہ کر سکے اور اپنے والد کو تھپڑ مار دیا جس سے وہ مُنہ کے بل گر گئے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں حاضر خدمت ہوئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے والد نے اس طرح آپ کو گالی دی اور میں نے اسے تھپڑ مار دیا۔ جناب رحمۃ اللعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا اے صدیق واقعی تو نے ایسا کیا؟ عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ارشاد فرمایا اے ابوبکر آئندہ ایسا نہ کرنا۔

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محبت حبیب کبریا ﷺ سے سرشار ہو کر جواب دیا۔ والذی بعثك بالحق نبیا لو كان السیف منی قریبا لقتلته قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو برحق نبی بنا کر بھیجا میرے پاس تلوار ہوتی تو آپ کی ناموس پر حملہ کرنے کی وجہ سے اپنے باپ کو قتل کر دیتا۔

محمد ﷺ ہیں متاع عالم ایجاد سے پیارے
پدر و مادر برادر جان مال اولاد سے پیارے

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال جب نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سر پر خود (آہنی ٹوپی پہن رکھی تھی) جب آپ نے اسے اُتارا تو ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ ابن خطل (گستاخ رسول) کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے تو آپ ﷺ نے اسے قتل کرنے کا حکم دے دیا۔ (صحیح مسلم جلد دوم صفحہ نمبر 263 شبیر برادرز لاہور)

حالانکہ بیت اللہ شریف تو وہ جگہ ہے جہاں غیر موذی جانوروں کو بھی پناہ ملتی ہے یعنی انہیں مارنا شرعاً ممنوع ہے۔ لیکن گستاخ رسول اگرچہ کعبہ کے پردوں میں ہی

Marfat.com

کیوں نہ پناہ لیے ہوئے ہو اسے مارنا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں واجب ہے۔

☆ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ایک شخص نے گالی دی تو اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے میرے صحابہ کون ہے جو اس گستاخ کا سر اُتارے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں اس کا سر اُتاروں گا اسکے بعد بغیر کسی توقف اور خوف کے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُٹھے اور گستاخ رسول کو موت کے گھاٹ اُتار دیا اگر بنظر غایت مشاہدہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ حضور پرنور شافعی یوم نشور ﷺ سے اپنی وارفتگی اور تعلق کو سعادت سمجھتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب کبھی گستاخوں نے سر اُٹھایا تو حضور اکرم نور مجسم ﷺ کی ناموس پر پہرا دینے والے عشاق اپنی زندگی کی پرواہ کیئے بغیر گستاخوں کی سرکوبی کیلئے میدان عمل میں اُتر آئے۔عرب وعجم میں گستاخوں کا سر قلم کرنے والے غازیان اسلام اور شہدا کی طویل فہرست تاریخ کے اوراق میں رقم ہے تاہم اختصار کے پیش نظر حصول برکت کیلئے چند روشن ستاروں کے نام پیش خدمت ہیں۔

سیّدنا ابوبکر صدیق ، حضرت خالد بن ولید ، حضرت ابوعبیدہ بن جراح ، حضرت معاذ اور معوذ رضوان اللہ تعالیٰ علیم اجمعین ، سلطان نورالدین زنگی ، سلطان صلاح الدین ایوبی ، غازی خدابخش ، غازی عبدالعزیز خان غزنوی ، غازی علم الدین شہید ، غازی عبدالقیوم خان شہید ، غازی عبدالرشید شہید ، غازی عبدالرحمن شہید ، غازی احمد دین ، غازی مرید حسین شہید ، غازی صوفی شیخ عبداللہ انصاری شہید ، غازی شیخ محمد صدیق شہید ، غازی میاں محمد شہید ، غازی امیر احمد شہید ، غازی عبداللہ شہید ، غازی منظور حسین شہید ، غازی محمد اسحاق شہید ، غازی عبدالمنان ، غازی بابو معراج دین ، غازی محمد حنیف شہید ، غازی غلام محمد شہید ، غازی محمد منیر شہید اور غازی عبدالرحمن چیمہ شہید رحمۃ اللہ علیھم اجمعین اور ملک ممتاز حسین قادری کے نام قابل ذکر ہیں۔حضور ﷺ کی ناموس پر پہرہ دینے والے یہ تو عقل وشعور کے حامل انسان اور پیارے مصطفےٰ ﷺ

Marfat.com

کے غلام تھے۔لیکن دنیا میں کئی ایسی مثالیں موجود ہیں کہ جانوروں نے بھی حضور ﷺ ناموس پر پہرہ دیا۔ میرے مخلص دوست حافظ محمد شہباز نے ایک واقعہ بیان فرمایا ہے کہ 1998 میں بہاولپور کے گاؤں میں ایک مجمع سے گفتگو کرتے ہوئے کسی بد بخت انسان نے آپ ﷺ کی شان میں گستاخانہ کلمات استعمال کیئے۔گاؤں میں پاس ہی مضبوط رسیوں سے بندھی بھینس نے کچھ لمحے تو انتظار کیا کہ انسانی مجمع میں سے کوئی اُٹھے گا اور گستاخ کا منہ بند کروائے گا لیکن جب بے حس مجمع سے کسی کی غیرت نہ جاگی تو بالا آخر بے زبان اور بے شعور جانور (بھینس) نے گستاخ کا مُنہ بند کرنے کیلئے زور لگایا تو رسیاں ٹوٹ گئیں۔اور بھینس گستاخ رسول کی زبان بند کروانے میں کامیاب ہوگئی۔

گر ہو زوق یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجریں

Marfat.com

فقط اک نام محمد ﷺ سے محبت کی ہے

............ممتاز احمد ربانی، ایڈووکیٹ

(سیکرٹری جنرل، مصطفائی تحریک)

امریکہ میں بننے والی بدنام زمانہ گستاخانہ فلم کے نشر ہوتے ہی دنیا بھر کے مسلمانوں میں اضطرابی کیفیت کا پیدا ہو جانا ایک فطری عمل ہے کیونکہ مسلمان اپنے نبی اکرم ﷺ کی ذات سے کائنات کی ہر چیز سے حتی کے اپنی جان سے بھی زیادہ محبت کرتے ہیں۔ پوری مسلم امہ کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ کریم ﷺ کی محبت کے بغیر ایمان کی تکمیل ممکن نہیں۔ گویا کہ ناموس مصطفیٰ ﷺ کا دفاع دراصل مسلمانوں کے ایمان کا دفاع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس بدنام زمانہ فلم کے منظر عام پر آتے ہی عالمی سطح پر مسلم برادری نے شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے عالمی طاقتوں بالخصوص اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا ہے کہ گستاخانہ فلم کو بنانے، بنوانے اس کو پروڈیوس اور ریلیز کرنے میں جتنے افراد/ادارے ملوث ہیں انہیں بے نقاب کر کے نشان عبرت بنایا جائے۔

امریکی یہودیوں کی پیغمبر اسلام ﷺ کی شان اقدس میں اس شرمناک حرکت کے خلاف ملت اسلامیہ کے ردعمل میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے تمام مذہبی، سماجی، سیاسی اور تاجر تنظیموں کی طرف سے پرامن احتجاج کا سلسلہ جاری ہے جس میں وقت گزرنے ساتھ ساتھ مزید تیزی آ رہی ہے اور انشاء اللہ یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک یہ تسلی نہیں ہو جاتی کہ آئندہ کوئی لعنتی ایسی گستاخانہ حرکت کا ارتکاب نہیں کرے گا، اس لئے کہ یہ پوری مسلم امہ کے عقیدے کا معاملہ ہے اور تمام مسلمان اپنے

Marfat.com

پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ناموس کا دفاع اپنے ایمان کی شرط اولین سمجھتے ہیں بقول مولانا ظفر علی خان

نماز اچھی روزہ اچھا حج اچھا زکوۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

ہر مسلمان اپنے نبی کریم ﷺ کی حرمت کی خاطر ہمہ وقت کٹ مرنے کے لئے تیار رہتا ہے کیونکہ گستاخان رسول کو سخت جواب دینا اللہ تعالی کی سنت ہے، جب ابو لہب نے حضور ﷺ سے کہا کہ تم ہلاک ہو جاؤ (العیاذ باللہ) تو اللہ تبارک وتعالی نے اس کی مذمت میں پوری سورت نازل کردی اسی طرح ولید بن مغیرہ نے رسول اللہ ﷺ کو مجنون کہا تو اللہ رب العزت نے اس کی مذمت میں قرآن کریم کی سورت نون میں اس کے دس عیوب بیان فرمائے، عاص بن وائل نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو ابتر (منقطع النسل) کہا تو اللہ کریم نے اس کی مذمت میں سورت کوثر کی ایک آیت نازل فرما کر یہ واضح کردیا کہ گستاخ رسول کسی بھی صورت میں معافی کے قابل نہیں اور حضور اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر جب عام معافی کا اعلان کیا تو کعبہ کے غلاف میں لپٹے ہوئے گستاخ ابن خطل کو حرم کعبہ کے اندر قتل کرنے کا حکم صادر فرما کر دنیا کو بتا دیا کہ گستاخ نبی کو چند لمحات کی مہلت دینا بھی گوارا نہیں اس کا حکم یہ ہے کہ اسے فورا واصل جہنم کر دیا جائے۔

انہیں تعلیمات کی روشنی میں تحفظ ناموس مصطفیٰ ﷺ کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنا ہر مسلمان کے لیے دنیا و آخرت کی سب سے بڑی سعادت ہے۔ اسی لئے ہر روز پاکستان سمیت تقریبا تمام اسلامی ممالک میں یہ شعور دن بدن اجاگر ہوتا جا رہا ہے کہ جب تک توہین رسالت کے مرتکب افراد کو کیفر کردار تک نہیں پہنچایا جاتا اور عالمی

Marfat.com

سطح پر مسلمانوں کو یہ یقین دہانی نہیں کروائی جاتی کہ آئندہ اسلام کے خلاف اور مسلمانوں کے جان سے عزیز آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے خلاف اس قسم کی غلیظ اور نازیبا حرکات کا اعادہ نہیں کیا جائے گا اس وقت تک وہ چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

عالمی امن کے ٹھیکیداروں کو اگر دنیا کا امن عزیز ہے تو وہ اسلام مخالف ہر قسم کے شرمناک پروپیگنڈے سے باز آئیں اور توہین رسالت ﷺ کے مرتکب افراد کو قانون کے حوالے کر کے عبرتناک انجام تک پہنچائیں تاکہ آئندہ کسی کو ایسی جسارت کرنے سے پہلے سو مرتبہ سوچنا پڑے۔ اور بین الاقوامی سطح پر ایسی قانون سازی کی جائے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی عزت و تکریم تمام مذاہب کے نزدیک لازمی سمجھی جائے اور کسی بھی نبی علیہ السلام کی گستاخی کرنے والے کو سرعام پھانسی پر لٹکا کر ہمیشہ کے لئے توہین رسالت کا باب بند کر دیا جائے نہ کہ آزادی صحافت کی آڑ میں اسلام مخالف رویوں کو پروان چڑھا کر ایسے عناصر کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ اور اگر بین الاقوامی برادری نے اس پر سنجیدگی سے غور نہ کیا اور اقوام متحدہ نے عالمی شیطان (امریکہ) کی غلامی اور اللہ تعالیٰ کی غضب یافتہ قوم یہودیوں کی سرپرستی ترک کر کے غیر جانبدار ہو کر تمام اقوام کے معاملات سلجھانے کے لیے اپنے فرائض ادا نہ کیے تو گلوبل ویلیج میں بسنے والا کوئی انسان بھی سکون کے ساتھ زندگی بسر نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ مسلمان اپنے نبی ﷺ سے لاتعلق ہو کر زندہ رہنے کی نسبت موت کو ترجیح دیتا ہے، بقول حضرت امام مالک ''اس امت کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں جس کی موجودگی میں اس کے نبی کی توہین کی جائے'' یہی وجہ ہے کہ کسی ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان کی غیرت قطعاً یہ گوارا نہیں کر سکتی کہ اس کی زندگی میں اس کے پیارے آقا ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا چین سے زندگی بسر کرتا رہے۔ اس لئے قرآن و سنت اور آثار صحابہ کی روشنی میں تمام فقہاء کرام کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی توہین کرنا کفر ہے اور توہین کرنے والا بالاتفاق واجب القتل ہے خواہ توہین کا تعلق آپ ﷺ کی ذات کے ساتھ ہو یا آپ کے نسب کے ساتھ، آپ

Marfat.com

ﷺ کے دین کے ساتھ ہو یا آپ کی کسی صفت کے ساتھ ہو اور یہ اہانت صراحۃ ہو یا کنایۃ ،تعریضا ہو یا تلویحا۔

(معاذ اللہ) اسی طرح اگر کوئی شخص آپ ﷺ کے لئے بددعا کرے، آپ پر لعنت کرے یا آپ کا برا چاہے، آپ کے عوارض بشریہ یا آپ سے متعلق اشیاء یا اشخاص کا آپ کی طرف نسبت کرتے ہوئے بطریق طعن یا مذمت ذکر کرے، غرض جس شخص سے کوئی ایسا کلام صادر ہو جس سے آپ ﷺ کی اہانت ظاہر ہو وہ کفر ہے اور اس کا قائل واجب القتل ہے۔ علامہ قاضی عیاض مالکیؒ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ میں لکھتے ہیں کہ امام محمد بن سحنونؒ فرماتے ہیں کہ ''علماء کا اجماع ہے کہ شاتم نبی ﷺ اور آپ کی تنقیص (آپ کی شان میں کمی) کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی کی وعید جاری ہے اور امت مسلمہ کے نزدیک اس کا حکم قتل ہے۔ اور جو شخص اس کے کفر اور مستحق عذاب الٰہی ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے'' اور اسی طرح امام محمدؒ کی کتاب میں ہے کہ ہمیں اصحاب مالکؒ نے خبر دی ہے کہ امام مالک نے فرمایا: ''جس نے نبی کریم ﷺ کو یا آپ کے سوا دیگر انبیاء علیہم السلام کو گالی دی خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر اسے قتل کر دیا جائے اور اس کی توبہ قبول نہ کی جائے''

اسلامی نقطہ نظر سے نہ صرف حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی ناموس کا دفاع مسلمانوں کی اولین ذمہ داری ہے بلکہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی ناموس کا دفاع بھی ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انفرادی سطح پر تو ہر مسلمان اپنی اس ذمہ داری سے عہدہ برآہ ہونے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتا ہے اور جا بجا تاریخ کے سنہری اوراق اس کے روشن کردار کی گواہی بھی دیتے ہیں کہ قوم رسول ہاشمی کے نوجوانوں نے طاغوت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر برملا کہا ہے کہ

ہم نے ہر دور میں تقدیس رسالت کے لیے
وقت کی تند و تیز ہواؤں سے بغاوت کی ہے

Marfat.com

اور چھوڑ کر سلسلہء اہل سیاست کا فسوں
فقط اک نام محمد سے محبت کی ہے

لیکن اجتماعی سطح پر پچھلی کئی صدیوں سے مسلم امہ کی حالت شائد کبھی بھی حوصلہ افزاء نہیں رہی مسلمانوں کے نمائندہ ادارے وہ اسلامی سربراہی کانفرنس ہو یا کوئی اور فورم انہوں نے کبھی بھی اپنے عقیدے اور ایمان کے تحفظ کے لئے طاغوت کا سامنا کرنے کی جراءت نہیں کی۔ اسی لئے تو ایک ارب 60 کروڑ سے زائد آبادی اور ہر قسم کے قدرتی وسائل رکھنے والی باہمت قوم نااہل قیادت کے سبب آئے روز یہود و نصاری کی ظلم و بربریت کا نہ صرف شکار بنی رہتی ہے۔ بلکہ بے ضمیر حکمرانوں کی ضمیر فروشیوں کے سبب ''بیمار ہوئے جس کے سبب اسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں'' کے مصداق بین الاقوامی سطح پر ہر معاملے میں مسلمانوں کو یہود و نصاری کا دست نگر بنا کے رکھ دیا ہے۔

موجودہ حالات کے تناظر میں اب وقت کا تقاضہ ہے کہ او آئی سی یہ ثابت کرے کہ وہ حقیقی معنوں میں امت مسلمہ کا نمائندہ اور فعال ادارہ ہے جس کی عالمی منظر نامے پر گہری نظر ہے۔ اور بین الاقوامی سطح پر اسلام یا مسلم ممالک کے خلاف ہونے والی ہر سازش کا منہ توڑ جواب دینے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ اور تمام مسلم حکمران اسلامی غیرت و حمیت اور اتحاد و یکجہتی کے اسلحہ سے مسلح ہو کر عالمی سطح پر او آئی سی کو مضبوط کریں تا کہ مسلمان بحیثیت قوم نہ صرف اس قابل ہوں کہ اپنے وقار اور اقدار کا تحفظ کر سکیں بلکہ دنیا میں ہر ظالم مسلمانوں کی ہیبت و جلال سے اس قدر خائف ہو کہ اسے کسی پر ظلم کرنے کی ہمت نہ ہو۔

ارباب عقل و دانش بھی اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے نسل نو کو حضور اکرم ﷺ کی محبت اور سچی غلامی سے بہرہ مند کر کے اس قابل بنائیں کہ وہ اسلام کے خلاف ہونے والے ہر قسم کے غلیظ پروپیگنڈے کو اپنے کردار و عمل سے رد کرنے کی

Marfat.com

صلاحیت رکھتی ہو۔ اسے عشق رسول ﷺ اور علوم عصریہ کی طاقت سے مسلح کر کے میدان عمل میں اتارا جائے تا کہ اس کے اخلاق و کردار سے متاثر ہو کر ہر انسان یہ سمجھے کہ مجھے اپنی زندگی کو لائق تحسین بنانے کے لئے اسلام کی اشد ضرورت ہے اور اسلام ہی ہر زمانے کے لوگوں کے لئے مکمل ضابطہ حیات ہے اور اسی کے دامن عافیت میں ہر ایک کے لئے جائے پناہ ہے۔

بانی و پرنسپل المصطفیٰ قرآن کالج، اسلام آباد

ماہنامہ مصطفائی نیوز، کراچی

Marfat.com

عشق رسول ﷺ کی تازہ لہر

مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

اگر ہم بتائیں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے ہمیں محبت ہے تو ہماری روحیں سکون نگر بن جاتی ہیں، اگر ہم کہیں شمس الضحیٰ ﷺ سے ہمیں پیار ہے تو ہمیں پھر بھی وجد و سرور کے جام ملتے ہیں۔ اگر ہم بولیں ہمیں ماہ مدینہ ﷺ سے عقیدت ہے تو ہمارے دلوں میں چاندنی تیز ہو جاتی ہے۔ اگر ہم ذکر کریں کہ ہمیں سرور کونین ﷺ سے عقیدت و ارادت ہے تو ہمارے دل و دماغ پر سکینہ کا نزول ہوتا ہے۔ مگر جب سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چاند ﷺ کے بارے میں شوق کو عشق سے تعبیر کریں تو اس کا اپنا انداز ہے۔ عربی لغت کے مطابق جب محبت پختہ ہو جاتی ہے تو عشق کا روپ اختیار کر لیتی ہے۔ چنانچہ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی لکھتے ہیں کہ عشق رسول ﷺ تو ایمان ہے، ایمان کی جان ہے، جان کا چین ہے اور چین کا سامان ہے۔

سرور کونین، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خالق کائنات جل جلالہ نے وہ منفرد محبوبیت عطا فرمائی ہے۔ ابتداء آفرینش سے لے کر قیامت کے رونما ہونے کے بعد خلود میں بھی آپ سے عشق و محبت کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ مخلوقات کے مختلف طبقات اس سوغات کے امین ہیں، فرش سے لیکر عرش تک آپ کے عشق کا جھنڈا لہرا رہا ہے، قوس و قزح اور کہکشاں کے نکھار میں یہی سوز جلوہ گر ہے۔ آپ سے چڑیا اور چکور کی الفت، آپ سے مچھلی اور مور کی محبت، شمس و قمر کے سینے میں آپ کی چاہت، جگر لالہ میں آپ کے عشق کا فیض ایک ناقابل تردید حقیقت ہے۔

Marfat.com

آپ نے پہاڑوں کی چوٹیاں اور درختوں کی ٹہنیاں پیار کرتی نظر آئیں، شجرو حجر آپ پر درود و سلام میں مگن پائے گئے۔ جانور قدموں سے لپٹے اور منیٰ کے میدان میں قربانی کے وقت اونٹ چھری چومنے کے لئے آپکی طرف دوڑ پڑے۔

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش میں طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

مگر حضرت انسان نے جو آپ ﷺ کے ساتھ عشق کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ کی محبت کا رنگ اتنا گہرا ہے کہ جب چڑھ جائے تو اترتا ہی نہیں، آپ کی عقیدت کا نور اتنا طاقتور ہے۔ جو ظلم و ستم کی آندھیوں میں بھی بجھتا ہی نہیں، آپ کے عشق میں ایسی مٹھاس ہے جس کا ذائقہ کبھی تلخ ہوتا ہی نہیں۔ آپ کے عاشق موت کے منہ میں بھی مسکراتے رہتے ہیں، آپکے دیوانے شروع ہی سے طاغوت کو نیچا دکھاتے رہتے ہیں،

ذات نبی کی خاطر اپنے آپ کو بھول جانا اور شان پیغمبر ﷺ کی خاطر موت کے پھندے پر جھول جانا گدایان طیبہ کا ہمیشہ شیوہ رہا ہے۔ دور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لیکر آج تک ہر ماہ و سال اور لمحہ و گھڑی میں عشق سوئے دار و رسن زخم کھاتا اور مسکراتا بڑھتا رہا ہے۔

حُسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب

مصطفیٰ ﷺ کا جھنڈا ہر دور میں لہراتا رہا، ان غازیوں کی ٹھوکروں کا مقابلہ کرنے میں بڑے بڑے نامور اپنا نام تک گم کروا بیٹھے، اور بڑے بڑے تاجور اپنے تاج و تخت سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ آپ کے شیدائیوں کی ہیبت سے بڑے بڑے جابروں کے ایوانوں پر لرزہ طاری رہا ہے۔ عشق رسول ﷺ سے کائنات کو ایسی اعلیٰ قیادت نصیب ہوئی جن کے کردار پر قدسی بھی رشک کرنے لگے، عشق رسول ﷺ علم و عمل، عدل و انصاف، ایثار و اخوت، شرم و حیا، امن و رحمت، فدا کاری اور وفا شعاری کی شکل

Marfat.com

میں امت مسلمہ کی گذشتہ ہر صدی کی ہر گھڑی میں موجود رہا ہے۔

جو عشق رسول ﷺ بدر و حنین ، یمامہ اور کربلا میں سرگرم رہا۔ جو عشق رسول ﷺ حضرت معاذ و معوذ رضی اللہ تعالی عنہما کی چمکتی تلواروں میں جلوہ گر رہا۔ جو عشق رسول ﷺ حضرت محمد بن مسلمہ اور حضرت عمیر خطمی رضی اللہ تعالی عنہما کے سینوں میں موجزن رہا۔ آج وہی عشق پھر انگڑائی لے رہا ہے

آج منحوس اور پلید سوچوں نے جب رفعت مصطفی ﷺ کی روز افزوں تجلیوں اور عظمت مصطفی ﷺ کی چٹکتی کلیوں سے حسد و بغض کی بنا پر گستاخانہ فلم تیار کی تو لیبیا، سوڈان، تیونس، یمن، مصر سے لیکر پاکستان تک بلکہ شرق و غرب کے پورے جہاں تک ایک ہلچل مچ گئی ہے۔ گستاخانہ فلم کے رد میں جس طرح عاشقان رسول ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور مختلف ممالک میں اور شہروں میں روزانہ عشق و مستی کے غیور قافلے امریکی سفارتخانوں کی طرف دھاڑے اور للکارتے ہوئے بڑھ رہے ہیں، میری آنکھ کو مستقبل کا کچھ اور ہی منظر نظر آ رہا ہے۔ اور ایک طویل تدبر کے بعد میرا قلم مجموعی صورتحال کو یوں بیان کرنے پہ مجبور ہے۔

کہہ ہی دوں میں آج تجھ سے درد دل کی داستاں
خشک میرا سوچتے خون جگر ہونے کو ہے
سامنا ہے پھر جہاں کو آتش نمرود کا
عشق بھی اپنی ادا میں بے خطر ہو کو ہے
یاد رکھیں یورپی کشتی کے ظالم ناخدا
آج کی موجوں سے پیدا اک بھنور ہونے کو ہے
چھا رہے ہیں بندگان کبریاء طاغوت پر
"بیت ابیض" جلد ہی زیر وزبر ہونے کو ہے
وارننگ ہے ان مقامی گیدڑوں کو ایک بار
یہ اوبامہ چند دنوں میں در بدر ہونے کو ہے

Marfat.com

کوچ کرنے کو ہوئے ہیں ظلمتوں کے قافلے
دیکھتا ہوں دین حق کو پھر سحر ہونے کو ہے
گونج اٹھی ہیں فضائیں نعرہ تکبیر سے
میری بستی کی طرف روئے قمر ہونے کو ہے
جاگتے رہ کے بناؤ عشق کی مالا کوئی
اس طرف ''شاہ مدینہ'' کا گذر ہونے کو ہے

21 ستمبر 2012 کا دن اسلامیان پاکستان کی تاریخ کا ایک نہایت خوشگوار اور یادگار دن ہے حکومت پاکستان کی یہ سعادت ہے کی اس نے گستاخانہ فلم کے ردعمل میں سرکاری سطح پر ''یوم عشق رسول ﷺ '' {{Day of Rasul,s Love}} منانے کا اہتمام کیا۔ اگرچہ مسلمانوں کے لئے ایک دن کیا ہر دن ہی بلکہ ہر گھڑی ہی عشق رسول ﷺ کے لئے وقف ہے لیکن کسی ایک دن کو کسی عظیم نام سے منسوب کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ اس دن قوم کا جوش وخروش دیدنی تھا، گلیوں کی چھوٹی انجمنوں سے لیکر ملک گیر اور انٹرنیشنل جماعتوں تک لوگ جذبہ عشق رسول ﷺ سے سرشار تھے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں سے لیکر لاغر اور نحیف بوڑھوں تک، عورتیں، مرد سب ''ہم عظمت رسول ﷺ کے پاسباں ہیں پاسباں'' کے نعرے لگا رہے تھے۔ چوکوں ، چوراہوں، مکانوں، دکانوں، فیکٹریوں اور گاڑیوں پر رسول ہاشمی ﷺ سے اظہار محبت کے بینر آویزاں تھے۔ اور مظاہرین کی پرنور اور پرجوش جبینوں پر یہی لکھا نظر آرہا تھا۔

شراب عشق احمد میں کچھ ایسی کیف ومستی ہے
کہ جان دیگر بھی اک دو بوند مل جائے تو سستی ہ

بلاشبہ کروڑوں لوگوں نے دیہاتوں، قصبوں اور شہروں میں دکانیں اور کاروبار زندگی بند کر کے چھوٹی چھوٹی گلیوں سے بڑی بڑی شاہراہوں تک ناموس مصطفی ﷺ پر مر مٹنے کا اظہار کیا۔ لوگوں کے لہجے میں امریکی، یہودی گستاخوں کے بارے میں شدید نفرت تھی اور گستاخان رسول ﷺ س

Marfat.com

پر بجلی کی طرح ٹوٹ پڑنے کا جذبہ موجود تھا۔اس دن مفلس و نادار لوگ بھی طاغوت کے مقابلے میں آہنی دیوار بن جانا چاہتے تھے ہر شخص کی زبان سے نکلنے والا نعرہ ایک شعلہ محسوس ہوتا تھا۔لوگوں کے جذبات اور احساسات کی تپش یہ واضح کر رہی تھی۔

ناموس نبی کی خاطر ہم ہر باطل سے ٹکرائیں گے
جو راہ میں ہماری آئے گا ہم اس کو مار گرائیں گے

میں نے اس دن نماز جمعہ کے بعد گوجرانوالہ سے لاہور شملہ پہاڑی تک کے سفر میں حب رسول ﷺ کے عجیب وغریب مناظر دیکھے اس دن کی ہڑتال میں کسی لیڈر یا جماعت کی کال کا منظر نہیں بلکہ جذبہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منظر نظر آ رہا تھا۔لوگ کسی تنظیم کا ممبر ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ عاشق پیغمبر ﷺ ہونے کی وجہ سے گھروں سے نکل آئے تھے۔گلیوں، بازورں میں بالکونیوں اور چھتوں پر یوں ہجوم تھا جیسے ''طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا '' کا زمانہ لوٹ آیا ہے۔فضائیں'' كُلُّنَا فِدَاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ '' سے گونج اٹھیں۔

حکومت کے ''یوم عشق رسول ﷺ '' منانے کے پس پردہ مقاصد کیا تھے؟ یہ تو وقت بتائے گا۔مگر بظاہر یہ ایک اچھا اور اہم اقدام تھا۔لیکن یہ بات طے شدہ ہے کہ حکومت،اس کے وزراء اور اہم شخصیات عوام میں آ کر اور ریلیوں میں شرکت نہ کر کے زخمی اور دکھی عاشقان رسول ﷺ سے اظہار ہمدردی اور اظہار یکجہتی میں ناکام رہے ہیں ۔جس وجہ سے عوام جو پہلے ہی حکمرانوں کو امریکی غلام سمجھتے ہیں نالاں اور غیض وغضب میں نظر آئے۔اگر حکمران عوام کو مطمئن کرتے تو اشتعال کی لہر نہ اٹھتی ،حکمران قوم کی ڈھال اور زبان ہوتے ہیں جب ڈھال سہارا نہ بنے اور زبان گنگی ہو جائے تو انسان ایک بے صبری کی کیفیت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

ایک طرف فلوریڈا کے ملعون عیسائی ٹیری جونز نے قرآن پاک کی بے حرمتی کے لئے {{Burning Quran day}} جیسی کمینی حرکت کا سلسلہ شروع کر کے امت مسلمہ کے جذبات کو چھلنی کیا۔دوسری طرف ملعون اسرائیلی فلم میکر ''ملعون

Marfat.com

سام بے اصل'' نے توہین رسالت پر مشتمل فلم بنا کر {{Global crime}} کا ارتکاب کرتے ہوئے امت کو نہ بھولنے والا زخم لگایا۔ ایسے میں بے عمل سے بے عمل مسلمان کی بھی جو کیفیات ہیں وہ الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتیں۔

یہ واضح ہے کہ اسلام اپنی املاک کو جلانے کی اجازت نہیں دیتا لیکن حالت احتجاج میں نکلے ہوئے انسان کو بالخصوص جب اسے کسی کی طرف سے توہین رسالت کی خبر مل چکی ہو تو ایسے میں آپ اسے اپنے کسی ذہنی تہذیبی سانچے میں ڈھالنا چاہیں تو بہت مشکل ہے۔

قرآن مجید میں سورۃ النساء آیت نمبر ۱۴۸ میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا بری بات کا اعلان مگر مظلوم سے''

جس مسلمان کے جذبات کو گستاخانہ فلم کی خبر سن کر جو ٹھیس پہنچی ہے اور پھر وہ بے بسی میں زندگی بسر کر رہا ہے یہ مظلومیت کی اس حد تک پہنچا ہے کہ اس کے انداز اظہار کو شریعت نے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

بخاری شریف میں کتاب الصلح میں حدیث نمبر ۲۶۹۱ ہے کہ جب عبداللہ بن ابی ابن سلول منافق نے رسول اللہ ﷺ کی سواری کی توہین کی تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب میں کہا خدا کی قسم میرے رسول ﷺ کا دراز گوش (گدھا) تجھ عبداللہ بن ابی سے کہیں زیادہ خوشبو والا ہے۔ بلکہ تفسیر جلالین میں صفحہ نمبر ۴۲۷ پر ہے خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کی سواری (گدھے) کا پیشاب بھی تجھ سے کہیں زیادہ خوشبو والا ہے۔ پھر وہاں پر ڈنڈوں سے مکوں سے، جوتوں سے لڑائی ہوئی مگر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عشق رسول ﷺ کا جو مظاہرہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی حمایت کی رسول اللہ ﷺ کی ذات تو کیا سواری کی توہین پر جو امت کا ردعمل ہونا چاہیے اس حدیث میں اس کے لئے ایک جامع سبق موجود ہے۔

ہمارے بعض دانشوروں کو اب تک شاید عشق رسول ﷺ کی حرارت معلوم کرنے کا تھرمامیٹر ہی میسر نہیں آسکا۔ جس شخص کے محور محبت پر حملہ ہو چکا ہو اور وہ

Marfat.com

صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے باہر نکلا ہو عقل تسلیم نہیں کرتی کہ وہ بینک ڈکیتی جیسی گھٹیا حرکت کرے، جو بے بسی میں شوریدہ حال ہو وہ ہسپتال کیا جلائے گا۔ یوم عشق رسول ﷺ کے موقع پر کچھ ٹی وی چینلز چند تخریب کاروں کی خرابی دکھاتے رہے مگر کروڑوں عاشقان رسول ﷺ کی بے تابی دکھانے سے محروم رہے۔ انہیں کسی گلی میں چند لوگ ڈنڈا چلاتے تو نظر آ گئے مگر مال روڈ لاہور پر سنی اتحاد کونسل کے جلوس میں لاکھوں اہل محبت عشق و مستی میں نعرے لگاتے نظر نہیں آئے۔

مجھے اس دن جیو نیوز کے پروگرام ''مجھے مصطفی ﷺ سے پیار ہے'' میں شرکت کرنا تھی شملہ پہاڑی لاہور کے اردگرد تقریبا ایک گھنٹہ آنسو گیس سے آنکھیں پرنم اور حلق تلخ کر کے میں جیو پروگرام میں پہنچا تو محسوس ہو رہا تھا شاید پروگرام کا موضوع ہی بدل گیا ہے۔ شعر و سخن، فکر و نظر، عشق و مستی، دلیل و دانش اور فہم و فراست کے ہمراہ تند و تیز لہجے اور بیتاب جذبے سے جو چڑھائی گستاخان رسول ﷺ اور OIC کے مردہ گھوڑوں پر کرنا تھی لگتا تھا کہ اس کا رخ بدل گیا ہے۔ ہمارا میڈیا بذات خود ایک المیہ ہے۔ یہ ہر وقت دباؤ میں ہوتا ہے یا بروقت دباؤ میں آ جاتا ہے۔ اس مقدس احتجاج کی آڑ میں آ کر چند مٹھی بھر شر پسندوں نے فساد کیا ہے تو اسے کروڑوں عاشقان رسول ﷺ کے لئے بطور گالی کیوں استعمال کیا گیا؟ چند محدود مقامات پر کچھ افسوسناک واقعات کی بنیاد پر پوری ملت کے نہایت مقدس اور ایمانی احتجاج کو شرم اور فساد سے تعبیر کرنا بذات خود ایک بے شرمی اور فساد ہے۔ لگتا ہے کہ اس تاریخی ایمانی احتجاج کو غیر موثر بنانے کے لئے کچھ لوگوں کو آلہ کار بنایا گیا اور رہی سہی کسر میڈیا نے نکال دی۔

کراچی اور پشاور جہاں جرائم پیشہ لوگوں کی طرف سے فسادات روزمرہ کی بات ہے یا کالعدم تنظیموں کے بعض مٹھی بھر افراد کسی ایسی سرگرمی میں اگر شریک پائے گئے ہیں تو اس بنیاد پر کروڑوں عاشقان رسول ﷺ کی اس مقدس حاضری کے ایمانی انداز کو اجاگر نہ کرنا بلکہ بے جا طعنے دینا ایک بہت بڑی زیادتی ہے اور مغربی ایجنڈے کا وار ہے۔ ہمارے دانشور عوام کو صبر کی بار بار تلقین کر رہے ہیں اور صبر بہرحال ایک اچھی

Marfat.com

بات ہے مگر حکمرانوں کو بھی بے صبری کی تھوڑی سی تلقین کر دیں جو توہین رسالت پر اتنے بڑے حملے کے بعد بھی امریکہ کے سامنے بزدلانہ خاموشی پر صبر کیے ہوئے ہیں۔

سچی بات تو یہ کہ سعودی عرب سمیت مسلم امہ کے حکمران اس کڑی آزمائش کی گھڑی میں امت مسلمہ کی ترجمانی میں بری طرح ناکام رہے ہیں۔ کچھ لوگ آج سعودی عرب کے قومی دن پر مبارکباد دے رہے ہیں مگر جب امت مسلمہ کی نگاہیں مرکز اسلام کی طرف سے ترجمانی کے انتظار میں تھک گئی ہیں تو گستاخیوں کے اڑتے دھویں میں بھی سوئے ہوئے شہزادوں کو میں کس منہ سے مبارکباد کہوں۔ آج قوم کے بچے بچے پہ لازم ہے کہ ہر طرف یہ پیغام پہنچائے۔

جان دینا ان کی خاطر ہے فریضہ حیات
جس طرح سمجھا ہے خود اوروں کو سمجھانا بھی ہے
کرکے جان و مال ان کی شان وعظمت پہ نثار
عظمت نبوت کا نعرہ ان سے لگوانا بھی ہے
حق بیانی کی نہیں جن زبانوں کو لگن
عظمت نبوی کا نعرہ ان سے لگوانا بھی ہے
کر رہے ہیں جو پیار مصطفیٰ ﷺ سے دشمنی
عشق نبوی کی بنا پر ان سے ٹکرانا بھی ہے
ضیغم اسلام وہ ممتاز قادری برملا
ظلم کے پنجوں سے ہم نے اس کو چھڑوانا بھی ہے
ہم نے آصف طے کیا زندگانی کا اصول
ان کی خاطر ہی جییں گے اور مر جانا بھی ہے

Marfat.com

حصہ دوم

Marfat.com

Marfat.com

انبیاءاورصحابہ کرام پر بننے والی فلمیں: سرسری جائزہ

عطاءالرحمٰن نوری (انڈیا)

انبیاءاور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تصاویر بنانا بالاتفاق حرام ہے۔اہل علم کا اس مسئلہ میں اجماع ہے۔ کچھ عرصہ قبل سعودی عرب کی کمپنی "الشرکۃ العربیۃ للانتاج السنیمائی العالمی" نے محمد رسول اللہ کے عنوان سے ایک فلم بنانے کا معاہدہ کیا جس کے بعد سعودی عرب کے علماء سے اس کے متعلق شرعی رہنمائی حاصل کی گئی اور "ھیئۃ کبار العلماء" نے حضرت محمد ﷺ پر فلم بنانے کی حرمت کا فتویٰ جاری کیا۔اس سے پہلے "سعود لجنۃ دائمہ" کے فتاویٰ جات میں بھی انبیاء کرام اور صحابہ کرام کی تصویر کشی کی حرمت و بطلان پر کبار علما کا فتویٰ شائع ہو چکا ہے۔اس سلسلے میں مکہ معظمہ کی تنظیم "رابطۃ لعالم الاسلامی" کے ذیلی ادارے "مجمع الفقہ الاسلامی" (ISLAMIC FIQH ACADEMY) نے بھی اپنی فقہی رائے سے امت کو آگاہ کیا کہ انبیاء کی تصاویر اور ویڈیو بنانا مطلقاً حرام اور سنگین جرم ہے۔

اس مسئلے پر تحریر کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ حال ہی میں ایک ایرانی چینل "الکوثر" پر حضرت یوسف علیہ السلام پر بنائی گئی فلم کو قسط وار پیش کیا گیا ہے۔ان کے ساتھ ہی حضرت سلیمان علیہ السلام ،حضرت موسیٰ علیہ السلام ،حضرت ابراہیم علیہ السلام ،حضرت ذکریا علیہ السلام وحضرت مریم ،اصحاب کہف اور صحابہ کرام میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سلاطین اسلام میں سلطان صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمہ ،محمد بن قاسم

Marfat.com

یوسف بن تاشفین پر بنائی گئی فلمیں بھی منظر عام پر آ چکی ہیں۔ ان فلموں کی سی ڈیز بڑے وافر مقدار میں مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔ یہ طوفان بدتمیزی ان ہی مقدس افراد پر تھم نہیں گیا بلکہ خاتم النبیین مصطفی کریم ﷺ کی تصویر بھی شائع کر دی گئی ہے۔ تاریخ اسلام کے پرچار کا سہارا لے کر یہودی و یہودی ایجنٹ درحقیقت پیغمبر اسلام ﷺ کی سیرت و شخصیت کا اصل روپ مسخ کر دینا چاہتے ہیں۔ اس طرح کی فلموں، ڈراموں اور تصاویر سے انبیاء کرام کی تنقیص ہوتی ہے۔ تمام پیغمبروں کو اللہ پاک نے معصوم رکھا ہے اور عصمتِ انبیاء کا تقاضا ہے کہ ان خدارسیدہ ہستیوں سے کوئی ایسا فعل صادر نہ ہو جسے اللہ تعالیٰ نے محرمات کی فہرست میں شامل کیا ہے اور کوئی ایسا عمل ترک نہ ہو جائے جس کو اسلامی شریعت یا واجب کا درجہ حاصل ہے مگر ان فلموں میں فرضی پیغمبر خلاف شریعت کام بھی کرتا ہے۔ مثلاً فرضی نبی غیر محرم عورتوں کے ساتھ بے پردہ گھومتا ہے۔

اسی طرح عصمتِ انبیاء کا یہ بھی تقاضا ہے کہ وہ خلعتِ نبوت و رسالت جس کے ذریعے سے اللہ نے ان کو زینت بخشی ہے وہ کسی غیر نبی کو نہ پہنایا جائے، نہ حقیقتاً اور نہ ہی ڈرامائی اسلوب میں۔ ان فلموں میں چونکہ انبیاء و صحابہ کرام کی پوری کہانی فلمائی جاتی ہے اس لیے بہت سے واقعات خود سے گھڑ لیے جاتے ہیں۔ حالانکہ انبیاء کے حق میں اس طرح جھوٹ وضع کرنا غیر معمولی جرم ہے اور جہنم کا ایندھن بننے والا فعل ہے۔ ایسی فلموں سے لگاؤ کا نقصان یہ ہے کہ قرآن کریم جو مخزن العلوم ہے سے تعلق ختم ہو جاتا ہے۔ عام آدمی انبیاء کرام کے واقعات قرآن مجید سے پڑھنے اور ان سے درس و نصیحت حاصل کرنے کی بجائے وہ سینما، ٹیلی ویژن اور سی ڈیز کی طرف متوجہ رہتا ہے اور یہی یہودی و اسلام دشمن عناصر کی سازش ہے کہ اہل ایمان کا رشتہ قرآن پاک سے کمزور ہو جائے۔ ان فلموں میں عیسائی و یہودی عقائد کی بھی آمیزش ہوتی ہے جیسے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا سولی کے نتیجے میں فوت ہو جانا جبکہ اسلامی عقیدہ مختلف ہے جس کی تفصیل سورہ نساء آیت نمبر 157 میں ہے۔

اہل دانش کا مشاہدہ ہے کہ اس نوع کی فلمیں اور ڈرامے دیکھ کر نہ کوئی پابند صوم و

Marfat.com

صلوٰۃ ہوا ہے اور نہ ہی اُخروی کامیابی کی کوئی امنگ اس کے قلب و ذہن میں پیدا ہوئی ہے۔ معاشرے پر ان فلموں کے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں اس طرح کی لغویات کا سختی سے بائیکاٹ ہی تعلیمات اسلام اور مقاصد شریعت کا حقیقی تقاضا ہے

(استفادہ خصوصی: ماہنامہ نور الحبیب، از: سید محمد علی، بصیر پور، جون 2011، ص 87)

Marfat.com

مرگ بر امریکہ اور ہمنوا

ڈاکٹر اجمل نیازی

وزیر خارجہ حنا ربانی کھر نے امریکی نمائیدے گراسمین سے گستاخانہ فلم کیلئے احتجاج کیا۔ ملاقات تو جنرل کیانی سے بھی ہوئی مگر انہوں نے احتجاج نہیں کیا۔ حنا ربانی کھر امریکی سفیر کو وزارت خارجہ طلب کر کے اور باقاعدہ احتجاج کرے۔ یہ مطالبہ پیپلز پارٹی کے اہم اتحادی چودھری شجاعت نے بھی کیا ہے۔ پہلے بھی ایک بار امریکی سفارت کار کو بلایا گیا تھا۔ پہلے چائے وغیرہ سے اس کی خاطر تواضع کی گئی اور پھر احتجاج کریں۔ تمام عالم اسلام کے مسلمان حکمران احتجاج کریں۔ اگر وہ برائے نام ہیں تو احتجاج کریں امریکہ انہیں صرف مسلمان حکمران سمجھتا ہے مسلمان حکام سے مطلب امریکی غلام ہیں مگر غلاموں میں کبھی تو غیرت وغیرہ جاگ جاتی ہے غیرت نہیں تو "وغیرہ" ہی جاگ جائے۔

صدر زرداری مسلنان حکمران ہیں ورنہ شیعہ مسلمان حکمران تو ضرور ہیں۔ کربلا میں سارے زمانے کے امام حسین نے اپنی جان دے دی تھی کہ رسول کریم ﷺ کے طریقوں کے خلاف حکمرانی ہوئی تھی آج یزیدیت کا مردود ہے۔ تو مودبانہ گزارش ہے کہ یزیدی انداز میں حکمرانی امام حسینؓ سے بغاوت ہے۔ سارے زمانوں کے امام حسین کے نانا سارے زمانوں سارے انسانوں کیلئے رحمت عام رسول کریم ﷺ کیلئے گستاخانہ فلم کیلئے صدر زرداری احتجاج کریں۔ حسینیت یہی ہے۔ اب لوگوں کے ساتھ اپنی آواز بلائیں جن لوگوں کے وہ صدر ہیں۔

عمران خان نے چترال کے جلسے میں اس حوالے سے احتجاج کیا اس نے اس

Marfat.com

المیے کو یہودیوں کو کارروائی قرار دیا ہے۔ یہودیوں سے گہرے رابطوں اور یہودی خاتون جمائما کے ساتھ طلاق کے بعد تعلقات کے باوجود انہوں نے یہودیوں کی مذمت کی ہے تو یہ بہت قابل غور بات ہے میں عمران خان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اب سے جب سوال کیا گیا کہ آپ کے جلسوں میں ناچ گانا بہت ہوتا ہے تو انہوں نے کہا کہ "کیا میں نوجوانوں کو نعتیں سنایا کروں" دوستوں کی اطلاع کیلئے انٹرنیٹ کا حوالہ ضروری ہے۔

Imram khan remarks about naat' www.youtybe.com.

قومی اسمبلی اور پنجاب اسمبلی کی طرح سندھ سرحد اور بلوچستان کی اسمبلیاں بھی متفقہ قرارداد پاس کریں۔ وزیراعظم پرویز اشرف بھی بیان دیں۔ حکام اور عوام ایک ہو جائیں۔ پہلے یہ ہوتا تھا کہ ایسے واقعات پر شدید ردعمل صرف پاکستان کی طرف سے آتا تھا۔ اب تو عالم اسلام بھی جاگ گیا ہے۔ لیبیا کیلئے سبارکباد ہے کہ وہاں احتجاجی مظاہروں کے نتیجے میں امریکہ سفیر اور دوسرے اہلکار ہلاک ہوئے ہیں۔ صدر اباما بھی اب لاشوں کے پاس آخری رسومات میں بھی تھے۔ وہ لاکھ اداکاری کریں مگر یہودی اور انتہا پسند امریکی کبھی انہیں امریکی اور مسیحی تسلیم نہیں کریں گے۔ میرے خیال میں اس کا دوبارہ جیتنا بھی مشکل ہے اس کو یہودی لابی کبھی برداشت نہیں کرے گی۔ لنکن اور کینڈی کو کس نے قتل کرایا؟ کلنٹن کو عدالتوں میں کس نے گھسیٹا۔ کون بے گناہ ڈاکٹر عافیہ کو رہا نہیں ہونے دیتا۔ عام امریکی یہودیوں سے بڑے تنگ ہیں۔ وقت آئے گا کہ یہودی اور امریکہ آمنے سامنے ہوں گے۔

کہا گیا کہ مسلمانوں کا یہ ردعمل ہے کہ وہ کسی طرح مناسب ردعمل کا اظہار کریں۔ ہمارے محبوب رسول اعظم کے خلاف بکواس کرتے رہے ہیں اور ہم ہاتھ جوڑ کے ان سے احتجاج کریں۔ اس طرح معافی مانگی جاتی ہے۔ معافی مانگنے کیلئے مسلمان حکمران کافی ہیں۔ کہتے کہ احتجاج کرنے والوں کے پاس القاعدہ کے بینر لگے ہوئے تھے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ بینر کس نے لگوائے تھے دوسری بات یہ کہ القائدہ بنوائی کس نے تھی روس کے

خلاف افغان جہاد کیلئے القائدہ کیلئے دفاتر اور مراعات کس نے فراہم کیں۔

اب عالم اسلام میں مسلمان ہونے کا جذبہ پیدا ہوا ہے اور بیداری خود امریکہ اور اسرائیل نے پیدا کی ہے۔ عشق رسول ﷺ کا جذبہ انہیں کھا جائے گا۔ خدا کی قسم عشق رسول ﷺ ایٹم سے زیادہ طاقتور ہے۔ اس جذبے کو چینلائز کرنے کی ضرورت ہے امریکہ تو روس سے نہیں لڑسکتا تھا پاکستان کے مجاہدین اور افغانوں کے ساتھ مل کر روس کو نکالا۔ جس کا فائدہ امریکہ نے اُٹھایا اور پھر عالم اسلام بالخصوص پاکستان کو نشانہ بنایا۔ اور آج وہ مسلمان کو سوشلسٹوں سے بڑا دشمن سمجھتا ہے اور یہ بھی سمجھتا ہے کہ مسلمان ساری دنیا پر چھا جائیں گے۔ یہ صرف خواہش نہیں۔ تاریخ کو بدلتے دیر نہیں لگتی امریکہ تو اب سپر پاور ہے اس کے ساتھ چین اور روس بھی اب مقابلے میں آ کھڑے ہوئے ہیں ایک عرصہ زمانے میں برطانیہ اور اسلام سوپر پاور تھے تبدیلی فطرت کا حصہ ہے اور جسے عروج ملتا ہے اسے زوال بھی ہوتا ہے۔ فرعون کے مقابلے میں موسیٰ اٹھتا ہے یہودی پھر فرعون بن رہے ہیں موسیٰ ان کے اندر جنم لے چکا ہے امریکہ سے زیادہ احمق کوئی نہیں۔ نجانے اس کے تھنک ٹینک صرف مسلمان دشمنی کے علاوہ کچھ سوچتے ہی نہیں اور نفرت اس کی سوچ کا محرک ہو تو پھر بدقسمتی لازم ہو جاتی ہے امریکہ کو نظر نہیں آتا کہ آدھی دنیا کے مسلمانوں کی نفرت کا ہدف صرف امریکہ ہے اور اسرائیل بغلیں بجاتا ہے۔ صرف اسرائیل اور بھارت کے سامنے امریکہ پوری دنیا میں ذلیل وخوار ہوتا ہے۔ اپنے امریکی مکھی مچھر اور چوہوں کی طرح مروا رہا ہے اسے پتہ ہے کہ جب تک مسلمانوں کے دلوں میں عشق رسول ﷺ کا چراغ جلتا رہے گا تو وہ کبھی نہ کبھی ضرور غالب آئیں گے۔ عشق رسول کو ختم نہیں کیا جاسکا تو اب اس جذبے کو متنازعہ بنایا جا رہا ہے اور اس میں بھی وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔ فرقہ بازی کے باوجود سارے مسلمان رسول ﷺ کے حوالے سے ایک ہیں متحد ہیں اور قربان رہنے کیلئے تیار ہیں۔

مسلمان غیر مسلموں سے آخری بات یہ کرتے ہیں تم جتنا پیار زندگی سے کرتے ہو ہم اس سے بڑھ کر موت سے کرتے ہیں۔ امریکہ کے ایک ظالم درندہ صفت صدر بش کے جیسے ظالم وزیر دفاع رمزفیلڈ نے کہا تھا کہ ہم مسلمان حکومتوں سے فوجیوں سے نہیں ڈرتے

Marfat.com

ہم نہتے مسلمانوں سے ڈرتے ہیں جن کے اندر ایمان کی روشنی ہے جن کے پاس نہ حکومت ہے نہ فوج ہے۔ وہ صرف جان و دل اپنی ہتھیلی پہ لئے پھرتے ہیں۔ امریکی انہی لوگوں کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ مگر یہ کبھی ختم نہیں ہوں گے۔ شاعر تابش نے کہا ہے۔

یہ کیسے لوگ ہیں یہ خاندانِ عشق کے لوگ
کہ ہوتے جاتے ہیں قتل اور کم نہیں ہوتے

عالم اسلام کے اتحاد کیلئے خود امریکہ اور اسرائیل ماحول بنا دیتے ہیں۔ جو لوگ لیبیا کے مدمقابل تھے وہ متحد ہو کر امریکہ کے سفارت خانے پر حملہ آوار ہوئے جس کے نتیجے میں امریکی سفیر مر گیا۔ سنا ہے وہ خوف سے مر گیا۔ امریکی ظالم ہیں اور ظالم کبھی بہادر نہیں ہوتے۔ امریکی خودکشی تو کر سکتے ہیں افغانستان اور عراق میں خودکشیاں ہوئیں اور ہو رہی ہیں مگر امریکی کبھی خودکش حملہ کر نہیں سکتے۔ یہ صرف مسلمان کر سکتا ہے۔ جس خودکش حملے میں بے گناہ بے خبر عام لوگ ہوتے ہیں میں اس کے خلاف ہوں۔ مگر امریکیوں ان کے غلام حکام اور ظالموں کے خلاف خودکش حملے نہ کئے جائیں تو نہتے لوگ کیا کریں۔ یہ ظلم کے خلاف عملی احتجاج ہے اور یہی جہاد ہے۔ اب جو کچھ ہوا ہے اس میں میں اس کی تائید کرتا ہوں کیونکہ مہذب اظہار اصول والے ملکوں اور لوگوں کے خلاف ہوتا ہے۔ جو کسی اصول قانون کو نہیں مانتے اور مسلمانوں کے خلاف صرف ظلم اور نفرت جن کا رویہ ہے ان کے خلاف تشدد بھی تدبر ہے بلکہ تحمل ہے۔ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔

امریکہ مسلمانوں کے ساتھ نبٹنے کے لئے ہر کہیں فوجیں بھجوا رہا ہے۔ گستاخانہ فلم بنانے والوں کے خلاف کوئی کاروائی کرنے کو تیار نہیں۔ گستاخانہ فلم کے حوالے سے صرف امریکہ کے خلاف نفرت کا اظہار ہو رہا ہے اس حوالے سے سوچنا امریکہ کا کام نہیں؟ امریکہ دشمن ہے ساری انسانیت اور عالم اسلام کا دشمن ہے دشمن سے نفرت نیکی ہے۔ ملعون رشدی کو وائٹ امریکہ بلا کے "عزت افزائی" کیوں کی گئی۔

با خدا دیوانہ باش و با محمد ﷺ ہشیار

(روزنامہ نوائے وقت 16 ستمبر 2012)

Marfat.com

"فِدَاكَ اُمِّیْ وَاَبِیْ"

....عارف انیس ملک

برطانیہ میں امریکی سفیر لوئیس سوسمین کے چہرے پر سفارتی سنجیدگی کی دبیز تہیں پڑی ہوئی تھیں میں ریجنٹ پارک کیساتھ واقع ان کی پرشکوہ رہائش گاہ پر موجود تھا جو لندن کی مرکزی ریجنٹپارک والی مسجد کے قرب و جوار میں واقع تھی۔ رومن ستونوں پر اونچی اٹھی ہوئی عمارت کے لان میں برطانیہ کے سرکردہ مسلمان کے رہنماؤں کا ہجوم تھا۔ بین الاقوامی طور پر معروف بے شمار شناسا چہرے نظر آرہے تھے۔ وہیں ترکی، انڈونیشیا اور افغانستان کے سفراسے بھی ملاقات ہوئی قدرے دانشورانہ خدوخال والے افغانی سفیر داؤ دیار تعارف کے شروع میں ہی بولے۔ "یار تم پاکستانی اپنی فوج کو کیوں نہیں سمجھاتے کہ افغانوں کو ان کے حال پر چھوڑ دے؟ میں چپ رہا۔ شاید وہ خود بھی اپنی بات کا جواب جانتے تھے ہم سب وہاں امریکی سفیر کی دعوت پر عید ملن تقریب کیلئے پہنچے تھے۔

"میرے لیے اور مری اہلیہ کے لیے اعزاز کی بات ہے کہ ہم تیسری سالانہ عید ملن تقریب میں آپ لوگوں کو خوش آمدید کہہ رہے ہیں، جو شاید ہماری طرف سے دی گئی آخری دعوت ہو" لوئیس سوسمین نے میزبانی کلمات ادا کرتے ہوئے کہا۔ " تاہم میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ امریکی حکومت اسلام کو ایک عظیم مذہب کے طور پر تسلیم کرتی ہے اور اسلامی عقائد کا مکمل احترام کرتی ہے۔ مسلمان اور اسلام اب امریکی معاشرے میں بھی ٹھوس مقام کے حامل ہیں"۔

Marfat.com

" لگتا ہے سوسیمن جی دل چھوڑ بیٹھے ہیں کہ اوبامہ نے اگلا الیکشن نہیں جیتنا، تبھی یہاں سے جانے کی بات کر رہے ہیں" میرے ساتھ کھڑے ہوئے بی بی سی کے ایک معروف اور باخبر صحافی نے میرا ہاتھ دبایا۔ تقریب کے پورے چھ روز بعد ایک ہجوم لیبیا میں امریکی سفارتخانے پر دھاوا بول چکا تھا اور امریکی سفیر کرسٹوفر سٹیونز اپنی کار پر ایک راکٹ حملے میں مارے جا چکے تھے اسی شام برطانیہ کے ایک بڑے اخبار کے تجزیہ نگار سے ملاقات ہوئی تو وہ بری طرح جھلایا ہوا تھا۔

" یار تم مسلمان پھر کانٹا نگل گئے اور وہ مکروہ لوگ اسلام کو گندا کرنے کی مہم میں کامیاب ہو گئے اس نے ملتے ہی کہا۔ میں نے استفہامیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

" تھوڑا سا غور کرو۔ ایک گمنام پراپرٹی ڈیلر سام بیسائل اور ایک پاگل پادری ٹیری جونز مل کر ایک فلم بناتے ہیں۔ آرٹ کے تمام تر اجزائے ترکیبی سے محروم وہ فلم ڈبوں میں بند پڑی رہتی ہیں۔ جب اس کی نمائش ہوتی ہے تو پورے ہال میں دو چار لوگ موجود تھے اور تین چار ماہ گزر جانے کے باوجود دنیا بھر میں کوئی نوٹس نہیں لیتا۔ فلم کے " تخلیق کار " دل برداشتہ ہو کر فلم کو عربی میں ڈب کرتے ہیں پھر بھی اسے لفٹ نہیں کراتا تو ایک خاص طریقے سے فلم کے " ٹوٹے " مصر کے سب سے بڑے ٹی وی چینل پر براڈ کاسٹ کیے جاتے ہیں جہاں پر " ثقہ علماء " فلم کی دھجیاں اڑاتے ہیں۔ یہ سلسلہ بھی چلتا رہتا ہے اور بالآخر فلم کے پروڈیوسر اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ امریکن اسلحہ سے مسلح، امریکن امداد کے بل بوتے پر بن غازی پر قبضہ کرنے والے انتہا پسند امریکی سفیر کو جان سے مار ڈالتے ہیں اور آخر کار " انوسنس آف مسلمز " پوری دنیا میں سرخیاں بنانے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔"

" تو اس میں کانٹا نگلنے کی کیا بات ہے؟ مغربی دنیا کو اب تک تو یہ جان لینی چاہیے کہ ہم مسلمان تمام تر گناہوں میں مبتلا ہونے کے باوجود محمد ﷺ کی ذات گرامی پر تبرا

Marfat.com

کسی صورت برداشت نہیں کر سکتے اور جب کبھی ایسا ہوگا تو مغربی دنیا کو ایسے "سرپرائز" ملتے رہیں گے" میں نے پرزور لہجے میں کہا۔ "نہیں تم ابھی اس سازش کی تہہ تک نہیں پہنچے۔ جیسے ہی فلم کے حوالے سے ہنگامے شروع ہوئے بتایا گیا کہ فلم کا پروڈیوسر ایک امریکی یہودی ہے پھر سامنے آیا کہ فلم پر کیے گئے 5 ملین ڈالر کے اخراجات 100 یہودیوں نے کیے ہیں جنہوں نے اپنے نام خفیہ رکھنے کی درخواست کی ہے۔ مزید تحقیقات پر پتہ چلا ہے کہ پروڈیوسر یہودی نہیں بلکہ "قبطی عیسائی" ہے جو مصر میں کثیر تعداد میں آباد ہیں۔ اب مجھے یہ بتاؤ کہ کیا یہودی اتنے "چول" ہیں کہ اس طرح کا کام کر کے اس کا کریڈٹ لیتے پھریں۔ تمہیں پتہ ہے کہ یہودی جب کوئی چن چڑھاتے ہیں تو اس کا اصل سرا دو چار نسلیں گزر جانے کے بعد ہاتھ آتا ہے۔"

میں خاموش رہا تو اس نے اپنی بات جاری رکھی۔

"میری آج اس واقعے کے بعد کئی عیسائیوں اور یہودیوں سے بات ہوئی ہے۔ تقریباً وہ سب سے اس امر پر رنجیدہ تھے کہ ایک دفعہ پھر کچھ جنونی لوگ فلیتے کو آگ دکھانے کی کوشش میں کامیاب ہو گئے ہیں جس کے اثرات اسلام اور عیسائیت اور یہودیت کے مابین رشتوں پر برسوں یہ ٹیری جونز اور سام بیسائل جیسے سگ گزیدہ تمہارے ہاں کے "لشکر جھنگوی" اور "تحریک طالبان پاکستان" جیسے انتہا پسند ہیں جن کا کیا امریکی یا مغربی حکومتوں پر نہیں تھوپا جا سکتا۔ میرے خیال میں تو تیسری عالمی جنگ کرانے کا منصوبہ رکھنے والوں نے مسلمانوں کی سب سے دکھتی رگ بھانپ لی ہے اور وہ اس کو وقتاً فوقتاً چھیڑتے رہیں گے" بات میں وزن تھا۔ اگلے دو دن میں مزید پرتیں اترتی چلی گئیں۔ یہ کہ سام بیسائل نام کے شخص کا حقیقت میں کوئی وجود نہیں، یہ کہ فلم ہالی وڈ کے ایک سیٹ پر چلی تھی جن کا پرمٹ "ڈیزرٹ واریئر" یعنی "صحرائی جنگجو" کے نام سے ایک عیسائی خیراتی ادارے کو دیا گیا تھا۔ مزید حیران کن بات یہ تھی کہ فلم میں کام کرنیوالے اداکاروں نے ایک پریس کانفرنس کر کے نبی ﷺ کی امامت کے حوالے سے بولے جانیوالے مکالموں سے اظہار برات کیا کہ محمد ﷺ کا نام بعد میں ڈب کر کے

Marfat.com

مکالموں میں شامل کیا گیا اور یہ کہ انہوں نے "انوسنس آف اسلام" نہیں بلکہ "صحرائی جنگجو" نامی فلم میں کام کیا تھا۔ اداکاروں نے فلم کے پروڈیوسر پر مقدمہ دائر کرنے کا فیصلہ بھی کیا ہے۔

ایک دلچسپ امر یہ ہے کہ جیسے جیسے مغرب اور امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد اور معاشرے میں ان کا اثر ورسوخ بڑھتا جا رہا ہے۔ "دنیا کو چلانے والا ایک مخصوص حلقہ 1990 کی دہائی سے اس بارے میں سینہ کوبی کرنے پر لگا ہوا ہے" ایک تحقیق کے مطابق پچھلے دس سالوں میں اسلام کی یلغار اور یورپ پر مسلمانوں کے قبضہ کر لینے کے "ڈراوے" پر ایک ہزار سے زیادہ کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ زیادہ تر کتابوں میں قاری کے دل کو دہلانے کیلئے مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی تارکین وطن کی آمد، انتہائی، شرعی عدالتوں، مسلمانوں کی مقامی ثقافت سے لاتعلقی، حجاب، جبری شادیوں، آنر کلنگ اور طرح کے متنازعہ معاملات کو زیر بحث لاتے ہوئے "دائیں بازو" سے منسلک یورپینز کے جذبات کو ابھارا گیا ہے کہ وہ اسلام کے خلاف ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں۔ یہ طریقہ فرانس، ڈنمارک، ہالینڈ، یونان اور ناروے میں کامیابی کیساتھ استعمال کیا جا چکا ہے ناروے میں تو "ہر بوک" جیسے انتہا پسندوں نے درجنوں ہم وطنوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تا کہ "اسلام" کے خطرے کی طرف توجہ مبذول کرائی جا سکے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ "اسلاموفوبیا" سرعت کیساتھ پھیل رہا ہے اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیاں مناقشہ کو فروغ دینے کیلئے سینکڑوں ادارے سرنگ لگائے ہوئے ہیں اور تو اور میں نے کنزرویٹو پارٹی کی سابق چیئر پرسن اور موجودہ برطانوی وزیر سعیدہ وارثی کو خود کہتے سنا کہ صرف عام افراد ہی نہیں بلکہ بہت پڑھے لکھے اور موثر افراد بھی اسلاموفوبیا کی لپیٹ میں آ چکے ہیں۔ یہاں برنارڈلیوس نامی محقق کی 1990ء میں مسلمانوں میں پائے جانے والے اشتعال کی جڑوں پر کی گئی ہے تحقیق کا ذکر برمحل ہوگا۔ برنارڈ نے صدیوں پرانی تاریخ پھرولنے کے بعد یہ نتیجہ نکالا کہ موجودہ دور کا مسلمان ایک نفسیاتی بوجھ کا شکار ہے جس کے ہتھے بیت المقدس کے قبضے کیلئے لڑی جانیوالی مقدس جنگوں، سپین سے اسلام

Marfat.com

کے خاتمے، علمی اور تحقیقی میدان میں مغرب کے ہاتھوں شکست مغربی سامراجی طاقتوں کے غلبے، خلافت کے زوال، بیسویں صدی میں ترقی اور دیگر اسلامی مملکتوں کے پارہ پارہ ہونے کا غم ہے اور ساتھ ہی نئی پود مستقبل میں مسلمان عورتوں کے کردار اور ٹیکنالوجی کی یلغار کا اندیشہ بھی درپیش ہے۔ چنانچہ اس کے اندر سے بھپرے ہوئے مسلمان کے جذبات کو آگ دکھانا کوئی زیادہ پیچیدہ بات نہیں ہے تاہم سینکڑوں قومیتوں، فرقوں اور مسالک میں بٹے ہوئے مسلمان ایک امر پر پوری طرح ایمان رکھتے ہیں اور وہ یہ کہ "توہین رسالت "برداشت نہیں کی جائے گی یہ "ریڈ لائن" ہے اس سے آگے جانے والا بھسم ہو جائے گا۔ اگر "دنیا کو چلانے والے "محمد ﷺ کی ذات گرامی کو "ٹیسٹ کیس" بنانا چاہتے ہیں تو انہیں معلوم ہونا چاہیے اس کا انجام تیسری عالمی جنگ ہو یا قیامت برپا ہو جائے محمد ﷺ کی ذات میں گستاخی برداشت نہیں کی جائے گی۔ اس معاملے میں گنہگار، نیکوکار، شدت پسند، میانہ رو سب ایک جیسے ہیں میں میں نے زوردار لہجے میں کہا اور وہ مجھے حیرت سے دیکھتا رہ گیا۔ مجھے چند روز قبل کرسٹیاب بیکر کی کتاب فرام ایم ٹی وی ٹو مکہ " کی تقریب رونمائی میں ملنے والی ڈینیلا (Daniella) کی بات یاد آئی جو کرسٹیان کی برٹش سہیلی تھی اور پچھلے دس سال سے اسلام کا مطالعہ کر رہی تھی۔ اس نے موجودہ دور کے مسلمانوں میں پائی جانے والی قباحتوں اور منافقتوں کا تفصیلی ذکر کیا لیکن اس امر کا اعتراف بھی کیا کہ وہ دل سے مسلمان ہو چکی ہے اور اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں کیے جانے والا کوئی بھی پروپیگنڈا اسے روشنی سے دور نہیں رکھ سکتا۔ پھر بولتے بولتے وہ اچانک رکی اور اس نے کہا "میں مسلمانوں کے بارے میں سب کچھ سن سکتی ہوں لیکن محمد ﷺ کے بارے میں نہیں۔ آئی لو محمد ﷺ...... آئی جسٹ لو محمد۔۔ وہ دنیا کے سب سے شاندار اور سب سے شفیق انسان ہیں...... آئی جسٹ لو محمد۔ "ڈینیلا بولی جا رہی تھی اور درود پڑھتی جا رہی تھی اور اس کی آواز سسکیوں میں ڈوبتی جا رہی تھی اور ٹشو پیپر کے مسلسل استعمال کے باوجود اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ کر کے گرتے جا رہے تھے۔ صرف میں ہی نہیں " کیفے میں موجود دیگر کئی لوگ بھی حیرت سے اس کی طرف

Marfat.com

دیکھتے جا رہے تھے۔ پھر میں نے سوچا" محقق ٹھیک کہتے ہیں" کلمہ پڑھتے ہی" یا اس کی نیت کرتے ہی مسلمان "میوٹینٹ" ہو جاتا ہے اور محمد ﷺ کا عشق اس کی پوری زندگی کی محبتوں پر حاوی ہو جاتا ہے۔

فداك امی و ابی یارسول اللّٰہ..........

(روزنامہ ایکسپریس 16 ستمبر 2012)

Marfat.com

کاش کہ اوبامہ کو نبی کریم ﷺ کے مقام کا پتہ ہوتا

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے صدر آصف علی زرداری نے کہا کہ عالمی برادری گستاخانہ فلم پر خاموش تماشائی نہ بنے ورنہ امن تباہ ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اظہار رائے کی آزادی کے غلط استعمال پر عالمی سلامتی کو خطرے میں ڈالنیوالے اقدامات کو جرم قرار دینا چاہیئے۔ صدر نے کہا کہ ڈومور کا مطالبہ کرانے والے بتائیں ابھی ہم اور کتنی قربانیاں دیں؟

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے امریکی صدر اوبامہ نے بھی خطاب کیا۔ انھوں نے کہا کہ گستاخانہ فلم پر پابندی نہیں لگا سکتے کیونکہ امریکی آئین اظہار رائے کے قانون کا محافظ ہے۔ انھوں نے کہا کہ مذہبی جذبات سے کھیلنے اور اسرائیل کو مسئلہ بنانے سے امن قائم نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ایران کو ایٹم بم بنانے سے ہر قیمت پر روکیں گے۔

صدر آصف علی زرداری نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں جس قدر معقول اور متوازن باتیں کیں، صدر اوبامہ نے اسی پلیٹ فارم پر نہایت غیر معقول اور غیر متوازن باتیں کیں۔ پاکستانی اور امریکی صدر کی تقریر کا موازنہ کیا جائے تو زرداری حقیقی معنوں میں امن کے خواہش مند نظر آتے ہیں اور امریکی صدر عالمی امن کے دشمن ممکن ہے اوبامہ فطری طور پر ایسے نہ ہوں لیکن یہ بات طے ہے کہ وہ بے ہنگم امریکی معاشرے اور یہودیوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں۔

جب وہ یہ کہتے ہیں کہ امریکی آئین اظہار رائے کے قانون کا محافظ ہے تو ان کی حالت پر ترس آتا ہے کہ وہ خود کو دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں یا دنیا کو؟ امریکہ کے

Marfat.com

جس آئین کو ہم جانتے ہیں، کیا امریکی حکمران اس کی پاسداری کرتے ہیں؟ کیا گوانتاناموبے جیل اور امریکی آئین کا آپس میں کوئی تال میل ہے؟ کیا بگرام کے عقوبت خانوں کی اجازت امریکی آئین نے دی ہے؟ اور کیا امریکی صدر کو پتہ ہے کہ محمد e عربی کون تھے؟ گو امریکی صدر کے ڈانڈے اسلام کے ساتھ بھی ملتے ہیں لیکن شاید انہوں نے اسلام اور اور پیغمبر ﷺ اسلام کا مطالعہ نہیں کیا ورنہ انہیں اندازہ ہوتا کہ امریکہ کا آئین اور 50 سے زائد ریاستوں پر مشتمل ریاست ہائے متحدہ امریکہ، رسول عربی کے پاؤں کی خاک بھی نہیں اور جن انسانی حقوق کی بات 2012 میں امریکی کرتے ہیں آج سے 1433 سال پہلے اسی پیغمبر ﷺ نے اس سے کئی گنا بہتر حقوق کا چارٹر پیش کر دیا تھا اور یہ وقت تھا کہ جب امریکیوں کے آباؤ اجداد تاریکی، جہالت اور گمراہی میں سر سے پاؤں تک ڈوبے ہوئے تھے۔ یہ وہ وقت تھا کہ جب عرب کے مشرکین اپنی بچیوں کو پیدا ہوتے ہی زمین میں زندہ گاڑھ دیتے لیکن یہی محمدؐ ان نوزائیدہ بچیوں کے سامنے ڈھال بن گئے۔ وہ لوگ جو اپنی بچیوں کو زمین میں زندہ دفن کر دیا کرتے تھے، ایمان لانے کے بعد دور جہالت کو یاد کر کے رویا کرتے تھے۔ آج کا امریکی اور مغربی معاشرہ خواتین کے حقوق کی حفاظت کرے گا جس معاشرے میں طلاق کی شرح دنیا کی سب قوموں سے زیادہ ہو، جہاں عورت کو بازاری جنس بنا دیا گیا ہو اور اس سے اعضاء کی نمائش کرائی جاتی ہو عورت کو حقوق دیئے اسلام نے اور ان حقوق کی تشریح کی اسی محمدؐ عربی نے جن سے آج امریکی اور مغربی معاشرہ اس قدر خوفزدہ ہے کہ کبھی ایک شکل میں اور کبھی دوسری شکل میں اس خوف کا اظہار کرتا ہے۔

امریکی صدر باراک اوبامہ کو ہمارا کھلا چیلنج ہے کہ جس طرح مشرکین مکہ سے اللہ نے قرآن کی زبان میں خود کہا کہ اگر سچے ہو تو قرآن جیسی ایک سورت بنا لاؤ اسی طرح ہمارا چیلنج کہ اوبامہ انسانی حقوق کے نبویؐ چارٹر لا کر دکھا دیں۔ کیا اوبامہ بھول گئے کہ 60 سال پہلے اسی معاشرے میں کالے کے ساتھ گورے کا سلوک کیا تھا؟ کیا انہیں معلوم ہے کہ کالے اور گورے کی تمیز سب سے پہلے کس نے ختم کی تھی؟

Marfat.com

عرفات کا میدان تھا اور حضورؐ کے سامنے لاکھوں کا مجمع تھا۔ آپؐ اونٹنی پر سوار تھے اور چہرے پر غیر معمولی سنجیدگی تھی۔ پہلے بات یہ فرمائی کہ شائد میں آئندہ اس جگہ اس مقام پر تم سے دوبارہ نہ مل سکوں۔ (گویا اللہ کے نبی کو بتا دیا تھا کہ وہ بہت جلد دنیا سے رخصت ہونے والے ہیں اور پیغمبرؐ اسلام کی سچائی کی اس سے بڑھ کر اور دلیل کیا ہوگی کہ اگلے سال جب حج کا موقع آیا تو وہ موجود نہیں تھے اور اس سے پہلے ہی اللہ سے جا ملے تھے)۔

تم سب آدمؑ کی اولاد ہو اور برتری کا معیار صرف اور صرف تقویٰ ہے۔ زمانہ جاہلیت کے خون معاف کیے جاتے ہیں اور اب مسلمان کا خون دوسرے مسلمان بھائی پر حرام ہے۔ مزید فرمایا میں تم میں ایک ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر اسکو تھامے رکھوگے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے اور وہ ہے اللہ کی کتاب، آج کے دن دین مکمل ہو گیا اور اللہ نے اپنی نعمت تم پر تمام کر دی۔ پھر خاوند کے ذمے بیویوں کے حقوق کا درس دیا اور خطبہ حجتہ الوداع کی صورت دریا کوزے میں بند کر دیا۔

حقیقت تو یہ ہے کہ اگر باراک اوبامہ اور امریکی قوم اس خطبے کو پورا پڑھ لے اور سمجھ لے تو شائد اسے اندازہ ہو جائے کہ محمد ﷺ کی عظمت اور رفعت کیا تھی؟ اور یہ بھی کہ محمد عربیؐ کے بعد ہلال وصلیب کے جتنے بھی معرکے ہوئے ان میں پیغمبر اسلام کے ماننے والے نے طاقت رکھنے کے باوجود عیسائیوں کو زندہ رہنے دیا ورنہ اسلام تشدد کا حامی ہوتا تو اس زمانے میں لاکھوں عیسائیوں کو صلیبی جنگوں میں شکست کے بعد قتل کیا جا سکتا تھا، باراک وا اوبامہ سے کوئی کہے کہ وہ اندلس (سپین) کی تاریخ کو ایک نئے رخ سے دیکھیں کہ جب مسلمانوں نے اس ملک پر فتح پائی اور وہ سیاہ وسفید کے مالک بن گئے تو اندلس میں رہنے والے لاکھوں عیسائیوں نے نقل مکانی کرنے کی بجائے اندلس میں رہنا کیوں پسند کیا اور پورے یورپ میں سے لاکھوں عیسائی اہل ہنر نے اندلس میں مستقل سکونت کیوں اختیا کر لی تھی؟

Marfat.com

خاکوں کا جواب خاکوں سے

مصر کے ایک اخبار الوطن نے پیر کے روز 13 خاکے شائع کیے جن کا عنوان تھا " فائٹ کارٹون ود کارٹون "ایک خاکے میں عینک دکھائی گئی جس کے شیشوں میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی جلتی ہوئی عمارت کا عکس دکھائی دے رہا ہے اور اس کے نیچے میں یہ عبارت لکھی ہوئی ہے کہ اسلامی دنیا کے لیئے مغربی عینک ، ایک خاکے میں سفید شخص کو ایک غصیلے باریش شخص کو دہشت گرد کہتے ہوئے دکھایا گیا ہے اور جب اسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ داڑھی والا غصیلہ شخص اسرائیلی ہے تو وہ سفید فام شخص اسے پھولوں کا گلدستہ پیش کرتا ہے۔ انسانی نفسیات کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ جس پر زیادتی ہو وہ جب تک بدلہ نہ لے اسے چین نہیں آتا۔ اور اسلام میں تو تھپڑ کھا کر دوسرے گال پیش کرنے کا نہیں بلکہ تھپڑ کے جواب میں تھپڑ کا حکم دیا۔ سو یہ ایک اچھی کاوش ہے جو مصری اخبار نے کی اور غیر مہذب خاکوں کا جواب مہذب خاکوں کی صورت میں دیا اور عیسائیوں کی معصومیت کا پردہ بھی چاک کر دیا کہ مسلمانوں کے لیئے ان کا رویہ کیا ہے اور یہودیوں کے لیئے کیا اور مسلمان ملکوں کے کارٹون کم از کم اس طرح کے خاکوں کے جواب میں خاکے بنا کر عیسائیوں اور یہودیوں کے تعصب کو بے نقاب کر سکتے ہیں۔ مسلمان دنیا میں ایک سے بڑھ کر ایک کارٹونسٹ موجود ہے اور وہ اس کام کا بیڑہ اٹھا لے تو کم از کم اہل مغرب کو یہ اندازہ تو ہو کہ اسلامی دنیا کے لوگ ان کے بارے میں کس طرح سوچ رکھتے ہیں اور شاید ان میں اپنی اصلاح کرنے کا جذبہ بھی پیدا ہو جائے۔

طاقت کے احساس سے محروم او آئی سی

او آئی سی نے اسلام کے خلاف نفرت کے اظہار کو روکنے کے لیے قوانین بنانے کا مطالبہ کیا ہے جس طرح مختلف ملکوں میں یہودیوں کے خلاف اظہار رائے اور ہولوکاسٹ کے انکار پر قوانین موجود ہیں۔ 56 ملکوں کی تنظیم کی طرف سے پاکستان نے امریکہ میں پیغمبر اسلام کے بارے میں بننے والی توہین آمیز فلم کی مزاحمت کی جس

Marfat.com

نے دنیا بھر کے مسلمانوں کی دل آزاری کی اور بہت سے ملکوں میں تشدد مظاہروں کا موجب بنی۔ پاکستان کے سفیر ضمیر اکرم نے اقوام متحدہ کی ہیومن رائٹ کونسل میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ "اس طرح کے واقعات اس بات کے متقاضی ہیں کہ فوری طور پر ریاستیں اپنے ملکوں میں ایسے قوانین نافذ کریں جو نفرت سے جنم لینے والے جرائم، نفرت انگیز تقریر، امتیازی سلوک، مذہب کو منفی طور پر پیش کر کے لوگوں کو ہراساں کرنے اور دھمکانے مذہبی منافرت پھیلانے اور مقدس ہستیوں کی توہین کرنے کے رجحان کا سدباب کر سکیں۔

او آئی سی نے بہت بہتر لفظوں میں اپنا احتجاج ریکارڈ کروایا ہے اور اس ضمن میں پاکستان کو اپنی نمائندگی کے لئے چنا جو اسلامی ملکوں کے پاکستان پر اعتبار کا مظہر ہے لیکن اہم بات یہ ہے کہ 56 ملکوں میں سے کتنے ملکوں نے Youtube کو بلاک کیا ہم سمجھتے ہیں کہ اگر 56 ملکوں میں Youtube بلاک ہوگئی تو Youtube کو چلانے والی توہین آمیز فلم کو ہٹانے کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنے پر مجبور ہو گئے ہوتے لیکن شاید ابھی یہ فہم بھی اپنی جگہ نہ بنا پایا کہ او آئی سی کے پاس کتنی طاقت ہے کہ وہ کیا کچھ کر سکتی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جس روز یہ احساس ہوگا کہ عالم اسلام کے پاس کتنی طاقت ہے تو اس روز امریکہ، مغرب اور اسرائیل کا مسلمانوں کے بارے میں زاویہ نگاہ بھی بدل جائے گا کیونکہ یہ طاقت کو منوائے کا زمانہ ہے۔

(اداریہ روزنامہ اوصاف، 27 ستمبر 2012ء)

Marfat.com

برداشت

جاوید چودھری..

وہ یہودی تھا اور اسلام پر پی ایچ ڈی کر رہا تھا میری اس سے پیرس میں ملاقات ہوئی پیرس میں دنیا کا بہت بڑا اسلامک سنٹر ہے اور یہ سنٹر کا خزانہ ہے فرانسیسی ماضی میں بے شمار اسلامی ممالک کے حکمران رہے، یہ ان ممالک سے قلمی نسخے قدیم کتابیں اور قدیم مکتوبات جمع کرتے رہے پیرس لاتے رہے اور پیرس میں اسلامک سنٹر بنا کر یہ خزانہ اس میں رکھ دیا۔ یہ عمارت دریائے سین کے کنارے واقع ہے عمارت وسیع بھی ہے خوبصورت بھی جدید بھی اور آٹھ دس منزلہ بھی۔ عمارت کی چھت پر چار شاندار کیفے اور ریستوران ہیں آپ چھت پر بیٹھ کر کافی پی سکتے ہیں کھانا بھی کھا سکتے ہیں اور پیرس شہر اور دریائے سین کا نظارہ بھی کر سکتے ہیں ڈاکٹر حمید اللہ کا زیادہ تر وقت اسی سنٹر میں گزرتا تھا وہ سنٹر کے قریب رہتے تھے ان کی مسجد بھی سنٹر سے چند قدم کے فاصلے پر تھی میں جب بھی پیرس جاتا ہوں اسی سنٹر کا چکر ضرور لگاتا ہوں میں اسلام پر قدیم اور جدید کتابیں دیکھتا ہوں شام کو سنٹر کی چھت پر بیٹھ کر کافی پیتا ہوں اسلامی دنیا کی عقل پر ماتم کرتا ہوں اور یہ سوچتا ہوا لفٹ سے نیچے آ جاتا ہوں اسلامی ممالک میں ایسا سنٹر کیوں نہیں؟ ہم نے علم کا یہ خزانہ کیوں جمع کیا اور ان لوگوں نے عیسائی ہونے کے باوجود اسلامی کتابیں کیوں جمع کر رکھی ہیں۔

وہ یہودی ربی مجھے اس سنٹر کی چھت پر ملا وہ اپنی نشست سے اٹھا مجھے السلام علیکم کہا اور عربی میں گفتگو شروع کر دی میں نے اس سے معذرت کی اور عرض کیا میں عربی نہیں جانتا اس نے پوچھا کیا آپ مسلمان ہیں؟ میں نے جواب دیا الحمد اللہ اس نے حیرت

Marfat.com

سے پوچھا پھر آپ کو عربی کیوں نہیں آتی۔میں نے عرض کیا میں پاکستانی مسلمان ہوں اور پاکستان میں بچوں کو عربی کی بجائے انگریزی پڑھائی جاتی ہے اس کے ساتھ ہی اس نے بھی قہقہہ لگایا اور میں نے بھی وہ مجھے مصری مسلمان سمجھ کر میرے پاس آیا تھا یورپ اور امریکا کے عیسائی اور یہودی مصریوں کو بہت پسند کرتے ہیں اس کی شائد دو وجوہات ہیں پہلی وجہ مصری لوگوں میں ہمارے مقابلے میں زیادہ برداشت ہوتی ہے یہ لوگ ہر قسم کی بات سہہ جاتے ہیں جبکہ ہم جلد بھڑک اٹھتے ہیں دوسری وجہ یہودیت ہو یا عیسائیت ان کی بنیاد مصری علاقوں میں شام لبنان فلسطین اور اردن مصر کا حصہ ہوتے تھے چنانچہ یہودیت ہو یا عیسائیت ان کی بنیاد مصری علاقوں میں پڑی لہذا یہ لوگ مصریوں سے ڈائیلاگ میں سہولت محسوس کرتے ہیں مصری لوگ ہمارے مقابلے میں زیادہ پڑھے لکھے بھی ہیں یہ دین سائنس اور ادب تینوں شعبوں میں مسلم ممالک سے آگے ہیں یورپ اور امریکا کے دانشور انہیں پسند کرتے ہیں مگر میں پاکستانی بھی نکلا اور مجھے عربی بھی نہیں آتی تھی لیکن اس کے باوجود کیونکہ وہ میرے پاس آچکا تھا چنانچہ اس نے واپس جانا خلاف تہذیب سمجھا اور وہ میرے پاس بیٹھ گیا میں نے اس سے پوچھا کیا آپ مسلمان ہیں اس نے مسکرا کر جواب دیا نہیں میں جارڈن کا یہودی ہوں میں ربی ہوں اور پیرس میں اسلام پر پی ایچ ڈی کر رہا ہوں میں نے پوچھا تم اسلام کے کس پہلو پر پی ایچ ڈی کر رہے ہو وہ شرما گیا اور تھوڑی دیر سوچ کر بولا میں مسلمانوں کی شدت پسندی پر ریسرچ کر رہا ہوں میں نے قہقہہ لگایا اور اس سے پوچھا تمہاری ریسرچ کہاں تک پہنچی اس نے کافی لمبا سانس لیا اور بولا میری ریسرچ مکمل ہو چکی ہے اور میں اب پیپر لکھ رہا ہوں میں نے پوچھا تمہاری ریسرچ کی فائنڈنگ کیا ہے اس نے لمبا سانس لیا دائیں بائیں دیکھا گردن ہلائی اور آہستہ آواز میں بولا میں پانچ سال کی مسلسل ریسرچ کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں مسلمان اسلام سے زیادہ اپنے نبی سے محبت کرتے ہیں یہ اسلام پر ہر قسم کا حملہ برداشت کر جاتے ہیں لیکن یہ نبی کی ذات پر اٹھنے والی کوئی انگلی برداشت نہیں کرتے یہ جواب

Marfat.com

میرے لیے حیران کن تھا میں نے کافی کا مگ میز پر رکھا اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا وہ بولا میری ریسرچ کے مطابق مسلمان جب بھی لڑے یہ جب بھی اٹھے اور یہ جب بھی لپکے اس کی وجہ نبی اکرم ﷺ کی ذات تھی آپ خواہ ان کی مسجد پر قبضہ کر لیں آپ ان کی حکومتیں ختم کر دیں آپ قرآن مجید کی اشاعت پر پابندی لگا دیں یا آپ ان کا پورا پورا خاندان مار دیں یہ برداشت کر جائیں گے لیکن آپ جونہی ان کے رسول ﷺ کا نام غلط میں لیں گے یہ تڑپ اٹھیں گے اور اس کے بعد آپ پہلوان ہوں یا فرعون یہ آپ کے ساتھ ٹکرا جائیں گے میں حیرانی سے اس کی طرف دیکھتا رہا وہ بولا میری فائنڈنگ ہے جس دن مسلمانوں کے دل میں رسول ﷺ کی محبت نہیں رہے گی اس دن اسلام ختم ہو جائے گا چنانچہ اگر آپ اسلام ختم کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو مسلمانوں کے دل سے ان کا رسول نکالنا ہوگا اس نے اس کے ساتھ ہی کافی کا مگ نیچے رکھا اپنا کپڑے کا تھیلا اٹھایا کندے پر رکھا سلام کیا اور اٹھ کر چلا گیا لیکن میں اس دن سے ہکا بکا بیٹھا ہوں میں اس یہودی ربی کو اپنا محسن سمجھتا ہوں کیونکہ میں اس سے ملاقات سے پہلے تک صرف سماجی مسلمان تھا لیکن اس نے مجھے دو فقروں میں پورا اسلام سمجھا دیا میں جان گیا رسول اللہ ﷺ سے محبت اسلام کی روح ہے اور یہ روح جب تک قائم ہے اس وقت تک اسلام کا وجود بھی سلامت ہے جس دن یہ روح ختم ہو جائے گی اس دن ہم میں اور عیسائیوں اور یہودیوں میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔ ہم سب مسلمان جتنے بھی گنہگار لبرل ماڈرن اور برداشت کے چیمپئن ہو جائیں ہم نبی اکرم ﷺ کی ذات پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرتے کیونکہ ہم میں سے ہر شخص کسی نہ کسی حد تک حضرت اویس قرنی ہے۔ حضرت اویس قرنی ایک آدھ بار کے علاوہ کبھی یمن سے باہر نہیں نکلے آپ کی والدہ علیل تھیں چنانچہ آپ والدہ کی خدمت کرتے رہے اور رسول اللہ ﷺ کی ذات سے عشق اللہ تعالیٰ کو یہ خدمت اور یہ عشق اس قدر بھایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اویس قرنی کو آپ کے دیدار کے بغیر صحابی ڈکلیئر کر دیا آپ رسول اللہ ﷺ سے اس قدر محبت کرتے تھے کہ آپ کو معلوم ہوا جنگ

Marfat.com

احد میں رسول اللہ ﷺ کا دانت مبارک شہید ہو گیا آپ نے اپنے تمام دانت توڑ دیئے حضرت عمر فاروق کے دور میں آپ ﷺ نے خلیفہ کو کوئی مشورہ دینا تھا آپ نے حضرت عمر فاروق کو مدینے بلوایا خود مدینہ کی حد سے باہر کھڑے رہے اور حضرت عمر کو مدینہ کی حدود میں کھڑا کر کے مخاطب ہوئے۔ حضرت عمر نے اس عجیب وغریب حرکت کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا عمر! میں اس زمین پر کیسے پاؤں رکھ سکتا ہوں جس میں نبی اکرم ﷺ آرام فرما رہے ہیں ہم مسلمان حضرت ابو دجانہ بھی ہیں حضرت ابو دجانہ احد کے میدان میں آپ کی حفاظت کر رہے تھے رسول اللہ ﷺ پر تیر برس رہے تھے حضرت ابو دجانہ نے محسوس کیا میں اگر لڑوں گا تو میری پشت آپ ﷺ کی طرف ہو جائے گی اور یہ بے ادبی ہو گی چنانچہ آپؓ نے تمام تیر اپنی پشت پر سہے ہم سب کے اندر بھی ایسا ہی جذبہ موجزن ہے تیر لوہے کا ہو یا توہین کا ہم اسے اپنی پشت اور سینے دونوں پر سہتے ہیں لیکن توہین یا زیادتی کا کوئی تیر رسول ﷺ کی ذات کی طرف نہیں جانے دیتے۔ یورپ اور امریکا کو اگر یقین نہ آئے تو یہ پاکستان سے لے کر طرابلس تک پھیلی آگ دیکھ لے یہ آگ انوسینس آف مسلمز نام کی اس فلم کے بعد بھڑ کی جو ٹیری جونز جیسے بدبودار پادری کی تحریک پر سام باسیل جیسے یہودی ڈائریکٹر نے بنائی اور اس کے لیے سو متعصب یہودیوں نے 50 لاکھ ڈالر سرمایہ فراہم کیا۔ یہ محض فلم نہیں بلکہ توہین کا وہ گٹر ہے جس کا ڈھکن متعصب یہودیوں اور عیسائیوں نے عالم اسلام کی برداشت دیکھنے کے لیے کھولا چنانچہ آج پوری دنیا میں امریکی اور یورپی سفارتکاروں کی زندگی داؤ پر لگ گئی۔ آپ حد ملاحظہ کیجئے لیبیا کے مسلمانوں نے اس بن غازی میں امریکی سفیر کو قتل کر دیا جس پر اس وقت امریکا کا قبضہ ہے جبکہ لیبیا مصر تیونس لبنان اردن انڈونیشیا، ملائشیا، نائجیریا، سبق مراکش بنگلہ دیش اور پاکستان میں امریکی سفارتکار منہ چھپاتے پھر رہے ہیں اہل مغرب کو ان واقعات سے سیکھنا چاہیے اور انہیں ٹیری جونز اور سام باسیل جیسے لوگوں کے خلاف قانون سازی کرنی چاہیے انہیں فیصلہ کرنا چاہیے یورپ اور امریکا کا کوئی شہری ہمارے

Marfat.com

رسول ﷺ کی توہین نہیں کرے گا ورنہ دوسری صورت میں جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی محبت میں اپنے منہ کے سارے دانت توڑ سکتے ہیں وہ گستاخوں کے دانتوں کے ساتھ ساتھ جبڑے بھی توڑ دیں گے آپ ہم سب کے برداشت کا امتحان لے لیں لیکن آپ ہمارے عشق کا امتحان نہ لیں کیونکہ ہم عشق رسول ﷺ میں جان دینے والے لوگ ہیں ہم گستاخیاں برداشت نہیں کریں گے۔

(روزنامہ ایکسپریس، 16 ستمبر 2012)

Marfat.com

انسانی حقوق کے علمبرداروں کے نام

شاہ فیصل شاہین...

جب بھی اسلامی ممالک کے اندر کوئی بھی معمولی واقعہ "جو کہ حقیقتاً نہ غیر انسانی ہوتا ہے اور نہ ہی غیر اخلاقی "رونما ہو جاتا ہے تو انسانی حقوق کے نام نہاد علمبردار کھڑے ہوتے ہیں اور دنیا سر پر اٹھا لیتے ہیں کہ فلاں اسلامی ملک میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ اقوام متحدہ سے لیکر تمام یورپی ممالک بشمول یورپ کے چمچوں کے اس اسلامی ملک پر دباؤ ڈالا جاتا ہے کہ فوری طور پر کاروائی کی جائے۔ لیکن یہود اور عیسائیوں کے ہاتھوں آئے روز انسانی حقوق کی جس طرح داداگیری کے ساتھ پامالی ہوتی ہے اس پر نہ تو اقوام متحدہ کے ناخداؤں کو اپنا فرض یاد آتا ہے اور نہ ہی انسانی حقوق کے علمبردار اس سلسلے میں اف تک کرتے ہیں۔ سوچنے والی بات ہے کہ کیا انسانی حقوق کے علمبرداروں کو برما کے مظلوم مسلمانوں کا خون نظر نہیں آتا؟ کیا فلسطین کے مسلمان ظلم و بربریت کی چکی میں نہیں پس رہے؟ کیا کشمیر کے مسلمان مظلوم نہیں ہیں؟ وزیرستان میں بے گناہ اور معصوم لوگوں کا قتل عام انسانی حقوق کی خلاف ورزی نہیں کہلاتی؟ اگر دنیا کی نظر میں مسلمانوں کے خون سے کھیلی جانے والی یہ ہولی ظلم ہے تو پھر وہ کونسی وجہ ہے کہ انسانی حقوق کے علمبردار مہر بہ لب ہیں۔ 3 جون 2012 کو برما کے مسلمانوں پر جو قیامت ٹوٹ پڑی وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ بدھ بھکشوؤں نے برما کے نہتے اور معصوم لوگوں کو ذبح کر کے درندگی

کی ایک ایسی مثال قائم کر دی کہ جسے دیکھ کر انسانی روح کانپ اٹھتی ہے۔ بے

Marfat.com

بس عورتوں کو جنسی درندگی کا نشانہ بنایا گیا۔ سینکڑوں ضعیف العمر اور اپاہج بوڑھوں کو زندہ جلا دیا گیا۔ جبکہ بچ جانے والوں کو سمندر کی خونی موجوں کے نظر کیا گیا۔ جبکہ تعجب اور حیرانی کی بات تو یہ ہے کہ یہ سب کچھ پسِ دیوار نہیں ہوا بلکہ ظلم بربریت کی یہ خونی داستان آج کے اس ترقی یافتہ دور کے فعال اور متحرک میڈیا کے سامنے تاریخ کے اوراق پر قلم بند ہوا۔ تو کہاں پر تھے انسانی حقوق کے علمبردار؟ کہاں پر تھا اقوام عالم کا انصاف؟ برسوں سے مسلمان جس اذیت اور کرب سے گزر رہا ہے ظلم و بربریت کی اس اندوہناک تسلسل پر تو انسانی حقوق کے علمبرداروں نے چپ سادھ لی ہے۔ لیکن اب سیدھے سیدھے وار مسلمانوں کے دلوں پر کیا جاتا ہے۔ اور دل کے گھاؤ وقت کے ساتھ ساتھ اور زیادہ کرب ناک ہوتے جاتے ہیں۔ اس بارے میں ایک بہت ہی مشہور قصہ یاد آ رہا ہے کہ پرانے وقتوں میں ایک لکڑہارے اور شیر کی بہت گہری دوستی تھی لکڑہارا جب بھی لکڑیاں کاٹ کر گھر لاتا تھا تو شیر پوری وفاداری کے ساتھ وہ لکڑیاں اپنے پیٹ پر لاد کر لکڑہارے کے ساتھ گھر تک جاتا تھا۔ ہوا کچھ یوں کہ شیر بیمار پڑ گیا اور اس کے منہ میں چھالے پڑ گئے ایک دن شیر معمول کے مطابق لکڑہارے کے ساتھ اپنی بے انتہا محبت کا اظہار کرتے ہوئے اس کا چہرہ

چاٹ رہا تھا کہ لکڑہارے نے انتہائی بے رخی کے ساتھ شیر کا منہ خود سے ہٹاتے ہوئے کہا کہ تمھارے منہ سے بدبو آ رہی ہے۔ اس بات سے شیر انتہائی رنجیدہ ہو گیا اور یوں یہ دوستی ختم ہو گئی۔ کچھ دنوں کے بعد لکڑہارا ایک مرتبہ پھر شیر کے پاس آیا اور نہ ملنے کی وجہ پوچھی تو شیر نے لکڑہارے سے کہا کہ اپنی کلہاڑی سے میرے سر پر ضرب لگاؤ لکڑہارا ضرب لگانے سے انکاری ہوا اور شیر سے کہنے لگا کہ تم میرے بہترین دوست ہو میں کیسے خود اپنے ہاتھوں سے تم پر وار کر سکتا ہوں۔ اس پر شیر نے لکڑہارے کو وارننگ دی کہ اگر تم میرے سر پر اپنے کلہاڑے سے وار نہیں کرو گے تو میں تمہیں زندہ کھا جاؤں گا۔ چنانچہ چاروناچار لکڑہارے نے شیر کے سر اپنے کلہاڑے سے وار کیا۔ شیر کے سر سے خون کا فوارہ ابل پڑا اور شیر زخمی حالت میں نظروں سے اوجھل ہو گا۔ کچھ دنوں کے

Marfat.com

بعد شیر کا زخم ٹھیک ہو گیا اور وہ ایک مرتبہ پھر لکڑ ہارے سے ملنے کیلئے اس جگہ چلا گیا جہاں پر دونوں کی ملاقاتیں ہوا کرتی تھیں۔ شیر نے اپنا سر لکڑ ہارے کو دکھاتے ہوئے سوال کیا کہ کیا میرا زخم ٹھیک ہو چکا ہے؟ لکڑ ہارے نے زخم کا جائزہ لیا اور پھر انتہائی مسرت سے جواب دیا کہ تمھارا زخم تو بالکل بھر چکا ہے۔ شیر نے ایک ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے لکڑ ہارے سے کہا کہ ہاں میرا یہ زخم تو ٹھیک ہو چکا ہے لیکن جس دن تم نے مجھے حقارت سے دھتکارتے ہوئے کہا تھا کہ تمھارے منہ سے بدبو آرہی ہے میرے دل کا وہ گھاؤ ناسور بن چکا ہے اس لیے آج کے بعد اگر تم جنگل میں نظر بھی آئے تو میں تمہیں چیر کر کھا جاؤں گا۔ یہ کہتے ہوئے شیر وہاں سے روانہ ہوا۔ اس سارے قصے کا مطلب میرا یہ ہے کہ جو لوگ مسلمانوں کی دل آزاری کا سبب بن کر کبھی انکے مذہب اور کبھی مسلمانوں کے پیغمبر ﷺ کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں ایسے لوگ مسلمانوں سے اس بات کی توقع کیوں کر رہے ہیں کہ وہ ہمارے ناکردوں پر خاموش رہیں گے۔ جب مذہب کی بات آتی ہے تو کوئی فرقہ، کوئی مسلک اور کوئی قوم اس پر خاموش نہیں رہ سکتا اور اسکے نتیجے میں کوئی تامل ٹائیگر کے روپ میں اپنے جسم سے بم باندھ کر توہین مذہب کے مرتکب افراد پر حملہ آور ہوتا ہے یا پھر نہتے اور مجبور فلسطینیوں کی طرح اپنے دشمن کے مقابلے پر اتر آتے ہیں۔ ایسے میں جب انسانیت کے علمبردار مذہب کی توہین پر خاموشی اختیار کر لیتے ہیں تو انسان کا انسانیت پر سے بھی یقین اٹھنے لگتا ہے۔ آج توہین رسالت پر پوری امت مسلمہ سیخ پا ہے۔ آقائے نامدار سرور کونین رحمت دو جہاں کی توہین پر پوری دنیا کے مسلمان انتہائی رنجیدہ اور غصہ میں ہیں۔ ایسے میں امریکی دفتر خارجہ کا یہ بیان کہ "اس تنازعے سے امریکی سرکار کا کوئی لینا دینا نہیں ہے" الٹا مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی کے مترادف ہے۔ اگر اوبامہ سرکار سمجھتی ہے کہ وہ اس سارے معاملے سے بری الذمہ ہے تو کیوں اب تک ملعون پادری اور گستاخ فلم کے دیگر افراد پر کوئی مقدمہ نہیں بنا؟ کیوں توہین رسالت کے مرتکب افراد اب تک آزاد پھر رہے ہیں؟ بات صاف اور واضح ہے کہ اس سارے معاملے میں گستاخ فلم کے جملہ ملعونوں کو امریکہ کی اشیرباد

Marfat.com

حاصل ہے اور اگر اس موقع پر بھی انسانی حقوق کے علمبرداروں نے اپنا رول ادا نہیں کیا تو مذاہب کی توہین اور اسکی آڑ میں لوگوں کی دل آزاری کا ایک ایسا سلسلہ شروع ہو جائیگا جو نفرت اور دشمنی کی ایک ایسی دہشت گردی کو جنم دے گا کہ جسکے شعلوں سے کوئی محفوظ نہیں رہے گا۔ آج جب امت مسلمہ اپنے پیارے نبی پاک ﷺ کی توہین پر خون کے آنسو رو رہا ہے تو ایسے میں یہ انسانی حقوق کے علمبرداروں کا فرض بنتا ہے کہ واشنگٹن ڈی سی کی سڑکوں پر نکل کر اس انتہائی گھناؤنے فعل کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے بین الاقوامی عدالت انصاف کا دروازہ کھٹکھٹائیں اور ثابت کریں کہ انسان کے بنیادی حقوق کے خلاف پروپیگنڈہ کرنا یا کسی انسان کے ایمانی جذبات کے ساتھ کھلواڑ کرنا دنیا کی سب سے بڑی دہشت گردی ہے اور ایسے انسان کو تختہ دار پر لٹکا کر دوسروں کیلئے نشان عبرت بنانا چاہیے۔ خود انسانیت کا ٹھیکیدار بن کر پوری دنیا سے دہشت گردی ختم کرنے والے امریکن جواب دیں کہ جب کسی کے ایمان پر وار ہوتا ہے تو کیا وہ جسم کے ساتھ بارود باندھ کر اپنے جذبہ ایمانی کا عملی ثبوت دینا اپنی خوش نصیبی نہیں سمجھے گا۔ آپکا ایمان متزلزل ہوسکتا ہے لیکن وحدانیت کے شیدائی توحید پر قربان ہونا اپنے لیے اعزاز سمجھتے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بار بار کی اس دل آزاری کی وجہ سے اسلامی دنیا کے مہذب اور ہمیشہ سے امن و بھائی چارے کے داعی لوگ بھی گولی کی زبان پر مجبور ہو جائیں۔ مسلمانوں کی دل آزاری کو اظہار رائے کی آزادی سے ماخوذ کرنا انسانی حقوق کی کھلم کھلا خلاف ورزی کو بڑھاوا دینے کے سوا کچھ نہیں اور آج مسلمان بین الاقوامی اداروں بشمول امریکہ کے ناخداؤں سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے ایمان کو چھیڑنے والے دنیا کے عظیم دہشت گرد آزاد کیوں ہیں؟

Marfat.com

اندھوں میں کانا

سلیم صافی

ایک نئے روپ میں ایک خاتون اور ایک مرد سیاستدان کے نئے جنم نے حیرت زدہ ہونے کے ساتھ ساتھ شرمندہ بھی کر دیا۔ حنا ربانی کھر جب وزیر خارجہ بنائی گئیں تو دوسروں کی طرح میں بھی احتجاج کرنے والوں میں اس بنیاد پر شامل تھا کہ ناتجربہ کار ہونے کے ناتے وہ اس مشکل وقت میں یہ ذمہ داری بطریق احسن نہیں نبھا سکیں گی۔

اعتراض کی ایک اور وجہ یہ بھی تھی کہ میں سمجھ رہا تھا کہ جنرل پرویز مشرف اور پھر پیپلز پارٹی کی حکومت کے ابتدائی ادوار میں معیشت کی بگاڑ میں اپنا حصہ ڈالنے والی حنا ربانی کھر صاحبہ کیسے سفارتکاری کے میدان میں کامیاب ہوں گی لیکن آج اعتراف کرنا پڑ رہا ہے کہ وہ بہت جلد سیکھ بھی گئیں، سمجھ بھی گئیں اور دنیا کو پاکستان کا کیس احسن طریقے سے سمجھا بھی رہی ہیں۔ ان کی وزارت کا رول آج بھی مثالی نہیں لیکن اندھوں میں کانا راجہ کے مقولے کے مصداق غنیمت ضرور ہے۔ حنا ربانی کھر کے بعد دوسری شرمندگی ہم جیسوں کو راجہ پرویز اشرف کے معاملے میں اٹھانی پڑی کیونکہ وزیراعظم بن جانے کے بعد وہ بھی اسی مقولے کے مصداق سچ مچ راجہ ثابت ہوئے۔ وہ جس قدر ناکام وزیر تھے، اس قدر کامیاب وزیراعظم ثابت ہو رہے ہیں۔ ان کے کابینہ کے ارکان اور میرے بعض احباب بتاتے رہتے ہیں کہ راجہ پرویز اشرف کی زیر صدارت ہونے والی کابینہ کے اجلاسوں میں بحث کا معیار ماضی کے مقابلے میں بہت بہتر ہے۔ انہوں نے سپریم کورٹ سے متعلق جو رویہ اختیار کیا اور جس خوبصورتی سے اپنے آپ کو بچا کر لے آئے،

Marfat.com

وہ بھی ان کے پکے سیاستدان اور زرداری صاحب کے حقیقی ہم نشین ہونے کی دلیل ہے۔ ایسی راہ نکالی کہ زرداری صاحب بھی خوش، سپریم کورٹ بھی خوش اور خود وہ بھی خوش۔

اب انہوں نے نہایت خوبصورتی کے ساتھ امریکہ میں ایک فتنہ پرور کی انتہائی شر انگیز حرکت کے خلاف اٹھنے والی عوامی تحریک کے ریلے کی زد میں آنے سے اپنی حکومت کو محفوظ کر لیا ہے۔ یقیناً پاکستان کے اندر یہ احتجاج امریکہ میں ایک یا چند ملعونوں کے ہاتھوں میں توہین رسالت ﷺ کی ناپاک جسارت کے ردعمل میں شروع ہوا لیکن عملاً وہ کسی اور جانب چل نکلا۔ مذہبی اور حکومت مخالف سیاسی رہنما، اسے سیاست چمکانے اور حکومت کو لتاڑنے کے لیے استعمال کر رہے ہیں جبکہ سڑکوں پر مشتعل نوجوان اسے ریاست اور حکومت کے خلاف ذہنوں میں جمع ہونے والے غبار کو نکالنے کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ مقصد اگر ریاست نہیں بلکہ پیغمبر ﷺ کے ساتھ اظہار محبت ہی ہے تو پھر آپ ﷺ کے امتی راجہ پرویز اشرف، میاں نواز شریف، عمران خان، مولانا فضل الرحمٰن، سید منور حسن، الطاف حسین، مولانا لدھیانوی، علامہ ساجد نقوی، پروفیسر ساجد میر اور دیگر ایک اسٹیج پر بیٹھ کر ایک ساتھ نعرہ زن کیوں نہیں؟ آپ ﷺ نے تو انسانی جان کی حرمت کو کعبہ کی حرمت سے زیادہ قرار دلوایا تھا۔ آپ ﷺ نے تو اپنے امتی کا وصف یہی بیان کیا ہے کہ اس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں گے۔ آپ ﷺ نے مسلمان ملکوں میں رہنے والی اقلیتوں اور سفیروں کے تحفظ کا حکم دیا تھا۔ اب جو لوگ توڑ پھوڑ کر کے مسلمانوں کی املاک کو نقصان پہنچا رہے ہیں اور مسلمانوں کے ملک میں انتشار پھیلا کر اسے عالمی سطح پر مزید بدنام کر رہے ہیں، میں کس طرح مان لوں کہ وہ اس پاک ہستی ﷺ کی محبت میں گھروں سے نکلتے ہیں۔ بہر حال راجہ پرویز اشرف مخالفین کے ارادوں کو بھانپ گئے اور انھوں نے ایسے اقدامات کیے کہ جس کے بعد پاکستان میں عوامی سطح پر احتجاج اور توڑ پھوڑ کرنے والوں کے پاس کوئی جواز باقی نہیں رہتا۔ سرکاری سطح پر ''یوم عشق رسول ﷺ'' منا کر انھوں نے پاکستان کو ایسے ملک کا

Marfat.com

اعزاز دلوادیا کہ جس نے قومی سطح پر توہین رسالت ﷺ کی ناپاک جسارت کی مذمت کی۔ دفتر خارجہ اور قومی اسمبلی پہلے مذمت کر چکے تھے۔

امریکی سفیر کو دفتر خارجہ طلب کر کے ان کے سامنے قوم کا احتجاج ریکارڈ کروایا گیا۔ وفاقی کابینہ نے بھی مذمت کی اور پھر یوم عشق رسول ﷺ کے موقع پر راجہ صاحب نے اپنے خطاب میں جس طرح مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کی، اس سے تو ہم ایک لمحے کے لیے ہم ان کی عطا کردہ لوڈشیڈنگ اور رینٹل پاور پلانٹس کو بھی بھول گئے۔ اس روز ان کی تقریر سن کر یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے آج کے دن کے لیے انھوں نے ذوالفقار علی بھٹو سے سیاسی بصیرت، طیب اردگان سے فہم وفراست اور احمدی نژاد سے بہادری رینٹ پر لے رکھی ہے۔ وہ پہلے پاکستانی حکمران ثابت ہوئے جنھوں نے غیر ملکی سفیروں کے سامنے مغرب کے دہرے معیارات اور ہولوکاسٹ کا ذکر کیا۔ اس موضوع پر اسلامی کانفرس کی تنظیم کا اجلاس طلب کرنے اور اقوام متحدہ میں اٹھانے کے ساتھ ساتھ انھوں نے آزادی اظہار اور فساد فی الارض کا فرق جس خوبصورت انداز میں واضح کیا اور جس طرح گھٹیا حرکت کرنے والے امریکیوں کو فساد فی الارض کا مرتکب قرار دیا، اس سے تو لگ رہا تھا کہ شاید وزیراعظم ہو کر بھی وہ لکھنے پڑنے کی زحمت گوارا کر رہے ہیں۔

ہم پاکستانیوں کا اپنا مزاج ہے۔ ہم فلسفہ بگھارتے ہیں لیکن روح بلالی سے ہمیں کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ اذانیں دیتے ہیں لیکن قلب بلالی پر مگر زور نہیں دیتے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نام پر کٹ مرتے ہیں لیکن ان کی تعلیمات کو زندگی کا حصہ نہیں بناتے۔ سڑکوں پر امریکی پرچم جلانے والے بھی سب سے زیادہ اس ملک میں بستے ہیں امریکی ویزے کے حصول کے لیے انتہائی حد تک گرنے والوں کی اکثریت بھی اس ملک میں رہتی ہے۔ اس ملک میں رہنے والوں کی اکثریت ہندوستان سے دشمنی بھی کرتی ہے اور ہندوستانی فلموں اور گانوں کا رسیا ہونے میں بھی ہمارا کوئی ثانی نہیں۔ ہم وہ لوگ ہیں کہ جو عمل تو کرتے ہیں لیکن نتیجے کو نہیں دیکھتے۔ جذبات ٹھنڈے کرتے ہیں لیکن فائدے

Marfat.com

اور نقصان سے ہمیں کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ ہم وہ لوگ ہیں جو مچھروں کو چھانتے اور اونٹوں کو نگلتے ہیں۔

ہم دنیا کو دنیا کی نظروں سے نہیں بلکہ اپنی نظروں سے دیکھتے ہیں اور اس بات پر مصر ہیں کہ دنیا کے لوگ بھی دنیا کو ہماری نظروں سے دیکھیں۔ چنانچہ مجھے یقین ہے کہ حکومتی اقدامات کے بعد بھی نظام اور حکومت سے مایوس نوجوان گاہے بگاہے اپنا غصہ نکالتے رہیں گے اور سیاسی یتیم اب بھی ایشو کے نام پر سیاست چمکاتے رہیں گے لیکن حقیقت یہ ہے کہ دنیا کے سامنے پاکستان اور پاکستانیوں کا احتجاج بخوبی ریکارڈ ہو گیا۔ حکومت اچھی ہو یا بری، مقبول ہو یا غیر مقبول لیکن عالمی فورمز پر اس کے موقف کو ہی اس ملک کے باشندوں کا موقف سمجھا جاتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ سوفی صد امریکی، عراق جنگ کے حق میں نہیں تھے۔ اسی طرح برطانیہ میں کروڑوں لوگ عراق جنگ کے خلاف میدان میں آئے تھے۔ لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ امریکہ اور برطانیہ نے عراق پر حملہ کیا۔ گویا ان کی حکومت کے اقدام کو پورے امریکہ اور پورے برطانیہ کا موقف سمجھا جاتا ہے۔ یوں راجہ پرویز اشرف اچھے ہیں یا برے لیکن ان کی رائے کو پورے پاکستان کی رائے سے تعبیر کیا جائے گا۔ یوں اب جبکہ حکومت نے ''یوم عشق رسول ﷺ'' منالیا اور اقوام متحدہ کے فورم پر اس مسئلے کو اٹھانے کا عزم کر دیا تو توڑ پھوڑ اور مار کٹائی کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا۔ دنیا میں لاکھوں لوگوں کے احتجاج کو وقعت نہیں ہوتی لیکن دفتر خارجہ کے ترجمان کے دوسطری بیان کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ گلی گلی، شہر شہر، آگ لگانے کا امریکہ کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا لیکن اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کے دوران صدر آصف علی زرداری کے دو لفظ دنیا کے ہر حکمران کی توجہ حاصل کریں گے۔ اس لیے اب اس معاملے کو حکومت پر چھوڑ دینا چاہیے اور دباؤ اس حد تک برقرار رکھنا چاہیے کہ حکومت عالمی فورموں پر اس ایشو کو اٹھاتی رہے۔

(روزنامہ ''جنگ'' ۲۲ ستمبر ۲۰۱۲ء)

Marfat.com

کامل مرا ایماں ہو نہیں سکتا

..................اوریا مقبول جان

ان لوگوں کو شاید پورا یقین ہے کہ انہیں روزِ حشر سید الانبیاء ﷺ کی شفاعت کی ضرورت نہیں، یا پھر وہ یہ خیال کیے بیٹھے ہیں کہ ایسا کوئی دن آئے گا ہی نہیں۔ کتنے اطمینان سے یہ لوگ طیش میں آنے والے ہجوم اور غم و غصے میں بپھرے ہوئے افراد کو ہوش کی تلقین کرتے ہیں۔ کیا یہ اس وقت بھی ایسا ہی کرتے، اگر قدر فحش اور بیہودہ فلم ان کے کسی سیاسی رہنما کے بارے میں بنتی؟ ان کے باپ، ماں اور بہن کے بارے میں ایسی فلم بنتی تو کیا وہ تب بھی خاموش رہتے؟ کیا میرے آقا ﷺ کا اس ملک کے قائدین پر کوئی حق نہیں؟ وہ رسول رحمت ﷺ کہ جن کے بارے میں میرا اللہ فرماتا ہے: ''میرا احسان ہے مومنین پر کہ میں نے ان کے درمیان اپنا رسول ﷺ بھیجا''۔ اللہ نے کسی نعمت پر احسان نہیں جتایا سوائے سرکار دو عالم ﷺ کی بعثت کی نعمت کے۔ اگر اس ملک کا صدر، وزیر اعظم، تمام وزرائے اعلیٰ اور وزراء ایسے ہی دیوانہ وار سڑکوں پر احتجاج کرتے ہوئے نکل آتے تو کیا غصے میں بپھرے ہوئے ہجوم میں ناراضگی اور غصہ باقی رہتا؟ لیکن شاید یہ توفیق میرا اللہ ان کو دینا ہی نہیں چاہتا تھا۔ اس نے تو انہیں اتنی بھی توفیق عطا نہیں کی کہ سپریم کورٹ کے حکم سے پہلے خود ہی یوٹیوب پر پابندی عائد کر دیتے، اسے بلاک کر دیتے۔ یہ اعزاز بھی اللہ نے افتخار محمد چودھری کو دیا۔ جن قوموں پر عذاب نازل کرنے کے فیصلے ثبت ہو جایا کرتے ہیں ان سے اللہ چھوٹی چھوٹی نیکیوں کی بھی توفیق چھین لیتا ہے۔ دنیا کی ذلت تو ان کا مقدر ہوتی ہے، ان کی آخرت کے اجر

Marfat.com

ہیں بھی محرومی لکھ دی جاتی ہے۔ میں اس بدنصیب ملک کی وزارت خارجہ کا امریکی حکومت کو لکھا گیا خط پڑھ رہا تھا تو ان کی بدنصیبی پر رونا آ رہا تھا۔ کہتے ہیں: اگر آپ نے اس طرح کی نازیبا حرکات کو نہ روکا تو دہشت گردی کی جنگ متاثر ہوگی۔ انہیں میرے اللہ نے یہ توفیق تک نہ دی کہ لکھ دیتے: اس سے ہمارا ایمان، سرکار دو عالم ﷺ سے ہماری محبت مجروح ہوگی۔ لیکن وہ ایسا کیوں کرتے۔ جن لوگوں نے دنیا اور آخرت کا اجر امریکہ سے وابستہ کرلیا اور انہیں یہ توفیق نہیں ملا کرتی۔

یہ اس قوم کے روشن خیال لوگ ہیں جو نجی محفلوں میں بیٹھ کر مسلمانوں کے غم و غصے کو پاگل پن قرار دیتے ہیں۔ وہ ایسے لوگوں کو جاہل، دقیانوسی اور کسی بہت بڑے شدت پسند کا آلہ کار بتاتے ہیں۔ لیکن سرعام یا میڈیا کے سامنے آکر ایسا کہنے کی جرأت نہیں کرتے۔ لیکن آفرین ہے کہ امریکہ میں پاکستان کے سابق سفیر حسین حقانی نے منافقت کا لبادہ چاک کرتے ہوئے وال سٹریٹ جنرل میں احتجاجی رویے کے خلاف مضمون میں انھوں نے لکھا کہ ایسی ویڈیوز سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ ہیلری کلنٹن کے اس ویڈیو کی مذمت کرنے پر بھی وہ برس پڑے اور کہا کہ ہیلری دہشت گردوں کے ہاتھوں یرغمال بن گئی ہے۔ کہتے ہیں کہ مسلمان اس ویڈیو کے خلاف اکٹھے ہوکر اپنا الو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔ موصوف کہتے ہیں کہ اصل مسئلہ اہانت رسول ﷺ نہیں بلکہ سڑکوں پر مسلمانوں کا پرتشدد مظاہرہ ہے۔ ایسے موقع پر سرکار دو عالم ﷺ کی حدیث یاد آتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک وقت ایسا ضرور آئے گا جب دنیا دو خیموں میں تقسیم ہو جائے گی۔ ایک خیمہ جس میں مکمل ایمان اور دوسرا خیمہ جس میں مکمل کفر ہوگا''۔ چلو حسین حقانی نے نفاق سے نجات حاصل کرلی۔

لیکن کتنے ایسے ہیں جو اس بات پر لوگوں کو عقل و ہوش کا درس دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ تو ایک فرد کا معاملہ ہے، پورے امریکہ یا یورپ کا اس سے کیا تعلق۔ یہ تو انسانی حقوق، اظہار رائے ہے، وہاں ایسا کوئی قانون نہیں ہے۔ میں یہاں دنیا کے ہر ''نام نہاد مہذب'' ملک کے قوانین کی ایک فہرست پیش کرسکتا ہوں جہاں یہودیوں کے خلاف

Marfat.com

گفتگو کرنے، لکھنے یا فلم بنانے پر پابندی ہے اور سخت سزائیں موجود ہیں۔ آسٹریلیا میں ۱۹۴۷ء میں (Denazification) کے تحت قانون بنا اور پھر اس کے تحت ۱۹۹۲ء میں اس پر سزائیں مقرر ہوئیں جو بیس سال قید تک ہیں۔ بیلجیم میں ۱۹۹۵ء میں ایسا قانون نافذ ہوا ہے۔ ناروے کے قانون کے تحت ان کی تعزیرات نمبر ۴۴۴ میں یہودیوں کے بارے میں گفتگو قابل دست اندازئ پولیس جرم ہے جس کی سزا پانچ سال ہے۔ چیک ری پبلک میں ۲۰۰۱ء میں بنائے گئے قانون کے تحت آٹھ سال ہے اور جو کسی ایسے شخص سے ہمدردی کا اظہار کرے گا جو یہودیوں کے خلاف ہے تو اسے تین سال قید کی سزا دی جاسکتی ہے۔ فرانس میں ایسے قوانین ۱۹۸۱ء میں بنائے گئے جو ان کی تعزیرات کے آرٹیکل ۴۲ میں شامل ہے۔ جرمنی میں یہ قوانین ۱۹۸۱ء میں بنائے گئے اور اسے ۱۹۹۲ء میں مزید سخت کیا گیا۔ ہنگری میں یہودیوں کے خلاف جذبات بھڑکانے کا قانون فروری ۲۰۱۰ء میں بنا اور اسے انسانیت کے خلاف جرم قرار دیا گیا۔ یہاں بھی کم از کم سزا پانچ سال ہے اور زیادہ سے زیادہ بیس سال۔ لتھوینیا، لکسمبرگ میں بھی ایسے ہی قوانین ہیں۔ ہالینڈ کے آئین کے آرٹیکل ۱۳۷ ڈی میں اسے شدید جرم قرار دیا گیا ہے۔ پولینڈ کے آئین کے آرٹیکل ۵۵ کے تحت اس کی سزا تین سال ہے۔ پرتگال کے آئین کے آرٹیکل ۲۴۰ میں بھی ایسا ہی قانون ہے۔ رومانیہ میں ایسا قانون ۱۳ مارچ ۲۰۰۲ء میں بنایا گیا اور یہاں سزا پندرہ سال ہے۔ سپین کے قانون تعزیرات کی شق نمبر ۶۰۷ میں اس کو قتل کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ سوئزرلینڈ کے قانون کی شق نمبر (B1)۲۶۱ کے تحت اس کی سزا تین سال ہے۔ یورپی یونین نے اپنے تمام ممالک کو ۲۰۰۷ء کے فریم ورک کے تحت پابند کیا ہے کہ ایسے تمام ممبر ممالک اس طرح کے جرم میں کم از کم تین سال سزا مقرر کریں۔ یہ تمام ممالک صرف قوانین کی حد تک محدود نہیں بلکہ عملاً اس کے تحت مختلف لوگوں کو برابر سزائیں بھی سناتے رہے ہیں اور آج بھی ان قوانین کے تحت مقدمے چل رہے ہیں۔ فرانس میں جین میری لی پین کو ۱۹۹۷ء میں اور روجر گراڈے کو ۱۹۹۸ء میں سزائیں ہوئیں۔ سوئزرلینڈ میں جورگن گراف کو ۲۱ جولائی ۱۹۹۸ء اور گیئر ہارڈ کو اگست

Marfat.com

۱۹۹۸ء میں سزا سنائی گئی۔ آسٹریلیا میں فریڈرک توبین کو سات ماہ سزا ہوئی اور پھر اپریل ۱۹۹۹ء اسی جرم پر اس پر جرمنی میں ۲۰۱۱ء دوبارہ مقدمہ چلایا گیا۔ فرانس میں جین پلنٹین کو ۲۷ مئی ۱۹۹۹ء میں سزا ہوئی۔ سوئزرلینڈ میں گیسٹر آرمنڈ کو ۱۱ اپریل ۲۰۰۰ء کو، آسٹریا میں ڈیویڈ آرونگ کو ۲۰ فروری ۲۰۰۶ء کو، جرمنی میں گیزر روڈلف کو ۱۵ مارچ ۲۰۰۶ء کو، فرانس میں روبرٹ فروسین کو ۱۳ اکتوبر ۲۰۰۶ء کو، جرمنی میں انسٹ زینڈل کو، ۱۵ فروری ۲۰۰۷ء کو آسٹریا میں ولف گینگ فروبچ کو ۱۴ جنوری ۲۰۰۸ء کو سزائیں ہوئیں۔ یہ ایک طویل فہرست ہے جس میں سے میں نے صرف ایک فیصد نام تحریر کیے ہیں۔ ان سب لوگوں کو صرف ایک جرم میں قید کاٹنا پڑی۔ یہ لوگ اس بات سے انکار کرتے تھے کہ ہٹلر نے یہودیوں کا قتل عام کیا ہے، وہ کہتے تھے کہ یہ ایک یہودی پروپیگنڈا ہے۔ انھوں نے کسی کی تضحیک نہیں کی تھی۔ کسی قابل احترام شخصیت کا مذاق نہیں اڑایا تھا۔ اس قانون کا نام Denial of Holocaust ہے۔ یہ تمام قوانین گزشتہ دس پندرہ برسوں کے دوران ان ملکوں میں بنائے گئے۔ یہ وہ دور ہے جسے انسانی حقوق اور آزادیٔ اظہار کا دور کہا جاتا ہے۔

یہودی سرمائے سے چلنے والے ہڈسن انسٹی ٹیوٹ کے فیلو حسین حقانی کو یہ قوانین نظر نہیں آتے یہ ہی ان لوگوں کو نظر آتے ہیں جو ایسے موقع پر غصے میں بھرے اور جذبات سے مغلوب شخص کو پاگل قرار دیتے ہیں۔ یہ پاگل پن ہمیں مبارک کہ یہی پاگل پن اس امت کی بنا اور اساس ہے۔ پوری دنیا کو علم ہے کہ یہ امت وہ ہے جس میں ہزار اختلاف ہوں، فرقہ بندی اور گروہوں میں تقسیم ہو، ایک دوسرے کو قتل کرتے پھریں، گناہوں میں لتھڑے ہوئے ہوں، لیکن ایک نکتے پر اکٹھے ہوجاتے ہیں، اور وہ ہے حرمت رسول ﷺ۔

ایسے میں ان سے نہ ہوش کی توقع کی جاسکتی ہے اور نہ عقل کی۔ اس لیے کہ وہ جانتے ہیں کہ ان کی دنیا تو برباد ہے ہی، ان کے لیے آخرت میں سید الانبیاء ﷺ کی شفاعت کا سہارا باقی ہے، اگر یہ بھی ان سے چھن گیا تو وہ برباد ہوگئے۔ امام مالک نے

Marfat.com

ہارون الرشید کے حرمت رسول ﷺ کے بارے میں سوال پر جواب دیا تھا وہ اس امت کے باقی رہنے کا کیا جواز ہے جس کے نبی ﷺ کی توہین کردی جائے۔ظفر علی خان نے ان اشعار پر بات ختم کردی:

نماز اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ یثرب کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل مرا ایماں ہو نہیں سکتا

(روزنامہ''دنیا''،۱۹ستمبر۲۰۱۲ء)

Marfat.com

رشدی کے بعد ٹیری کے لیے بھی سر کا خطاب!

حافظ شفیق الرحمن..

۱۸ جون ۲۰۰۷ء وہ دن تھا جب برطانیہ کی ملکہ الزبتھ نے اپنی سالگرہ کے موقع پر شاتم رسول اور رسوائے زمانہ اور درجہ چہارم کے بدنام اور متنازع ترین مصنف سلمان رشدی کو نائٹ ہڈ یعنی سر کا خطاب بر بنائے خبث باطن ''عطا'' کیا۔ علمی حلقے جانتے ہیں کہ سلمان رشدی انگریزی کا ایک تھرڈ کلاس غیر معروف ناولسٹ تھا۔ وہ راتوں رات شہرت حاصل کرنے کے لیے کوئی ایسی بدبودار تحریر لکھنے کی منصوبہ بندی بیسویں صدی کے آٹھویں عشرے سے کر رہا تھا کہ جو یکدم مغربی دنیا میں اس کی ''محبوبیت اور مقبولیت'' کے گراف کو بلندیوں تک پہنچا دے۔ اس کے لیے اس نے ''شارٹ کٹ'' یہ ڈھونڈا کہ وہ مغرب کے بنیاد پرست اور صلیب پرست حلقوں کی توجہ اور حمایت حاصل کرنے کے لیے مسلمانان عالم کی دلآزاری کرنے کے لیے شان رسالت مآب ﷺ میں گستاخی کے مرتکب ہوں۔ اس نے حضور اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی پر مبنی ایک اشتعال انگیز (Satanic Verses) ''شیطانی ہفوات'' ۱۹۸۹ء میں برطانیہ کے ایک گنہ پبلشنگ ہاؤس سے شائع کروایا۔ جونہی یہ ناول منظر عام پر آیا سرور دو جہاں، فخر موجودات، باعث تخلیق کائنات اور رحمت للعالمین ﷺ کی امت کے ہر پیروکار نے اس کے خلاف شدید غم وغصہ کا اظہار کیا۔

رشدی کا غلیظ ترین ناول سامنے آنے کے بعد ایران کے روحانی پیشوا آیت اللہ خمینی نے ان پر کفر کا فتویٰ عائد کیا۔ اس فتوے کو عالم اسلام کے تمام مسالک و مذا...

Marfat.com

کے مفتیان کرام کی آج بھی تائید وتوثیق حاصل ہے۔فتویٰ سامنے آیا تو رشدی روپوش ہو گیا۔

اس موقع پر بھی عالم اسلام کے شہریوں کے زخموں پر نمک چھڑکتے ہوئے برطانوی حکومت نے ملعون سلمان رشدی کو باقاعدہ سیاسی پناہ دی۔اسے صرف سیاسی پناہ ہی نہیں دی گئی بلکہ سالانہ کروڑوں روپے اس کی سکیورٹی انتظامات کے نام پر مختص کیے گئے۔عالم اسلام سے صدائے احتجاج کا بلند ہونا تھا کہ ''رواداری، برداشت اور آزادیٔ اظہار'' کے چیمپئن امریکہ۔اور یورپی یونین کے حکمرانوں نے رشدی کا ریڈ کارپٹ استقبال شروع کر دیا۔وہ جو عالم اسلام کا مجرم تھا۔امریکہ اور یورپی یونین کے ممالک کا ہیرو بن گیا۔اس کو وائٹ ہاؤس میں دعوت دی گئی، یورپ کے کئی ملکوں کے حکمرانوں نے اس کا استقبال ایک ''وی وی آئی پی'' شخصیت کے طور پر کر کے عالم اسلام کے شہریوں کو براہ راست یہ پیغام دیا کہ وہ ہر اس شخص کو جو اسلامی اقدار اور روایات اور بانی اسلام ﷺ کا باغی ہوگا، اسے سر آنکھوں پر جگہ دیں گے۔یہ متعصبانہ روش اور انتہا پسندانہ رویہ ثابت کرتا ہے کہ امریکہ اور مغربی ممالک کے حکمران طبقات اندر خانہ اسلام دشمنی اور مسلم بیزاری میں کس حد تک جا سکتے ہیں۔

مغربی دنیا کے غیر جانبدار شہری اور شمع رسالت ﷺ کے پروانے یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ماضی کی ''برطانیہ عظمیٰ'' کی ملکہ نے اس دریدہ دہن اور اخلاقیات کے بنیادی تقاضوں سے عاری مصنف کو اس کی کن ادبی، علمی، تحقیقی اور فکری خدمات کے صلے میں سر کا خطاب دیا۔محسوس ہوتا ہے کہ برطانیہ کی ملکہ ۲۱ صدی میں بھی ذہنی طور پر صلیبی جنگوں کے دور میں سانس لے رہی ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ رشدی ایسے بدکردار اور بدنما شخص کو سر کا خطاب ملنے کے بعد دنیا کے باشعور شہریوں کے نزدیک اس خطاب حیثیت غلاظت کے ڈھیر پر مری ہوئی گندی مکھی سے بھی کم تر ہو کر رہ گئی ہے۔سلمان رشدی کو سر کا خطاب دینے سے ملکہ برطانیہ کو اس امر کا ادراک واحساس کرنا چاہیے تھا کہ وہ جس غلاظت مآب شخصیت کو یہ ''عظیم خطاب'' دے رہی ہیں، عالم اسلام کے ایک ارب ساٹھ کروڑ مسلمان

Marfat.com

تو اس کے سر کو اس کے شانوں سے الگ کرنے کے اقدام کو اپنے لیے سرمایۂ نجات جانتے ہیں۔ یاد رہے کہ خلیفہ ثانی امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں بازنطینی عیسائی ریاست کے حکمرانوں کو جب شام اور فلسطین میں ذلت ناک ہزیمت سے دوچار ہونا پڑا تو بازنطینی حکمرانوں نے اپنی فیصلہ کن شکست کے زخموں کے اندمال کا جو طریق علاج ڈھونڈا وہ انتہائی مذموم اور لائق نفرت تھا۔ بازنطینی حکمرانوں نے عیسائی ریاست کے جنونی، انتہا پسند اور بنیاد پرست پادریوں کو باقاعدہ ایک طے شدہ سازش کے تحت مامور کیا کہ وہ محسن انسانیت، فخر آدمیت، ہادیٔ ہر زماں، آئین ساز مجلس عالم اور حضور اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کے لیے خانہ ساز داستانوں کو مواد بنا کر توہین رسالت مآب ﷺ کا ارتکاب کریں۔ اس سلسلے میں بازنطینی شہنشاہ ان جنونی، بنیاد پرست اور انتہا پسند پادریوں کو بیش بہا انعامات اور پر فضا علاقوں پر مشتمل جاگیرات انعام کے طور پر دیتے۔ سلمان رشدی کو برطانوی ملکہ کی جانب سے سر کا خطاب دیئے جانے کے بعد عالم اسلام کے شہری یہ باور کرنے پر مجبور ہو گئے کہ یورپ کی سب سے ترقی یافتہ جمہوری مملکت میں موروثی بادشاہت کی غیر جمہوری روایت کے تسلسل کی امین ملکہ کا ذہنی ارتقاء ڈارک ایجز میں رک چکا ہے۔ ۱۷۵ برس تک جاری رہنے والی صلیبی جنگوں کے اثرات یورپی یونین کے اکثر بظاہر سیکولر اور بباطن بنیاد پرست مسیحی حکمرانوں کے ذہنوں پر ایک خبط اور جنون کی طرح چھائے ہوئے ہیں۔ وہ اس خونخوار ناسٹیلجیا کے طلسم سے باہر نہیں آنا چاہتے۔ اگر ملکہ برطانیہ سلمان رشدی کو سر کا خطاب دے سکتی ہیں تو کوئی بعید نہیں کہ آنے والے دنوں میں برطانوی شاہی خاندان کی جانب سے ڈینش کارٹونسٹ اور امریکی پادری ٹیری جونز کو بھی سر کا خطاب دے دیا جائے اور یہ اعلان کیا جائے کہ ۲۰ صدی میں برطانوی استعماری نو آبادیاتی دور میں مرزا غلام احمد قادیانی، شردھا نند، راجپال جیسے جن لوگوں نے توہین رسالت ﷺ کی تھی، ان کے وارث آئیں اور بکنگھم پیلس کے شاہی مہمان خانے کی ضیافتوں سے لذت کام و دہن حاصل کرنے کے بعد اپنے پرکھوں کے لیے ''بعد از مرگ سر کا خطاب'' وصول کریں۔

Marfat.com

پرویز مشرف حکومت کی جانب سے ملکہ برطانیہ کے اس اقدام کی مذمت نہیں کی گئی تاہم ان دنوں سابق وزیر اعلیٰ سندھ ڈاکٹر ارباب غلام رحیم کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہوا کہ انھوں نے شاتم رسول کو سر کا خطاب دینے پر ملکہ برطانیہ کے اس اقدامات کی پرزور الفاظ میں مذمت کی تھی۔ انھوں نے کہا تھا: ''شاتم رسول سلمان رشدی کو سر کا خطاب دینے سے تمام امت کے جذبات مجروح ہوئے ہیں، اب کسی بھی مسلمان کے لیے اپنے یا اپنے کسی جد امجد کے نام کے ساتھ سر کے خطاب کا استعمال ناقابل برداشت بن جاتا ہے، انھوں نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ ''ملکہ برطانیہ کے اس اقدام پر وہ ناموس رسالت ﷺ سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے سر کا خطاب برٹش حکومت کو واپس کردیں'' رشدی کو سر کا خطاب دیئے جانے کے بعد دین دوست دانشوروں کی رائے تو یہ ہے کہ پاکستان اور عالم اسلام کے وہ تمام شہری جن کے آباء واجداد کو قیام پاکستان سے قبل کسی بھی دور میں سر کا خطاب دیا گیا تھا، اس خطاب کی سند کو وہ اپنے ڈرائنگ رومز کے کارنس پر سجانے کی بجائے اپنے اپنے ملک کے برطانوی سفارت خانوں کو احتجاجی نوٹ کے ساتھ واپس کردیں۔ واضح رہے کہ اسلام میں توہین رسالت ﷺ ایک ایسا جرم ہے کہ جس کا مرتکب بہرطور واجب القتل ہے۔ اس باب میں بعض نام نہاد ماڈریٹ اور لبرل ''دینی سکالرز'' کا کردار انتہائی گھناؤنا ہے۔

آج بھی ان کی تلقین یہ ہے کہ عالم اسلام کے شہریوں کو اہانت رسالت مآب ﷺ ایسے سنگین اور ناقابل معافی جرم کو ٹھنڈے پیٹوں برداشت کر لینا چاہیے۔ آج بھی ہمارے ہاں بعض کیموفلاجڈ امریکی ومغربی ایجنٹ برداشت، رواداری اور کشادگی فکر ونظر کے نام پر ''وکیلان شاتم رسول'' بنے ہوئے ہیں۔۔۔ ان ڈالر پرست اور پاؤنڈ نواز سکالرز کا یہ شکوہ ملاحظہ کیجیے کہ ''کوئی شخص یا گروہ اگر ذرا بھی ان (مسلمانوں) کے خلاف مزاج بات کرے تو وہ فوراً مشتعل ہو کر اس سے لڑنے لگتے ہیں'' گویا ان کے نزدیک توہین رسالت ایک معمولی بات ہے۔ مسلمانوں کا سب سے بڑا اثاثہ عشق رسالت مآب ﷺ ہے۔ اگر کسی مسلمان کے دل کے آتش دان میں شان رسالت مآب ﷺ میں

Marfat.com

گستاخی کے جرم کے مرتکب انسان نما درندے کے خلاف نفرت کے جذبات شعلے بن کر نہیں بھڑکتے تو یقین کیجیے ایسے شخص کو مسلمان کہلوانے کا کوئی حق نہیں۔ وہ مسلمان نہیں حکیم الامت علامہ اقبال کے الفاظ میں راکھ کا ڈھیر ہے بلکہ اس سے بھی فروتر ہے:

در دلِ مسلم مقامِ مصطفیٰ است
آبروئے ما زنامِ مصطفیٰ است

(روزنامہ نئی بات، ۲۵ ستمبر ۲۰۱۲ء)

Marfat.com

توہین رسالت ﷺ کیخلاف لانگ مارچ کی ضرورت

..........................نوید مسعود ہاشمی

ایٹم بم بنا کر محسن پاکستان کا خطاب پانے والے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کہتے ہیں کہ ''پاکستان کے موجودہ حالات کو بہتر بنانے اور توہین رسالت ﷺ کے خلاف قانون سازی کے لیے لانگ مارچ کی تیاری کی جائے''، دوسری طرف امام کعبہ الشیخ صالح بن محمد الطالب نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا ہے کہ ''مذہب، پیغمبروں اور مقدس ہستیوں کی توہین کو قابل تعزیر جرم قرار دینے کے لیئے عالمی سطح پر قانون سازی کی جائے''۔ وزیر اعظم راجہ پرویز اشرف بھی کہتے ہیں کہ ''حضور ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی قطعاً برداشت نہیں لہٰذا توہین رسالت ﷺ کو عالمی سطح پر جرم قرار دیا جائے۔ امریکہ میں بننے والی ناپاک فلم اور ٹیری جونز جیسے شیطان پادری کے خلاف ابھی تک پاکستان میں احتجاج تھما نہیں۔ بلکہ روزانہ کی بنیاد پر ملک کے مختلف شہروں میں ہزاروں نوجوان بوڑھے اور بچے سڑکوں پر نکل کر امریکہ کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہرے کر رہے ہیں۔

کیونکہ ان مظاہروں میں کوئی توڑ پھوڑ اور جلاؤ گھیراؤ نہیں ہو رہا اس لیے الیکٹرانک چینلز کے ''کمانڈو نما کیمروں کی زد سے وہ بچے ہوئے ہیں۔۔۔ الیکٹرانک چینلز کے کیمرے آئیں یا نہ آئیں۔۔۔ میڈیا توجہ دے یا نہ دے اس کے باوجود پاکستان کے عوام کو ہر قیمت پر اپنا پر امن احتجاج اس وقت تک جاری رکھنا چاہیے۔۔۔ جب تک گستاخانِ رسول ﷺ کے خلاف عالمی سطح پر سخت قوانین بنا نہیں لیے جاتے۔

جمعۃ المبارک کے دن ہونے والے مظاہروں کے دوران جو بات سب سے زیادہ

Marfat.com

شدت سے محسوس کی گئی۔۔۔ وہ یہ ہے کہ ان لاکھوں مظاہرین کی قیادت کرنے کے لیے کوئی سرکردہ شخصیت سرے سے ہی موجود نہ تھی۔۔۔ مثلاً اگر میاں نواز شریف، لاہور، ابوالخیر محمد زبیر، سید منور حسن، علامہ ساجد نقوی، مولانا محمد احمد لدھیانوی کراچی، مولانا فضل الرحمٰن عمران خان اسلام آباد، اسفند یار ولی اور مولانا سمیع الحق پشاور میں سڑکوں پر نکلنے والے لاکھوں مظاہرین کی قیادت کرتے۔۔۔ تو امریکہ سمیت تمام صیہونی طاقتوں کو بڑا مضبوط پیغام دیا جاسکتا تھا۔۔۔ افسوس صد افسوس کہ ایسا نہ ہوسکا۔

لیکن اب بھی زیادہ نہیں بگڑا۔۔۔ سڑکوں پر ریڑھی لگانے والا ایک غریب دیہاڑی دار ہو، موچی ہو یا ملک کا وزیراعظم۔۔۔ اے این پی جیسی لبرل جماعت کے غلام احمد بلور سے لے کر امام کعبہ تک ہر سچا مسلمان امریکہ سمیت دیگر مغربی ممالک کی سرزمین پہ جاری توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور توہین قرآن پر سخت مضطرب اور پریشان ہیں۔۔۔ تو اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت تمام مسلمانوں کے ایمان کا محور و مرکز ہے۔۔۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان مسلمانوں کے ایمان کا مستقل جزو ہے۔۔۔ لیکن اگر امریکہ اور مغرب کی سرزمین پر بار بار مسلمانوں کے محور و مرکز پر تابڑ توڑ حملے کیے جائیں گے تو اس وقت غلام احمد بلور جیسا شخص بھی ایمانی غیرت سے مجبور ہو کر طالبان اور القاعدہ سے یہ کہنے پر مجبور ہو جائے گا۔۔۔ کہ وہ آگے بڑھیں اور گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دھرتی کو پاک کر ڈالیں۔۔۔ اے این پی جیسی لبرل جماعت کے ہم ستون کا یہ ''عاشقانہ انداز'' اس بات کو ظاہر کرنے کے لیے کافی ہے کہ حاجی بلور جانتے ہیں کہ اقوام متحدہ، یو این او، او آئی سی حتیٰ کہ دنیا کی ۵۵ اسلامی ملکوں کی حکومتوں میں سے کسی میں یہ جرأت نہیں ہے کہ وہ سام بیسائل یا ٹیری جونز جیسے ناپاک گستاخوں کو سزا کے عمل سے گزار سکیں۔۔۔ کیونکہ یہ سارے گستاخ اس امریکہ کی حفاظت اور سرپرستی میں ہیں کہ جس امریکی صدر اور وزیر خارجہ کی بے گناہی پر مشتمل اشتہارات پاکستان کے بعض ٹی وی چینلز پر چلائے جا رہے ہیں۔۔۔ الیکٹرانک چینلوں کی وہ اینکرنیاں اور اینکرز جو کہ سام بیسائل اور ٹیری جونز جیسے گستاخوں کے سرپرست ملک امریکہ کے خلاف

Marfat.com

پروگرام کرتے ہوئے۔۔۔جن کی زبانیں گنگ ہوجاتی ہیں۔

پوری دنیا میں ایک ارب سے زائد مسلمانوں کے شدید احتجاج کے باوجود امریکی حکمران ٹس سے مس نہیں ہوئے۔۔۔اور نہ ہی انھوں نے اپنی سرزمین پر رہنے والے امریکی گستاخوں کو انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کیا۔۔۔امریکہ کی اس ڈھٹائی کے خلاف کسی مخصوص متعصب اینکرانی اور اینکر کو ٹاک شو کرنے کی ہمت نہیں پڑتی، مگر۔۔۔ حاجی غلام احمد بلور نے گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سر لانے والے کو جو ایک لاکھ ڈالر دینے کا اعلان کیا ہے۔۔۔یہ ''اینکرانیاں'' اور ''اینکرز'' اس اعلان کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں گے۔۔۔اور حاجی بلور کو انتہا پسند اور نجانے کیا کیا القابات سے نوازیں گے، ان حالات میں۔۔۔ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے گستاخانہ فلم اور انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کے خلاف قانون بنانے کے لیے کراچی سے پشاور تک لانگ مارچ کا فیصلہ کیا ہے وہ انتہائی مستحسن فیصلہ ہے۔۔۔ڈاکٹر عبدالقدیر خان پاکستان کے ہر شخص کے لیے نہایت قابل احترام ہیں۔۔۔انہیں چاہیے کہ۔۔۔وہ سب سے پہلے تو اس لانگ مارچ کی تاریخ کا اعلان کریں۔۔۔اور پھر تمام سیاسی، غیر سیاسی، مذہبی، سماجی تنظیموں، سول سوسائٹی، این جی اوز صحافتی تنظیموں، مدارس اور سکول کالجز کے طلباء کے علاوہ مزدور یونینز دیگر سرکاری ملازمین کی انجمنوں، میڈیا مالکان سمیت ہر شعبہ ہائے زندگی کے افراد سے رابطے کرنے کے لیے۔۔۔وفود تشکیل دیں۔۔۔جو انہیں اس لانگ مارچ میں پوری ذمہ داری اور دیانتداری کے ساتھ بھرپور شریک ہونے کی دعوت دیں، توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لانگ مارچ میں اراکین پارلیمنٹ، اراکین سینٹ، صوبائی اسمبلیوں کے اراکین کے ساتھ ساتھ حکومتی وزیروں کو بھرپور شرکت کی دعوت دی جائے۔

اگر ڈاکٹر عبدالقدیر خان ان سب کو منظم کر کے پرامن لانگ مارچ کرنے میں کامیاب ہوگئے تو یہ ان کا قیادت سے محروم پاکستانی قوم پر دوسرا سب سے بڑا ''احسان'' ہوگا۔۔۔دینی مرکزی قیادت نے جمعہ کے دن ہونے والے احتجاج میں جس سرد مہری

Marfat.com

اورغفلت کا مظاہرہ کیا۔۔۔اس کو دیکھ کر ہزاروں مسلمان، مساجد کے علماء، خطباء اور دینی شعور رکھنے والے عام مسلمان ان سے نہایت بدظن ہوئے ہیں۔۔۔اگر ڈاکٹر عبد القدیر خان توہین رسالت ﷺ کے خلاف کسی لانگ مارچ کی کال دیں گے تو یہ ہزاروں اوران کے توسط سے لاکھوں عاشقان رسول ﷺ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی کال پر لبیک کہتے ہوئے ان کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں گے۔۔۔اس خاکسار نے جمعرات اور جمعہ کے دن راولپنڈی، اسلام آباد میں ہونے والے مظاہروں کو نہایت قریب سے دیکھا ہے۔۔۔ان ہزاروں اور لاکھوں کے مظاہروں کی قیادت مقامی علماء کرام اور تاجر رہنما کررہے تھے۔۔۔اور یہی حال تقریباً پورے ملک کا تھا۔۔۔کمال کی بات یہ ہے کہ مقامی علماء کرام اور تاجر رہنماؤں کی قیادت میں ہونے والے تمام مظاہرے پر امن تھے۔۔۔ہاں مگر توڑ پھوڑ اور جلاؤ گھیراؤ کا ذمہ دار کون ہے؟ اس کا انکشاف میں ان شاء اللہ آئندہ کسی کالم میں کروں گا۔

(روزنامہ اوصاف، ۲۵ ستمبر ۲۰۱۲ء)

Marfat.com

یوم عشق رسول ﷺ اور عمران خان

.......................ارشاد احمد عارف

عمران خان کی یہی ادا تو نوجوان نسل کو بھا گئی ہے۔ یوم عشق رسول ﷺ پر صف اول کی سیاسی قیادت میں سے صرف عمران خان ہی میدان میں نکلا دہشت گردی کا امکان بہت تھا اور امریکی ناراضگی کا اندیشہ بھی۔ پاکستان میں امریکی نمک خواروں کی مخالفت تو ڈھکی چھپی بات نہیں کہ یہ کم نصیب گستاخانہ فلم کے خلاف احتجاج پر سیخ پا ہیں اوبامہ اور ہیلری کلنٹن سے چار قدم آگے۔ امریکہ مسلمانوں کے غصہ اور احتجاج کو جائز قرار دیتا ہے یہ ٹولہ غلط اور غیر مفید۔ چہ بے خبر از مقام محمد عربی ﷺ است۔

یوم عشق رسول ﷺ نے اس قوم کے بلاشبہ بہت سے داخلی تضادات نمایاں کیے مثلاً سیاسی اور اخلاقی تربیت کی اسے سخت ضرورت ہے۔ انسانی جان کی حرمت اور قومی و نجی املاک کی حفاظت کے باب میں آج تک حکمرانوں، سیاستدانوں اور میڈیا نے عوامی شعور کی سطح بلند نہیں کی اور پرامن احتجاج کا سلیقہ نہیں سکھایا۔ توڑ پھوڑ، مار کٹائی، پولیس پر پتھراؤ اور جلاؤ گھیراؤ ہر احتجاجی تحریک کا وطیرہ رہا روک تھام کی سنجیدہ کوشش کبھی کسی نے نہیں کی۔ بے نظیر بھٹو کی شہادت پر سندھ اور ڈاکٹر ذوالفقار مرزا کے ایک بیان پر کراچی میں جو قیامت برپا ہوئی وہ کل کی بات ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ حکومت، انتظامیہ اور پولیس امن و امان برقرار رکھنے کے قابل نہیں رہی، کسی بڑے احتجاجی مظاہرے اور مشتعل ہجوم سے نمٹنا اس کے بس کی بات نہیں۔ کنٹینر لگانے، آنسو گیس کی شیلنگ، لاٹھی چارج اور بالآخر فائرنگ کے سوا اسے کچھ آتا ہی نہیں جبکہ سیاسی رہنما اب کارکنوں اور عوام کی

Marfat.com

قیادت نہیں کرتے ان کے پیچھے چلتے ہیں تا کہ بھاگ نکلنے میں آسانی رہے۔ مشکل وقت پر نکلنا اور عوام کی رہنمائی کرنا کسر شان سمجھتے ہیں۔

یوم عشق رسول ﷺ منانے کا اعلان وفاقی کابینہ نے کیا تائید مذہبی جماعتوں کے علاوہ تمام سیاسی لوگوں نے کی۔ میڈیا نے داد و تحسین کے ڈونگرے برسائے مگر یہ دن کیسے منایا جائے گا؟ یہ سوچنے کی توفیق کسی کو نہ ہوئی۔ حکومت، انتظامیہ اور پولیس نے سیاسی و مذہبی جماعتوں سے مشورہ تک نہ کیا۔ ریلیاں کب شروع ہو کر کہاں ختم ہوں گی؟ کون کون سے علاقے میں داخلہ ممنوع ہوگا اور ممنوعہ علاقوں میں مظاہرین کو داخلہ سے روکنے کی ذمہ داری کس کی ہوگی؟ حکومت اور انتظامیہ کہاں کہاں، کس کس لیڈر سے رابطے میں رہے گی؟ تاکہ ہجوم قابو میں رہے اور امن و امان کے لیے خطرہ نہ بنے مگر کسی نے قبل از وقت یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہ کی البتہ جب حکومت و انتظامیہ کی نا اہلی، پولیس کے روایتی اور فرسودہ انداز کار اور سیاسی قیادت کی کم ہمتی کی وجہ سے پر امن احتجاج خونی ہنگاموں میں بدل گیا اور تیرہ جانیں ضائع ہوئیں تو ساری ذمہ داری مذہبی تنظیموں اور عاشقان رسول ﷺ مظاہرین پر ڈال دی گئی۔ ٹی وی سکرینوں اور اخباری صفحات پر سیاپا برپا ہے کہ یوم عشق رسول ﷺ منانے اور گستاخانہ فلم کے خلاف مظاہروں کا فیصلہ ہی غلط تھا اور قوم کو پہلی بار پتہ چل رہا ہے کہ احتجاجی تحریکوں میں امن و امان قائم رکھنا اور لاکھوں کے اجتماعات میں چند شر پسندوں کی شناخت اور سرکوبی بھی مظاہرین کا فرض ہوتا ہے۔ حکومت، انتظامیہ اور پولیس کی ذمہ داری صرف مقدس امریکی دفاتر کی حفاظت ہے۔ قومی وسائل کو لوٹ مار اور عیش و عشرت یا بیان بازی حقیقت خرافات میں کھو گئی۔

چلو مان لیا کہ مذہبی رہنماؤں کو مظاہرین میں شامل شر پسند عناصر پر کڑی نظر رکھنے کی ضرورت تھی اور انسانی جانوں کے علاوہ نجی و سرکاری املاک کی حفاظت کے لیے اپنے رضا کاروں کو متحرک کرنا چاہیے تھا مگر جو سیاسی رہنما عوام میں مقبول، قیادت کے دعویدار اور حکمرانی کے حقدار سمجھے جاتے ہیں وہ اس تحریک کو بے قابو ہجوم کے سپرد کر کے خود اپنی

Marfat.com

آرام گاہوں تک کیوں محدود رہے۔ صدر، وزیر اعظم، صوبائی وزرائے اعلیٰ، اور ان کے وزراء کی فوج ظفر موج کیوں کونوں کھدروں میں دبک کر تماشا دیکھتی رہی۔ میاں نواز شریف ہمیشہ عوامی جذبات کا ساتھ دیتے ہیں مگر اس روز وہ کہیں دکھائی دیئے نہ سنائی۔ مسلم لیگ (ن) کے باقی لیڈر، پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ق)، ایم کیو ایم اور اے این پی کی صف اول کی قیادت کہاں غائب تھی؟ اپنی مقبولیت کے اظہار اور جاری ہنگامہ وفساد پر قابو پانے لیے میدان میں کیوں نہ نکلی؟ امریکہ کی ناراضگی کا خوف دامن گیر تھا یا پاکستان میں تحریک ناموس رسالت ﷺ پر ناک بھوں چڑھانے والے امریکی و یورپی گماشتوں کے سامنے سرخرو ہونے کا شوق پاؤں کی زنجیر بنا رہا؟

عمران خان بھی تو ہے جو اسلام آباد میں پرامن ریلی لے کر نکلا، دہشت گردی سے خوفزدہ کبھی نہیں ہوا۔ امریکہ و یورپ پرستی سے مرعوبیت اسے قریب سے چھو کر نہیں گزری اور بنیاد پرستی و مذہب نوازی کے پروپیگنڈے سے وہ ڈرتا نہیں۔ ملتان میں جاوید ہاشمی بھی عاشقان رسول ﷺ کے ساتھ رہا۔ اب اگر تحریک انصاف کے نوجوان اس بات پر اترائیں کہ صرف ان کا لیڈر بے خوف و نڈر ہے جان کی پروا، نہ امریکی خوشنودی کا خیال۔ اندرون ملک، جماعت مخصوص مذہب بیزار لابی کا منفی ردعمل تو کوئی اس دعویٰ کو رد کیسے کرے؟ اور کس منہ سے؟

اگر عمران خان کو قوم جذبات و احساسات کا ادراک اور اپنے عقیدہ و ایمان کی فکر ہے روز قیامت حضور سرور کائنات ﷺ کے سامنے سرخرو ہونے کا شوق بھی، تبھی وہ ایک مذہبی تحریک کا حصہ بنا تو دوسرے کیوں اس بارے میں نہیں سوچتے اور الزام تراشی کا ہدف ایک ایسی تحریک، کیوں؟ جو جذبہ عشق رسول ﷺ پر مبنی ہے اور دنیا بھر سے ایک ارب تیس چالیس کروڑ مسلمانوں کے ایمان کا حصہ۔

عمران خان کی طرح ہمارے مذہبی رہنماؤں اور راست فکر قلمکار کو منفی پروپیگنڈے سے مرعوب، احساس کرم کا شکار ہونے اور تاویل و وضاحت کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں۔ امن وامان کا قیام حکومت، انتظامیہ اور پولیس کی ذمہ داری ہے وہی ۲۱

Marfat.com

ستمبر کے المناک واقعات کی روک تھام کرتی، نہ کرسکی تو مجرم ہے۔قوم بالخصوص نوجوان نسل کی تربیت میں کوتاہی رہنمائی، مقبولیت اور حکمرانی کے دعویدار بڑبولے سیاستدانوں نے برتی اور وہی اخلاق بگاڑنے نوجوان نسل میں توڑ پھوڑ، ہنگامہ آرائی اور لاقانونیت کے جراثیم داخل کرنے کے ذمہ دار ہیں، وہ تمیں جانوں کے ضیاع کا ملبہ عاشقان رسول ﷺ پر ڈال کر ہرگز بری الذمہ نہیں ہوسکتے۔ بندر کی بلا طویلے کے سر ڈالنے والے قلمکار، دانشور اور اینکر پرسنز بھی ضرور سوچیں کہ ذمہ داری کس کی تھی اور قصوروار کون ہے؟ کیکر کاشت کس نے کیے اور خوش ذائقہ کھانے کے خواہش مند کون ہے؟

نوجوان نسل کو عمران خان کی یہی ادا بھا گئی ہے کہ وہ میدان سے بھاگتا ہے نہ اپنی غلطی، کوتاہی کمزوری کا ملبہ کسی دوسرے پر ڈالتا ہے۔ امریکہ اور عوام کو بیک وقت خوش کرنے کی سعی ناکام بھی نہیں کرتا۔

(روزنامہ جنگ، ۲۵ ستمبر ۲۰۱۲ء)

Marfat.com

اے خاصۂ خاصانِ رسل ﷺ

اسلام دشمنوں کے دلوں میں بغض وتعصب کے جو جھاڑ جھنکاڑ اگے ہوئے ہیں ،جمہوریت ،انسانی حقوق اور آزادیٔ رائے کے جھوٹے دعووں سے انہیں گل وگلزار یا باغ و بہار نہیں بنایا جا سکتا۔ بانی اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے خلاف عناد بھرا بولہبی جذبہ آج بھی طریقہ ہائے جدید سے اپنی سیاہ کاریوں کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ ابوجہل وابولہب کی معنوی اولاد کی گستاخیوں کا سلسلہ کسی دور میں بھی رکا نہیں ہے۔ یہ سلسلہ دور حاضر میں دراز ہو کر کبھی مذموم خاکوں ،کبھی توہین قرآن اور کبھی دلآزار فلموں کی صورت میں نمایاں ہوتا رہتا ہے۔ یہ دشمنان اسلام بخوبی آگاہ ہیں کہ مسلمانوں کو جو چیز سب سے زیادہ تکلیف دیتی ہے وہ قرآن اور صاحب قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی توہین ہے۔ چنانچہ دور اول سے چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی ستیزہ کار رہا ہے لیکن چراغ مصطفوی کے پروانے جان دے دے کر بھی چراغ مصطفوی کو روشن رکھے ہوئے ہیں۔

اس دور آخر سے چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

☆ ملعون راجپال نے توہین رسالت کی تو ملت اسلامیہ کا شیر غازی علم الدین اس پر جھپٹا اور چیر پھاڑ کے رکھ دیا۔

☆ مردود نتھو رام نے ہذیان بکا تو غازی عبدالقیوم نے اسے ابوجہل وابولہب کے پاس پہنچا دیا۔

☆ منحوس سوامی شردھانند نے دریدہ دہنی کی تو غازی عبدالرشید نے اسے جہنم واصل کر دیا۔

☆ محروم ازلی پالا مل نے اپنا متعفن منہ کھولا تو غازی محمد صدیق نے اسے موت کا

Marfat.com

رقص کرایا۔

☆ مکروہ کھیم چند، گنبد خضریٰ کی طرف منہ کر کے بھونکا تو غازی منظور حسین نے اس جہنمی کتے کو اس کے دیس پہنچا دیا۔

☆ چرن داس نے جب اپنے غلیظ منہ سے غلاظت اگلی تو غازی میاں محمد نے اس کے وجود کو ادھیڑ دیا۔

☆ چنچل سنگھ جب قصر نبوت کی طرف پھنکارا تو غازی عبد اللہ نے ایک ہی وار میں اسے ہاویہ میں پہنچ دیا۔

☆ رام گوپال نے زہر اگلا تو غازی مرید حسین اس پر رعد بن کر کڑکا اور نار جہنم میں پھینک دیا۔

المختصر! جب بھی کسی نے توہین رسالت یا توہین قرآن و اسلام کی، جوانمردی و جانثاری کا سورج بام قصر پر چمکا اور غیرت وحمیت اور عشق ومحبت کی ایک نئی داستان رقم ہو گئی۔ تاہم چند شیطان کے چیلے اور دنیا کے کتے ایسے بھی ہیں جنہیں ہنوز کسی علم الدین شہید کے خنجر یا پھر کسی قادری کی گولی کا نشانہ بننا ہے، یہ وہ افراد ہیں جو انسانیت کے چہرے پر بدنما داغ ہیں۔ مثلاً یورپی شہری سلمان رشدی جس نے "Satanic Verses" نامی کتاب لکھ کر غیرت مسلم کو للکارا، بنگلہ دیش کی ڈاکٹر تسلیمہ نسرین جس نے "Lajja" نامی ناول لکھ کر حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور قرآن پاک کی شان اقدس میں گستاخیاں کیں۔ کینڈا کی سوڈانی النسل گستاخ عورت ''ارشاد مانجی جس نے "What is the trouble with Islam?" لکھ کر شریعت اسلامی کا مذاق اڑایا، ڈنمارک کے اخبار 'جے پوسٹن' کا ایڈیٹر جس نے توہین آمیز خاکے شائع کر کے عالم اسلام کے دلوں کو تڑپایا اور ایک امریکی غلط النسل پادری ''ٹیری جونز'' جسے قرآن پاک سے ناحق بیر ہے اور اب مصری نژاد امریکی عیسائی ''نکولا بسیلے'' اور اس کا ساتھی ''سام بیسائل'' (Sam bacile) بھی اسی خنزیروں کے باڑے کے وہ دوسئور ہیں، جنہیں کوئی نہ کوئی غازی علم الدین شہید، غازی عبد القیوم شہید یا پھر ممتاز قادری بالآخر

Marfat.com

تلاش کر ہی لے گا اور ان کے گلے کاٹ کر ہی دم لے گا (انشاء اللہ تعالیٰ)

یہی نہیں ایک مرتبہ فرانسیسی جریدے ''چارلی ہیڈو'' کے ایڈیٹر نے شان رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں گستاخانہ خاکے شائع کر کے اپنے واجب القتل ہونے پر مہر ثبت کر دی۔ گویا اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے خلاف آج تمام عالم کفر یکجا ہے۔ یہ تمام مجرم ایسے ہیں کہ نہ تو انہیں محبان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم معاف کریں گے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ۔

حقیقت یہ ہے کہ گستاخ رسول کی ایک ہی سزا ہے اور وہ ہے، اس کا سر تن سے جدا ہونا چاہئے۔ ترکی میں خلیفہ سلطان عبدالمجید نے برطانوی سفیر کو اپنے دربار میں طلب کیا اور مخاطب ہوا کہ ''لندن کے تھیٹر میں ایک ایسا ڈرامہ دکھایا جانے والا ہے جس میں رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی توہین کا پہلو نکلتا ہے ہم چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے لئے باعث آزار یہ ڈرامہ نہ دکھایا جائے۔ تم اپنی حکومت کو اس بات سے باخبر کرو اور کل اس کا جواب دو''۔ اگلے روز برطانوی سفیر نے دربار حاضر ہو کر جواب دیا کہ ''اس ڈرامہ کی ٹکٹیں فروخت ہو چکی ہیں، حکومت کے لئے اسے بند کرنا ممکن نہیں ہے''۔ سلطان نے پُر جلال انداز میں قریب موجود تلوار پکڑ کر فضا میں بلند کی اور سفیر سے کہا ''اپنی حکومت کو بتا دو کہ اگر یہ ڈرامہ دکھایا گیا تو پھر برطانیہ اس کے لئے تیار رہے''۔ سلطان کا دھمکی آمیز پیغام سنتے ہی برطانوی حکمران لرز اٹھے اور شائقین کو ٹکٹوں کے پیسے واپس کر کے ڈرامہ دکھانے کی جرات نہ کر سکے۔ یہ اس وقت کی بات ہے، جب اسلامی خلافت نہ خلفاء راشدین کی طرح تھی، نہ عمر بن عبدالعزیز کی طرح اور نہ ہی ہارون الرشید کی طرح طاقتور تھی۔ بلکہ خلافت کے مرکز ترکی کو 'مرد بیمار'' کا نام دیا جانے لگا تھا، لیکن خلافت چونکہ مسلمانوں کی اجتماعی قوت کا نشان تھی، چنانچہ برطانیہ جیسی حکومت شان رسالت میں گستاخی پر مبنی تھیٹر دکھانے کی جرات نہ کر سکی۔ (کاش ہمارے حکمران زرداری یا عالم اسلام کا کوئی ایک حکمران بھی ایسی غیرت کا مظاہرہ کر سکے)

Marfat.com

اے مسلمان! کبھی تو تیرا یہ مقام تھا اور آج تیرا خون اتنا سستا ہو چکا ہے کہ 15 لاکھ تو صرف افغانستان میں شہید کر دیئے گئے، 5 لاکھ چیچنیا اور بوسینیا میں کیڑے مکوڑوں کی طرح مار دیئے گئے۔ عراق، فلسطین اور کشمیر کے اندر ہونے والا قتل عام اس کے علاوہ ہے۔ آج ہماری ایک ٹکے کی وقعت نہیں رہی، کیوں؟ اس لئے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے بے وفائی کی۔ ان سے تعلق کمزور کرلیا۔ چنانچہ بحیثیت فرد ہمارا زوال شروع ہوا جو بحیثیت قوم ہمارے زوال پر منتج ہوا۔

اے غلامان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! امریکہ وفرانس سے آج ایک مرتبہ پھر غیرت مسلم کو للکارا گیا ہے اور امام محمد علیہ الرحمہ کا یہ فتویٰ ہے کہ دو باتوں میں سے ایک ہی ہوسکتی ہے" دھرتی کے اوپر یا تو گستاخ رسول زندہ رہے یا پھر عاشق رسول"۔ اور حضور مفکر اسلام علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ" یہ کیونکر ممکن ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ناموس پر حملہ بھی ہو رہا ہو اور ہم جی بھی رہے ہوں، یا تو گستاخ کو مار کر دم لیں گے یا خود جان دے دیں گے"

رسول معظم، نبی محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عزت و ناموس پہ بھونکنے والے یہ کتے، فلمیں بنا کر حقائق کو مسخ کرنے اور ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن بالخصوص عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی توہین کرنے والے یہ امریکی بن مانس اور اخباروں میں کائنات کی بہترین اور مقدس ترین شخصیت کے خاکے شائع کر کے مزاق اڑانے والے یہ فرانسیسی خنزیر ذرا تاریخ کے آئینے میں اس واقعے کو دیکھیں۔

ایک منگول عیسائی سردار نے بہت بڑا اجتماع منعقد کیا اور ایک پادری کو اپنے مذہب کی تبلیغ کے لئے بلایا۔ اس پادری نے میدان خالی دیکھ کر (کہ سب عیسائی ہیں وہاں) حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی توہین شروع کر دی (نعوذ باللہ)۔ علامہ ابن حجر علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ قریب ہی ایک کتا بندھا ہوا تھا، اس نے بھونکنا شروع کر دیا۔ لوگوں نے کہا کہ تم نے مسلمانوں کے نبی کی توہین کی ہے، اس لئے اسے غصہ آگیا ہے۔ پادری نے کہا نہیں، یہ اعلیٰ نسل کا ہے، میرا ہاتھ اس کی طرف ہو گیا تھا، اس

Marfat.com

لئے غرا رہا ہے۔ پھر بدزبانی کا آغاز کیا۔ اس کتنے نے رسا تڑوایا، چھلانگ لگا کر اس ملعون پادری کی گردن سے لپٹ گیا اور تب جان چھوڑی جب اس کی جان نکال لی۔ ابن حجر لکھتے ہیں کہ اس واقعے کو دیکھ کر دس ہزار منگول دامن اسلام میں داخل ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ تو یوں بھی اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ناموس کی حفاظت کرا لیتا ہے۔ اگر کتا حرمت رسول کے معاملے میں اتنا غیرتمند ہو سکتا ہے تو جن کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں، جو ان کا کلمہ پڑھتے ہیں، جو اذان میں ان کا نام لیتے ہیں، جو ہر نماز میں ان پر درود بھیجتے ہیں، وہ کیونکر چپ رہ سکتے ہیں یا اس معاملے میں بے حسی کا مظاہرہ کر سکتے ہیں اور اگر کوئی خدانخواستہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی آل پاک کے حوالے سے بے حسی کا ارتکاب کرے گا تو اللہ و رسول کا عتاب اسے کہیں کا نہیں چھوڑے گا۔

اے پست سوچ رکھنے والے اقوام مغرب کے ذلیل لوگو! ہم تو وہ ہیں کہ ہمارے امام مالک علیہ الرحمہ نے چالیس سال سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روضہ پرانوار کے پاس بیٹھ کر درس حدیث دیا، لیکن ورق کے پلٹنے کی آواز بھی کبھی پیدا نہیں ہونے دی۔ (اور ہماری تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے) تو جو قوم اپنے نبی محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں ورق پلٹنے کی آواز پیدا نہیں ہونے دیتی، وہ کب برداشت کرے گی کہ دنیا کے پلید کتے، ان کے نبی محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روضۂ اطہر کی طرف منہ کر کے بھونکتے پھریں۔

الحمد للہ! تمام عالم اسلام متحد ہے۔ نیل کے ساحل سے تابخاک کاشغر، امت مسلمہ سراپا احتجاج ہے، مصر سے شروع ہونے والے مظاہرے پوری دنیا میں پھیل گئے ہیں۔ مراکش، سوڈان، تیونس، ایران، بنگلہ دیش، عراق، یمن اور پاکستان میں خیبر تا مہران ہونے والا احتجاج اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ حکومت پاکستان کی طرف سے ملک بھر میں 'یوم عشق رسول' منایا جانا اور صدر پاکستان کا رواں ماہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سالانہ اجلاس میں گستاخی پر مبنی فلم کا معاملہ اٹھانا بھی قابل ستائش ہے۔ او آئی سی کا توہین

Marfat.com

رسالت کو عالمی سطح پر جرم تسلیم کرنے کا مطالبہ بھی بجا ہے۔

آیئے، آ کر میں سب مل کر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کریں۔

اے خاصہءِ خاصان رسل وقت دعا ہے
امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے

اداریہ ماہنامہ الحقیقۃ (شیران اسلام)

Marfat.com

تقلیدِ یہود- کیوں اور کیسے؟

سلیم صافی..

یہ تو ہم سب جانتے اور مانتے ہیں کہ اس وقت دنیا کی مہار عملاً یہودیوں کے ہاتھ میں ہے۔ امریکہ، جرمنی، فرانس اور حتیٰ کہ روس جیسے ممالک بھی سیاسی، سفارتی، جنگی اور معاشی محاذوں پر کوئی ایسا قدم نہیں اٹھا سکتے جو یہودیوں یا ان کے ملک اسرائیل کے مفادات کے منافی ہو۔ ہولوکاسٹ کا براہ راست یہودیوں کے عقیدے، ان کی مقدس شخصیات اور کتابوں سے کوئی واسطہ نہیں۔ یہ ایک متنازع تاریخی واقعہ ہے جسے یہودی اپنے آپ کو مظلوم ثابت کرنے اور سیاسی و مذہبی مفادات کو یقینی بنانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اس کی تردید ان پر گراں گزرتی ہے اور اس کی تصدیق ان کے لیے فائدے کا موجب بنتا ہے۔ چنانچہ آج مغربی دنیا کے تمام ممالک جن میں جرمنی جیسا ملک، جس سے وہ واقعہ منسوب ہے، بھی شامل ہے، میں قانون سازی کے ذریعے ہولوکاسٹ سے انکار کو جرم قرار دیا گیا ہے لیکن دوسری طرف مسلمانوں اور خود مغربی اکثریت یعنی عیسائیوں کی مقدس کتابوں، پیغمبروں اور شعائر کا مذاق اڑانا کوئی جرم نہیں بلکہ جو بھی اس قبیح فعل کا ارتکاب کرتا ہے تو آزادی اظہار کے نام پر مغربی ممالک کی حکومتیں، سول سوسائٹی اور میڈیا ان کے دفاع کے لیے آگے آجاتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ یہودیوں نے یہ حیثیت کیسے حاصل کی؟ کیا دنیا میں ان کی تعداد زیادہ ہے؟ نہیں، کیونکہ دنیا میں ان کی تعداد تقریباً ۱۳ ملین ہے جبکہ مسلمان ڈیڑھ ارب اور عیسائی دو ارب سے زیادہ ہیں۔ دنیا میں یہودیوں کی اکثریت کا حامل صرف ایک ملک یعنی اسرائیل ہے

Marfat.com

جبکہ مسلمان ممالک کی تعداد پچاس سے زیادہ ہے۔ کسی مغربی ملک میں بھی یہودیوں کی تعداد مسلمانوں یا عیسائیوں سے زیادہ نہیں۔ خود امریکہ میں عیسائی ۷۶ فیصد، مسلمان اعشاریہ ۶ فیصد اور یہودی (6214569) اعشاریہ ایک فیصد ہیں۔ فرانس میں تقریباً ساڑھے چھ لاکھ (641000)، کینیڈا میں ساڑھے تین لاکھ (360283)، روس میں تقریباً تین لاکھ (250000)، برطانیہ میں تقریباً تین لاکھ (306876)، اور جرمنی میں تقریباً دو لاکھ (200977)، یہودی بستے ہیں۔ فرانس میں ان کی آبادی کا تناسب ۲ فیصد، کینیڈا میں ایک اعشاریہ ایک فیصد، روس میں اعشاریہ ۶ فیصد، برطانیہ میں اعشاریہ ۵ فیصد اور جرمنی میں اعشاریہ ۳ فیصد ہے یعنی امریکہ، فرانس اور کینیڈا کے علاوہ باقی مغربی ممالک میں ان کی آبادی کی شرح ایک فیصد سے بھی کم ہے۔ جب آبادی بھی زیادہ نہیں تو پھر کیا دنیا پر ان کی گرفت کی وجہ ان کی بہادری یا احتجاج ہے؟ تحقیق کے نتیجے میں اس کا جواب بھی نفی میں ملتا ہے۔ یہودی محنتی اور مشنری بلا کی حد تک ہیں لیکن ان کا شمار دنیا کی بزدل اقوام میں ہوتا ہے۔ اسرائیل کے سوا دنیا کے کسی خطے میں یہودیوں نے بندوق نہیں اٹھائی۔ اسرائیل میں بھی بندوق صرف حکومت کے پاس ہے۔ ماضی قریب میں کبھی ان کو لندن، پیرس، ٹورنٹو، برلن یا واشنگٹن کی سڑکوں پر مارچ کرتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ امریکہ، برطانیہ، فرانس، جرمنی اور کینیڈا وغیرہ میں وہ دیگر مذاہب کے لوگوں کی بہ نسبت زیادہ قانون کا احترام کرنے والے سمجھے جاتے ہیں۔ واحد وجہ جو مجھے یہودیوں کے اس اثر و رسوخ کی نظر آئی وہ ان کا اتحاد اور محنت ہے۔ یہودی لبرل ہو یا رجعت پسند، مغربی ہو یا ایشیائی، کالا ہو یا سفید، کسی ایک فرقے کا ہو یا دوسرے کا، سب ایک دوسرے کو سپورٹ کرتے ہیں۔ ان کی ترقی اور دنیا پر گرفت کی وجہ یہ نظر آتی کہ انھوں نے تعلیم اور کاروبار کو اپنا ہتھیار بنا رکھا ہے اور ان دونوں میدانوں میں کمال حاصل کرنے کے ذریعے انھوں نے مغربی دنیا کی سیاست، سفارت اور میڈیا کے میدانوں کی مہار بھی اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ اس وقت کم وبیش تمام عالمی مالیاتی اداروں میں یہودی اہم پوزیشنوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ کئی ممالک میں یہودی اہم حکومتی

Marfat.com

مناصب پر فائز رہتے ہیں لیکن چیخنا چلانا تو دور کی بات ہے بعض اوقات وہ اپنا یہودی ہونا بھی ظاہر نہیں کرتے۔ امریکہ میں ان کی آبادی ۲ اعشاریہ آٹھ فیصد ہے لیکن یہاں پر مختلف میدانوں میں کارہائے نمایاں سرانجام دینے کی بنیاد پر نوبل پرائز جیتنے والوں میں ۳۷ فیصد یہودی ہیں یعنی اپنی آبادی کی تناسب سے اٹھارہ گنا زیادہ نوبل پرائز انھوں نے حاصل کیے ہیں۔ امریکہ کے سوسینیٹروں میں سے اس وقت ۱۳ یہودی ہیں۔ اسی طرح ایوان نمائندگان میں یہودی ممبران کی تعداد ۲۷ ہے۔ اس ملک کی اہم کارپوریشنوں میں سے سات اعشاریہ سات فیصد کے بورڈز یہودیوں کے قبضے میں ہیں۔ اسٹاک ایکس چینجز میں انڈیکس کا ریموٹ کنٹرول عموماً یہودی سرمایہ داروں کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ ہالی ووڈ کی اہم کمانڈنگ پوزیشنیں بھی ان کے پاس ہیں۔ امریکی میڈیا کے اہم اداروں مثلاً سی این این، اے بی سی نیوز، واشنگٹن پوسٹ اور نیویارک ٹائمز جیسے اداروں پر انھوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ یہی حکمت عملی یہودیوں نے تمام مغربی اور ترقی یافتہ ممالک میں اپنائی ہوئی ہے اور کم و بیش ہر جگہ وہی حیثیت حاصل کر لی ہے جو امریکہ میں ان کو ملی ہوئی ہے حتیٰ کہ روس جیسے ملک میں بھی وزیر خارجہ تک کے اہم عہدے تک یہودی پہنچے۔ یہی وجہ ہے کہ اقلیت میں ہو کر بھی وہ اکثریت کو اپنے اشاروں پر نچا رہے ہیں۔ آج کسی بھی فورم پر یہودیوں کے مفادات کی بات ہو تو مذکورہ تمام ممالک کی حکومتیں ان کے لیے کمربستہ ہو جاتی ہیں اور میڈیا ان کے حق میں طوفان اٹھا دیتا ہے۔ اسی طرح مذکورہ ممالک کی حکومتیں یہودیوں کے خلاف کوئی قدم اٹھانے کی جرأت نہیں کر سکتیں اور اگر عرب دنیا میں ان کے خلاف کوئی جائز قدم بھی اٹھانا چاہے تو پوری مغربی دنیا اسرائیل اور یہودیوں کی پشت پر کھڑی ہو جاتی ہے۔

اس وقت دنیا میں یہودی کے مقابلے میں ایک ہزار ایک سو چودہ (1114) مسلمان موجود ہیں لیکن مسلمان مار کھا رہے ہیں اور یہودی انھیں عیسائیوں یا پھر خود ایک دوسرے کے ہاتھوں مار پڑوا رہے ہیں۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کے پیغمبروں کی توہین روز کا معمول بن گیا ہے لیکن یہودیوں کے ہولوکاسٹ کا کوئی ذکر نہیں کر سکتا۔ خود

Marfat.com

عیسائیوں کی اکثریت کو بھی یہودی زہر لگتے ہیں لیکن بادل نخواستہ وہ بھی ان کی خدمت گزاری پر مجبور ہیں۔ کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ احتجاج اور توڑ پھوڑ کے ذریعے اپنی معیشت اور معاشرت کو مزید تباہ کرنے کی بجائے مسلمان اس معاملے میں یہود کی تقلید کریں تاکہ مستقبل میں کوئی ملعون ان کے پیغمبر ﷺ کی توہین کی جرأت نہ کرسکے۔

چند توصیفی کلمات اسلام آباد کے عاشقان رسول ﷺ کے لیے:

اسلام آباد کے چند نوجوانوں نے سوشل میڈیا کے ذریعے مہم چلا کر گذشتہ روز اپنے جیسے دو تین درجن جوانوں کو اکٹھا کیا۔ وہ پھر سڑکوں اور گلی کوچوں میں نکل پڑے اور جمعہ کے روز ہونے والے پرتشدد مظاہروں کے دوران جو گند پھیل گیا تھا، اس کو صاف کیا۔ اسی طرح جہاں جہاں ممکن تھا انھوں نے توڑ پھوڑ سے متاثر ہونے والے سائن بورڈوں اور پھاٹکوں کو بھی درست کرنے کی کوشش کی۔ میرے نزدیک یہی اصل عاشقان رسول ﷺ تھے کیونکہ ہمارے رسول ﷺ نے ہی صفائی کو نصف ایمان قرار دیا ہے اور آپ ﷺ ہی نے تخریب کاری سے منع کر کے تعمیر کا حکم دیا ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ یہ کام اللہ اور رسول ﷺ کے نام پر سیاست کرنے والی سیاسی جماعتیں کرتیں۔ اللہ نے ہمیں یہ دن بھی دکھانے تھے کہ اس کے رسول ﷺ کے نام لیوا توڑ پھوڑ کریں گے اور بظاہر لبرل تصور کیے جانے والے پاکستانی نوجوان اس کا ازالہ کریں گے۔ پیغمبر ﷺ کی وراثت کے دعویدار گند پھیلائیں گے اور بے ریش اور بے پردہ لڑکے اور لڑکیاں آکر اسے صاف کریں گے۔

(روزنامہ ''جنگ''، ۲۵ ستمبر ۲۰۱۲ء)

Marfat.com

امریکی سفارتخانے تشدد کا نشانہ کیوں بنتے ہیں؟

(پہلی قسط)

....تنویر قیصر شاہد

مسلمانوں کی معصومیت کے زیر عنوان ملعون امریکی شہری نکولا بیسلے نے فلم بنا کر جس بے حیائی سے توہین رسالت کا ارتکاب کیا ہے اس کا فطری نتیجہ یہی نکلنا تھا جس کے مناظر ہم دنیا بھر میں دیکھ رہے ہیں۔ عالم اسلام کے جملہ مسلمانوں نے محبت رسول ﷺ میں بجا طور پر فوری ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ وطن عزیز میں بھی 21 ستمبر کو یوم عشق رسول ﷺ منا کر بروقت اللہ کے آخری رسول ﷺ سے گہری محبت اور بدبخت امریکی فلمساز کے خلاف نفرت کا اظہار کیا گیا ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ بعض شرپسندوں کی مفسدانہ کاروائیوں کی وجہ سے تقریباً دو درجن معصوم مسلمانوں کا خون کر دیا گیا۔ سینکڑوں افراد زخمی ہوئے اور مبینہ طور پر آٹھ ارب روپے کا نقصان پہنچا۔ امریکی صدر باراک اوباما نے بھی شرانگیز فلم اور اس کے بنانے والے کی مذمت کی اور یہ بھی کہا ہے کہ فلم کے خلاف عالم اسلام میں ظہور پذیر ہونے والے مظاہرے فطری ردعمل ہیں لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا امریکی حکومت کا فلم اور فلمساز سے کوئی ناطہ نہیں ہے۔ امریکہ اپنی برات ظاہر کرنے کیلئے اخبارات و ٹیلی ویژن پر اشتہارات بھی دے رہا ہے۔ ہمیں اس پہلو پر بھی توجہ دینی چاہیے کہ زبان کی بھی اپنی اہمیت ہوتی ہے لیکن حیرت انگیز سوال یہ ہے کہ دنیا میں جب بھی کوئی بڑا ہنگامہ یا فساد پھوٹتا ہے سب سے پہلے امریکی سفارت خانے ہی خصوصاً اس کا ہدف اور نشانہ کیوں بنتے ہیں؟ امریکہ میں بننے والی گستاخانہ فلم کے سانحہ نے اس سوال کو مزید اہمیت دے ڈالی ہے۔ یہاں ہم سب سے پہلے تو گزشتہ نصف

Marfat.com

صدی کے دوران دنیا بھر میں امریکی سفارتخانوں پر ہونے والے حملوں کی نوعیت جانیں گے اور پھر اس سوال کے جواب کا کھوج لگانے کی کوشش کریں گے کہ ان حملوں کی وجوہ کیا ہوسکتی ہیں؟

ساٹھ کے عشرے میں وسطی افریقہ کا ملک گابون، جس کا دارالحکومت لبریول ہے۔ میں واقع امریکی سفارت خانہ امریکہ سے ناراض گابونی عوام اور شدت پسندوں کے غصے کا ہدف بنا۔ اس وقت القاعدہ کا وجود تھا نہ کہیں طالبان نظر آتے تھے لیکن اس کے باوجود امریکی سفارت خانے پر حملہ کر دیا گیا۔ 5 تا 8 مارچ 1964 کو گابون کے حکمرانوں کا تختہ الٹنے کی کوششیں کی جارہیں لیکن سب ناکام ہوگئیں۔ اس ناکامی کے فورا بعد لبریول میں بروئے کار امریکی سفارتخانے کو دھمکیاں ملنی شروع ہوگئیں۔ پانچ مارچ 1964 کو تقریبا سوا آٹھ بجے صبح جب امریکی سفارتخانے کے باہر ایک بم پھٹا تو اس وقت سفارتخانہ خالی ہوچکا تھا تاہم اس بم نے سفارتخانے کی شیشے کی کئی کھڑکیوں کو کرچی کرچی کر دیا۔ تین دن بعد 8 مارچ کی شام امریکی سفارتخانے سے تقریبا پچاس فٹ دور ایک اور بم دھماکے سے پھٹا لیکن اس نے کوئی مالی نقصان پہنچایا نہ کوئی شخص زخمی ہوا تاہم یہ واقعہ افریقہ میں عالمی تاریخ سفارت کاری میں ایک اہم باب رقم کرگیا۔

ہم جانتے ہیں کہ ساٹھ ہی کے عشرے میں امریکہ اور ویت نام کے درمیان گھمسان کی جنگ لڑی گئی۔ (یہ جنگ دراصل 1955 تا 1975 جاری رہی) اس جنگ میں امریکیوں کے ہاتھوں اگر ویت نام کے لاکھوں سویلین اور فوجی مارے گئے تو مرنے والے امریکی فوجیوں کی تعداد بھی ہزاروں میں تھی۔ اس کا کچھ اندازہ امریکی ریاست ورجینیا میں آرلنگٹن کے فوجی قبرستان میں دور تک پھیلی قبروں کی تعداد سے لگایا جاسکتا ہے۔ امریکہ نے آج تک امریکہ ویت نام جنگ میں مرنے والے امریکی فوجیوں کی صحیح تعداد کسی کو نہیں بتائی۔ ویت نامی اس زمانے میں ظاہر ہے امریکہ کے بے پناہ مخالف تھے۔ چنانچہ 31 جنوری 1968 کی شب ویت نامی گوریلاؤں نے سائیگان میں قائم امریکی سفارتخانے کی بیرونی دیوار میں ایک ہلاکت خیز بم نصب کرکے اسے ریزہ ریزہ کر

Marfat.com

دیا اور سفارتخانے کے اندر واقعہ امریکی فوجیوں کو گھیر بھی لیا۔ ساری رات فریقین کے درمیان خونی جنگ کا طبل بجتا رہا صبح 9 بجے کے قریب امریکیوں نے ویت نامی حملہ آوروں کو بھگا دیا اور سفارتخانہ محفوظ بنالیا لیکن اس سانحہ کی وجہ سے ویت نام میں امریکی مفادات کو سخت نقصان پہنچا۔

70 کے عشرے کے آخر میں ایران کے دارالحکومت میں بروئے کار امریکی سفارتخانے پر ایرانی طلباء نے جس قوت و طاقت سے حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا تھا اس سانحہ کی بازگشت پوری دنیا میں سنائی دی گئی تھی۔ ایران کے آخری بادشاہ رضا شاہ جسے اپنی پہلوی سلطنت وشہنشاہیت پر بہت غرور تھا کو امریکہ کی بھرپور مدد حاصل تھی۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ یہ امریکہ اور برطانیہ تھے جنہوں نے سازشیں کر کے رضا شاہ پہلوی کو ایران پر مسلط کیا تھا۔ یہ شخص تقریبا چالیس برس حکمرانی کے مزے لوٹتا رہا۔ اپنی بادشاہت کو قائم ودائم رکھنے کے لئے اس نے اپنی عوام پر ہر وہ ظلم وتشدد ڈھایا جو اس کے بس میں تھا لیکن اس کے باوجود امریکہ اور مغربی ممالک اس کی مسلسل سپورٹ کرتے رہے۔ اگر ہم پولینڈ کے مشہور صحافی ریشارد کا پوشنسکی کی معرکہ آرا کتاب shah of shahs پاکستان کے معروف دانشور ادیب جناب مختار مسعود کی نہایت دلکش کتاب لوح ایام کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ شاہ ایران کے مظالم کس قدر اذیت ناک تھے اور اسے امریکی اشیرباد کہاں تک حاصل تھی۔ 1979 میں امام آیت اللہ روح اللہ خمینی اور ان کے پیروکاروں نے اس باجبروت شہنشاہ اور اس کی خوں آشام شہنشاہیت کا خاتمہ کر دیا۔ اس بے نظیر کامیابی کے بعد ایرانی عوام اور ایرانی طالب علم تہران میں واقع امریکی سفارتخانے کو سنگین نظروں سے گھور رہے تھے۔ چنانچہ 4 نومبر 1979 کی صبح ساڑھے چھ بجے تہران یونیورسٹی کے سینکڑوں طلباء نے امریکی ایمبیسی پر دھاوا بول دیا۔ انہوں نے پہلے امریکی سفارت خانے کے گرداگرد پھیلی تہ در تہ خاردار دیوار کاٹی اور پھر اللہ اکبر اور مرگ امریکہ کے نعرے لگاتے ہوئے اندر گھس گئے۔ یہ سفارت کاری تاریخ کا سب سے نمایاں سانحہ تھا۔ طلباء نے سفارتخانے کا محاصرہ کر کے اس کے اندر موجود

Marfat.com

52 امریکیوں کو یرغمال بنالیا۔ یہ محاصرہ اور یرغمالیت مسلسل 444 دنوں تک جاری رہا۔ اس دوران امریکہ نے اپنے جنگی ہیلی کاپڑوں کے ذریعے یرغمالیوں کو رہا کرانے کے لئے ایک خطرناک آپریشن کیا لیکن ناکام رہا۔ الٹا اس آپریشن میں آٹھ امریکی فوجی مارے گئے۔ امریکی سفارتخانے پر حملے کے اس واقعہ نے امریکی صدر کارٹر کو انتخابات میں شکست دے ڈالی۔ کارٹر کی جگہ جب رونالڈ ریگن برسر اقتدار آئے تو ان کی طرف سے ترلامنت کرنے کے بعد ایران نے 20 جنوری 1981 کو تمام امریکی یرغمالیوں کو رہا کر دیا۔ تب سے اب تک ایران اور امریکہ کے درمیان ایک نہ ختم ہونے والی مخاصمت جاری ہے۔

ایک تو 21 ستمبر 2012 کو یوم عشق رسول مناتے ہوئے اسلام آباد میں امریکی سفارتخانے پر اور اس سے دو تین روز قبل کراچی اور پشاور میں امریکی قونصل خانوں پر پاکستان کے ناراض عوام نے (امریکہ میں ملعون نکولا بیسلے اور اس کے ساتھیوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی توہین کرنے والی فلم بنائی ہے) کئی دھاوے بولے ہیں لیکن ان تازہ واقعات سے قبل بھی پاکستان میں بروئے کار امریکی سفارت خانے پر حملہ ہو چکا ہے۔ یہ واقعہ بائیس نومبر 1979 کو پیش آیا تھا۔ ان دنوں سعودی عرب میں ایک سانحہ پیش آیا کہ ایک شخص نے مکہ میں حرم شریف کے اندر اسلحے کے زور پر کئی افراد کو یرغمال بنا لیا اسی دوران کسی ریڈیو نے یہ خبر نشر کر دی کہ امریکہ نے مسجد الحرام پر بمباری کر دی ہے۔ اس خبر کے نشر ہوتے ہی سینکڑوں پاکستانی طلباء نے امریکی سفارتخانے پر بلہ بول دیا اور چند ہی لمحوں میں اسے نذر آتش بھی کر دیا۔ دو امریکی بھی ہلاک کر دیئے گئے۔ بعد ازاں معلوم ہوا کہ یہ خبر سرے سے ہی غلط تھی لیکن اس غلط فہمی نے پاک امریکہ تعلقات کو بہت نقصان پہنچایا۔

اسی غلط فہمی سے متاثر ہو کر لیبیا کے دارالحکومت میں واقع امریکی سفارتخانے پر 2 دسمبر 1979 کو حملہ کر کے اسے مکمل طور پر خاکستر کر دیا گیا۔

روزنامہ ایکسپریس 24 ستمبر 2012

Marfat.com

خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی ﷺ

فریحہ ادریس.........................

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روحِ محمد اس کے بدن سے نکال دو

یہ چند سال پہلے کی بات ہے جب یورپ میں ڈینش کارٹون کا فتنہ پیدا ہوا تھا اس وقت میں ایک برطانوی اخبار کے لیے کام کر رہی تھی، ایک روز اخبار کے ایڈیٹر نے مجھے کہا کہ فریحہ یہ بات آج تک میری سمجھ میں نہیں آئی کہ مسلمان چاہے کتنا بھی تعلیم یافتہ ہو، انتہائی لبرل اور ماڈرن ہو، ساری زندگی یورپ میں گزاری ہو، اس کی گفتگو اور رہن سہن میں چاہے اسلام کی کوئی جھلک بھی دکھائی نہ دیتی ہو مگر جب بھی رسول کریم ﷺ کا نام آتا ہے وہ بالکل ایک انتہا پسند مسلمان بن جاتا ہے۔

میں نے اپنے ایڈیٹر کو یہ بات سمجھانے کی بہت کوشش کی کہ ہمارے مذہب کا وجود اور بقاء صرف رسول پاک ﷺ کی ذات مبارک کی بدولت ہے۔ ہم مسلمان چاہے دنیا کے کسی گوشے میں بھی کیوں نہ بستے ہوں، ناخواندہ ہوں یا انتہائی تعلیم یافتہ، غریب ہوں یا بہت دولتمند، ماڈرن ہوں یا انتہائی دقیانوسی خیالات کے مالک۔ مگر نبی پاک ﷺ ہمارے لیے اپنے ماں باپ، اپنی اولاد اور دنیا کی ہر شے سے بڑھ کر محبوب اور واجب الاحترام شخصیت ہیں۔ مگر وہ میری بات پر قائل نہ ہوسکا، ہم مسلمان اپنے نبی پاک ﷺ سے کس قدر محبت کرتے ہیں یہ بات کسی یورپین کی سمجھ میں آ ہی نہیں سکتی کیونکہ بقول علامہ اقبال:

ڈھونڈ رہا ہے فرنگ عیشِ جہاں کا دوام
وائے تمنائے خام، وائے تمنائے خام

Marfat.com

مغرب والے تو یہ نہیں سمجھ سکتے مگر ہمارے کچھ انتہائی روشن خیال اور لبرل حلقے بھی جو کہ عیش جہاں ہی کو زندگی کا حاصل سمجھتے ہیں، وہ بھی یہ واویلا کررہے ہیں کہ ہمیں یورپ کی آزادی اظہار آڑ میں توہین رسالت ﷺ کرنے پر چپ چاپ بیٹھ جانا چاہیے اور احتجاج نہیں کرنا چاہیے۔ان کے لیے علامہ اقبال کی زبان میں عرض ہے کہ

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی ﷺ

آج سے بارہ سو سال پہلے جب خلیفہ ہارون الرشید نے امام مالک سے گستاخ رسول ﷺ کے لیے حکم دریافت کیا تو امام مالک نے فرمایا: ''**ما بقاء الأمة بعد شتم نبیها؟**''، اس امت کے باقی رہنے کا کیا جواز ہے کہ جس کے نبی کی توہین کردی جائے۔ اسی لیے امت مسلمہ اپنی ہر ذلت ورسوائی برداشت کرسکتی ہے مگر اپنے نبی پاک ﷺ کی ذات مبارک کی جانب اٹھنے والی ایک انگلی بھی برداشت نہیں کرسکتی اس لیے احتجاج تو ہوگا ہر حال میں ہوگا، علمی سطح پر احتجاج ہونا چاہیے۔

حکومتی سطح پر امریکہ سے احتجاج اور عوامی سطح پر پُر امن احتجاج ضرور ہونا چاہیے اور اس احتجاج کی قیادت حکومت کو کرنی چاہیے تھی تا کہ لوگوں میں یہ احساس نہ پیدا ہوتا کہ ان کی حکومت خاموش تماشائی بنی بیٹھی ہے۔

جمعہ کے احتجاج میں جو کچھ ہوا وہ شرمناک ہے، مگر قابل غور بات یہ ہے کہ اسلام آباد اور پورے پنجاب میں کوئی ہلاکت نہیں ہوئی، سب سے زیادہ تشدد، لوٹ مار اور ہلاکتیں حکومت کے اپنے صوبے سندھ کے شہر کراچی میں ہوئیں۔ دوسرے نمبر پر پشاور رہا جہاں حکومت کی اتحادی اے این پی کی حکومت ہے۔

سب سے حیرت بات یہ ہے کہ جن رہنماؤں نے اس ہڑتال اور احتجاج کا اعلان کیا تھا وہ سب احتجاج والے دن غائب تھے اور جمعہ کے دن رہنماؤں کے بغیر لوگوں کا ایک بپھرا ہوا ہجوم تھا جو اپنے راستے میں آنے والی ہر شئے کو توڑتا پھوڑتا چلا گیا۔ یہ احتجاج صرف مذہبی نہیں تھا بلکہ اس کے اندر سماجی ناانصافی، دولت کی غیر منصفانہ تقسیم اور غیر یقینی

Marfat.com

مستقبل کا خوف بھی تھا، ان مظاہروں کی خاص بات یہ تھی جو میں نے خود اسلام آباد میں ہونے والے مظاہرے میں اپنی آنکھوں سے دیکھی کہ اس میں نوے فیصد نوجوان نسل سے رکھتے تھے۔ جن کا غصہ دیکھنے والا تھا اس لیے جو کچھ ہوا اس لیے جو کچھ ہوا اس پر حیرت نہیں چاہیے مگر یہ لمحہ فکریہ ہے کہ بے سمت نوجوان نسل کے اندر پکتا ہوا یہ لاوا جس کی صرف ایک جھلک ہم سب نے جمعہ کے روز دیکھی، کہیں یہ پھٹ پڑا تو اپنے ساتھ سب کچھ بہا کر لے جائے گا۔ اگر حکومت یہ سمجھ رہی ہے کہ بات ختم ہوگئی ہے تو یہ اس کی غلط فہمی ہے، اس لیے حکومت کو اس مسئلے پر زبانی کلامی احتجاج سے بڑھ کر امریکہ سے ٹھوس اقدامات کا مطالبہ کرنا ہوگا۔ اگر وزیر اعظم اور صدر مملکت اس عوامی احتجاج سے پہلے ہی گستاخانہ فلم پر امریکہ سے بھرپور احتجاج کرتے تو شاید عوام کا ردعمل بھی اتنا شدید نہ ہوتا۔

اس احتجاج نے یہ بات تو ثابت کردی ہے کہ اس گستاخانہ فلم کے خلاف پاکستان کے عوام کتنے مشتعل ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا صرف احتجاج کرنے سے اسلام کی توہین کا یہ گستاخانہ عمل رک جائے گا۔ کیا اب وقت نہیں آیا کہ اسلام کی توہین روکنے کے لیے یورپی ممالک اور امریکہ پر اسلامی ممالک کی جانب سے دباؤ ڈالا جائے کہ جس طرح انھوں نے مٹھی بھر یہودیوں کے مذہب کے تحفظ کے لیے قانون بنائے ہیں، اسی طرح دنیا کے سوا ارب سے زیادہ مسلمانوں کے مذہب کی توہین روکنے کے لیے بھی قوانین بنائے جائیں۔ جرمنی میں یہودی صرف ایک لاکھ انیس ہزار ہیں جب کہ مسلمانون کی تعداد تینتالیس لاکھ ہے۔ مگر جرمنی میں یہودیت کی توہین اور دوسری جنگ عظیم میں ان کے قتل عام کا انکار کرنے کے خلاف 1985ء میں ایک قانون بنایا گیا، جس میں 1994ء میں ترمیم کی گئی۔ اس قانون کے تحت نازی علامات استعمال کرنا، یہودی مذہب کے خلاف بولنا یا تحریر کرنا اور یہودیوں کے قتل عام سے انکار کرنا جرم ہے۔ اس جرم کی سزا پانچ سال تک قید ہے۔ فرانس میں یہودیوں کی تعداد صرف پانچ لاکھ ہے جبکہ مسلمان پچاس لاکھ ہیں۔ فرانس میں یہودی مذہب کی توہین کے خلاف 1984ء میں قانون بنایا گیا۔ اس قانون میں 1990ء میں ترمیم کی گئی۔ 2003ء میں اس قانون

Marfat.com

میں مزید ترمیم کر کے سزا میں مزید اضافہ کیا گیا۔ اس قانون کی خلاف ورزی پر ایک سے تین سال تک قید کی سزا ہے۔

اٹلی میں یہودیوں کی تعداد صرف 28 ہزار ہے جبکہ مسلمانوں کی تعداد پندرہ لاکھ سے زیادہ ہے۔ اٹلی کی پارلیمنٹ نے 1967ء میں یہودیت کی توہین کے خلاف آرٹیکل آٹھ منظور کیا۔ اس قانون کے تحت یہودیوں کے قتل عام کا انکار اور ان کی توہین کرنا جرم ہے۔ اس جرم کی سزا تین سے بارہ سال تک ہوسکتی ہے۔ برطانیہ میں آباد یہودی دو لاکھ بانوے ہزار ہیں جبکہ مسلمانوں کی تعداد انتیس لاکھ ہے۔ برطانیہ میں تین ایسے قانون ہیں جو یہودی مذہب کے لیے تحفظ کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

پہلا قانون پبلک آرڈر ایکٹ 1986ء دوسرا قانون ایکٹ آف 1994ء مذہبی نفرت پھیلانے کے خلاف ہے تیسرا قانون: ایکٹ آف دو ہزار چھ تحریری طور پر نفرت آمیز مواد پھیلانے کے خلاف ہے۔ ان جرائم کی سزا سات سال قید اور جرمانہ ہے۔

اس کے علاوہ 1997ء میں برطانوی پارلیمنٹ میں ایک نیا بل پیش کیا گیا جس میں ہولوکاسٹ کے انکار کو قابل سزا جرم قرار دیا گیا۔ یہ بل ابھی منظوری کے لیے پارلیمنٹ کے پاس ہے۔ اسپین میں یہودی صرف بارہ ہزار ہیں جبکہ مسلمان دس لاکھ ہیں۔ 24 مئی 1996ء میں اسپین کی پارلیمنٹ نے آرٹیکل پانچ سو دس منظور کیا۔ اس قانون کے تحت یہودی قوم اور مذہب کے خلاف تقریر یا تحریر قابل سزا جرم ہے۔ اس جرم کی سزا ایک سے تین سال قید اور جرمانہ ہے۔

یہودیوں کی توہین پر صرف یورپی ممالک ہی نہیں بلکہ اقوام متحدہ نے یہودی مخالف جذبات کو ایک خطرہ قرار دیا اور اس کے خلاف دنیا بھر میں قانون سازی کرنے پر زور دیا۔ نومبر دو ہزار چار میں اقوام متحدہ نے ایک اعلامیہ کے ذریعے تمام رکن ممالک سے نسل پرستی اور یہودیت کے خلاف توہین آمیز جذبات کے خلاف جدوجہد کرنے پر زور دیا۔ کیا سوا ارب سے زیادہ مسلمان، ایک کروڑ یہودیوں کی طرح اپنے نبی پاک

Marfat.com

ﷺ کی حرمت کے تحفظ کے لیے اکٹھے ہو کر یورپ اور امریکہ سے اس سلسلے میں قانون سازی کا مطالبہ نہیں کر سکتے؟

ہمارے حکمرانوں اور دانشور طبقے کو اب اس سلسلے میں عملی قدم اٹھانا ہوگا، ایک عالمی تحریک چلانی ہوگی تا کہ اقوام متحدہ، امریکہ اور یورپی ممالک پر دباؤ ڈال کر قانون سازی کروائی جائے۔ اور مغربی انتہا پسندوں کی جانب سے مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکانے کا یہ سلسلہ ختم ہو سکے۔

(روزنامہ نوائے وقت، ۲۵ ستمبر ۲۰۱۲ء)

Marfat.com

دماغ پھٹا جارہا ہے

گل نوخیز اختر...

عبدالغنی ایک ٹانگ سے معذور ہے، پانچوں وقت کا نمازی ہے اور عشق نبی ﷺ سے سرشار ہے، اسے نعتیں پڑھنے کا بہت شوق ہے لیکن پڑھتا نہیں، کسی نے وجہ پوچھی تو آنکھوں میں آنسو آ گئے اور بولا کہ "میری آواز بہت بھدی ہے، ایسی آواز میں نعت پڑھنا کہیں گستاخی کے زمرے میں نہ آجائے"۔ لیکن وہ نعتیں سنتا بڑے شوق سے ہے، ایک چھوٹی سی مارکیٹ کی نکڑ پر اس کا چھوٹا سا بک سٹال ہے، اس کے بک سٹال پر قرآن کے سیپارے بھی دستیاب ہوتے ہیں، محلے کے بچے اپنا سیپارہ ختم ہونے پر نیا سیپارہ اسی کی دکان سے لیتے ہیں لیکن وہ کسی سیپارے کے پیسے نہیں لیتا، قرآن بیچنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ عبدالغنی رات کو رکشہ بھی چلاتا ہے، یہ رکشہ بھی کرائے کا ہے جسے چار گھنٹے تک استعمال کرنے کے اسے 100 روپے روزانہ رکشے کے مالک کو دینے پڑتے ہیں۔

کچھ روز پہلے جب عبدالغنی کو پتا چلا کہ امریکہ میں کسی نے اس کے پیارے رسول ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے فلم بنائی ہے تو وہ زور زور سے رونے لگا، آنسو اس کے گال پر بہتے جاتے تھے اور وہ بار بار کانوں کو ہاتھ لگاتا جاتا تھا۔ اس روز وہ رکشے کی کمائی گھر لے کر نہیں گیا بلکہ ڈیڑھ سو روپے کا ایک بینر بنوایا، جس پر گستاخانہ فلم بنانے والے پر لعنت بھیجی اور یہ بینر اپنی دکان پر لگا دیا، صبح یہ بینر اس کی دکان پر لگا رہتا اور شام کو وہ اسے اپنے رکشے کے پیچھے لگا دیتا، یوں اس نے اپنے خاموش احتجاج کا دائرہ کار وسیع کر دیا۔

Marfat.com

21 ستمبر کو جمعہ تھا، اسے پتا چلا کہ حکومت نے آج کا یہ دن یوم عشق رسول ﷺ کے طور پر منانے کا فیصلہ کیا ہے، اس کے اندر ایک جوش وولولہ بھر گیا، اس نے سوچ لیا کہ آج وہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو احتجاج میں شریک کرنے کے لیے اپنے رکشے میں اٹھا کر لے جائے گا اور کوئی پیسہ نہیں لے گا۔ اس نے بک سٹال بند رکھا اور سویرے ہی رکشے کے مالک سے رکشہ لے کر مارکیٹ میں آ گیا، تاہم مارکیٹ والوں نے اسے بتایا کہ آج جلوسوں کی وجہ سے ہر قسم کی ٹریفک بند ہے لہٰذا رکشہ سڑک پر لانا مناسب نہیں ہوگا۔ عبد الغنی کا دل بجھ گیا تاہم اس نے رکشہ اپنی دکان پر کھڑا کیا اور لنگڑاتا ہوا پیدل ہی احتجاجی جلوس میں شرکت کے لیے روانہ ہو گیا۔ جلوس کے شرکاء کی تعداد ہزاروں میں تھی، عبد الغنی کا سینہ فخر سے بلند ہو گیا، اس نے بھی جوش جذبات سے مغلوب ہو کر ٹیری جونز کے خلاف نعرے لگائے، نبی پاک ﷺ کی شان میں جذبات کا اظہار کیا اور بلند آواز میں درود شریف پڑھتا رہا۔ جوں جوں جلوس کے شرکاء کی تعداد بڑھتی جا رہی تھی، لوگوں کے رویے تبدیل ہوتے جا رہے تھے، ابھی اثناء میں اچانک کچھ لوگوں نے سڑک کنارے کھڑی گاڑیوں اور دکانوں میں توڑ پھوڑ شروع کر دی۔ عبد الغنی حیران رہ گیا کہ شان نبی ﷺ میں گستاخی تو کسی ٹیری جونز نامی ملعون نے کی ہے، تو پھر خواہ مخواہ سڑک پر کھڑی گاڑیوں کو کیوں نقصان پہنچایا جا رہا ہے، اس نے کچھ شرپسندوں کو روکنے کی بھی کوشش کی لیکن اسے پیچھے دھکیل دیا گیا۔ اسی دوران جلوس چلتے چلتے اس کی دکان کے قریب پہنچ گیا، سینکڑوں پھنکارتے ہوئے لوگوں کی نظریں اس کے رکشے پر پڑیں، عبد الغنی کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا، وہ ایک لمحے میں سب کچھ سمجھ گیا اور جلدی سے اپنی ٹانگ گھسیٹتا ہوا رکشے کی طرف بڑھا، لیکن بہت دیر ہو چکی تھی۔۔۔ عاشق رسول ﷺ ہونے کے دعویداروں کے ہاتھوں میں پکڑے ڈنڈے اس کے رکشے پر برسانے شروع کر دیے، عبد الغنی کو ایک چکر سا آیا، اس نے آگے بڑھنے کی کوشش کی لیکن اس کے پاؤں جہاں تھے وہیں جم گئے۔۔۔ پھر عاشقان رسول ﷺ نے اچھل اچھل کر اس کی دکان کے شٹر پر ٹانگیں مارنی شروع کر دیں اور تھوڑی دیر میں اس کی دکان کا کمزور سا شٹر ٹوٹ کر پرے جا

Marfat.com

گرا، اور کسی نے نعرۂ رسالت لگایا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی ماچس سے دکان میں پڑی کتابوں کو آگ لگا دی، عبدالغنی کا سینہ پھٹ پڑا، اسی دکان میں قرآن کے سیپارے بھی رکھے تھے، وہ پاگلوں کی طرح سیپارے بچانے کے لیے دوڑا لیکن ناکام رہا۔۔۔ آگے کے شعلوں نے پل بھر میں کاغذوں کو پکڑ لیا تھا اور ساری دکان اس کی آنکھوں کے سامنے جل رہی تھی، شعلے بلند ہو رہے تھے اور ہجوم شان مصطفی ﷺ میں دیوانہ وار نعرے لگا رہا تھا۔۔۔!!!

پتا نہیں حالیہ احتجاج میں کتنے عبدالغنی برباد ہوئے ہیں، کسی کی موٹر سائیکل تباہ ہو گئی، کسی کی گاڑی فنا ہو گئی، کسی کا پٹرول پمپ شعلوں کی نذر ہو گیا اور کسی کی روٹی روزی کا آسرا ختم ہو گیا۔۔۔ بے شمار سیاسی اور مذہبی لیڈر احتجاج کی کال دے کر خود غائب ہو گئے، عشق رسول ﷺ کے نام پر کچھ لٹیروں نے کتنے بے گناہوں کو خون کے آنسو رلایا ہے، کوئی حساب نہیں۔۔۔!!! میں اس شخص کی تلاش میں ہوں جس نے غم و غصے کے عالم میں سب سے پہلے اپنے گھر کی چیزوں کو توڑا ہو، جس نے پہلے اپنی موٹر سائیکل یا گاڑی کا آگ لگائی ہو، جس نے پہلے اپنے گھر کے ٹی وی بیچ سڑک پر پٹخا ہو، جس نے پہلے اپنے گھر کے دروازے توڑے ہوں۔ جانتا ہوں کہ ایسا کوئی نہیں ملے گا، مل بھی نہیں سکتا، یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے گھر کے چمچے بھی حفاظت سے رکھتے ہیں، اپنی چیز پر کوئی آنچ نہیں آنے دیتے اور دوسرے کی کوئی چیز سلامت نہیں دیکھنا چاہتے۔ یہ عشق سے زیادہ حسد کے جذبات رکھتے ہیں، انہیں کوئی موقع چاہیے دوسروں کو برباد کرنے کا، جو شخص عشق نبی ﷺ کے نام پر دوسروں کی زندگیاں برباد کرے وہ خود گستاخ رسول ﷺ ہے، جمعہ کا سارا دن ٹی وی دیکھتے اور کڑھتے گزرا، کیا ایسا ہوتا ہے احتجاج؟ دل چاہتا تھا کہ لوگوں کی املاک کو نقصان پہنچانے والے درندوں کو ان کے اپنے گھروں کے سامنے لا کھڑا کروں اور کہوں کہ اب توڑ و جو توڑنا ہے۔ ہم تو دنیا کے سامنے احتجاج ریکارڈ کرانا چاہتے تھے، ہم تو بتانا چاہتے تھے کہ ہم اس نبی ﷺ کے ماننے والے ہیں جنھوں نے کہا تھا کہ مسلمان کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہتے ہیں، جنھوں نے ہمیشہ امن

Marfat.com

اور محبت کی تعلیم دی، جنھوں نے اپنے اوپر کوڑا پھینکنے والی کو بھی اپنے سچے اخلاق سے مسلمان کر دیا۔ لیکن جمعہ کے روز جو تماشا دیکھا اسے دیکھ کر شرم آنے لگی، پوری دنیا ہم پر ہنس رہی ہے، ہم وہ پاگل ہیں جنھیں غصہ کرنا بھی نہیں آتا، گستاخی کوئی کرتا ہے اور سزا کوئی بھگتتا ہے، پورے احتجاج کے دوران امریکہ کا رتی برابر نقصان نہیں ہوا، لیکن ہمارے اپنوں نے اپنوں کو ہی برباد کر ڈالا ہے، ایسے چار پانچ احتجاج اور کر لیں، اور کسی اور کو ہمیں تباہ کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی، الحمدللہ ہم خود اپنے سینے میں خنجر گھونپنے کی صلاحیت پا چکے ہیں۔ جن لوگوں کے گھر صف ماتم بچھی ہوئی ہے وہ ساری زندگی یہی سوچ سوچ کر کڑھتے رہیں گے کہ کیا یہ فلم انھوں نے بنائی تھی؟ کیا ٹیری جونز سے ان کی کوئی رشتہ داری تھی؟ کیا انھوں نے کبھی شان رسالت ﷺ میں گستاخی کی تھی؟ کیا انھوں نے احتجاج کرنے والوں پر کوئی بم دے مارا تھا؟؟؟ تاریخ نے یہ سارے مناظر اپنے اندر محفوظ کر لیے ہیں اور وقفے وقفے سے ہمارے منہ پر مارتی رہے گی، اسلام دشمن طاقتیں بھی سوچ رہی ہوں گی کہ وہ اب تک بلاوجہ ڈرون حملے کرتے رہے، یہ قوم تو اپنے آپ کو تباہ کرنے میں خود کفیل ہے۔۔۔ دماغ پھٹا جا رہا ہے۔

(روزنامہ "نئی بات"، ۲۵ ستمبر ۲۰۱۲ء)

Marfat.com

اسلام دشمن فلم پر ہمارے برساتی مینڈک خاموش کیوں؟

انصار عباسی..........................

لیبیا میں اسلام مخالف فلم کیخلاف احتجاج کرنیوالوں کے ہاتھوں امریکی سفیر کی ہلاکت پر اقوام متحدہ اور غیر مسلم ممالک کے ساتھ ساتھ مسلمان ممالک بشمول پاکستان نے فوری مذمتی بیانات جاری کیے مگر کسی ایک اسلامی ملک نے بھی امریکا کی مذمت کرنے کی جرأت نہ کی کہ اس نے ایک ایسی فلم کو میڈیا میں کیوں آنے دیا جو اسلام دشمن ذہن کی خباثت، کمینگی اور ذلالت کی تمام حدوں کو پار کرتی ہے؟؟

49 مسلمان ممالک میں سے کسی ایک ملک نے بھی امریکا سے باقاعدہ سفارتی احتجاج ریکارڈ نہیں کرایا. الٹا امریکا سے ہمدردیاں کی جا رہی ہیں کہ اس کا لیبیا میں سفارتکار مارا گیا.....!! شکر ہے کہ اس کو ''شہادت'' کا درجہ نہیں دیا گیا. عراق، افغانستان، پاکستان اور دوسرے ممالک میں لاکھوں مسلمانوں کے مارے جانے پر تو پتا بھی نہیں ہلتا، لیبیا کے لوگوں کے ہاتھوں کرنل قذافی کے قتل پر کوئی مذمتی بیان جاری نہیں ہوتے. اس وقت کے پاکستان میں افغانستان کے سفیر ملا ضعیف کو تمام سفارتی آداب کی خلاف ورزی کرتے ہوئے امریکا کے حوالے کر دیا جاتا ہے، اس پر بھی پوری اقوام عالم خاموش رہتی ہے مگر دنیا بھر میں بسنے والے تقریباً 2 ارب مسلمانوں کے پیارے رسول کی شان میں گستاخی کرنے کی غرض سے امریکا میں بنائی جانے والی فلم کو آزادی اظہار کے بہانے دنیا بھر میں پھیلانے کی اجازت دینے والے امریکا کا سفیر اگر مارا جاتا ہے تو سب ''غم زدہ'' ہو جاتے ہیں. ہمارا دین یقیناً کسی معصوم کی جان لینے سے روکتا ہے مگر یہ کیسے ہو سکتا

Marfat.com

ہے کہ امریکا و یورپ آزادی رائے کے نام پر مسلمانوں کی مقدس ترین ہستیوں کا مذاق اڑاتے رہیں اور اسکے جواب میں کسی قسم کا ردعمل نہ ہو. یہاں تو کوئی شخص اپنے خلاف یا اپنے ماں باپ کیخلاف گالی برداشت نہیں کرتا' سرور دو جہاں حضرت محمد اور دوسرے انبیاء کرام کی شان میں گستاخی مسلمانوں کے کیسے قابل برداشت ہوسکتی ہے.....؟؟ لیبیا میں امریکی سفیر کی ہلاکت سے امریکا و یورپ کو سبق سیکھنا چاہئے مگر جب مسلمان ممالک کے حکمران ان سے احتجاج کی بجائے ہمدردی کر رہے ہوں تو وہ اپنے جرم کو جرم کیسے سمجھیں گے؟ ہم مسلمانوں کا المیہ یہ ہے کہ ہمارے حکمران امریکا کے پٹھو ہیں. اسی طرح مسلمانوں کی نمائندہ بین الاقوامی تنظیم او آئی سی (OIC) بھی امریکا کے اشاروں پر ناچتی ہے. جب مسلمانوں کی نمائندگی کرنے والے امریکا کے پٹھو ہونگے تو عام مسلمان کے پاس احتجاج اور توڑ پھوڑ کے علاوہ کیا رستہ رہ جاتا ہے؟؟ اگر انکے نمائندے انکے احساسات کی ترجمانی کرتے ہوئے گستاخ رسول اور اسلام دشمنوں کی سازشوں کے خلاف شدید ردعمل کا اظہار کریں گے تو اس سے عام مسلمان کا بھی غصہ ٹھنڈا ہوگا ورنہ احتجاج کرنے والے پرتشدد ہوسکتے ہیں.

ہمارے صدر یا وزیر اعظم کو امریکی صدر سے بات کر کے مسلمانوں کے احساسات کی نمائندگی کرتے ہوئے سخت احتجاج ریکارڈ کرانا چاہئے تھا. پاکستان کے دفتر خارجہ کو چاہئے تھا کہ امریکی سفیر کو دفتر خارجہ طلب کر کے اسلام مخالف فلم پر پاکستان کی طرف سے باقاعدہ مذمت کرتے مگر ہمارے صدر' وزیر اعظم حتیٰ کہ وزیر خارجہ حنا ربانی کھر سب اس واقعہ پر خاموش ہیں جبکہ دفتر خارجہ نے 12 ستمبر کے روز (جب لیبیا میں امریکی سفیر کو ہلاک کیا گیا) دو پریس ریلیز جاری کیں. پہلی پریس ریلیز میں اسلام مخالف فلم کے بننے پر مذمتی بیان جاری کیا مگر اس احتیاط کے ساتھ کہ امریکی حکومت کا اس بیان میں کوئی ذکر نہ آئے. اسکے ساتھ ہی ایک اور بیان جاری کیا جس میں لیبیا میں امریکی سفیر کی ہلاکت پر مذمت کا اظہار کرتے ہوئے مارے جانے والے سفیر کے خاندان کے لئے دعا کی.

Marfat.com

ہمارے حکومت کی طرح ہمارے میڈیا کا بھی اس واقعہ پر ردعمل انتہائی پھسپھسا رہا سوات میں ایک خاتون کو کوڑے مارنے سے متعلق جعلی فلم پر تو بغیر تحقیق کئے ہمارے میڈیا نے ہفتوں آسمان سر پر اٹھائے رکھا مگر امریکیوں کی طرف سے اسلام مخالف فلم بنانے پر اکثر و بیشتر اینکر پرسن خاموش رہے. آسیہ مسیح' رمشا کیس' ہندوؤں کو سندھ سے بے دخل کئے جانیوالی جھوٹی خبروں پر تو ہمارے کئی اینکر پرسنز تڑپ اٹھے، غصہ میں انکے منہ سے جھاگ نکلنے لگی مگر امریکا کی اس تازہ غلاظت پر وہ خاموش بیٹھے ہیں. کچھ یہی حال ہمارے نام نہاد انسانی حقوق' این جی اوز اور سول سوسائٹی کے ''بڑے بڑے'' علم برداروں کا ہے. جہاں اسلام اور پاکستان کو بدنام کرنے کی بات ہو میڈیا سول سوسائٹی اور انسانی حقوق کے علم برداروں کا ایک طبقہ برساتی مینڈکوں کی طرح ٹریں ٹریں کرنے لگتا ہے مگر اس شرمناک واقعہ پر یہ تمام برساتی مینڈک خاموش بیٹھے ہیں۔

(روزنامہ جنگ، 17 ستمبر 2012ء)

Marfat.com

اللہ کا واسطہ، ہوش کے ناخن لو

حامد میر..

میرا درد اور تکلیف نا قابل بیان تھی۔ یہ تکلیف میری صحافیانہ جستجو کا نتیجہ تھی۔ میں نے سی این این پر ایک اسلام مخالف فلم کے خلاف لیبیا میں احتجاجی مظاہروں کی خبر دیکھی تو انٹرنیٹ پر اس فلم کو تلاش کرنا شروع کیا۔ ایک ساتھی نے فلم کو کسی ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کر کے میری مشکل کو آسان کر دیا لیکن جیسے ہی میں نے فلم دیکھنی شروع کی تو مجھے ایسے لگا کہ کسی نے میرے دل و دماغ پر ہتھوڑے برسانے شروع کر دیئے ہیں۔ میں خود کو بہت مضبوط اعصاب کا مالک سمجھتا ہوں لیکن سام بیسائل کی طرف سے ''مسلمانوں کی مظلومیت'' کے نام سے بنائی گئی یہ فلم اس دور کی سب سے بڑی دہشتگردی تھی کیونکہ اس فلم کے مناظر اور ڈائیلاگ مسلسل بم دھماکوں سے کم نہ تھے۔ گیارہ ستمبر 2001ء کو یوٹیوب پر جاری کی جانے والی اس فلم نے کروڑوں مسلمانوں کی روح کو زخمی کیا۔ میں اس فلم کو چند منٹ سے زیادہ نہیں دیکھ سکا۔ اس خوفناک فلم کی تفصیل کو بیان کرنا بھی میرے لئے بہت تکلیف دہ ہے۔ بس یہ کہوں گا کہ اس فلم کے چند مناظر دیکھ کر سام بیسائل کے مقابلے پر اسامہ بن لادن بہت چھوٹا سا انتہا پسند محسوس ہوا۔ یہ اعزاز اب امریکہ کے پاس ہے کہ اس صدی کا سب سے بڑا دہشتگرد سام بیسائل اپنی انتہائی گندی اور بدبودار ذہنیت کے ساتھ صدر اوباما کی پناہ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آج تک کسی مسلمان نے حضرت عیسیٰ یا کسی دوسرے نبی کی شان میں گستاخی نہیں کی۔ امریکہ کی طرف سے ہمارے دینی مدارس پر بہت اعتراضات کئے جاتے ہیں کہیں ان

Marfat.com

دینی مدارس کے طلبہ نے کبھی مسیحی یا یہودی مذاہب کی ایسی توہین کے بارے میں سوچا بھی نہ ہوگا جو سام بیسائل نے مسلمانوں اور ان کے پیارے نبی حضرت ﷺ کی۔ مجھے افسوس ہے کہ امریکی صدر اوباما کی طرف سے اس فلم کے خلاف آنے والا ردعمل برائے نام ہے۔ اس فلم کو امریکی اقدار کے خلاف قرار دینا کافی نہیں بلکہ یہ اعتراف کرنا بھی ضروری ہے کہ کچھ مسیحی اور یہودی انتہا پسند ریاست ہائے متحدہ امریکہ کو مسلمانوں کے خلاف ایک بیس کیمپ کے طور پر استعمال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ انتہا پسند القاعدہ، طالبان اور حقانی نیٹ ورک سے زیادہ خطرناک ہیں۔ میں صدر اوباما سے سام بیسائل اور ٹیر جونز جیسے دہشتگردوں کے خلاف کاروائی کی بھیک نہیں مانگوں گا لیکن امریکی میڈیا میں اپنے دوستوں سے گزارش کروں گا کہ وہ یہ پتہ ضرور لگائیں کہ ان کے ہم وطن دہشتگردوں کو امریکہ کے کون کون سے خفیہ ادارے کی حمایت حاصل ہے۔ یقیناً ٹیر جونز اور سام بیسائل پورے امریکہ کے ترجمان نہیں اور آج امریکہ میں رمزے کلارک جیسے بزرگ بھی موجود ہیں جو ایک پاکستانی خاتون ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کا مطالبہ کر رہے ہیں لیکن مجھے ایسے لگتا ہے کہ آج عالم اسلام میں امریکہ کی پہچان رمزے کلارک نہیں بلکہ سام بیسائل بن چکا ہے۔

سام بیسائل کی دہشتگردی نے مجھے صلاح الدین ایوبی کی یاد دلائی جس نے ایک مسیحی بادشاہ کی طرف سے مسلمانوں کے پیارے نبی حضرت محمد اکرم کی شان میں گستاخی پر غضبناک ہو کر تلوار اٹھائی تھی اور آخر کار بیت المقدس کو فتح کر کے دم لیا تھا۔ افسوس کہ آج عالم اسلام کے کسی حکمران میں اتنا دم نہیں کہ وہ آئے روز توہین رسالت اور توہین قرآن کرنے والوں کے عالمی سرپرستوں کو للکار سکے۔ ہمارے ریاستی ادارے توہین رسالت اور توہین قرآن کے جھوٹے الزامات میں اپنے ہم وطن غریب غیر مسلموں کو گرفتار کرنے میں کوئی دیر نہیں لگاتے لیکن جو امریکی فوجی گوانتاناموبے یا قندھار میں قرآن کی توہین کرتے ہیں جب ٹیر جونز علی الاعلان قرآن پاک کو نذر آتش کرتا ہے اور جس سام بیسائل ایک فلم کے ذریعہ ہماری روح کو لہولہان کر دیتا ہے تو ہم اور ہمارے

Marfat.com

حکمران محض زبانی کلامی مذمت کو کافی سمجھتے ہیں اگر لیبیا یا یمن میں امریکی سفارتخانے پر حملہ ہو جائے تو امریکہ وہاں فوج بھیجنے کی دھمکی دے سکتا ہے لیکن ہم آجا کر اپنی ہی سڑکوں پر اپنی ہی املاک کی توڑ پھوڑ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔

ہمیں اعتراف کرنا چاہئے کہ آج ہم صلاح الدین ایوبی کو یاد تو کر سکتے ہیں لیکن صلاح الدین ایوبی بننے کی سکت نہیں رکھتے۔ صلاح الدین ایوبی ایک کرد تھا لیکن اس نے اپنی ہمت وشجاعت سے ایک ایسی فوج کی قیادت کی جس میں عرب، ترک اور کردوں سمیت کئی زبانیں بولنے والے مسلمان شامل تھے۔ اس فوج کے پاس سب سے بڑی طاقت جذبہ ایمانی تھی اور اس جذبہ ایمانی کو ختم کرنے کے لئے دشمن نے مسلمانوں میں لسانی، نسلی اور فرقہ وارانہ اختلافات کو فروغ دیا۔ کون نہیں جانتا کہ برطانوی فوج کے افسر کرنل لارنس نے مسلمانوں کا اتحاد توڑنے کے لئے ان میں قومیت پرستی کا جذبہ ابھارا اور عربوں کو ترکوں سے لڑا دیا۔ آج ہمارے پاس ایٹمی طاقت موجود ہے لیکن جذبہ ایمان مفقود ہے۔ ہمارے اندرونی حالات نے ہمارے ایٹم بم کو بھی ایک مذاق بنا دیا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ہم نے ایٹم بم اپنے بچاؤ کے لئے نہیں بنایا بلکہ ہم ہر وقت ایٹم بم کو دشمن سے بچائے پھرتے ہیں ز ہماری بے بسی کا عالم یہ ہے کہ ہم اپنے دشمنوں کو خوش کرنے کے لئے ایک دوسرے پر گولیاں چلاتے ہیں اور ایک دوسرے کو اغواء کرتے ہیں، پھر اس قتل وغارت اور اغوا کاری کی تحقیقات کا تقاضا بھی دشمن سے کرتے ہیں۔ پچھلے گیارہ سال کے دوران دہشتگردی کے خلاف نام نہاد جنگ میں امریکہ کے اتحادی پاکستان کے کچھ ریاستی ادارے اتنے بے لگام ہو چکے ہیں کہ اپنے ہم وطنوں کو لاپتہ کرتے ہیں، جب عدالتیں حکم دیتی ہیں کہ لاپتہ افراد کو قانون کے سامنے پیش کرو تو عدالتوں کا حکم نہیں مانا جاتا۔ ریاستی اداروں کی اس من مانی کے سامنے مجبور سویلین حکومت نے چپکے سے اقوام متحدہ کے ایک وفد کو پاکستان بلا لیا تاکہ لاپتہ افراد کے معاملے میں اپنی بے گناہی ثابت کی جا سکے۔ اسے کہتے ہیں اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مارنا۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہمارا قانون ہمیں تحفظ نہیں دے سکتا، ہم ایک دوسرے کو

Marfat.com

تحفظ نہیں دے سکتے تو ہم اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ناموس کی حفاظت کیسے کر سکتے ہیں؟ میری اطلاع کے مطابق امریکہ اور ہالینڈ میں دو ایسی فلمیں بنائی جا رہی ہیں جن میں مسلمانوں کے شیعہ سنی اختلافات کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جائے گا۔ اس میں سے ایک فلم ایران کے خلاف ہے جس کا مقصد شیعہ سنی اختلافات کے علاوہ ایرانیوں اور عربوں کے نسلی اختلافات کو اچھالنا ہے۔ دوسری فلم شام کے شیعہ سنی اختلافات کے متعلق ہے۔ ایک مغربی ٹی وی چینل کی طرف سے بلوچستان کے حالات پر ڈاکومنٹری فلم بنائی جا رہی ہے جس میں بلوچوں اور پشتونوں کے اختلافات کو ابھارنے کی کوشش کی جائے گی۔ بلوچستان میں بلوچ، پشتون، ہزارہ اور پنجابیوں سمیت ہندو برادری کو کون کیسے ایک دوسرے سے لڑا رہا ہے اس پر کسی اگلے کالم میں بات ہو گی فی الحال صرف یہ کہنا ہے کہ ایک نبی کے ماننے والو ہوش کے ناخن لو۔ نہ پشتون کسی بلوچ کا دشمن ہے نہ بلوچ کسی ہزارہ کا دشمن ہے نہ سندھی کسی مہاجر کا دشمن ہے بلکہ سب صرف مسلمان ہیں اور ہمارا اصل دشمن وہ ہے جو ہمارے نبی کی شان میں گستاخی کر رہا ہے۔ دشمن ہمیں آپس میں لڑا رہا ہے، ہمیں مارتا بھی اور ایک دوسرے کے ہاتھوں مرواتا بھی ہے۔ اس مشترک دشمن کے خلاف متحد ہو جاؤ!

(روزنامہ جنگ 17 ستمبر 2012)

Marfat.com

ہمارا کیا بنے گا

اوریا مقبول جان......................................

یہ میری زندگی کا اتنا بڑا سانحہ اور المیہ ہے کہ میں گزشتہ چند دنوں سے اس کے بارے میں سوچ سوچ کر پاگل ہو چکا ہوں۔ ایک شرمندگی ہے، خجالت ہے۔ ندامت ایسی کہ کسی سے آنکھ ملانے کے قابل نہیں۔ اس سانحے سے پہلے میرا سر کس قدر فخر سے بلند ہوتا تھا۔ میں ایک ایسے ملک کا باسی ہوں جس میں پارسا بھی بستے ہیں اور گناہ گار بھی۔ مغرب کے رنگ میں رنگے ہوئے فیشن زدہ لوگ بھی اور دن بھر محنت و مشقت میں الجھے، اللہ سے بیگانہ مزدور بھی۔ یہ سب دین سے کتنے بھی بیگانہ کیوں نہ ہوتے۔ عبادات سے ان کا دور کا واسطہ بھی نہ ہوتا لیکن اگر کہیں، کبھی یا کسی وقت وہ سید الانبیاء ﷺ کی شان میں کوئی گستاخی سنتے یا ان تک کوئی ایسی خبر جا پہنچتی، تو ان کی آنکھوں میں خون اتر آتا، ان کے چہرے غصے سے لال ہو جاتے۔ گناہ گار سے گناہ گار شخص بھی آپ ﷺ کی محبت میں دیوانہ سا ہو جاتا۔ یہی وہ فخر تھا کہ جب عمر بھر انگلستان میں تعلیم حاصل کرنے والے بیرسٹر سر محمد شفیع ہائی کورٹ میں ایک ایسے خانساماں کا مقدمہ لڑتے رہے جس نے اپنی انگریز مالکن کو گستاخی رسول ﷺ پر قتل کیا تھا تو اچانک جذباتی ہو گئے اور کہا، مائے لارڈ آپ کو علم نہیں کہ یہ قوم اپنے رسول ﷺ کس قدر محبت اور عشق کرتی ہے۔ جج نے کہا میں حیران ہوں کہ آپ جیسا انگلستان سے تعلیم یافتہ اور ”روشن خیال“ شخص بھی اس طرح کی گفتگو کر رہا ہے۔ ایسے میں سر محمد شفیع کو نہ وکالت یاد رہی، نہ تعلیم اور نہ ہی عدالت۔ آپ نے آنکھوں میں آنسو لیے کہا، جج صاحب اگر میں اس خانساماں کی جگہ ہوتا تو میں

Marfat.com

بھی وہی کرتا جو اس نے کیا تھا۔ لاہور کے اندرون شہر میں جب بھی کبھی میں غازی علم دین کے گھر کے سامنے سے گزرتا تو سالوں گزرنے کے بعد بھی اس علاقے کے لوگوں کی اس گھر کے ساتھ عقیدت دیکھ کر حیران رہ جاتا، وہ علم دین جس کے بارے میں عشق رسول ﷺ کی آنچ میں کندن اور محبت رسول ﷺ سے آنکھوں کو وضو کرنے والے علامہ اقبال نے کہا تھا ''ہم باتیں کرتے رہ گئے اور ترکھانوں کا لڑکا بازی لے گیا''۔

یہ اعزاز پوری مسلم امت میں ہمارا تھا۔ یہ گولڈ میڈل ہمارے سینے پر سجا تھا کہ دنیا میں کہیں بھی شان رسالت ﷺ میں گستاخی ہو، اس ملک کا بوڑھا، بچہ، جوان سڑکوں پر نکل آتا۔ ہم اس محبت میں سب سے آگے تھے۔ مجھ سے اس ملک کے دانشور، سکالر اور مغربی تہذیب کے خوشہ چین سوال کرتے کہ پوری دنیا میں پچاس سے زائد مسلم ممالک ہیں، سب چپ ہوتے ہیں لیکن ہم پر ہی زیادہ ''خبط'' سوار ہوتا ہے۔ میرا صرف ایک ہی جواب ہوتا کہ یہ پاکستان پر میرے اللہ کا کتنا بڑا فضل و کرم ہے۔ یہ اعزاز تو نصیبوں والی قوموں کو حاصل ہوتا ہے کہ اللہ انہیں اپنے رسول ﷺ سے محبت کے لئے خاص کر دیتا ہے۔ یہ تو وہ اعزاز ہے کہ جس کے حوالے سے گناہ گار سے گناہ گار شخص بھی یقین رکھتا ہے کہ شاید اسی کی بدولت میدان حشر میں اس کی بخشش ہو جائے۔ قیامت کے دن اس پر رحمت کی نظر ہو جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کے مقام پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ یہ نور کے منبروں پر سوار ہوں گے۔ انبیاء اور شہداء یہ سوال کریں گے کہ یہ لوگ کون ہیں جن کے درجات ہم سے بھی بلند ہیں۔ انہیں جواب ملے گا کہ یہ وہ لوگ تھے جو اللہ کے لئے دوستی کرتے تھے اور اللہ کے لئے دشمنی کرتے تھے۔'' اور میرے اللہ نے سورہ مجادلہ کی آیت 22 میں اس پر مہر تصدیق ثبت کی۔ فرمایا ''جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، ان کو تو ایسا نہیں پائے گا کہ وہ محبت کریں ان سے جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ ان کے باپ ہوں۔ ان کے بیٹے ہوں، ان کے بھائی ہوں یا رشتے دار''۔ آپ نے فرمایا ''اس شخص میں ایمان نہیں جس میں میری محبت نہیں۔'' پھر فرمایا ''تم اس وقت تک

Marfat.com

مومن ہو ہی نہیں سکتے جب تک میں تمہیں اپنے والدین، بہن، بھائی، اولاد اور عزیز رشتے داروں سے زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔"

محبت کا یہ امتحان جب بھی آیا میرے ملک اور میرے خطے کے لوگوں نے اس میں سرفرازی دکھائی۔ سب سے پہلے احتجاج کی خبر میرے ملک سے آتی تھی اور اس سرزمین پر سجدہ شکر کے لئے جھک جاتا ہے۔ یہ میری زندگی کا المیہ اور سانحہ نہیں کہ محبت کا یہ اعزاز مجھ سے کوئی اور چھین کر لے گیا اور جو تمغہ میں نے اپنے سینے پر سجایا تھا اسے کسی اور نے نوچ لیا۔ دکھ اس لئے اور بھی گہرے ہے کہ یہ ایسے موقع پر ہوا کہ پوری انسانی تاریخ میں آج تک کسی نے اس قدر غلیظ، ناپاک اور بے ہودہ شرارت نہیں کی۔ ایسی فلم اگر کسی کے باپ، ماں، بیٹی، بیٹے یا بہت کے بارے میں بنائی جاتی تو مہذب سے مہذب اور روشن خیال شخص کا بھی خون کھول اٹھتا۔ وہ اضطراب میں ہنسنا بھول جاتا۔ لوگوں کا سامنا کرتے ہوئے شرماتا۔ جس قدر رکیک غلیظ اور مکروہ فلم ہے اگر اس سے دس فیصد بے ہودہ فلم ذوالفقار علی بھٹو، بے نظیر، نواز شریف، الطاف حسین، مفتی محمود یا کسی اور عظیم لیڈر کے بارے میں بنتی تو پھر دیکھتے کیسے زبانوں سے آگ اگل رہی ہوتی، آنکھیں دہشتناک ہو جاتیں، آستینیں چڑھ جاتیں، بازار بند ہو جاتے۔ لیکن کیا کروں میرے لئے تو شرمندگی ہے، خجالت ہے، ندامت ہے۔ میرے سامنے فلم بنانے والے شخص کو اپنے ملک میں پناہ دینے والے لوگ دلیلیں دے رہے ہیں کہ ہمارا اس لعین اور مردود شخص سے کوئی تعلق نہیں جس نے یہ فلم بنائی ہے۔ ان کے ملکوں میں 1950 سے ایسے قوانین نافذ رہے کہ اگر کوئی یہودیوں کے قتل عام کے حق میں یا ہٹلر کی حمایت میں گفتگو کرتا ہے، تحریر لکھتا ہے تو اسے کئی سال سزا سنا دی جاتی ہے۔ جنہوں نے 1985ء میں ارنسٹ وینڈل کو کینیڈا میں اسی جرم پر سزا دی وہ سزا بھگت کر 1988ء میں امریکہ گیا، وہاں اسے پھر اسی جرم میں نو ماہ سزا ہوئی۔ 5 فروری 2003ء کو اسے ملک بدر کر دیا گیا۔ وہ کینیڈا گیا تو اسے یکم مارچ 2005ء تک تین سال ٹورنٹو کے قید خانے میں اذیت ناک قید تنہائی میں رکھا پھر اسے جرمنی کے حوالے کیا گیا کیونکہ وہ وہاں پیدا ہوا تھا اور اب اس پر جرمنی میں مقدمہ چل رہا

Marfat.com

ہے۔اس کے مقدمے میں آسٹریا کا ایک شخص ڈیوڈ ارونگ اس کے حق میں گواہی دینے آیا تھا۔ اس کو اس کے ملک نے تین سال قید کی سزا سنا دی۔ ایسے مقدموں کی تعداد ہزاروں میں ہیں جن میں یہودیوں کے خلاف نفرت پھیلانے والوں کو سزا دی گئی جن میں لندن کا ایک بارہ سالہ دودھ بیچنے والا بچہ بھی شامل ہے۔لیکن میں اس قدر بے حس ہوں کہ میں یہ سب دلیلیں سن رہا ہوں، کیا میں اپنے ماں باپ، اپنی ماں، اپنے بیٹے یا بیٹی کی عزت نیلام کرنے والے شخص کی دلیلیں سنتا۔ اس کو پناہ دینے والے سے محبت کرتا؟ ہم تو سید الانبیاء ﷺ کے ان جانثاروں کی روایت کے امین تھے کہ تین لوگ ایسے تھے جو آپ کی شان میں گستاخی کیا کرتے تھے۔ ایک کعب بن اشرف، دوسری عورت اسماء بنت مروان اور تیسرا ابو عنک، اسماء بنت مروان کے رشتے دار عمیر بن عوف اندھے تھے، رستہ ٹٹولتے اس کے گھر پہنچے اور اس پروانہ رسول ﷺ نے اسے قتل کر دیا۔ ابوعنک کو اسی کے رشتے دار حضرت سالم بن عمیر نے جہنم رسید کیا ارو کعب بن اشرف کو ایک مسلمان صحابیہ ابونائلہ نے انجام تک پہنچایا۔ ہم ایسی محبتوں کے امین تھے، ایسی روایتوں کے پاسدار تھے۔ ہم اللہ کے لئے دوستی اور اللہ کے لئے دشمنی کرنے کا میڈل سجائے ہوئے تھے۔ یہ ہمیں کیا ہو گیا ہے۔ اس عمر میں یہ شرمندگی میرے لئے کم ہے۔ سوچتا ہوں شاید یہی ایک محبت تھی جس کے صدقے اللہ ہم پر کرم فرماتا تھا، رحم کرتا تھا، اب ہمارا کیا بنے گا؟

(روزنامہ دنیا 17 ستمبر 2012ء)

Marfat.com

حکم اذاں...... گستاخانہ فلم

.........................ڈاکٹر حسین احمد پراچہ

میرے بعض ترقی پسند دوستوں کا کہنا ہے کہ مغرب کو حقیقی معنوں میں علم ہی نہیں کہ نبی آخرالزماں حضرت محمد ﷺ کے ساتھ مسلمانوں کی محبت وعقیدت کا کیا عالم ہے۔ میری رائے اس کے برعکس یہ ہے کہ مغرب کو بہت اچھی طرح معلوم ہے کہ مسلمان باعمل ہو یا بے عمل، عالم ہو یا عامی اور ماڈرن ہو یا روایت پسند ہر کوئی محمد مصطفیٰ سے اپنے ماں باپ سے بھی بڑھ کر محبت کرتا ہے اور یہی ایمان کی ایک اہم شرط ہے۔ اسی لئے تو مغرب کے شاطر اور شیطان صفت لوگ ہمیں وہاں چوٹ لگاتے ہیں جہاں سب سے زیادہ درد محسوس ہوتا ہے۔ وہ ہمیں تڑپتا دیکھتے ہیں تو ان کے اسلام دشمن جذبات کی تسکین ہوتی ہے۔ امریکہ کی ریاست کیلیفورنیا کے ایک امیر مگر انتہائی متعصب یہودی سام باسیل نے خوب سوچ سمجھ کر فلم بنائی جس کا نام اس نے ''مسلمانوں کی معصومیت'' رکھا۔ اس میں رسول خدا ﷺ کی ذات مبارک پر کیچڑ اچھالنے کی ناپاک جسارت کی گئی۔ شروع سے آخر تک دو گھنٹے کی فلم انتہائی منفی انداز میں بنائی گئی ہے۔ اس فلم کے بارے میں چودہ منٹوں کا ایک ٹریلر عربی زبان میں تیار کیا گیا۔ یہ ٹریلر جب مصر کے ایک عربی چینل پر چلا تو دنیائے عرب میں آگ لگ گئی۔ ایک بار میرے ذہن میں خیال آیا کہ میں یوٹیوب پر یہ فلم دیکھوں تا کہ اس پر کماحقہ تنقید کی جا سکے اس خیال کے آتے ہی میرے جسم پر کپکپی طاری ہوگئی اور میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے میرے دل نے میرے دماغ سے کہا۔ گستاخ! تجھے یہ خیال سوجھا کیسے۔

امریکی صدر اوباما کہتے ہیں کہ وہ تمام مذاہب کا احترام کرتے ہیں۔ اگر وہ اپنے

Marfat.com

دعوے میں سچے ہیں تو پھر وہ اس فلم کی مذمت کیوں نہیں کرتے۔ مسلمانوں کی دل آزاری پر ان سے معافی کیوں نہیں مانگتے۔ ایسے مطالبے کے جواب میں امریکی حکومت کے عہدیدار کہتے ہیں کہ ہمارے دستور میں آزادیِ اظہار موجود ہے جس نے ہماری زبان بند کر رکھی ہے۔ میں دنیا کے سوا ارب مسلمانوں کی طرف سے امریکہ سے سوال کرتا ہوں کہ اگر امریکی آئین میں ہونے والی 1789 کی پہلی ترمیم امریکی شہریوں کو آزادیِ اظہار کی ضمانت دیتی ہے تو پھر یہودیوں کے بارے میں امریکی شہریوں کو یہ آزادی کیوں حاصل نہیں۔ امریکہ یا یورپ میں ہولوکاسٹ کے بارے میں اظہار رائے زبانی ہوسکتا ہے نہ تحریری۔ یہودیوں کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے اس اظہار پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ غالباً کچھ عرصہ پہلے آسٹریا کے ایک پروفیسر کی تحقیق سامنے آئی تھی کہ ہٹلر نے ہولوکاسٹ میں کئی لاکھ کو نہیں چند سو یہودیوں کو ہلاک کیا تھا۔ اس تجزیے پر اس آسٹرین پروفیسر کو 3 سال بامشقت کی سزا دی گئی۔ اگر یورپ اور امریکہ یہودیوں کے جذبات کو اتنی اہمیت دیتا ہے تو وہ مسلمانوں کے جذبات کو اہمیت کیوں نہیں دیتا۔

مغربی طاقتیں مسلمانوں کے جذبات کو اس لئے اہمیت نہیں دیتیں کیونکہ انہیں معلوم ہے بلکہ بہت اچھی طرح معلوم ہے کہ۔۔۔ مسلمان راکھ کا ڈھیر ہے۔ ایک ایسی راکھ کا ڈھیر جس میں شعلہ ہے نہ چنگاری، جس میں حدت ہے نہ جرأت، جس راکھ کے بارے میں انہیں اطمینان ہے کہ یہاں سے علم یا عمل کا کوئی شعلہ بلند نہ ہوگا۔ انہیں اچھی طرح یقین ہے کہ امت مسلمہ میں آج کوئی خالد بن ولید نہیں، کوئی محمد بن قاسم نہیں، کوئی صلاح الدین ایوبی نہیں اور کوئی طارق بن زیاد نہیں۔ مغرب کو یہ بھی معلوم ہے کہ اب مسلمانوں کے اندر کوئی جابر بن حیان نہیں، کوئی رازی نہیں کوئی ابن سینا نہیں، کوئی غزالی نہیں اور نہ کوئی ابن خلدون ہے کوئی نئی فکر نہیں، کوئی نئی سوچ نہیں، کوئی جدید اپروچ نہیں۔ امریکہ کی بڑی بڑی کمپنیاں جن میں جہاز سازی تک کی فیکٹریاں شامل ہیں، مسلمانوں کے سرمائے سے چل رہی ہیں۔ ایک نہیں درجنوں امریکی بینک مسلمانوں کے سرمائے سے نفع کما رہے ہیں۔ ہمارے ہی جوتے اور ہمارے ہی سر ہیں۔ مسلمان ملکوں

Marfat.com

کے مطلق العنان حکمران اپنے عوام کا خون چوستے اور امریکہ کے سامنے سرنگوں رہتے ہیں اس لئے امریکہ مسلمانوں کے جذبات کا احترام نہیں کرتا۔

سام باسیل پر امریکی قوانین کے تحت ہی دھوکہ دہی کے کئی مقدمات قائم ہو سکتے ہیں۔اس نے مشہور متعصب پادری ٹیر جونز کے ساتھ مل کر اس دل آزار فلم کا سکرپٹ تیار کیا مگر اس نے اپنے تمام ایکٹروں اور ایکٹرسوں کو یہ بتایا کہ یہ فلم مصر کے ایک قدیم صحرائی کردار کے بارے میں ہے جو آج سے دو ہزار سال پہلے وہاں مشہور و معروف تھا۔ فلم کے تقریباً تمام اداکاروں نے بتایا کہ شوٹنگ کے دوران فلم میں وہ مکالمے موجود ہی نہ تھے جو بعد میں ڈالے گئے ہیں۔ یہ ساری ڈبنگ بعد میں کی گئی ہے۔فلم کی ہیروئن سینڈی لی گارنیا نے میڈیا کو بتایا کہ وہ فلم کے پورڈیوسر سام باسیل کے خلاف عدالت میں جائے گی اور اس کے خلاف دھوکہ دہی کے الزام میں استغاثہ دائر کرے گی کیونکہ اس نے ہمیں یہ ہرگز نہیں بتایا تھا کہ یہ فلم محمد ﷺ کی حیات طیبہ کے بارے میں ہے۔

متعصب امریکیوں اور یورپینز کے خبث باطن کا اظہار بار بار سننے کو ملتا ہے اور مسلمانوں تڑپایا جاتا ہے کبھی گوانتانا موبے کے غسل خانوں میں قرآنی اوراق پھینک کر، کبھی افغانستان میں اوراق مقدسہ جلا کر، کبھی فیس بک اور کبھی یوٹیوب پر ہرزہ سرائی کر کے مسلمانوں کے دل مجروح اور ان کے جذبات مشتعل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ سارا کچھ سیموئیل ہینگٹن کی تہذیبوں کے تصادم کے تھیوری کا شاخسانہ ہے۔ کیسا تصادم؟ مسلمانوں کے ہاں تو ایسے کسی تصادم کا کوئی تصور موجود نہیں، کوئی ایسا منصوبہ نہیں۔ مسلمان ہر آسمانی کتاب بلکہ آسمانی ہی نہیں کسی غیر آسمانی کتاب مقدسہ کا بھی احترام کرتے ہیں۔ بائیبل کا احترام، انجیل کا احترام، زبور کے اوراق پارینہ کا احترام اور گیتا کا احترام۔ اسی طرح مسلمان حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بھی دل و جان سے احترام کرتے ہیں۔

میرے بعض قارئین نے اندرون ملک اور بیرون ملک سے رابطہ کر کے کہا ہے کہ میں مسلمان ملکوں کے حکمرانوں سے مطالبہ کروں کہ وہ یورپ اور امریکہ کے ساتھ

Marfat.com

تجارت بند کر دیں جب تک وہ یہ یقین دہانی نہ کرا دیں کہ وہ مسلمانوں کی دل آزاری کرنے والی ہر تحریر، ہر خاکے اور ہر فلم اور ڈرامے پر پابند عائد کر دیں گے۔ انہی قارئین نے بتایا ہے کہ امریکہ میں ایسی قانون سازی کی گئی ہے جس کے مطابق کوئی شخص جہاد کے بارے میں تقریر کر سکتا ہے اور نہ ہی اسے اپنی کسی تحریر کا موضوع بنا سکتا ہے۔ اس لئے امریکہ سوا ارب مسلمانوں کی دل آزاری کی روک تھام کیلئے قانون سازی کیوں نہیں کر سکتا۔ مجھے معلوم ہے کہ اربوں ڈالر کی عالم اسلام کی امریکہ و یورپ کے ساتھ درآمدات و برآمدات ہیں اور اگر یہ بند کر دی جائیں تو امریکہ کی معیشت کی نبضیں ڈوبنے لگیں گی مگر مجھے شاہ فیصل عبدالعزیز جیسا رویہ عالم اسلام میں کہیں بھی دکھائی نہیں دیتا۔ البتہ اسلامی کانفرنس کا ایک فوری سربراہی اجلاس بلا کر امریکہ کو یہ پیغام ضروری دینا چاہئے کہ وہ ایسی دل آزاری کی مستقل روک تھام کا بندوبست کرے۔ یہاں میں عالم اسلام کے علمائے کرام سے بالعموم اور پاکستان کے مشائخ سے بالعموم یہ درخواست کروں گا کہ وہ دل آزار فلم کے خلاف اپنے جذبات کا ضرور اظہار کریں۔ کیونکہ جب انسان تڑپے گا تو آہ تو بلند ہو گی مگر اس ارشاد خداوندی کی تعمیل و تکمیل کیلئے بھی ضرور منصوبہ بندی کریں جس میں مسلمانوں کو بہترین امت قرار دے کر انہیں اسلام کا سرحدی پیغام عام کرنے اور اللہ کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعے بلانے کا حکم دیا گیا ہے۔ نائن الیون کے واقعے کے بعد سینکڑوں نہیں ہزاروں امریکی اور یورپی مطالعہ قرآن اور مطالعہ اسلام سے مسلمان ہوئے تھے۔ ہمیں دور جدید میں آئی ٹی کے تمام وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے قرآن پاک اور حیات طیبہ کو مغرب میں عام کرنا چاہئے۔ اس سے پہلے دل آزار خاکوں کے خلاف پاکستانی چند دنوں کیلئے فیس بک بند کر دی تھی تو خاطر خواہ نتیجہ نکلا تھا۔ اب پاکستانی حکومت کو یوٹیوب کے خلاف شدید احتجاج کرنا چاہئے اور دیگر کئی ملکوں کی طرح اسے پاکستان میں فوری طور پر بند کر دینا چاہئے تاکہ یوٹیوب کی انتظامیہ اس دل آزار فلم کو فی الفور وہاں سے ہٹا لے۔

(روزنامہ نوائے وقت 17 ستمبر 2012ء)

Marfat.com

آزادی اظہار ہولوکاسٹ اور توہین رسالت ﷺ

آصف محمود...

جذبات میں گویا ایک تلاطم ہے اور دل خون کے آنسو رو رہے ہیں۔ ہر طرف احتجاج ہے اور غم و غصے کی کیفیت ہے لیکن آپ دیکھ لیجئے اس عالم میں بھی کسی ایک مسلمان نے جواب میں حضرت عیسیٰ یا حضرت مریم کی توہین نہیں کی۔ توہین کرنا تو دور کی بات کوئی اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا کہ وہ جواب میں ان مقدس ہستیوں کی شان میں گستاخی کرے۔ اقبال نے یوں ہی تو نہیں کہا تھا:

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

امریکی سفارت خانے جل رہے ہیں اور لیبیا میں جس طرح قذافی کا قتل کیا گیا اسی طرح امریکی سفیر بھی قتل ہو چکا ہے لیکن اس انتہائی سنگین صورت حال میں بھی اہل مغرب کے رویوں میں ذرا سا تدبر اور تھوڑی سی ندامت بھی نظر نہیں آتی کہ جس فلم سے کروڑوں لوگوں کے جذبات مجروح ہوئے اور دنیا کا امن داؤ پر لگ گیا، ہیومن وزڈم کو استعمال کرتے ہوئے اس فلم اور فلمسازوں کے خلاف کوئی تادیبی کاروائی ہی کر دی جائے۔ احساس ندامت کی بجائے ایک خوفناک ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ امریکہ نے اپنے پادری اور فلمسازوں کے خلاف کوئی کاروائی کرنے کی بجائے مسلمان مظاہرین کی ''نگرانی'' کے لئے ڈرون طیارے بھیجنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور ساتھ ہی مسلمان ممالک میں مزید فوجیں تعینات کی جا رہی ہیں۔ یوٹیوب انتظامیہ نے یہ کہہ کر اس فلم کو

Marfat.com

یوٹیوب سے اتارنے سے معذرت کر لی ہے کہ ایسا کرنا آزادی رائے کے تصورات کی خلاف ورزی ہوگا۔ گوگل نے بھی یہی موقف اختیار کیا ہے۔ ایسے میں ایک سوال یہ پیدا ہونا فطری امر ہے کہ یہ بش کی ''کروسیڈ'' کا نیا حربہ ہے یا آزادی رائے کا ایک پہلو۔

مغرب کی آزادی کی اپنی حدود و قیود ہیں۔ مثال کے طور پر لندن کا ہائیڈ پارک لے لیں۔ یہاں کھڑے ہو کر آپ جو مرضی کہہ لیں آپ کے خلاف کاروائی نہیں ہو سکتی لیکن یہاں بھی آپ کو یہ اجازت نہیں کہ آپ ملکہ برطانیہ کی شان میں گستاخی کریں۔ اس پابندی کا جواز یہ ہے کہ ایسا کرنے سے برطانوی شہریوں کے جذبات مجروں ہوں گے کیونکہ وہ اپنی ملکہ اور شاہی روایات سے بہت پیار کرتے ہیں۔ ملکہ برطانیہ سے برطانیہ کے لوگوں کے پیار پر ضابطہ بن سکتا ہے تو اس ہستی کے بارے میں کیوں نہیں جس کی ناموس پر آج بھی کروڑوں لوگ قربان ہونا سعادت سمجھتے ہیں؟ برطانیہ کے باشندوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں تو کیا مسلمانوں کے جذبات مجروح نہیں ہوتے؟ اسی طرح مغرب میں یہودیوں کے جذبات کا اتنا احترام کیا گیا ہے کہ ان کی مظلومیت کو حقیقت بنانے کے لئے ہولوکاسٹ کا جو واقعہ روایت کیا اس کو بھی تقدس دے دیا گیا ہے اور آپ اگر اس کو نہ مانیں تو آپ کو یہ کہہ کر سزا سنا دی جاتی ہے کہ آپ نے یہودیوں کے جذبات کی توہین کی اور آپ یہودی دشمن ہیں۔

ہولوکاسٹ کا کہنا ہے کہ ہٹلر نے 60 لاکھ یہودیوں کو گیس چیمبرز میں مار دیا۔ لیکن اہل دانش اس بات کو نہیں مانتے۔ Lucy Daw idow cz نے اپنی کتاب The War against Jews میں تل ابیب ڈاکومنٹیشن سنٹر کے ڈاکٹر کوہاف کا یہ اعتراف شائع کیا ہے کہ انہیں اس بات کوئی ثبوت نہیں مل سکا۔ نازیوں کے خلاف قائم ٹربیونل کے جج سٹلمن۔ ایس۔ پنٹر کا ایک مشہور زمانہ خط'' آور سنفڈ وزٹر'' میں شائع ہوا، اس میں وہ لکھتے ہیں'' یہ محض پروپیگنڈا ہے کہ لاکھوں یہودیوں کو قتل کیا گیا اور میں اس موضوع پر کسی بھی آدمی سے زیادہ معلومات رکھتا ہوں۔''

ساری کہانی دو افراد کے اعتراف جرم پر مبنی ہے۔ ایک کمانڈر روڈلف

Marfat.com

ہیس کا اعتراف جرم اور دوسرا سکائل کا۔ سکائل نے ٹریبونل کی کاروائی کے دوران ہی انکشاف کردیا کہ اس کے بچوں کو قتل کرنے کی دھمکی دے کر اس سے اعتراف کرایا گیا اور ہیس نے اپنی سوانح حیات Hess Autobiography کے صفحہ 174 پر لکھا ہے کہ اس سے تشدد کے ذریعے اعتراف جرم کرایا گیا۔ فرانس کے سابق ڈپٹی سپیکر راجر گراوڈی اپنی کتاب The Founding Myth of Israeel Policy میں لکھتے ہیں کہ نیوز میک ٹرائل کی ساری گواہیاں جھوٹی تھیں۔ ایک گواہ ڈاکٹر میکلوس نے کہا جب وہ مئی 1944 کے آخری ایام میں کیمپ پہنچے تو قتل عام چار سالوں (1940) سے جاری تھا لیکن نیورمبرگ ڈاکومنٹ میں کہا گیا کہ یہ احکامات 1942 میں دیے گئے۔ گرانڈی کہتے ہیں کہ یہ سب جھوٹ تھا۔ بیلزک اور ٹریبلنکا کے کیمپ 1942 میں قائم ہی نہیں ہوئے تھے اور وولزک کیمپ کا تو کبھی وجود ہی نہیں رہا تھا۔ جس ٹریبونل نے ساری کاروائی کی وہ کوئی باقاعدہ عدالت نہ تھی۔ یہ فاتحین کی عدالت تھی، ایک جنگی ٹریبونل تھا جس کا کام ہی مفتوح کی کردار کشی ہوتا ہے اور مرضی کے نتائج نکالنا ہوتا ہے۔ خود امریکی اٹارنی جنرل راقبرٹ ایچ جیکسن نے اس عدالتی کاروائی کو اتحادی اقوام کی جنگی کاوش'' قرار دیا۔ اس کے لئے جو قانون سازی ہوئی اس کے آرٹیکل 21 میں کہا گیا ''اتحادی حکومتیں جو شواہد اور دستاویزات پیش کریں گی ان کی حیثیت حتمی ہوگی اور انہیں ثبوت قطعی تصور کیا جائے گا''۔ معروف برطانوی تاریخ دان ڈیوڈ ارونگ کا کہنا ہے: ''دنیا بھر کے معروف ماہرین قانون نیورمبرگ ٹرائل پر شرمندہ تھے''۔ امریکہ کے چیف جسٹس ہارلون فسک سٹون نے کھل کر اس ٹریبونل پر عدم اعتماد کا اظہار کیا تھا اور امریکی سپریم کورٹ کے ایک اور جج ویزسٹرم جو اس ٹریبونل کے بھی جج مقرر ہوئے اتنے دلبرداشتہ ہوئے کہ انہوں نے اس ٹریبونل میں کام کرنے سے انکار کردیا اور واپس امریکہ چلے گئے۔ اس بورڈ آف دی ٹرائل کے 60 فیصد ممبران یہودی تھے اور اس کے مترجم سارے کے سارے یہودی تھے۔ گویا اگر ہم اس ہولوکاسٹ کو مکمل جھوٹ نہ بھی مانیں تب بھی یہ ضرور ماننا پڑے گا کہ یہ ایک مشکوک اور متنازع واقعہ ہے۔ اور ایسا کہنا لوگوں کا

Marfat.com

اظہار رائے کا حق کہلائے گا۔لیکن یورپ میں ایسا نہیں۔آپ کو ماننا پڑے گا کہ ایسا ہی ہوا تھا ورنہ آپ جیل جائیں گے۔کہیں اس 'جرم' کی سزا سات سال ہے تو کہیں گیارہ سال۔اب ذرا مغربی مزاج کی بھی سن لیجئے کہ اہل علم نے جب ہولوکاسٹ کی صداقت پر سوال اٹھائے تو ان کے ساتھ کیا کیا گیا۔پروفیسر فاریسن پہلے آدمی تھے جنہوں نے ہولوکاسٹ کو ایک افسانہ قرار دیا۔یہ 'جرم' کرتے ہی یونیورسٹی آف لیون نے انہیں ملازمت سے برطرف کر دیا۔پندرہ روز بعد ان کا پیٹ چاقوؤں سے پھاڑ دیا گیا۔فرانس کے معروف مؤرخ فرانگوس ڈیراٹ نے ایک آسٹریلوی باشندے کا بروشر شائع کیا جس میں ہولوکاسٹ کو جھوٹ قرار دیا گیا تھا،اگلے ہی ہفتے فرانگوس قتل کر دیئے گئے۔ہنری رنس نے اپنا پی ایچ ڈی کا تھیس 'ہولوکاسٹ' پر لکھا۔انہوں نے کامیابی سے اپنے مؤقف کا دفاع بھی کیا اور انٹرویو میں کامیاب رہے لیکن بعد میں انہیں پی ایچ ڈی کے اعزاز سے محروم کر دیا گیا۔راج گراوڈی لکھتے ہیں کہ یہ دنیا کا واحد کیس ہے کہ تھیس لکھنے اور اس کا کامیاب دفاع کر لینے کے باوجود کسی کو ڈگری نہ ملے۔ڈاکٹر سٹیگلش نے Myth of Auschw Ltz نامی کتاب لکھی جس میں کہا گیا کہ گیس چیمبرز ایک جھوٹ کے سوا کچھ نہیں۔یہ کتاب شائع ہوئی تو ڈاکٹر سے پی ایچ ڈی کا اعزاز واپس لے لیا گیا۔کیونکہ اس نے ہولوکاسٹ کی نفی کی تھی۔اسی طرح جب ڈاکٹر بلز (Bulz) نے 1976 میں The Myths of Auschw itz لکھی تو آزادی رائے کے علمبردار کینیڈا،امریکہ برطانیہ اور جرمنی نے اس پر پابندی عائد کر دی۔کینیڈا میں زینڈال نامی ایک محقق نے ایک کتاب لکھی جس کا نام تھا Did Six Million۔

Really Die? چنانچہ ٹورنٹو میں ان پر مقدمہ چلا اور اس جرم میں انہیں سزائے موت دیدی گئی۔راجر گراوڈی بھی اسی حسن سلوک کا نشانہ بنے۔آپ فرانس کے سینٹر رہے،ڈپٹی سپیکر رہے،قومی اسمبلی کے رکن رہے،آپ کا شمار فرانس کے نمایاں مارکیٹوں میں ہوتا تھا اور آپ کی تحریریں اہتمام سے شائع ہوتی تھیں۔پھر جب ان کی تحریروں کا رخ ہولوکاسٹ کی طرف مڑا اور انہوں نے Study of Rolitical

Marfat.com

The Foundin Myths اور Zionism: A Case of Israeel of Israeel Policy جیسی کتابیں لکھ ڈالیں تو ان کے خلاف ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ قاتلانہ حملے ہوئے، مقدمے قائم ہو گئے۔ پبلشرز نے ان کی مزید کتابوں کی اشاعت سے انکار کر دیا۔ تعجب ہے مغرب شان رسالت ﷺ میں گستاخی کو تو آزادی رائے کہتا ہے مگر یہودیوں کے افسانے ہولوکاسٹ کے آگے اس کی ساری آزادی رائے دم توڑ دیتی ہے۔ اقبال نے ٹھیک کہا تھا:

''فرنگ کی رگ جاں پنجہ یہود میں ہے''

(روزنامہ نئی بات 17 ستمبر 2012ء)

Marfat.com

گستاخانہ فلم اور لائحہ عمل

محمد اظہار الحق..

اب یہ بات آشکار ہو چکی کہ گستاخانہ فلم کے پیچھے کچھ قبطی عیسائیوں کا ہاتھ ہے اور یہ وہ قبطی ہیں جو مصر چھوڑ کر امریکہ میں جا بسے ہیں۔ خدا بے کنار رحمتیں نازل کرے، حضرت عمرو بن عاص پر، جنہوں نے عمر فاروق اعظمؓ سے مصر فتح کرنے کی اجازت لی اور فاروق اعظمؓ سے اجازت لینا آسان نہ تھا۔ وہ ہر معاملے پر طویل عرصہ تک غور کرتے، منفی اور مثبت دونوں پہلوؤں کو جانچتے، پھر مسلمانوں سے مشورہ لیتے اور تب کہیں جا کر فیصلہ کرتے۔ عمرو بن عاصؓ کے نزدیک کئی مضبوط وجوہات تھیں جن کی بنا پر مصر کی فتح مسلمانوں کی بقا کے لئے ضروری تھی۔ اور یہ تو صرف ایک وجہ تھی کہ بیت المقدس کی فتح کے بعد شکست خوردہ رومیوں کا سپہ سالار (اطربون) بچی کھچی افواج ہانکتا وادی نیل چلا گیا تھا۔ اسے وہاں چین سے بیٹھنے دینے کا مطلب یہ تھا کہ وہ قوت پکڑے اور پھر فلسطین اور ملحقہ علاقوں پر حملہ کرے جو مسلمانوں نے فتح کر رکھے تھے۔ فاروق اعظمؓ نے مصر فتح کرنے کی اجازت عطا فرمائی اور یہ نامور سپہ سالار، عمرو بن عاصؓ، صرف چار ہزار مسلمانوں کی معیت میں مصر میں داخل ہوا۔

تاریخ کے ہر دور میں مصر کے قبطیوں پر مسلمانوں کے احسانات سایہ فگن رہے ہیں۔ عمر بن عاصؓ نے جب مصر میں رومیوں کو للکارا تو یہ رومی مصری عیسائیوں (یعنی قبطیوں) پر عذاب بنے ہوئے تھے۔ رومی بادشاہ ہرقل نے مسیحی مذہب کے مختلف فرقوں کا ایک ملغوبہ مصر پر مسلط کرنا چاہا تھا۔ یعنی ایک سرکاری مذہب۔ مصر کے قبطی اسے قبول

Marfat.com

کرنے پر تیار نہ تھے۔ بنیامین ان کا مذہبی پیشوا تھا۔ اس نے ہرقل کی بات ماننے سے انکار کردیا اور بھاگ کر پہاڑوں میں پناہ لے لی۔ وہیں اس نے گھر بنالیا۔ مصر کے قبطی دس سال تک ہرقل کے ظلم کی بھٹی میں سلگتے رہے۔ بنیامین کے بھائی جسم پر جلتی مشعلیں رکھی گئیں۔ یہاں تک کہ دونون پہلوؤں سے چربی پگھل کر زمین پر بہنے لگی۔ پھر اس کی بتیسی اکھڑوادی گئی۔ پھر بھی رومیوں کی خودساختہ عیسائیت پر ایمان لانے سے وہ انکار ہی کرتا رہا یہاں تک کہ اسے ریت کی بوری میں بند کر کے سمندر میں ڈبویا گیا۔

اس پس منظر میں مصری رومیوں کی خاک مدد کرتے جبکہ دوسری طرف انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ مسلمان کسی کے مذہبی معاملات میں مداخلت نہیں کرتے۔ چنانچہ انہوں نے مسلمانوں اور رومیوں کی جنگ میں تماشائی کی حیثیت اختیار کی۔ ہمدردیاں ان کی مسلمانوں کے ساتھ تھیں۔ پھر جب اللہ نے مسلمانوں کو مصر پر فتح عطا کی تو حضرت عمروؓ بن عاص نے فاروق اعظمؓ کی رہنمائی میں غیر مسلم باشندوں کو مکمل آزادی فراہم کی۔ بنیامین کو پہاڑوں سے واپس بلایا اور اسے اس کے منصب پر بحال کیا۔ قبطی اتنے خوش تھے کہ ایک قبطی مورخ ہی نے لکھا، قبطی اس درجہ مسرور ہیں جیسے بکری کا بچہ جس کی رسی کھول کر چھوڑ دیا جائے تا کہ وہ ماں کے تھنوں سے دودھ پی لے،،۔ مذہبی آزادی نے سوچنے کی آزادی دی اور مصریوں کی اکثریت، اسی سوچ بچار کے نتیجے میں مسلمان ہوگئی۔ قبطی اس وقت سے لے کر آج تک مصر کی کل آبادی کا دس فی صد حصہ ہیں۔

قبطی عیسائیوں کا ایک چھوٹا سا حقیر گروہ امریکہ میں ہے اور انتہا پسند امریکی عیسائیوں کے ساتھ گٹھ جوڑ میں ہے۔ اب تک کی اطلاعات کے مطابق یہ گستاخانہ اور توہین آمیز فلم (انوسینس آف مسلمز) جس ادارے نے بنائی ہے اس ادارے کا نام،، میڈیا فار کرائسٹ،، ہے۔ اس کا مالک جوزف نصر اللہ عبدالمسیح ایک مصری قبطی ہے۔ جوزف عبداللہ ایک طویل عرصہ سے اسلام دشمن سرگرمیوں میں مصروف ہے۔ اس کا دوسرا ساتھی مارس صادق بھی قبطی ہے اور مسلمانوں کے خلاف عرصہ سے سرگرم ہے۔ فلم کا انگریزی سے عربی میں ترجمہ مارس صادق ہی نے کیا ہے۔ اس نے مصری صحافیوں کو اس

Marfat.com

کا لنک بھیجا۔ یہ بد بخت، اسرائیل سے مطالبہ کرتا رہتا ہے کہ وہ مصر پر حملہ کر کے مصر کو آزادی دلائے اور ملک کو قبطیوں کے حوالے کرے۔ مصری حکومت نے اسے مصر سے نکال کر ۲۰۱۱ء میں اس کی شہریت منسوخ کر دی تھی۔

نکولا ایک اور قبطی عیسائی ہے جس نے اس فلم کی تیاری میں بھرپور کردار ادا کیا۔ ذرائع آمد و رفت خاص طور پر اس نے مہیا کیے۔ لیکن یہ سارے قبطی ایک امریکی انتہا پسند عیسائی (سٹیو کلائن) کے مرہون احسان ہیں، جو اسلام مخالف لابی کا سرگرم کارکن ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ''ہم نے اس فلم کے ذریعے لوگوں کو خبردار کیا ہے کہ اگر مسلمانوں کی آبادی امریکہ میں دس فی صد تک پہنچ گئی تو ہم خطرے میں گھر جائیں گے''۔ یہ اسفل السافلین شخص ایک ٹیلی ویژن پروگرام ''جاگو امریکی جاگو'' کا بھی میزبان ہے اس پروگرام میں بھی اسی قسم کی خرافات بکتا ہے۔

دوسری طرف مصر میں عیسائی تنظیموں نے فلم کی مذمت کی ہے۔ اور مسلمانوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہو کر احتجاج کا فیصلہ کیا ہے۔ قبطی چرچ نے بھی اس نازک موقع پر فلم کی پروڈکشن کی مذمت کی ہے۔ ،، یہ ایک بغض اور عناد سے بھری ہوئی کوشش ہے اور اس کا مقصد مصری عوام کو دو حصوں میں تقسیم کرنا ہے،،۔

امریکی حکومت کی عقل پر ماتم کرنا چاہیئے۔ لیبیا میں احتجاج کرنے والوں نے امریکی سفیر کو قتل کر دیا۔ اس قتل کی تفتیش کے لئے امریکی حکومت بہت سنجیدگی دکھا رہی ہے۔ لیکن دوسری طرف گستاخانہ فلم بنانے والوں کے خلاف عدالت میں نہیں جاتی۔ ایسے ہر موقع پر مغربی حکومتیں ،، آزادیء اظہار،، کا سہارا لیتی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ،، آزادیء اظہار،، یہ کہنے کی اجازت کیوں نہیں دیتا کہ یورپ میں یہودیوں کا نام نہاد قتل عام (ہولوکوسٹ) ایک فراڈ سے زیادہ کچھ بھی نہیں!

بن غازی میں چند دوسرے امریکیوں کے ساتھ امریکی سفیر کو قتل کر دیا گیا ہے تو کیا اس سے فلم بنانے والے ٹولے کو نقصان پہنچا ہے؟ نہیں! انہیں فائدہ ہوا ہے۔ یہی قتل و غارت تو وہ چاہتے تھے۔ لیکن اگر مسلمان حکومتیں ایک متحدہ اقدام نہ کریں تو کیا مسلمان

Marfat.com

عوام بھی اس گستاخی، اس توہین کو پی جائیں گے؟ یہ ناممکن ہے۔ مغرب کو یہی بات تو سمجھ میں نہیں آتی۔ عیسائیوں کا جو تعلق عیسیٰ ابن مریم سے ہے، اسے اس وابستگی سے کوئی نسبت ہی نہیں جو مسلمانوں کو اپنے پیغمبر سے ہے۔ مولانا ظفر علی خان نے جو کچھ کہا، وہ حرف آخر ہے۔

نماز اچھی حج اچھا روزہ اچھا ہے زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

تو کیا ان قبطیوں کو مارنا جائز ہوگا؟ جن کا اس فلم کو پروڈکشن سے کوئی سروکار نہ تھا جو اس کی مذمت کر رہے ہیں۔ اللہ کے رسول نے کسی بے گناہ کو قتل کرنے سے سختی سے منع فرمایا۔ قتل و غارت کی فلم بنانے والے دجالوں کو کچھ نقصان نہ ہوگا۔ راستہ ایک ہی ہے۔ ساری مسلم حکومتیں بیک زبان، مغربی ملکوں سے مطالبہ کریں کہ جس طرح ہولوکوسٹ سے انکار جرم ہے اسی طرح اسلام اور پیغمبر اسلام کی شان میں گستاخی کو جرم قرار دیا جائے۔ اگر مغربی حکومتیں یہ مطالبہ منظور نہیں کرتیں تو اگلا لائحہ عمل مل بیٹھ کر طے کریں۔ صرف اسی صورت، مسلمانوں پر تشدد احتجاج سے اجتناب کر سکیں گے۔

(روزنامہ دنیا، 16 ستمبر 2012ء)

Marfat.com

متنازع فلم اور مشرق وسطیٰ

مہمی ہنااوکا

لیبیا میں متنازع امریکی فلم کے خلاف عوام کے مشتعل ہجوم نے امریکی سفیر جے کرسٹوفر اور تین امریکی اہلکاروں کو ہلاک کر دیا اور مصر کے دارالحکومت قاہرہ میں مذہبی تقریروں کے نتیجے میں مشتعل عوام نے امریکی سفارت خانے کو آگ لگا دی۔ تاہم ان مذہبی تقریروں میں تمام اعتبارات سے حقیقی مسلے کو نظر انداز کر دیا تھا۔ مصر اور لیبیا میں یہ مقامی سیاسی تقسیم عرب بہار کے بعد اور امریکہ کے خطے میں آنے کے بعد ہوئی ہے۔

میڈیا نے اپنی تمام تر توجہ یوٹیوب پر 14 منٹ کی متنازع فلم ''مسلمانوں کی بے گناہی'' کے ٹریلر پر مرکوز کر رکھی ہے جس کی وجہ سے بن غازی اور قاہرہ میں تشدد آمیز مظاہرے پھوٹ پڑے ہیں۔ یہ فلم مبینہ طور پر سام باسیلے نے بنائی ہے جس نے خود کو ایک اسرائیلی یہودی کے طور پر متعارف کرایا ہے۔ امریکی اخبار وال سٹریٹ جرنل میں باسیلے نے اسلام کو ''کینسر'' قرار دیا ہے (نعوذ باللہ) اور دعویٰ کیا ہے کہ اس فلم کی تیار کے لیے اس نے 100 یہودیوں سے 5 ملین ڈالر اکٹھے کیے ہیں۔ یہ وہ تفصیلات ہیں جنہوں نے اس متنازع فلم کی تصویر کشی کی ہے۔

فلم کے ٹریلر کا عربی زبان میں ترجمہ کیا گیا اور (دعویٰ کیا گیا کہ) اسے مشرق وسطیٰ میں ہزاروں مرتبہ دیکھا جا چکا ہے۔ اس فلم میں پیغمبر اکرم حضرت محمد ﷺ کی اہانت کے سنگین جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ فلوریڈا اور پادری اور 2011ء میں قرآن مقدس کو نذر آتش کرنے والے ٹیری جونز نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے اس فلم کا جائزہ لیا

Marfat.com

ہے۔ خود کو کیلیفورنیا میں عیسائی عسکریت پسند کہنے والے کا دعویٰ ہے کہ اس فلم کی تیاری میں اس سے بھی مشورہ لیا گیا ہے۔

اخباری اطلاعات کے مطابق مذہبی رہنماؤں اور انٹرنیٹ سے اٹھنے والے ردِعمل سے لیبیا اور مصر میں پرتشدد احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ سامنے آیا ہے جس نے بلاشبہ عام مسلمانوں کو شدید مشتعل کر دیا اس سے مغرب کے خلاف نفرت کے جذبات بھڑک اٹھے (جو ایک فطری ردِعمل تھا)۔ اگر مسلمان ممالک میں جمعہ کے روز اجتماعات کے بعد مزید مظاہرے شروع ہو جاتے ہیں تو مسلمانوں کی دینی معاملات کے حوالے سے حساسیت کا مظہر ہوں گے۔

یہ کیا ہو رہا ہے اس کو سمجھنے کے اور بھی طریقے ہیں۔ لیبیا میں ہونے والا مہلک حملہ عوامی احتجاجوں سے شاید مختلف ہو اور ہو سکتا ہے کہ اس کی منصوبہ بندی انتہا پسندوں نے کی ہو۔ کسی بھی صورت یہ ضروری نہیں کہ امریکہ مخالف مظاہرے عام مسلمانوں کے مذہبی غصے کو ظاہر کر رہے ہیں۔ اس سے زیادہ اس غیظ و غضب کا ابھرنا عرب بہار کے بعد مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ میں مخصوص وجوہات اور مقامی عدم استحکام کی شکل میں نظر آتا ہے۔ ان ممالک میں جمعہ کے اجتماعات کے بعد زیادہ مظاہرے دیکھنے میں آ سکتے ہیں۔ اور مذہبی جوش کے لیے عوام میں کسی نئی امریکہ مخالف سیاسی تحریک کا موجب بن سکتے ہیں۔

لیبیا اور مصر میں عوام کی طرف سے بہت بہت زیادہ اقتصادی اور سماجی حقوق کی گونج، ان کے علاقائی تعلقات اور حکمت عملی اور عرب بہار نے ان ممالک میں سیاسی عدم استحکام کا ایک پیچیدہ ماحول (matrix) پیدا کیا ہے۔ بن غازی اور قاہرہ میں امریکہ مخالف تشدد طویل عرصے تک برسرِاقتدار رہنے والے آمروں کا تختہ الٹنے والی حکومتوں کی کمزوری کو ظاہر کرتا ہے اور طاقت کے حصول کے لیے سیاسی کرداروں اور تنظیموں کے درمیان کشمکش کو ظاہر کرتا ہے۔

اگر یہ ردِعمل فطرتاً مسلمانوں سے ہی متعلق تھا تو پھر سعودی عرب جو سنی عقیدے کا سب سے زیادہ قابل ذکر مرکز ہے حضرت محمد ﷺ کی کسی بھی قسم کی اہانت کی پورے

Marfat.com

جوش کے ساتھ مخالفت کرے گا، تو یہی وہ جگہ ہونی چاہیے جہاں یہ ٹریلر اور فلم تنازع کی پہلی چنگاری ثابت ہو لیکن یہ فلیش پوائنٹ نہیں تھا۔ بحرین، قطر، متحدہ عرب امارات، عمان، کویت یا فارسی ممالک جہاں عرب بہار کے دوران مرکزی حکومتیں مستحکم اور اقتدار پر مضبوط گرفت رکھتی ہیں ہم نے یہاں کسی بھی ایسے مظاہرے کی ایک بھی جھلک کے بارے میں نہیں سنا ہے۔

لیبیا اور مصر میں اختیارات کی منتقلی کے لیے اٹھنے والی پرجوش جمہوری تحریکوں اور انقلابات نے امن و امان کے قیام کو انتہائی مشکل بنا دیا ہے۔ نئی حکومتیں دنیا میں ابھی اپنے قدم جمانے کی کوششیں کر رہی ہیں۔ لیبیا اور مصر میں نومنتخب حکومتیں اور دیگر ممالک کو امن و امان کے قیام کے لیے کئی سالوں تک کام کرنا ہوگا۔ لیبیا میں خانہ جنگی کے بعد اور اسلحہ کی بہتات سے یہ بہت مشکل نظر آتا ہے۔ مصر میں اخوان المسلمون نے فوجی طاقت کے حامل جرنیلوں کو فارغ کر دیا ہے۔ سیکولر تنظیمیں اور افرادنئی ریاست کو اس کا موثر جواب دینے کی سکت رکھتے ہیں۔

اندریں حالات صورت کی وضاحت کے لیے صرف مذہب کو استعمال کرنا حقائق کے منافی اور خلاف منشا ہوگا۔ تمام اطراف کے انفرادی ہجوم اور عسکریت پسند، خواہ وہ امریکہ میں ہوں یا پھر مصر اور لیبیا میں اسلام پر مزید سختی سے کاربند رہنے کی کوشش کریں گے۔ مشرق وسطیٰ میں آسانی اور ہجوم کو بھڑانا جمہوریت کے قیام کی کوششوں، غیر ملکی اقتصادی سرمایہ کاری سیاحت اور جغرافیائی سیاسی حمایت جس کی انہیں ضرورت ہے کے لیے نقصان دہ ہوسکتا ہے۔ امریکہ میں اشتعال انگیزی پھیلانے والے سیاسی تقسیم کے دور میں عوامی رائے پر اثر انداز ہونے کی کوشش کریں گے۔ یہ ضروری ہے کہ پالیسی ساز اور نیوز میڈیا بھی اس معاملے پر دوٹوک موقف اختیار کرے کہ اصلی مسائل زیادہ تر مقامی اور ہمیشہ سیاسی رہے ہیں۔ (مضمون نگار ورجینا یونیورسٹی میں مذہبی تعلیم اور اسلام کی اسٹنٹ پروفیسر ہیں۔ وہ فارسی میں ابتدائی اسلام کے بارے میں کتاب بھی لکھ رہی ہیں)۔

(لاس اینجلس ٹائمز 13 ستمبر 2012 'نئی بات 14 ستمبر 2012)

Marfat.com

بد بخت ٹیری جونز، سام بسائل اور سو یہودی ادارے

احمد جمال نظامی

امریکی بد بخت پادری ٹیری جونز باز نہیں آیا اس نے غیر مسلم مصری تارکین وطن کے ساتھ مل کر سرور کائنات نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کی شان اقدس کے برخلاف ایک فلم بنائی جس کے خلاف دنیا بھر میں مسلمانوں کے جذبات بھڑک اٹھے ہیں اور وہ امریکہ میں آزادی اظہار رائے کی آڑ میں امریکہ میں موجود قبطی شرک پسندوں کی گندی ذہنیت پر شدید احتجاج کر رہے ہیں۔ لیبیا کے شہر بن غازی میں تو امریکی قونصل خانے پر مظاہرین نے راکٹ حملہ کر دیا جس میں امریکی سفیر کرسٹوفر سٹیونز اور تین دوسرے سفارتی اہلکار مارے گئے۔ بن غازی شہر میں مظاہرین نے امریکی قونصل خانے کی عمارت کو آگ بھی لگا دی اور اس موقع پر ہوائی فائرنگ بھی کی۔ لیبیا میں اقوام متحدہ کے نائب سفیر ابراہیم داباشی کے مطابق حملے میں دس لیبیائی سکیورٹی اہلکار بھی جاں بحق ہو گئے۔ لیبیا کے علاوہ مصر کے دارالحکومت میں بھی ہزاروں مظاہرین نے امریکی سفارت خانے پر دھاوا بول دیا اور دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہو گئے۔ مظاہرین نے امریکی پرچم نذر آتش کر کے امریکی سفارت خانے پر سیاہ جھنڈا لگا دیا۔ قاہرہ کے اس امریکی سفارت خانے میں کوئی اہلکار موجود نہیں تھا جس وجہ سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

امریکی صدر بارک اوبامہ اور وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن نے لیبیا میں امریکی قونصل خانے پر حملے کی شدید مذمت کی ہے اور ساتھ ہی بارک اوبامہ نے عجیب بات کہی ہے کہ

Marfat.com

اس حملے کی اصل وجوہات سامنے نہیں آسکیں کیونکہ لیبیا میں ہلاک ہونے والا امریکی سفیر لیبیائی حکومت کے خلاف آزادی کی تحریک چلانے والوں کی حمایت کر رہا تھا۔ بدبخت پادری ٹیری جونز اس فلم کو تیار کروانے سے پہلے دومرتبہ نعوذ باللہ قرآن پاک کو نذر آتش کر چکا ہے اور وہ بار بار خدا کے عذاب کو دعوت دے رہا ہے۔ اس نے یہ فلم جس کا نام Innocence of Muslims ہے کو کیلیفورنیا میں رہنے والے ایک یہودی سام بسائل سے تیار کروائی ہے۔ سام بسائل اسرائیلی یہودی ہے اور وہ جنوب کیلیفورنیا میں رہائش پذیر ہے یہ اسلام کا سخت دشمن ہے۔ 52 سالہ سام بسائل کیلیفورنیا میں رئیل سٹیٹ کا کاروبار کرتا ہے اس نے یہ فلم ڈائریک اور پرڈیوس کی ہے۔ وہ اس فلم کو بنانے کی ذمہ داری بھی قبول کر چکا ہے اور اس نے بتایا ہے کہ یہ فلم یہودیوں کی پانچ ملین ڈالر کی امداد کا شکریہ ادا کرنے کے لیے تیار کی گئی ہے۔ سام بسائل یہ فلم تیار کرنے کے بعد کیلیفورنیا میں روپوش ہے۔ یہ فلم دو گھنٹوں کے دورانیہ پر محیط ہے اور اس کی تیاری کے لیے پانچ ملین ڈالر کی رقم سو سے زائد یہودی اداروں نے فراہم کی ہے۔ فلم ساز سام بسائل کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ اس کے خاندان کے بعض ارکان مصر میں بھی رہتے ہیں۔ اس فلم کی تشہیر گستاخ پادری ٹیری جونز کر رہا ہے۔ اس نے اس فلم کے کچھ حصے اپنے گرجا گھر میں دکھانے کا اہتمام بھی کیا۔ پوری دنیا کے مسلمانوں میں شدید غم وغصہ پایا جا رہا ہے۔ کہ امریکہ میں نائن الیون کی گیارہویں برسی کے موقع پر جان بوجھ کر اس فلم کی تشہیر شروع کرتے ہوئے اسے منظر عام پر لایا گیا اور اس کے خاکے سامنے لائے جا رہے ہیں۔ پاکستان نے بھی اس فلم کے حوالے سے شدید احتجاج ریکارڈ کروایا ہے۔ وزارت خارجہ کی طرف سے جاری کردہ بیان میں کہا گیا ہے کہ 11 ستمبر جیسے قابل نفرت واقعات کی یاد کے موقع پر اس طرح کے کریہہ عمل سے معاشروں اور مختلف عقائد کے لوگوں کے درمیان نفرت، جھگڑا اور دشمنی کو ہوا ملتی ہے۔ امریکہ لیبیا میں اپنے سفیر کی ہلاکت کے بعد جان بوجھ کر بھی دعویٰ کر رہا ہے کہ اسے معلوم نہیں کہ ان حملوں کی کیا وجوہات ہیں حالانکہ وہ جانتا ہے کہ جو فلم اس نے حضرت محمد ﷺ کی شان میں تیار کی

Marfat.com

ہے اس کی پاداش میں پوری دینا کے مسلمانوں کے جذبات بھڑک اٹھے ہیں اور دنیا کے ہو کونے میں ہر مسلمان ناموس رسالت ﷺ پر کٹ مرنے کو ترجیح دیتا ہے مگر گستاخ رسول ﷺ کسی طور پر برداشت نہیں کرسکتا۔ امریکہ کے خلاف پہلے ہی عالم اسلام میں بہت زیادہ نفرت پائی جاتی ہے۔ مختلف بین الاقوامی سروے کے مطابق اسلامی ممالک کی 80 فیصد سے زائد عوام امریکہ کے خلاف ہے اور وہ سمجھتی ہے کہ امریکہ عراق اور افغانستان میں جو جنگ لڑ رہا ہے اس کے ذریعے امریکہ مسلمانوں کے خلاف اپنے جذبات کو عملی تقویت دے رہا ہے۔ پہلے یورپی ممالک میں بار بار توہین آمیز خاکے شائع کئے گئے جس پر مسلمانوں کے جذبات سے کھیلا گیا اور ان کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائی گئی۔ اس موقع پر بھی اقوام متحدہ سمیت انسانی حقوق کے کسی بھی ادارے نے اپنا کوئی کردار ادا نہیں کیا۔

ناروے میں گستاخانہ خاکے شائع کرتے والے کارٹونسٹ کا عبرتناک انجام پوری دنیا کے سامنے آچکا ہے۔ اس کے باوجود انٹرنیٹ کے ذریعے فیس بک اور یوٹیوب پر توہین آمیز خاکوں کے مقابلے معقد کروائے گئے۔ آج عالم اسلام سرور کائنات حضرت محمد ﷺ کی شان اقدس کے خلاف بنائی جانے والی امریکی اسرائیلی فلم کے خلاف سراپا احتجاج ہیں تو پھر صرف ڈیڑھ سال قبل فیس بک پر خاکوں کا مقابلہ منعقد ہوا تھا اور آج ہماری نوجوان نسل کی اکثریت فیس بک کو کیوں استعمال کرتی ہے جب امریکہ تمام یورپی ممالک اور یہودی عالم اسلام کے خلاف سازشوں سے باز نہیں آرہے اور سب سے بڑھ کر شان اقدس حضرت محمد ﷺ میں گستاخی کے مرتکب ہورہے ہیں تو پھر عقیدہ ختم نبوت کے مطابق ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ ایسے جرائم پیشہ افراد کے خلاف اپنے اپنے وسائل اور طاقت کے مطابق جہاد کا علم سربلند کرے۔ امریکہ ایک طرف تسلیم کرتا ہے کہ القاعدہ دنیا کے کسی بھی حصے کو اپنا ٹارگٹ بنا سکتے ہیں اور دوسری طرف وہ اپنے ہی ملک میں اور وہ بھی نائن الیون کے موقع پر حضرت محمد ﷺ کی شان کے برخلاف ایک فلم تیار کرکے سامنے لا رہا ہے۔ امریکی بدبخت پادری ٹیری جونز کو کیا تکلیف ہے کہ وہ کبھی نعوذ باللہ

Marfat.com

قرآن پاک نذر آتش کرتا ہے اور کبھی مصری تارکین وطن کے ساتھ مل کر ایسی گھٹیا فلمیں تیار کر رہا ہے اس فلم کو تیار کرنے والا ڈائریکٹر اور پروڈیوسر سام بسائل جب یہ کہتا ہے کہ اسلام ایک کینسر ہے تو اسے سوچنا چاہیے کہ وہ خود دنیا بھر میں کینسر کی طرح ایک ایسا کردار ادا کر رہا ہے جس کا نتیجہ دنیا کے امن کے لیے خطرے سے خالی نہیں۔ اس کا انجام انشاء اللہ 2004ء میں مسلمانوں کے خلاف ایک فلم بنانے والے تھیووان گوہ کی طرح ہوگا جسے قتل کر کے جہنم واصل کر دیا گیا تھا۔ امریکہ تمام یورپی ممالک اور یہودیوں کو اسلام دشمن سرگرمیاں ترک کر کے تسلیم کرنا ہوگا کہ مسلمان شان اقدس ﷺ پر کوئی سمجھوتہ نہیں کر سکتے۔ آخر میں مصر کے مفتی اعظم ڈاکٹر علی جمعہ کا یہ مطالبہ عالم اسلام کی طرف سے پیش کرتے ہیں جو انہوں نے انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں اور آزادی کے عالمی مبلغین سے کہا ہے کہ وہ شرپسندوں کے ہاتھوں اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی شان میں کی جانے والی گستاخیوں کا سلسلہ بند کروائیں۔ اخلاق باختہ گستاخانہ فلم کے تمام کرداروں کے خلاف عالمی قوانین کے تحت کاروائی کی جائے۔ اگر ایسا نہیں کیا جاتا تو یورپی ممالک اور امریکہ کو جان لینا چاہیے کہ ان کے ممالک میں توہین رسالت قانون نہ سہی مگر تمام اسلامی ممالک میں موجود ہے اور اسے مسلمان دل سے تسلیم کرتے ہوئے دنیا کے کسی بھی کونے میں استعمال کر سکتے ہیں۔

(نوائے وقت 15 ستمبر 2012)

Marfat.com

کروں نام پہ ترے جاں فدا

ارشاد احمد عارف

مسلمان سادہ لوح اور کمزور سہی مگر اتنے احمق اور بے حمیت نہیں جتنا امریکی اور یورپی خیال کرنے لگے ہیں ورنہ لیبیا میں امریکی سفیر کی ہلاکت کے بعد پاکستان میں امریکی سفیر رچرڈ ہوگلینڈ ہرگز نہ فرماتے کہ ''اسلام کا غلط تاثر دکھانا ایک شخص کا ذاتی فعل ہے یہ سارے امریکہ کی رائے نہیں''

غلط تاثر اور ذاتی رائے؟ بالکل غلط! پادری ٹیری جونز 2010ء سے ہر سال 11 ستمبر کے موقع پر امریکہ میں مقیم لاکھوں مسلمانوں کے علاوہ دنیا بھر کی ایک چوتھائی مسلم آبادی کو مشتعل کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی حرکت کرتا ہے۔ قرآن جلاتا، سرور کائنات ﷺ پر سب وشتم مسلمانوں کے عقیدے پر دلآزار تبصرے اور اب ایک ایسی فلم نمائش کے لئے پیش کرنے کا فیصلہ جس میں پیغمبر امن اور رحمت للعالمین ﷺ کو مکروہ الزام تراشی گھٹیا بہتان طرازی اور اخلاق سوز کردار کشی کا ہدف بنایا گیا ہے مگر امریکی حکومت نے آج تک اس کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کی حالانکہ وہ اپنے ہی ہم وطنوں کے خلاف عقیدے کی بناء پر منافرت پھیلانے دنیا بھر میں امریکی فوجیوں اور مفادات کے لیے خطرات پیدا کرنے اور پیغمبر اسلام کی توہین کا مرتکب ہوا جو امریکی آئین اور قانون کی صریح خلاف ورزی قابل دست اندازی پولیس جرم ہے۔ دلآزار فلم innocence of Muslims کے اسرائیلی نژاد امریکی رائٹر، ڈائریکٹر اور فلمساز Sam Bacile نے اعتراف کیا ہے کہ فلم کے اخراجات 50 لاکھ ڈالر 100 متمول

Marfat.com

یہودیوں نے برداشت کیے اور ٹیری جونز کہتے ہیں کہ اس کا مصر اور لیبیا میں نمائش کا مقصد مسلمانوں کو نعوذ باللہ اپنے پیغمبر کے بارے میں حقائق سے آگاہ کرنا ہے۔ جب تک مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے رہے اس وقت تک یہ امریکی حکمرانوں کے نزدیک اظہار رائے کی شخصی آزادی کا مسئلہ تھا مگر جب لیبیا میں معمر القذافی کے گھر اور سرکاری عمارتوں پر حملہ کرنے والے احتجاجی ہجوم کو عوامی جذبات کے اظہار کا مروجہ طریقہ قرار دینے والے امریکہ کا اپنا سفارتخانہ اور سفیر زد میں آیا تو اوبامہ، ہیلری کلنٹن، پیٹریاس اور آرمی چیف ڈیمپسی میں سے کسی کو یہ باتیں یاد نہ رہیں اور ایک طرف جہاں اپنی عوام کے خلاف کاروائی کے لیے اوبامہ نے دو بحری بیڑے بن غازی روانہ کر دیئے وہاں ڈیمپسی نے ٹیری جونز کو فون تک کر ڈالا کہ بندہ پرور اپنی زبان اور سرگرمیاں بند رکھو مسلم ممالک بلخصوص افغانستان میں ہمارے ہزاروں فوجیوں کی جانیں خطرہ میں ہیں۔

ان میں سے کسی کو یہ احساس نہ ہوا کہ جتنی امریکیوں کو جان پیاری ہے اس سے کہیں زیادہ ہزار درجہ زائد مسلمانوں کو اپنا ایمان اور رسول ﷺ کی حرمت و ناموس عزیز ہے۔

کروں نام پہ تیرے جان فدا
نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا
کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

اس سبب تو غازی علم الدین شہید، غازی عبدالقیوم کانپوری اور غازی عامر چیمہ نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا کہ سند رہے اور دنیا کو پتہ چلے کہ مسلمان اپنے آقا مولا کی جناب میں گستاخی برداشت نہیں کرتے۔ خواہ جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔

دوسروں کا تو علم نہیں مگر مجھے امریکی حکمرانوں کی اس منطق سے اتفاق نہیں کہ ٹیری جونز اور سام بسائل نے جو کیا وہ ان کا ذاتی فعل ہے گستاخ رسول سلمان رشدی کی شیطانی خرافات منظر عام پر آئی تو اس مجہول شخص کو وائٹ ہاؤس میں امریکی صدر نے مدعو

Marfat.com

کیا، سرکاری پذیرائی کی اور اس کی ذہنی افلاس کی داد دی ایک ارب تیس کروڑ مسلمانوں کے آقا و مولا اور محسن انسانیت کی گستاخی کے سوا سلمان رشدی نے کونسا "کارنامہ" انجام دیا تھا جس کی وجہ سے امریکی صدر نے اس کی پذیرائی اور حوصلہ افزائی کی اور برطانیہ سمیت ہر یورپی ملک نے امریکہ کی تقلید کی۔ ڈنمارک کے ایک وحشی پاگل اور جاہل شخص نے خاکے بنائے تو اس کے گھٹیا اقدام کے حق میں دلائل کس نے دیئے؟ امریکی اور یورپی حکمرانوں اور مسلمانوں کو برداشت اور تحمل کرنے کی تلقین کی گئی گویا مسلمانوں کی دلآزاری اور محسن انسانیت کی توہین بھی امریکی اسرائیل اور یورپی باشندوں کا بنیادی اور پیدائشی حق ہے جس کا احترام مسلمانوں کو بہر صورت کرنا چاہیے۔

حقیقت یہ ہے کہ توہین رسالت کا ارتکاب جب بھی ہوا جس نے کیا اس کے پس پردہ کوئی نہ کوئی شیطانی منصوبہ تھا سپین کا پادری یو یو جسٹس ہو، اس کی خوبرو محبوبہ فلورا متحدہ ہندوستان کا راجپال ہو یا امریکہ کا پادری ٹیری جونز اور اس کا بغل بچہ سام بیسلے یہ ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں اور تہذیبوں کے تصادم کی راہ ہموار کر کے دنیا کے امن و سلامتی کو داؤ پر لگانے مسلمانوں اور حضرت عیسیٰؑ کے پیروکاروں کو آپس میں لڑا کر عظیم صیہونیوں کی ریاست کے قیام کو یقینی بنانے کے خواہش مند۔ اسی لئے فلم کے لیے ایک دو نہیں سو صیہونیوں نے وسائل فراہم کئے کیونکہ گھامڑ گوروں اور گاؤدی امریکیوں سے کہیں زیادہ چالاک عیار اور شاطر صیہونی جانتے ہیں کہ جب تک مسلمان ذات رسالت مآب ﷺ کی صورت میں اپنے مرکز سے جڑے ہیں ان کا ایمان اور جذبہ عشق رسول ﷺ سلامت ہے بدترین حالات میں بھی نہ تو ان کا تہذیبی شناخت کا خاتمہ ممکن ہے اور نہ انہیں سیاسی انفرادیت سے محروم کیا جا سکتا ہے۔ انہیں آتش نمرود میں ڈالو تو یہ کندن بن کر نکلتے ہیں جس کی مثال ترکی اور مصر ہیں اور انشاء اللہ تیونس، لیبیا اور یمن بھی۔

بنا بریں انہیں نہ تو فاقہ کشی سے مارنا ممکن ہے نہ سیاسی غلبے سے فنا کرنا آسان، چنانچہ مسلمانوں کے رگ پے سے جذبہ عشق رسول ﷺ کھرچنے کے لیے توہین آمیز خاکوں، اشتعال انگیز فلموں اور قرآن جلاؤ تحریکوں کا سہارا لیا جا رہا ہے کیونکہ ابلیس کی

Marfat.com

مجلس شوریٰ میں یہ طے پا چکا ہے کہ:

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمد ﷺ اس کے بدن سے نکال دو

امریکہ چونکہ ان صہیونیوں کا سرپرست ہے بلکہ آلہ کار اور یورپ ان کے سامنے مجبور محض اس لئے شرارتیں عروج پر ہیں۔ پاکستان میں بھی ایسے بدبختوں کی کمی نہیں جو کبھی قرارداد مقاصد پر حرف زنی کرتے ہیں۔ کبھی امریکی خواہش کے مطابق آئین کی مختلف دفعات بلخصوص قادیانیوں کے بارے میں متفقہ آئینی ترمیم اور تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295c پر معترض ہوتے اور کبھی نظریہ پاکستان کی آڑ میں ملک کے اسلامی تشخص کے خلاف زبان درازی کرتے ہیں مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ اقبالؒ و قائدؒ کے دیس میں اظہار رائے کے امریکی تصور کے مطابق ہر نوع کے سلمان رشدی کو شیطانی خرافات بکنے، ہر جنس کے ٹیری جونز قرآن مجید کے اوراق جلانے اور ہر برانڈ کے سام بیسلے کو دلآزار فلمیں بنانے کی آزادی ہو اور اسلامی ریاست ان بدبختوں کے لیے شداد کی جنت بن جائے۔

فحاشی، بے راہروی، ہم جنس پرستی، جسم فروشی جو اسلامی تعلیمات کے مطابق انسانوں کی تذلیل اور معاشرے کے لئے تباہ کن افعال ہیں عام ہو، کوئی معترض نہ ہو، انگور کی بیٹی ہر کسی کو ظرف اور ذوق کے مطابق ارزاں ملے کوئی قانون رکاوٹ نہ بنے مسلمانوں کے عقائد، نظریات، تہذیبی تصورات اور دینی شعائر کے خلاف بیہودہ گوئی کی اجازت ہو کوئی مزاحمت نہ کرے اور توہین رسالت کو ٹھنڈے پیٹوں برداشت کر لیا جائے مگر کوئی بے عمل، جذباتی اور بھولا بھٹکا مسلمان اس پر آمادہ نہیں جس پر امریکہ و یورپ کے علاوہ ان کے ذہنی غلام پریشان جبکہ مسلمان حیران ہو کہ آخر علم و دانش کے پیکر اور عالمی قیادت کے دعویدار آج تک محسن انسانیت ﷺ اور گناہ گار امتیوں کے مابین رشتہ و پیوند کو سمجھ کیوں نہیں پائے؟ گدھے کہیں کے۔

(روزنامہ جنگ 15 ستمبر 2012)

Marfat.com

احتجاج، احتجاج

سلیم صافی

پیغمبر ﷺ تو پیغمبر ﷺ ہیں۔ وہ ہستی جو خاتم النبیین ﷺ ہیں جو رحمت للعالمین ﷺ ہیں جو پوری انسانیات کا گل سرسبد ہیں اس ہستی کی تو بات ہی کیا ہے آپ ﷺ کے کسی امتی کی توہین پر بھی تڑپ نہ اٹھے تو وہ شخص مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں۔ اس ہستی ﷺ کی توہین کے مرتکبین پر لعنت نہ بھیجے تو وہ انسان خود لعنتی ہے۔ اس سے نفرت نہ کرے تو وہ خود قابل نفرت ہے ایسی ہستی جن پر لاکھوں انسان اپنی زندگیاں قربان کر چکے ہیں جن پر ہمہ وقت اربوں انسان درود وسلام بھیجتے ہیں اور جن کی خاطر اربوں انسان کٹ مرنے کو تیار رہتے ہیں ان کی توہین کا ارتکاب کرنے والا فساد فی الارض کا ارتکاب کر رہا ہے اور کسی اسلامی ریاست کے ہاتھ آئے تو اس فسادی کی سزا عبرت ناک طریقے سے قتل کے سوا کچھ نہیں ہو سکتی لیکن سوال یہ ہے کہ ہم جس طریقے سے ان فسادیوں کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں کیا وہ طریقہ درست ہے؟ کیا اس طریقے سے اس طرح کے فسادیوں کی حوصلہ شکنی ہو رہی ہے اور کیا ہمارے احتجاج کا یہ طریقہ اس ہستی ﷺ کی تعلیمات کے مطابق ہے؟

سلمان رشدی اور ٹیری جونز جیسے گھٹیا لوگوں کی ان گھٹیا حرکتوں کے تین محرکات نظر آتے ہیں۔ پہلا یہ کہ وہ مشہور ہو جائیں ان کے اخبارات کی کتاب یا ان کی فلم کا گلی گلی محلے محلے تذکرہ ہو۔ دوسرا یہ کہ وہ اسلام مخالف لابیوں کے چہیتے بن جائیں اور دولت کما لیں۔ تیسرا یہ کہ مسلمان اشتعال میں آجائیں ان کے معمول کی زندگی متاثر ہو

Marfat.com

جائے۔ اب اگر ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ ہم نیک جذبے کے تحت سہی لیکن طیش میں آ کر ان گھٹیا لوگوں کے یہ تمام مقاصد پورے کر رہے ہیں مثلاً سلمان رشدی ایک تھرڈ کلاسس ناول نگار تھا اس گھٹیا حرکت سے قبل اس کے نام اور کام سے کوئی واقف نہ تھا اس سے قبل ان کے کسی ناول کو مقامی سطح پر بھی شہرت حاصل نہیں ہوئی تھی لیکن اس توہین آمیز اور گھٹیا ناول کو لکھنے پر جو ردعمل ہوا اس کے نتیجے میں وہ پوری دنیا میں مشہور ہوا۔ اس کا وہ گھٹیا ناول لاکھوں کی تعداد میں فروخت ہوا وہ کھرب پتی بن گیا۔ وہ مغربی دنیا جہاں وہ رہتا تھا کا ہیرو بن گیا۔ دوسری طرف اس کے خلاف احتجاج کے دوران پاکستان میں پولیس کے ہاتھوں نصف درجن مسلمان زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

ماضی قریب میں ڈنمارک میں ایک اور منحوس سامنے آیا وہ اس گھٹیا حرکت کا مرتکب ہوا اور جواب میں اسی طرح احتجاج کا عمل دہرایا گیا پھر امریکہ میں ایک اور فسادی ٹیری جونز جس کو اس سے قبل امریکہ میں بھی لوگ نہیں جانتے تھے سامنے آیا اس نے بھی اسی طرح کے گھٹیا پن کا مظاہرہ کیا اور جواب میں ہم نے اسی طرح احتجاج کیا۔ اب وہ اتنا بڑا ہیرو بن گیا ہے کہ صدر اوباما کے مقابلے میں آزاد امیدوار کی حیثیت سے الیکشن لڑنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اب ایک اور گھٹیا ترین حرکت کا ارتکاب ایک اور گھٹیا ترین امریکی نے انتہائی گھٹیا طریقے سے ایک اور گھٹیا فلم بنا کر کیا ہے۔ یہ اس قدر ناقص اور گھٹیا فلم تھی کہ اسے نہ سینماؤں میں دکھایا جا سکتا تھا اور نہ کسی فورم پر اس کو پذیرائی مل سکتی تھی لیکن جو ردعمل سامنے آیا اس کے بعد اب کروڑوں انسانوں کو اس کے بارے میں تجسس پیدا ہو گیا ہے۔ مگر عرض ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی توہین پر تڑپ اٹھنا تقاضائے ایمان ہے لیکن کیا ایسا نہیں کہ ہم نادانستہ ان گھٹیا ترین لوگوں کے لئے استعمال ہو رہے ہیں جو دانستہ ان ہستیوں کی توہین کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں۔

سچ تو یہ ہے کہ ہمارے ماضی اور حال کے ردعمل پر مبنی احتجاج سے مغرب کے لوگوں کو نہایت غلط پیغام مل رہا ہے۔ مغرب میں لوگ شہرت حاصل کرنے کے لئے ہر

Marfat.com

طرح کی غلیظ اور عجیب وغریب حرکتیں کرتے رہتے ہیں۔اب وہاں جو بھی غلیظ مشہور ہونا چاہے گا وہ اسی طرح کی کسی غلیظ حرکت کا ارتکاب کرتا رہے گا مغرب میں عملی عیسائی اور یہودی بہت کم ہیں۔ اکثریت نام کے عیسائی اور نام کے یہودی ہیں۔ اکثریت کا دین پیسہ، شہرت اور طاقت ہے۔ اب ان کے ذہنوں میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ اس طرح کی کسی غلیظ حرکت کی وجہ سے وہ دولت بھی کما سکتے ہیں اور طاقتور لابیوں کا تعاون بھی حاصل کر سکتے ہیں چنانچہ اب اس محرک کی وجہ سے بھی کچھ مزید غلیظ لوگ ایسی غلیظ حرکتوں کا ارتکاب کر سکتے ہیں۔

دور جدید میں کسی بھی قوم کو خراب کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اس کے افراد اپنے اصل کام چھوڑ جائیں اس کے کاروباری لوگوں کا کاروبار خراب ہو جائے اور ان کے بچوں کی تعلیم متاثر ہو جائے۔ مغرب کے ان غلیظوں کے ذہنوں میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ وہ جب چاہیں کروڑوں مسلمانوں کو اپنی ایک حرکت سے سڑکوں پر لا اور گتھم گتھا کر سکتے ہیں۔ وہ اپنے گھروں میں محفوظ بیٹھ کر انٹرنیٹ پر اسی طرح کی غلیظ حرکت کا ارتکاب کرتے رہیں گے اور پھر پاکستان وافغانستان سے لے کر مصر اور لیبیا تک مسلمانوں کی سڑکیں میدان کارزار بنی رہیں گی۔

نعرہ لگانے والا بھی پیغمبر ﷺ کا امتی اور اس پر گولی چلانے والا یا پھر اس کی گولی سے مرنے والا پولیس اہلکار بھی پیغمبر کا نام لیوا۔ جو بچہ اسکول جانے سے محروم ہو گا وہ بھی اسی نبی ﷺ کا جان نثار اور جو بیمار سڑک کی بندش اور بروقت ڈاکٹر کے پاس نہ پہنچنے کی وجہ سے چل بسے گا وہ بھی نبی ﷺ کا عاشق۔ جس کی گاڑی اور دوکان جلے گی وہ بھی پاکستانی مسلمان اور اسلام کی محبت میں جو اسے جلائے گا وہ بھی پاکستانی مسلمان۔ مغرب کے ان غلیظ لوگوں کے لیے اس سے بڑی خوشی کی بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ اپنی فوج یا جہازوں کو بھجوائے یا پھر لڑے اور مرے بغیر مسلمان آپس میں لڑتے اور مرتے رہیں۔

دور جدید میں احتجاج کے سیکڑوں نئے اور موثر طریقے نکل آئے ہیں۔ مغربی میڈیا نہ ہمارے جلسے جلوسوں کو اپنے ہاں کوریج دیتا ہے اور نہ مغربی پالیسی سازوں پر اس کا کوئی

Marfat.com

اثر ہوتا ہے۔ ایک لاکھ افراد کے مظاہرے کی بجائے اگر ایک ہزار افراد امریکی صدر یا پھر سفیر کو احتجاجی میل بھیج دیں تو اس کا زیادہ اثر ہوگا۔ ضروری نہیں کہ پاکستان میں دس لاکھ افراد کے احتجاجی مجمع یا پھر اس میں ہونے والی ہلاکتوں کی خبر امریکی عوام تک پہنچے لیکن اگر پانچ پاکستانی مسلمان نیویارک ٹائمز واشنگٹن پوسٹ یا کسی اور بڑے امریکی اخبار میں گستاخان رسول کے خلاف مدلل مضمون لکھ دیں تو کروڑوں امریکیوں تک بات پہنچ سکتی ہے۔ چند غلیظ امریکیوں کی اس غلیظ حرکت کے بعد خود امریکہ اور دیگر مغربی ممالک میں آزادی اظہار کی حدود سے متعلق ایک اچھی بحث کا آغاز بھی ہو گیا ہے۔

ہمارے علماء اسکالرز اور اہل صحافت کو چاہئے کہ وہ اس بحث میں اپنا حصہ ڈالیں۔ مغربی دنیا کو پیغمبر ﷺ کی سیرت سے آگاہ کریں اور ان تک اپنا موقف دلیل کے ساتھ پہنچائیں۔ عالمی فورمز پر پارٹیوں یا گروہوں کے احتجاج کی کوئی وقعت نہیں ہوتی وہاں حکومتوں کے ردعمل کو ہی وہاں کے عوام کا ردعمل سمجھا جاتا ہے اور لاکھوں افراد کے درجنوں مظاہروں کی بہ نسبت کسی حکومت کے دفتر خارجہ کے ردعمل کو ہی وزن دیا جاتا ہے۔ یوں اپنے مسلمان بھائیوں کو تکلیف دینے کی بجائے اگر ہم مطلوب ردعمل کے لئے اپنی حکومت ہی کو آمادہ کرلیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ مگر عرض ہے کہ پیغمبر ﷺ کی ذات کی توہین پر تڑپ نہ اٹھنے والا مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں لیکن یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ وہ ہستی دنیا کی مہذب ترین ہستی ہے تہذیب اور شائستگی انہی کے امتیوں کا شیوہ ہے۔

(روزنامہ جنگ 18 ستمبر 2012)

Marfat.com

لاعلمی نہیں مائنڈ سیٹ

..........ارشاد عارف

''خدا کے لئے جنگ'' کی مصنفہ کیرن آرمسٹرانگ اپنی کتاب ''The Prophet of our time'' میں لکھتی ہیں ''میں سلمان رشدی کے خلاف آیت اللہ خمینی کے فتوے کو لاحاصل سمجھتی تھی مگر رشدی کے کچھ لبرل ساتھیوں کے خیالات سے بہت پریشان ہوئی جو فتوے پر تنقید کے بہانے مذہب اسلام کی تردید میں مصروف تھے۔ لگتا تھا کہ ہم نے 1930 کی دہائی کے المیے سے کوئی سبق نہیں سیکھا جب اس قسم کی تنگ نظری نے ہٹلر کو 60 لاکھ یہودی قتل کرنے کے قابل بنایا''

گستاخانہ فلم پر مسلم ممالک میں پر جوش عوامی ردعمل کے باوجود نہ تو اوبامہ، ڈیوڈ کمرون اور کسی دوسرے یورپی و امریکی رہنما نے فلم کی مذمت کی نہ فلم پر پابندی اور ٹیری جونز و سام بیسائل کے خلاف قانونی کارروائی کا اعلان کیا اور نہ مسلمانوں سے معافی مانگی جس سے بحیثیت مجموعی امریکی و یورپی حکمران اشرافیہ کے اس مائنڈ سیٹ کی نشاندہی ہوتی ہے جس کا تذکرہ کیرن آرمسٹرانگ نے کیا۔ کرلو جو کرنا ہے ہمیں تمہارے احتجاج، جذبات و احساسات اور مقدس شخصیات کی مطلقاً کوئی پرواہ نہیں۔ تنگ نظری، تعصب اور انتہا پسندی معلوم نہیں کس چڑیا کا نام ہے۔ اس کے باوجود ہمارے کچھ نام نہاد دانشور عاشقان رسول ﷺ کو یہ تلقین کرنے میں مصروف ہیں کہ وہ تیسرے درجے کی اس فلم اور ننگ انسانیت گھٹیا حرکت پر خاموش رہیں بالفاظ دیگر اگر ہالی ووڈ کے معروف فلمی ستاروں کی مدد سے اعلیٰ معیار کی گستاخانہ فلم پوری دنیا میں نمائش کے لئے پیش ہو تو وہ احتجاج کرنے میں حق بجانب ہوں گے۔ بریں عقل و دانش بباید گریست یہ بیچارے

Marfat.com

شاید نہیں جانتے کہ مسلمانوں کا عقیدہ کیا ہے

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

یہ دلیل بھی خوب ہے کہ مسلمانوں کے احتجاج سے آخر سلمان رشدی کا کیا بگڑا؟ اتفاق سے گزشتہ روز برطانوی اخبار ''ڈیلی میل'' نے سلمان رشدی کا ایک انٹرویو شائع کیا ہے جس میں گستاخ رسول ﷺ کہتا ہے ''میر زندگی اجیران ہوگئی ہے۔ بیوی بچے ساتھ چھوڑ گئے، نہ میں چہل قدمی کر سکتا ہوں نہ ہوائی سفر سے محظوظ۔ اندھیرے کمرے میں بند رہتا ہوں اور معمولی آواز سے خوفزدہ ہو جاتا ہوں'' یہی حال تسلیمہ نسرین کا ہے حالانکہ امریکہ و یورپ نے ان سب کی خوب حوصلہ افزائی کی اعزازات سے نوازا اور بہترین حفاظتی سہولتیں فراہم کیں۔ اس کے باوجود مظاہروں کو بے مقصد اور غیر مفید قرار دینا دانشوروں کی شان بے نیازی ہے۔ حیرت انگیز طور پر معمولی باتوں پر میدان میں نکلنے اور آسمان سر پر اٹھانے والی انسانی حقوق کی تنظیمیں خاموش ہیں شاید مسلمانوں کی تضحیک اور پیغمبر اسلام کی توہین ان کے نزدیک گستاخان نبوت کا بنیادی حق ہے۔

یہ تاثر قطعی غلط ہے کہ مغرب کو اب تک اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کا حقیقی چہرہ دکھانے کی کوئی سنجیدہ کوشش ہی نہیں ہوئی۔ اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں کروڑوں صفحات لکھے جا چکے اور اس سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرنے والے یورپی و امریکی مرد و خواتین کی تعداد ہزاروں میں ہے مگر جو سیاسی و مذہبی اشرافیہ الزام تراشی، بہتان طرازی اور کردار کشی کو مقصد حیات بنا چکی ہے اس کے لئے یہ دقیع کتابیں مدلل مضامین اور موثر تحقیقی کام ہے۔ مردناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر ان کی آزادی مسلمانوں کی ناک عبور کر کے چہرے پر تیزاب انڈیلنے کے مترادف ہے۔ صرف دلآزاری نہیں اذیت پسندی۔

یوٹیوب پر ایک ڈاکومینٹری ''سلام'' دستیاب ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف منفی پروپیگنڈے کا موثر جواب اور یہ توفیق صدر آصف علی زرداری اور عدلیہ کے مشترکہ

Marfat.com

معتوب ڈاکٹر بابر اعوان کو نصیب ہوئی جن کا لائسنس اور روزگار دس ماہ سے معطل ہے مگر مغرب رویہ تبدیل ہوا؟ مسلمان دانشوروں نے دیکھی؟ ہر گز نہیں دونوں ہی اپنے تعصبات اور پست فکری پر جمے ہیں۔ تاہم سارا قصور مغرب کا نہیں 57 مسلم ممالک کے اقتدار اور وسائل پر قابض حکمران عوام کی نمائندگی کے دعویدار سیاستدان، رہنمائی کے علمبردار و دانشور و علماء دین اور دیگر طاقتور طبقات سب سے بڑے مجرم ہیں جو اپنے عوام کو نہ تو علم کی روشنی دے سکے نہ سائنس و ٹیکنالوجی کے فوائد و ثمرات سے بہرہ یاب کر سکے، جن کی تمام تر توانائیاں اپنے عوام کو دبانے، انہیں رنگ، نسل زبان فرقے، مسلک اور صوبے علاقے کے تعصبات میں مبتلا رکھنے اور ایک دوسرے کو لڑا کر اپنی گرفت مضبوط کرنے سے غرض ہے جو قدرتی وسائل، آبادی اور بہترین جغرافیائی پوزیشن کے باوجود اقوام متحدہ میں بالکل غیر موثر ہے۔ دس بارہ سال سے مقدس شخصیات اور مذاہب کے خلاف گستاخی کی روک تھام کے لئے ایک قرارداد یو این میں منظوری کی منتظر ہے تاکہ کنونشن بنے اور مختلف ممالک اس حوالے سے موثر قانون سازی کر سکیں مگر 57 ممالک کی بے حسی اور مجرمانہ غفلت کی وجہ سے منظوری کی نوبت نہیں آئی۔

او آئی سی ہے مگر ہر چند کہیں کہ ہے نہیں ہے امریکہ کا مفاد ہو تو او آئی سی کا سربراہی اجلاس بھی بلا لیا جاتا ہے اور فیصلے بھی شتابی سے ہوتے ہیں۔ مسلم ممالک کے سربراہان الا ماشاءاللہ گونگے سلطان کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ یا شاید اس بات کی منتظر کہ احتجاجی عوام امریکی سفارتخانوں کے بجائے ان کے محلات کا رخ کریں اور بتائیں کہ ان کی ذمہ داری کیا ہے؟

پاکستان میں عوامی سطح پر احتجاج تو موثر ہے لیکن مسلک اور فرقوں کی دیرینہ انفرادیت پسندی کا مظہر ہر مذہبی جماعت اور فرقہ ناموس رسالت ﷺ کی تحفظ کے لئے الگ الگ احتجاج کر کے گستاخانہ رسول ﷺ پر اپنی کمزوری اور ذہنی پسماندگی ظاہر کر رہا ہے۔ ایک پاکستانی اور مسلمان قوم کے طور پر مشترکہ و متفقہ احتجاج کہیں نظر نہیں آیا۔ سیاسی جماعتیں منظر سے غائب ہیں۔ کہیں کہیں تحریک انصاف اور اس کی ذیلی تنظیم

Marfat.com

انصاف سٹوڈنٹس فیڈریشن کے علاوہ اسلامی جمعیت طلبہ نے ریلیاں نکالی ہیں۔ لیڈران کرام کو غم بہت ہیں مگر آرام کے ساتھ شاید سب کو یہ پریشانی ہے کہ کہیں ان پر بنیاد پرستی، مذہب نوازی اور انتہا پسندی کا لیبل نہ لگ جائے۔ پاکستان کیا عالم اسلام کا کوئی حکمران اور رہنما عالمی قیادت کے علمبردار امریکہ بہادر اور اوبامہ سے یہ کہنے کا روادار نہیں کہ بندہ پرور! جس طرح مغرب میں ہولوکاسٹ پر بات نہیں ہو سکتی، اظہار رائے کا شخصی حق سلب کر لیا جاتا ہے اسی طرح توہین مذاہب اور گستاخی رسول ﷺ بھی ممنوع قرار دیں ورنہ ایک ارب تیس کروڑ مسلمان یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں گے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ موجودہ صدی کی صلیبی جنگ ہے اور امہ کے اتحاد، سیاسی اور اقتصادی غلبے اور اقوام عالم میں موثر کردار کی خواہش سے بے نیاز مسلم اشرافیہ مغرب کی حلیب ہے مگر عام مسلمان ہرگز نہیں۔

ایک اشتراکیت زدہ طالب علم نے حضور اکرم ﷺ کا نام ''محمد صاحب'' کہہ کر لیا۔ علامہ (اقبالؒ) غصے سے کانپنے لگے، چہرہ سرخ ہو گیا، فرمایا ''نکال دو اسے میرے سامنے سے اس نابکار کو مرے آقا اور مولا کا نام لینے کی بھی تمیز نہیں۔'' (حیات اقبالؒ) اختر شیرانی مرحوم نے دوران شراب نوشی سرور کائنات ﷺ کا نام لینے پر ایک ادیب اور شاعر کو گلاس دے مارا کہ اس حالت میں پلید زبان سے آقائے دو جہاں ﷺ کا نام لیتے ہو جو میرے لئے ناقابل برداشت ہے۔

مصطفیٰ ﷺ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر با او نرسیدی تمام بولہبی است

(روزنامہ جنگ 18 ستمبر 2012)

Marfat.com

لادن ایسے پیدا ہوتے ہیں

جاوید چوہدری

راج پال لاہور کا ایک کتب فروش تھا یہ ہندوؤں کی متعصب جماعت آریہ سماج کا صبر تھا آریہ سماج 1875ء میں بمبئی میں بنی اس کا بانی سوامی دیانند سرسوتی تھا یہ قدیم دیدیوں کو دنیا کے تمام مذاہب کا ماخذ قرار دیتا تھا اس کا نعرہ تھا ہندوستان صرف ہندوؤں کا چنانچہ یہ عیسائیوں اور مسلمانوں دونوں کو ہندوستان سے نکالنا چاہتا تھا۔ اس نے مسلمانوں کو زبردستی ہندو بنانے کی کوششیں بھی شروع کر دیں۔ یہ اس کوشش کو ''شدھی'' کہتا تھا دیانند اور اس کے شاگردوں نے مسلم علماء سے مناظروں کا سلسلہ بھی شروع کر دیا جس نے ہندوستان کی سماجی زندگی میں ابال پیدا کر دیا آریہ سماج ہندوستان کے مختلف علاقوں سے ہوتی ہوئی لاہور پہنچی اور دیانند نے اس شہر کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنا لیا پنجاب مسلم اکثریت کا صوبہ تھا اس صوبے کے دارالحکومت میں آریہ سماج کے قیام سے لاہور میں لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہو گیا ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان فسادات ہونے لگے انگریز انتظامیہ کو یہ فسادات روکنے کیلئے بڑے جتن کرنا پڑتے تھے دیانند سرسوتی نے سیتار تھ پرکاش کے نام سے ایک متنازعہ کتاب بھی لکھی اس کتاب کا چودھواں باب عیسائیت اور اسلام کے خلاف تھا آج کا لبرل سے لبرل مسلمان بھی یہ بات پڑھتے ہوئے اپنے جذبات قابو میں نہیں رکھ سکتا راج پال اس متعصب تنظیم کا فعال رکن تھا یہ لاہور میں کتابیں بیچتا تھا۔ لیکن اس کا زیادہ تر وقت مسلمانوں کے خلاف شرانگیزی میں گزرتا تھا 1925-28 میں اس کے ذہن میں شیطانی خیال آیا اس نے متنازعہ اسلامی کتب سے مختلف واقعات اور ضعیف احادیث جمع کیں ان میں اضافہ اور کمی کی ان کو ان کے پس

Marfat.com

منظر سے الگ کیا انہیں کتابی شکل دی

اور 1928 میں رنگیلا رسول (نعوذ باللہ) کے نام سے انتہائی واہیات اور گستاخانہ کتاب شائع کر دی آریہ سماج کے کارکنوں نے یہ کتاب چند دن میں ہندوستان بھر میں پھیلا دی مسلمانوں کی طرف سے شدید رد عمل سامنے آیا ہندوؤں نے بے حسی کا مظاہرہ کیا اور یوں فسادات کا سلسلہ شروع ہو گیا امیر شریعت عطا شاہ بخاریؒ اور مولانا ظفر علی خانؒ سمیت اس وقت کے عظیم سیاسی اور مذہبی رہنماؤں نے راج پال کے خلاف جلسے اور جلوس شروع کر دیئے لاہور کی فضا مکدر ہو گئی چنانچہ پولیس نے راج پال کو گرفتار کر لیا انگریز سماجی لحاظ سے توہین رسالت توہین مذہب اور توہین خدا کا قائل نہیں چنانچہ یہ مذہبی توہینوں کے خلاف قانون نہیں بناتا، یہ مذہب کو ذاتی فعل سمجھتا ہے اور اس کا خیال ہے انسان کو ہر قسم کی مذہبی آزادی ہونی چاہیے لیکن انگریز ہمشہ یہ بھول جاتا ہے مذہب کا دائرہ واحد ایسا دائرہ ہے جس میں غیر مذہب کا پاؤں آنے پر انسان انسان کو قتل کر دیتا ہے۔ اور مسلمان اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ اور قرآن مجید کی حرمت کو اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں مسلمان ہر بات ہر چیز پر سمجھوتہ کر لے گا لیکن برے سے برا مسلمان بھی نبی رسالت ﷺ کی حرمت پر کبھی کمپرومائز نہیں کرتا عشق رسول ﷺ مسلمان کی وہ دکھتی رگ ہے جسے چھیڑنے والے کو یہ کبھی معاف نہیں کرتا ہم 1928 میں واپس آتے ہیں پولیس نے نقص امن کے جرم میں راج پال کو گرفتار کر لیا لیکن مقدمہ عدالت میں پہنچا تو معلوم ہوا انڈین ایکٹ میں مذہبی جذبات کی توہین کے بارے میں کوئی دفعہ ہی نہیں ہے چنانچہ راج پال کے وکیل نے دلائل دیئے اور جج نے راج پال کی رہائی کا حکم دے دیا راج پال کی رہائی لاہور کے مسلمانوں کے زخمی دلوں پر نمک کی بارش ثابت ہوئی اور یہ سسکیاں لے لے کر رونے لگے ہندوؤں نے خوشی کے شادیانے بجانا شروع کر دیے ہندوؤں کا خیال تھا یہ فیصلہ ہندوستان میں ٹرننگ پوائنٹ ثابت ہو گا اور ہندو اب کھل کر نبی رسالت ﷺ کے خلاف گستاخی کر سکیں گے اور کوئی قانون اب انہیں روک نہیں سکے گا کیونکہ ان کے پاس عدالت کا حکم نامہ موجود ہے اس ساری صورت حال نے ایک

Marfat.com

غریب ترکھان کو عالم اسلام کی عظیم شخصیت بنا دیا اس شخص کا نام علم دین تھا یہ دھیاڑی دار ترکھان تھا یہ اوزار لے کر روز گھر سے نکلتا تھا دن کو ایک آدھ روپے کی مزدوری مل جاتی تھی تو کر لیتا تھا ورنہ دوسری صورت میں خالی ہاتھ گھر واپس چلا جاتا تھا یہ 6 ستمبر 1929 کو مزدوری کیلئے گھر سے نکلا راستے میں امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا ظفر علی خان راجپال کی گستاخانہ حرکت کے خلاف تقریر کر رہے تھے علم دین تقریر سننے کیلئے رک گیا خطاب کے چند فقروں نے اس کی ذات میں طلاطم برپا کر دیا اس نے اسی وقت بازار سے چاقو خریدا سیدھا راج پال کی دکان پر گیا راج پال کو اطمینان سے قتل کیا اور خود کو پولیس کے حوالے کر دیا اور تاریخ میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے غازی علم دین شہید کے نام سے روشن ہو گیا غازی علم دین شہید کے خلاف مقدمہ چلا اور انہیں 31 اکتوبر 1929 کو میانوالی جیل میں پھانسی دے دی گئی غازی علم دین شہید پھانسی پا گئے لیکن عشق رسول ﷺ آج تک زندہ ہے اور یہ قیامت تک زندہ رہے گا۔

ہم اگر آج 2012 میں بیٹھ کر اس واقعے کا تجزیہ کریں تو تین چیزیں سامنے آتی ہیں۔ اول راجہ پال 1929 کا جنونی شدت پسند اور دہشت گرد تھا اس کی متعصبانہ جنونیت سے بھرپور اور دہشت گردانہ سوچ نے پورے ہندوستان میں فسادات شروع کر دیئے اور ان فسادات میں اس سمیت بے شمار لوگ مارے گئے۔ دوم انگریز سرکار نے توہین رسالت مذہبی توہین اور نظریاتی چھیڑ چھاڑ کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا تھا قانون کی اس کمی نے راج پال جیسے لوگوں کو شہ دی اس نے کتاب لکھی گرفتار ہوا اور بعد ازاں قانون کی کمی کی وجہ سے رہا ہو گیا راج پال کی رہائی نے جلتی پر تیل کا کام کیا انگریز حکومت اگر اس مسئلے کو حقیقی مسئلہ سمجھتی، یہ توہین رسالت کے خلاف سخت قانون بناتی اور اس پر سختی سے عمل کرواتی تو راج پال کو ایسی کتاب لکھنے کی جرات ہوتی، یہ جیل سے رہا ہوتا اور نہ ہی یہ عبرت ناک انجام کو پہنچتا اور سوم رسول اللہ ﷺ ایسی بابرکت ذات ہیں جن کے بارے میں توہین اسلامی دنیا کا عام سا مزدور بھی برداشت نہیں کرتا اور یہ توہین اسے چند لمحوں میں غازی علم دین شہید بنا دیتی ہے نبی اکرم کی ذات بابرکات پر جان دینے اور

Marfat.com

جان لینے کیلئے کسی مسلمان کا عالم حافظ یا پرہیزگار ہونا ضروری نہیں لبرل سے لبرل ماڈرن سے ماڈرن پڑھے لکھے سے پڑھا لکھا اور گنہگار سے گنہگار مسلمان بھی توہین رسالت پر تڑپ اٹھتا ہے اور یہ یورپ امریکا کینیڈا اور جاپان جیسے ماڈرن ممالک میں رہنے کے باوجود گستاخوں کو قتل کرنے کیلئے گھر سے نکل کھڑا ہوتا ہے اور اس کے بعد سلمان رشدی ہو سام باسیل یا پھر ٹیری جونز ہو ان لوگوں کو جان بچانے کیلئے حلیہ بھی بدلنا پڑتا ہے مکان اور شہر بھی تبدیل کرنا پڑتے ہیں اور اپنا نام بھی چینج کرنا پڑتا ہے یورپ اور امریکا کے دانشور ہمیشہ یہ سوال کرتے ہیں اسامہ بن لادن اور ڈاکٹر ایمن الظواہری جیسے ماڈرن تعلیم یافتہ اور شہزادے عالمی دہشت گرد کیسے بن جاتے ہیں یہ آج تک اس بات پر بھی حیران ہیں کہ نائن الیون میں شامل 19 نوجوانوں میں سے کسی کی داڑھی نہیں تھی ان میں سے کوئی شخص کسی اسلامی مدرسے سے فارغ التحصیل نہیں تھا یہ تمام نوجوان جدید تعلیم یافتہ تھے اور ان میں سے چند کے بارے میں یہ اطلاعات بھی ملی تھیں کہ یہ شراب خانوں میں بھی دکھائی دیتے تھے اور ڈسکوز میں بھی لیکن دنیا کی سب سے بڑی دہشت گردی کا ذریعہ بن گئے۔ یورپ اور امریکا کا دانشور دہائیوں سے وہ جذبہ وہ چیز تلاش کر رہے ہیں جو عام سے مسلمان کو غازی علم دین شہید اور سعودی شہزادے کو اسامہ بن لادن بنا دیتی ہے وہ چیز وہ جذبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے محبت ہے یہ محبت وہ عمل انگیز ہے جو عام گنہگار مسلمان کو غازی اور شہید کے مرتبے پر فائز کر دیتی ہے آپ کو یقین نہ آئے تو آپ انوسنس آف مسلمز جیسی متنازعہ اور بدبودار فلم کے چند ٹریلرز کے بعد پوری دنیا میں ہونے والے واقعات کی فلم دیکھ لیں بن غازی سے لے کر قاہرہ اور کینیڈا سے لے کر کراچی تک کیا ہو رہا ہے؟ مسلمان سڑکوں پر کیوں ہیں اور امریکا اپنے سفارتکاروں کی حفاظت کیلئے مسلم ممالک میں فوج کیوں بھجوا رہا ہے؟ اور آپ احتجاج میں شامل لوگوں کو بھی دیکھیں آپ کو ان مدارس کے بچے کم اور لبرل مسلمان زیادہ میں ملیں گے یہ تمام لوگ غازی علم دین شہید ہیں اور یہ اس بدبودار فلم کے خالق ماڈرن راج پال کو تلاش کر رہے ہیں یہ لوگ جس دن اس راج پال تک پہنچ گئے یہ اس کا وہی حشر کریں گے جو غازی علم

Marfat.com

دین شہید نے 1929 میں راج پال کا کیا تھا چنانچہ آپ اگر مستقبل میں نائین الیون اور نئے اسامہ بن لادن سے بچنا چاہتے ہیں تو اپنے اپنے راج پالوں کے خلاف قانون سازی کرلیں ورنہ دوسری صورت میں صلیبی جنگوں کا ایک ایسا نیا سلسلہ شروع ہو جائے گا جس کا ہر دن نائن الیون ہوگا اور ہر سپاہی غازی علم دین شہید اور اسامہ بن لادن۔

(روزنامہ ایکسپریس 18 ستمبر 2012)

Marfat.com

گستاخانہ فلم کیخلاف احتجاج کیوں؟

انعام الحسن کاشمیری

ٹیری جونز اکتوبر 1951 میں امریکی ریاست فلوریڈا میں پیدا ہوا۔ لمبے قد، سفید بالوں اور لمبی سفید مونچھوں والا یہ شخص فلوریڈا کے علاقے جینس ویلے میں ایک چھوٹے چرچ کا پادری ہے۔ اس نے ہائی سکول کی تعلیم تو حاصل کی لیکن عیسائی مذہب کے بارے میں کوئی باقاعدہ تعلیم نہیں پائی تاہم کیلی فورنیا گریجوایٹ سکول فارتھیالوجی نے اسے 1983 میں مذہبی علوم کی اعزازی ڈگری عطا کردی۔ ٹیری نے 1970 میں اپنے کیریئر کا آغاز ایک ہوٹل کے اسسٹنٹ منیجر کی حیثیت سے کیا کچھ ہی عرصے بعد وہ ایک چرچ کے ساتھ منسلک ہو گیا اور معاون پادری بن گیا پھر وہ تبلیغ کیلئے جرمنی چلا گیا جہاں اس نے اپنے فرقے کے ممبران کی تعداد بڑھانے کیلئے خاصا کام کیا۔ 2002 میں بغیر کسی ڈگری یا تعلیم کے ڈاکٹر کا لقب اختیار کر کے لوگوں کو بے وقوف بنانے پر مقامی عدالت نے ٹیری کو 3800 ڈالر کا جرمانہ کیا۔ لوگوں سے فراڈ کرنے اور عیسائی مذہب کی تعلیمات کے منافی کام کرنے پر ٹیری کو اس کے فرقے کے چرچ سے نکال دیا گیا۔ اس کے چرچ کو ایک ایسے لیڈر کے طور پر چلایا جو صرف اپنی ذات کو ہی نمایاں رکھتا ہو اور چرچ ممبران کو قابو میں رکھنے کے لیے غیر اخلاقی ہتھکنڈے استعمال کرتا ہو۔ جرمنی سے نکل کر ٹیری امریکہ چلا آیا اور اس چرچ سے وابستہ ہو گیا جہاں وہ اب پادری ہے۔ اس نے پچھلے سال 27 اکتوبر کو ایک دلچسپ اعلان کیا، اس نے اپنے آپ کو امریکی صدر کے لیے نامزد کر دیا اس کی کوئی پارٹی نہیں تھی لیکن وہ پھر بھی امریکہ کا صدر بننا چاہتا تھا۔

Marfat.com

ایک پادری کی حیثیت سے ٹیری کو اندازہ تھا اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے اور اگر اسے آج روکنے کی کوشش نہ کی گئی تو جلد باقی دنیا اور یورپ کیا خود امریکہ اس کی لپیٹ میں آجائے گا۔ تب شاید تمام گرجا گھر بند ہو جائیں گے اور ساتھ ہی اس کی روزی کا ذریعہ بھی۔ اس چیز نے اسے پریشان کیا یہ پریشانی حد سے بڑھی تو وہ باہر نکلا اور اعلان کر دیا وہ دہشت گردی کی تعلیم دینے والی کتاب قرآن پاک کو (نعوذ باللہ) شہید کر دے گا۔ 2011 میں اس نے یہ فیصلہ کیا۔ اس سال اس نے نائن الیون پر ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے سامنے قرآن پاک نذر آتش کرنے کا پروگرام بنایا۔ اس کا کہنا تھا قرآن پاک (نعوذ باللہ) اپنے پیروکاروں کو دہشت گردی کی تربیت دیتا ہے انہیں مخالفین کو ختم کر دینے پر اکساتا ہے۔ اس کا خیال تھا امریکہ میں مقیم مسلمان یہاں پر اسلامی قوانین نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ اس اعلان کے بعد برطانیہ کے ادارے انگلش ڈیفنس لیگ نے اسے اپنے ہاں بلایا وہ اس کے اسلام کے بارے میں تشدد خیالات سے آگہی حاصل کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے ٹیری جونز کی باتیں سنیں اور پھر اپنی حکومت سے درخواست کی اس پاگل شخص کا برطانیہ میں داخلہ آئندہ بند کر دیا جائے۔ نائن الیون پر مسلمانوں کے شدید احتجاج کے باعث ٹیری اپنے مذموم ارادے کو عملی جامہ نہ پہنا سکا لیکن اس نے ارادہ ترک نہیں کیا اور پھر 28 اپریل 2012 کو اپنے چرچ کے سامنے دیگر 20 افراد کے ہمراہ قرآن پاک کو (نعوذ باللہ) شہید کر دیا۔ اس کی اس حرکت پر پوری دنیا کے مسلمان سیخ پا ہو گئے لیکن آپ امریکی حکومت اور امریکی انتظامیہ کی حرکت دیکھئے انہوں نے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے ایک مقدس کتاب کی توہین کرنے کے الزام میں ٹیری کو کچھ نہیں کہا بلکہ اسے بلا اجازت کتاب جلا کر ماحول آلودہ کرنے پر جینس ویلے فائر ریسکیو ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے صرف 271 ڈالر کا جرمانہ کیا گیا۔ ٹیری نے اسلام اور مسلمانوں پر پابندی لگانے کیلئے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ واشنگٹن کی سڑکوں پر واک بھی کی اس نے جو پلے کارڈ تھام رکھے تھے ان پر واضح لکھا تھا ''اسلام کی دہشت گردی کو روکو، اسلام ایک نیا نازی ازم ہے''۔

Marfat.com

ٹیری گزشتہ برس نائن الیون پر قرآن پاک نذر آتش کر کے مسلمانوں سے ورلڈ ٹریڈ سینٹر تباہ کرنے کا بدلہ نہ لے سکا تو اس نے اس سال یہ کام ایک اور طریقے سے کر ڈالا۔ اس نے انوسینس آف مسلم (مسلمانوں کی معصومیت) کے نام سے ایک مختصر فلم بنائی۔ اس فلم میں اس نے حضور اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ کو نعوذ باللہ توہین کا نشانہ بنایا۔ 13 منٹ اور 50 سیکنڈ کی یہ فلم مسلمانوں کے ہاتھوں ایک عیسائی خاندان کے کلینک کی تباہی سے شروع ہوتی ہے۔ گویا اسلام میڈیکل سائنس کیخلاف ہے پھر حضور اکرم کی حیات مبارکہ کو یوں توڑ مروڑ کر اور اس قدر توہین آمیز طریقے سے پیش کیا گیا جسے دیکھنا ایک غیرت مند مسلمان کیلئے ممکن نہیں اس فلم کا احوال لکھنے کی تاب بھی یہ قلم نہیں رکھتا۔ اس فلم میں لعنتی ٹیری نے اپنی پوری کمینگی دیکھائی ہے۔ فلم کی ساری کہانی اس نکتے کے گرد گھومتی ہے کہ اسلام بنیادی طور پر دہشت گرد مذہب ہے اور یہ اپنے مخالفین کو بیدردی سے قتل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس مقصد کیلئے فلم میں 120 سال کی معمر لیکن مخالف عیسائی خاتون کو مسلمانوں کے ہاتھوں اونٹوں سے رسیاں باندھ کر اور انہیں مخالف سمت میں دوڑا کر چیرتے ہوئے دیکھایا گیا ہے۔ نائن الیون پر یہ فلم ریلیز ہوئی اور اس کے ساتھ ہی پوری دنیا کے مسلمانوں میں غم و غصے کی شدید لہر دوڑ گئی۔

یہ جذبات اچانک نہیں بھڑکے تھے۔ وہ ٹیری کے پہلے سے جاری توہین آمیز اقدامات پر امریکہ سے مطالبہ کر چکے تھے کہ وہ اس شتر بے مہار کو لگام دے وہ اس ملعون کو روکے اور اسے مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی اجازت نہ دے لیکن امریکہ ٹس سے مس نہ ہوا۔ اس نے اپنے ہی ملک کے پادری کو اپنے آئین اپنے قانون اور اپنی تہذیب کے خلاف کام کرنے سے نہیں روکا۔ امریکہ کی پوری عیسائی برادری نے ٹیری کو یہ سمجھانے کی کوشش نہیں کی کہ ورلڈ ٹریڈ سینٹر اسرائیلی یہودیوں نے تباہ کیا ہے۔ اس سینٹر کی تباہی میں صرف امریکی عیسائی ہی نہیں لاتعداد مسلمان بھی مارے گئے تھے، اور خود امریکی ادارے اور ماہرین یہ تسلیم کر چکے ہیں اس تباہی کے پیچھے امریکہ کو دنیا کے ساتھ لڑانے کی اسرائیلی سازش کارفرما تھی۔

Marfat.com

لیکن حیرت انگیز طور پر ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔غم و غصے میں بھرے مسلمانوں کے جذبات کا لاوا اس گستاخانہ فلم کی ریلیز پر کھول اٹھا ایک آتش فشاں پھوٹ پڑا اور یمن، لیبیا، مصر، تیونس میں لاکھوں مظاہرین نے شدید احتجاج شروع کر دیا۔ پہلے ہی روز منگل 11 ستمبر کو لیبیائی مظاہرین نے احتجاج کرتے ہوئے امریکی سفیر کرسٹوفر سٹیونز کو اس کے تین سٹاف ممبران کے ہمراہ ہلاک کر دیا۔ مصری حکومت نے فوری طور پر ٹیری کو اشتہاری قرار دے دیا۔ یہ احتجاج تیزی سے باقی دنیا میں بھی پھیل گیا اور ہر جگہ امریکی سفارتخانوں، امریکی شہریوں اور امریکی تنصیبات کو نقصان پہنچانے کی کوششیں شروع کر دی گئیں۔ مسلمانوں کو ملعون ٹیری پر غصہ ہے۔ لیکن امریکہ سے یہ شکایت ہے کہ اس نے بروقت روک تھام کیوں نہیں کی۔ اب وہ یہ غصہ توڑ پھوڑ کی صورت میں نکال رہے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ سے محبت ہمارے دین ہمارے مذہب اور ہمارے ایمان کا بنیادی ترین جزو ہے یہ ہمارے ایمان کا ستون ہے۔ جب ہم اسے اپنی زندگیوں سے نکال دیتے ہیں تو ہمارے دین اور ہمارے مذہب کی عمارت خود بخود ڈھے جاتی ہے۔ خود حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تمہارا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک میں تمہیں تمہاری جان تمارے اموال تمہاری اولاد حتی کے تمہارے والدین سے زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔ ہم ہر چیز برداشت کر لینے کو تیار ہیں۔ لیکن حضور اکرم ﷺ کی توہین نہیں۔ کاش امریکہ، یورپ، عیسائی اور دیگر تمام مذاہب کے لوگ یہ سمجھ لیں اسلام دہشت گردی کی تعلیم نہیں دیتا وہ ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل قرار دیتا ہے یہ دہشت گردی خود امریکہ نے برپا کر رکھی ہے۔ وہ پہلے ہی روز ٹیری کو اس کے جرم کی سزا دے ڈالتا تو آج نوبت یہاں تک نہ پہنچتی۔

(روزنامہ خبریں 18 ستمبر 2012)

Marfat.com

آقا ہم شرمندہ ہیں

امیر عباس...

وہ ایک چھپائی کرنیوالی کمپنی کے مینجر کے ہاں پیدا ہوا اور اس کی پرورش رومن کیتھولک عقائد کے مطابق ہوئی وہ ایک لادین شخص ہے اور اسے اسلام سے سخت عناد ہے۔ وہ نیدرلینڈ کے ایوان نمائندگان کا رکن رہا اور پارٹی فور فریڈم کا سربراہ بھی۔ جوانی کے 2 سال اسرائیل کے علاقے موشار میں رہنے سے اسے اسرائیل سے خاص لگاؤ پیدا ہو گیا اور وہ خود کو اسرائیل کا دوست کہنے لگا۔ اسرائیل سے دوستی کا یہ عالم ہے کہ گزشتہ 25 سال میں وہ چالیس دفعہ سے زائد اسرائیل کا دورہ کر چکا ہے۔ اس نے مارچ 2005 میں اپنا سیاسی منشور تحریر کیا۔ جس کے اہم نکات میں سے ایک نکتہ یہ تھا مساجد اور اسلامی سکولوں کی تعمیر پر 5 سال تک پابندی عائد کر دی جائے۔ مذہبی سرگرمیوں میں نمایاں مساجد کو بند کر دیا جائے اور ایسے مسلمانوں کو بے دخل کر دیا جائے جو مذہبی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اس نے 8 اگست 2007 کو ایک اخبار ڈی والکسکرانٹ کو خط لکھا۔ ''قرآن پر نیدرلینڈ میں پابندی لگا دی جائے'' پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے اس نے ایک دفعہ شکایتاً اور نفرت بھرے لہجے میں کہا میڈم سپیکر ہمارے ملک میں خواتین برقع پہننے لگی ہیں، اشیائے خورد و نوش کی دکانوں پر حلال گوشت بکنے لگا ہے، شرعی امتحان کا انعقاد ہوتا ہے، ہم جنسی کو برا کہا جانے لگا ہے، بسوں اور ٹرینوں پر عربی لکھی نظر آتی ہے۔ وہ اپنی جارحانہ سرگرمیوں اور اسلام دشمنی کی بناء پر نیدرلینڈ میں 2008 کا سب سے زیادہ غیر محفوظ سیاستدان بن گیا۔ وہ حکومت کی طرف سے تعینات

Marfat.com

کیے گئے محافظوں کے بغیر حرکت نہیں کر سکتا۔ اس سے ملنے والے ہر شخص کی جامع تلاشی لی جاتی ہے۔ اس نے ایک سابق سفارت کار خاتون سے شادی کی جس سے وہ سکیورٹی خدشات کی وجہ سے ہفتے میں صرف ایک دفعہ مل سکتا ہے۔ اسکی ذاتی زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی ہے۔ ایک وقت آیا کہ جب دنیا بھر کے امن پسند اور خود نیدر لینڈ کے 43 فیصد لوگ اسے حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔ حکومت برطانیہ نے اسے معاشرے کی بنیادی مفادات کیخلاف خطرہ قرار دیتے ہوئے 12 فروری 2009 کو برطانیہ میں داخلے پر پابندی عائد کر دی۔

ڈنمارک کے اس سیاستدان کا نام گیرٹ ولڈرز ہے۔ جس نے 27 مارچ 2008 کو سولہ منٹ اور اڑتالیس سیکنڈ کی فلم ''فتنہ'' بنا کر پوری دنیا کے مسلمانوں کی شدید دل آزاری کی۔ فلم میں 11 ستمبر 2001 کے دہشتگردی کے واقعے 11 مارچ 2004 میڈرڈ ٹرین دھماکہ اور 7 جولائی 2005 لندن میں زیر زمین ٹرین میں ہونے والے دھماکے کے مناظر دکھا کر اسلام اور حضور ﷺ کی تعلیمات کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ فلم کے منظر عام آنے پر دنیا بھر کے مسلمانوں نے احتجاج کا سلسلہ شروع کر دیا۔ مسلمان صارفین نے ڈنمارک کی مصنوعات کو رد کر دیا۔ مسلم ممالک میں ڈنمارک کے سفارت کاروں کو شدید تنقید کا سامنا کرنا پڑا۔ چند اسلامی ممالک نے مختلف ویب سائٹس پر پابند لگا دی جس سے مسلم اور غیر مسلم دنیا میں ایک بار پھر خلیج پیدا ہو گئی۔ اس سے پہلے 1989 میں سلمان رشدی ملعون نے ایک ناول کے ذریعے آیت قرآنی کا مذاق اڑایا جس پر مغرب نے نہ صرف اسے تحفظ فراہم کیا پناہ دی بلکہ ہیرو کے طور پر پیش کیا۔ 2002 میں ایک امریکی لیڈر جیری فالویل نے حضور ﷺ کے حوالے سے انتہائی نازیبا الفاظ استعمال کیے لیکن انسان حقوق کے علمبردار مغربی ممالک نے اس کی کبھی سرزنش نہ کی۔ 2005 میں نیوز ویک میں گوانتا ناموبے جیل میں قرآن پاک کی بے حرمتی کی خبر چھپی مگر امریکہ یا اس کے اتحادیوں نے کبھی اس کی مذمت نہیں کی۔ فروری 2006 میں ڈنمارک کے ایک اخبار جائلینڈز پوسٹن نے حضور ﷺ کے بارہ گستاخانہ خاکے شائع

Marfat.com

کیے۔ یہ خاکے ڈنمارک کے ایک کارٹونسٹ کرٹ ویسٹر گارڈ نے بنائے جسے بعد میں سیفو ایوارڈ سے نوازا گیا۔ جولائی 2007 میں سویڈن کے مصور لارس ولکس نے اسلام اور حضور ﷺ کی گستاخانہ تصویر کشی کی۔ جو تصاویر 18 اگست 2007 کو دیگر اخباروں کے ساتھ ایک بڑے اخبار نیریکیس لیجنڈا نے بھی شائع کیں۔ کچھ عرصہ قبل نارویجن پارلیمنٹ کے نائب صدر بزنس سٹڈیز اور اقتصادیات کے ماہر کارل آئیو ہیگن کی کتاب اونسطی منظر عام پر آئی جس میں نہ صرف مسلمانوں کیخلاف بلکہ نعوذ باللہ حضور ﷺ کی شان میں توہین آمیز کلمات شائع کیے گئے اور ہیگن نسلی تفرقے پر یقین رکھتا ہے اور دوسرے ممالک سے آئے ناروے میں مقیم لوگوں کو بری نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس پر متعدد بار اسلام اور مسلمان مخالف سوچ رکھنے کا الزام لگایا گیا۔ اس نے اپنی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر اسرائیل مشرق وسطیٰ میں اپنا کنٹرول حاصل کرنے میں ناکام ہوگیا تو پھر جلد ہی اسلام مغرب میں ایک انتہا پسند قوت کے طور پر ابھر کر سامنے آئے گا۔ 2008 میں ہونیوالے ایک سروے کے مطابق 32 فیصد برطانوی، 41 فیصد فرانسیسی، 52 فیصد جرمن اور 60 فیصد ہسپانوی باشندے مسلمانوں کو انتہا پسند سمجھتے ہیں۔ برطانوی ہوم آفس کی ایک رپورٹ نے ثابت کر دیا ہے کہ دہشتگردی میں غیر مسلموں کی ایک بہت بڑی تعداد ملوث ہے۔ برطانیہ کے ہوم آفس نے اگست 2005 سے 31 مارچ 2009 تک 101 لوگوں کو ناقابل قبول اور متنازعہ سرگرمیوں میں ملوث ہونے پر برطانیہ میں داخل ہونے پر پابندی عائد کر دی۔ ان میں سے 22 پر سیکرٹری ہوم آفس جیکوی سمتھ نے 28 اکتوبر 2008 سے 31 مارچ 2009 کے درمیان پابندی لگائی۔ اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ ان میں نصف سے زائد کا تعلق اسلام سے دور تک کا بھی نہیں۔ عالم اسلام پر تازہ زخم اس وقت لگا جب رواں ماہ ایک انتہا پسند امریکی پادری ٹیری جونز نے اسلام دشمن اور حضور ﷺ کی شان کے خلاف فلم کی تیاری اور اسکی تشہیر میں اپنا کردار ادا کرتے ہوئے اسکا ٹریلر جاری کرنے کا اعلان کیا۔ اس فلم کے بنانے میں کیلیفورنیا سے تعلق رکھنے والے اسرائیلی نژاد امریکی سیم بسائل کا بھی کردار ہے۔ ٹیری

Marfat.com

جونز ہی نے 2010 میں قرآن کو نذر آتش کرنے کا منصوبہ بنایا اور 2012 میں اسنے قرآنی نسخے کو نذر آتش کر کے کروڑوں مسلمانوں کی دلآزاری بھی کی تھی۔ اگر اسی وقت مسلم امہ اور او آئی سی نے دینی حمیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے واویلا مچایا ہوتا تو آج ٹیری جونز ایک اور قدم نہ اٹھاتا۔ اگر امریکہ وکی لیکس کے بانی آسٹریلوی شہری جولین اسانج (جس نے وکی لیکس کے ذریعے امریکہ کی چند سیاہ کاریوں کا انکشاف کیا) کی گرفتاری سے لیکر اسکے خلاف عدالتی مقدمہ قائم کرنے کی کوشش کر سکتا ہے تو اپنے ہی شہری ٹیری جونز کے خلاف مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے کا مقدمہ قائم کیوں نہیں کرتا۔ اور یوں 1400 سالہ تاریخ میں بارہا دفعہ اسلام کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ اسلام کی مقدس ہستیوں کی شان میں گستاخی کی گئی۔ لیکن جواب میں کبھی کسی نادان مسلمان تک نے بھی حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰؑ یا کسی بھی پیغمبر کی شان میں گستاخی نہیں کی۔ مسلمان اگر کسی بھی پیغمبر پر ایمان نہ لائے یا ان کی شان میں گستاخی تو دور تصور بھی کرے تو اسکا اپنا ایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ لیکن دنیائے مغرب نے کبھی اس حقیقت کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔

3 اپریل 2008 کو ایک امریکی ماہر تعلیم مصنف اور سیاسی تجزیہ نگار ڈینئیل پائپز نے یروشلم پوسٹ میں لکھا اسلام کے سنہری اصولوں کی وجہ سے اسلام مغرب میں تیزی سے پھیل رہا ہے۔ 27 مارچ 2008 کو سابق برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے قرآن کو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا قرآن کے بارے میں انتہائی قابل تعریف بات یہ ہے کہ یہ ایک جدت پسند کتاب ہے۔ میں دوسرے مذہب کا پیروکار ہونے کی حیثیت سے عاجزی سے کہوں گا کہ میں قرآن پر تبصرہ کرنے کا اہل نہیں لیکن میں نے قرآن کو ایک اصلاح پسند کتاب کے طور پر پایا ہے۔ یہ سائنسی علوم کا مخزن، حصول علم کی حوصلہ افزائی اور توہمات کی حوصلہ شکنی کرتی ہے۔ شادی بیاہ، خواتین اور اصول حکمرانی میں اپنے وقت کی رہنما ہے۔ اس کی رہنمائی میں اسلام حیران کن لحاظ سے پھیلا۔ کئی صدیوں تک اس نے فنون اور ثقافت میں دنیا کی قیادت کی۔ دکھ اس امر کا ہے کہ حضور پاک ﷺ اور

Marfat.com

اسلام کی شان میں ہونیوالی گستاخی پر ستاون مسلم ممالک کی تنظیم او آئی سی کے خون میں کبھی ابال تک نہیں آیا اور بائیس ممالک پر مشتمل عرب لیگ فقط اپنے مفادات کی کھیتی کو سینچنے کی فکرمند ہے۔ آقا ﷺ اس بے حسی اور بے بسی پر ہم اپنے ضمیر کے کٹہرے میں کھڑے ہیں۔ آقا ﷺ ہم نادم ہیں اور تسلیم کرتے ہیں کہ ہر ملک ملک ما است کہ ملک خدائے ما است کہنے والے آج دنیا کو یہ تک ثابت نہیں کر پائے کہ آپ ﷺ تو تمام عالمین کیلئے رحمت بنا کر بھیجے گئے۔ آقا ﷺ ہم اپنی مدد کیلئے ابابیلوں کا انتظار کرتے رہے اور وقت نے ہمیں ناتواں کر دیا۔ آقا ﷺ ہم کبھی دنیا کے ظالموں کیلئے دہشت ہوا کرتے تھے لیکن وقت کی دھول اور گرد نے ہمیں دہشت گر بنا دیا۔ آقا ﷺ ہم گنہگاروں کی شفاعت کر دیجئے گا ہم تو فرانسیسی مسلمان بہنوں کے پردوں پر لگنے والی پابندی کی مذمت تک نہ کر سکے۔ ہم ایک نہیں چھپن ممالک تھے لیکن آپکی شان میں ہونیوالی گستاخی پر اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے ہونٹ سیتے چلے گئے۔ آقا ﷺ ہم اپنے ضمیر کے کٹہرے میں شرمندہ کھڑے ہیں۔

روزنامہ نوائے وقت 18 ستمبر 2012

Marfat.com

امریکہ سے نفرت کیوں؟

.......................عبداللہ الشوجی

نیویارک میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹا گان پر القاعدہ حملوں کی 11 ویں سالگرہ کا ہفتہ یادگار ہفتہ تھا۔ گزشتہ چند برسوں سے القاعدہ پسپا ہوتی نظر آرہی ہے بلخصوص اسامہ بن لادن کی ہلاکت اور اس کے سرکردہ رہنماؤں کے پاکستان، افغانستان اور صومالیہ میں ڈرون حملوں سے ہلاکتوں نے اس تنظیم کے ڈھانچے کو بکھیر کر رکھ دیا ہے۔

2004 اور 2008 میں ہونے والے امریکی صدارتی انتخابات پر القائدہ اور اس کے جوابی حملے کا خوف چھایا ہوا تھا اب یہ رفتہ رفتہ معدوم ہو گیا ہے۔ یہ ایک غیر اہم مسئلہ بن چکا تھا حتی کہ بیہودہ فلم کو یوٹیوب پر چلانے کی گھٹیا حرکت نہیں کی گئی تھی اور اس کے نتیجے پر پرتشدد کاروائیاں شروع نہیں ہو گئیں تھیں۔ اناڑی پن سے تیار کی گئی فلم ابھی تک ایک راز ہے۔ کوئی یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ اس فلم کی تیاری کے پیچھے کون ہے۔ کیسا خبیث دماغ پیغمبر حضور محمد ﷺ کی تحقیر کی جرات کرے گا؟۔ یہ نفرت انگیز فلم تمام مسلمانوں کی توہین ہے۔ مسلمانوں نے امریکی سفارتی مشنوں اور سفارت خانوں پر حملے کر کے اپنے دل کی بھڑاس نکالی۔ جس کے نتیجے میں لیبا کے شہر بن غازی میں امریکی سفیر کرسٹوفر سٹیونز اور سفارت خانے کے تین ارکان مارے گئے۔ بھپرے ہوئے ہجوم نے مصر، تیونس اور یمن میں امریکی سفارت خانوں پر حملے کیے۔ مراکش سے لے کر بحر اوقیانوس تک، جکارتہ، انڈونیشیا اور بحر الکاہل تک مظاہرے پھوٹ پڑے اور امریکی جھنڈے کو نذر آتش کیا گیا۔ اس فلم کے ذریعے 1.6 ارب مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا گیا جس نے سنی اور شعیہ کو متحد کر دیا اور وہ اپنے محبوب اور محترم نبی اکرم ﷺ

Marfat.com

کے ناموس کے دفاع کے لیے سڑکوں پر نکل آئے۔

تقریباً 2 دہائیاں پہلے آنجہانی سیموئیل ہینگٹن نے اسلام اور مغرب کے درمیان تہذیبوں کے تصادم کے بارے میں خبردار کیا تھا۔ القاعدہ نے 11 ستمبر 2001 کو امریکہ پر حملہ کیا اور امریکہ نے اس کے جواب میں افغانستان اور عراق پر جنگیں مسلط کر کے ان پر قبضہ کر لیا اور اسے دہشت گردی کے خلاف جنگ کا غلط نام دیا جس نے اسلام اور مغرب کے درمیان تعلقات کو بہت زیادہ خراب کر دیا بنیادی طور پر امریکہ ہینگٹن کے انتباہ پر پورا اترتا ہے۔

بارک اوباما نے امریکی صدارت کا عہدہ سنبھالنے کے بعد 2009 میں مصر کے دارالحکومت قاہرہ میں تقریر کی جس میں انہوں نے کہا تھا کہ امریکہ اسلام کے ساتھ جنگ نہیں چاہتا باراک اوباما کے مسلمان پس منظر نے اپنے پیش رو جاج ڈبلیو بش کی دھونس دھاندلی اور جارحیت کے متضاد پالیسی اختیار کی۔ یہ کہنا بلاضرورت ہوگا کہ گزشتہ چند سالوں میں مسلم دنیا مغرب کے درمیان کشیدہ تعلقات کو پرامن رکھنے پر اتفاق کیا گیا لیکن کچھ رخنہ انداز امریکہ میں مسلسل مسلمانوں اور مساجد کے بارے میں نفرت آمیز جذبات بھڑکاتے رہے۔ بارک اوباما گوانتا ناموبے کو بند کرنے کے وعدے کو پورا کرنے میں ناکام رہے لیکن ان کی سب سے بڑی ناکامی عرب اسرئیل امن منصوبے اور دوریاستی حل کے بارے میں اپنی پوزیشن پر عمل کرانے میں ناکامی ہے۔ یہ بھی سکینڈل سامنے آرہے ہیں کہ نیویارک سٹی پولیس کا محکمہ مسلمانوں کی جاسوسی کر رہا ہے۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر سے تھوڑا دور اسلامی سنٹر بنانے کی مخالف اور ایک شدت پسند پادری ٹیری جونز کی طرف سے قرآن مقدس کی کاپیاں جلانے کے واقعے نے حالات کو زیادہ خراب کر دیا ہے۔ باراک اوباما انتظامیہ کا کہنا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے متعلق بنائی گئی اس توہین آمیز فلم سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ خبر شدید حیرت کا باعث اور خطرناک تھی کہ قاہرہ بن غازی، دوحہ، کویت اور صنعا میں مظاہرین یہ نعرے لگاتے رہے کہ اوباما، اوباما، ہم سب اسامہ ہیں۔ اوباما انتظامیہ نے واضح طور پر اس توہین آمیز فلم کی مذمت کی ہے اور

Marfat.com

خود کو اس سے دور رکھا ہے۔ مزید برآں وائٹ ہاؤس نے سرکاری طور پر یوٹیوب سے درخواست کی ہے کہ وہ اس متنازع مسلم مخالف فلم کا دوبارہ جائزہ لے۔

اوباما انتظامیہ، عرب اور مسلم دنیا کے لوگ جانتے ہیں کہ یہ مظاہرے اور ریلیاں توہین آمیز فلم کے خلاف تھیں لیکن مظاہرین کے غصے کی حقیقی وجہ علاقے میں امریکی پالیسیاں ہیں۔ یہ یقین کرنا نادانی ہوگی کہ یہ ردعمل صرف گستاخانہ فلم کی وجہ سے تھا۔ اس سے زیادہ گہرا ہے۔ یہ کئی دہائیوں سے جاری امریکہ کی دہرے معیار کی پالیسیوں کے خلاف ہے۔ یہ اسرائیلی مظالم اور عرب ممالک کی زمینوں پر قبضے کے متعلق امریکہ کی خاموش اور بھرپور حمایت کے خلاف ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ امریکہ افغانستان اور عراق پر قابض ہے، پاکستان سے لے کر یمن اور صومالیہ تک اور کئی عرب اور اسلامی ممالک کے خلاف مسلسل حالت جنگ میں ہے ایران پر حملہ کی تیاری کر رہا ہے جبکہ اسرائیل کے جوہری پروگرام پر انگلی تک نہیں اٹھا رہا۔ واشنگٹن ایک عرصے سے ایک طرف جمہوریت اور آزادی کے درمیان توازن رکھنے اور دوسری طرف سکیورٹی اور استحکام کو برقرار رکھنے کی مشکل صورت حال کا شکار ہے۔ سابق امریکی وزیر خارجہ کونڈا لیزا رائس نے 2005 میں دوٹوک اور صاف الفاظ میں بتایا تھا کہ امریکہ مشرق وسطیٰ کے ساتھ کیسے معاملات کو نمٹا رہا ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ میرے اپنے ملک 60 سالوں میں امریکہ نے مشرق وسطیٰ میں استحکام کو جمہوریت کے مقابلے میں ترجیح دی اور ہمیں اس سے کچھ حاصل نہیں ہوا۔ اب ہم مختلف زاویہ اختیار کر رہے ہیں اور ہم خطے میں لوگوں کی جمہوری خواہشات کی حمایت کر رہے ہیں۔

آخری بات یہ کہ امریکہ اپنے مسلمانوں کے مغرب اور اسلام کے درمیان تعلق کے حق میں ایک بڑا کردار ادا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ عربوں اور مسلمانوں کے درمیان پائی جانے والی بے چینی اور شکایات کے حقیقی اسباب سے عہدہ برآ ہو سکے۔ اس کی مدد سے تہذیبوں کے درمیان تصادم سے بچا جا سکتا ہے۔ امریکہ کو چاہیے کہ وہ ان لوگوں کو مجرم ٹھہرانے کے لیے کھل کر پختہ اور زوردار کردار ادا کرے۔ جو عقائد اور مذاہب کی

Marfat.com

توہین کے مرتکب ہیں۔ بالآخر اس طریقے سے امریکیوں کو اپنے اس سوال کا جواب بھی مل جائے گا کہ لوگ ان سے نفرت کیوں کرتے ہیں۔ اس سے اس کے سپاہیوں اور سفیروں کی ہلاکتوں کا سلسلہ بھی ختم ہو جائے گا اور اسے اپنے سفارت خانوں کو قلعوں میں تبدیل کرنے کی بھی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔

گلف نیوز 16 ستمبر 2012

روزنامہ نئی بات 18 ستمبر 2012

Marfat.com

مسلم اُمہ کا احتجاج اور جاوید غامدی

نوید مسعود ہاشمی

شفیق احمد ککے زئی المعروف جاوید احمد غامدی اور ان کے ہمنواؤں کا اصرار ہے کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ خوامخوہ جذباتی ہو کر احتجاج کرنے کی بجائے۔ شیطان سام بیسائل کی طرف سے بنائی جانے والی گستاخانہ فلم کو نظر انداز کر دیں۔ اور علم کی طرف توجہ دیں۔ امریکہ میں بیٹھ کر ایک پاکستانی چینل پر پروگرام کرنے والی اینکرنی کے خیال میں۔۔۔ امریکہ کے خلاف احتجاج کرنے کی بجائے۔۔۔ اس مصری ٹی وی کے خلاف احتجاج کرنا چاہیے کہ جس نے اس ناپاک فلم کو نشر کر کے عام کیا۔۔۔ پاکستان میں موجود انجمن غلامان امریکہ کے ہرکارے سر پکڑے بیٹھے ہیں کہ۔۔۔ یہ یکا یک پاکستان کے مسلمانوں کو کیا ہو گیا کہ وہ امریکہ کے خلاف سڑکوں پر نکل آئے ہیں۔۔۔ امریکہ کے خلاف بڑھتے ہوئے عوامی احتجاج کو دیکھ کر۔۔۔ انہیں یہ فکر کھائے جا رہی ہے کہ وہ واشنگٹن اور نیو یارک کے ذوروں پر کس منہ سے جائیں گے؟ وہاں اگر ان کے آقاؤں نے ان سے سوال کر دیا کہ۔۔۔ ہمارے ڈالر کھا کھا کر بھی تم اتنے نکمے اور ہڈ حرام نکلے۔۔۔ کہ پاکستانیوں کو امریکہ کے خلاف احتجاج سے نہ روک پائے؟

تمہاری ذمہ داری تھی کہ تم بار بار ٹی وی ٹاک شوز اخباری بیانات اور اپنے کالموں میں۔۔۔ اس ناپاک فلم کی ذمہ داری صرف اسرائیل اور سام بیسائل پر عائد کر کے۔۔۔ امریکہ کو امت مسلمہ کا خیر خواہ قرار دیتے جاوید غامدی جیسے ملک چھوڑ کر جانے والے روشن خیالوں کی اس نازک وقت میں پاکستان میں قائم انجمن غلامان امریکہ کو اشد ضرورت تھی چلو وطن میں نہ سہی مواصلاتی ذریعے سے ٹی وی سکرینوں پر ہی سہی۔

Marfat.com

جاوید احمد غامدی کو یقیناً ناپاک فلم کے بنائے جانے پر بھی افسوس ہوگا مگر امریکہ کے خلاف پاکستان سمیت مسلم امہ کے مختلف ممالک میں ہونے والے شدید احتجاج پر بھی انہیں بہت دکھ ہے۔۔۔اسلیئے وہ فرماتے ہیں۔۔۔مسلمانوں کو خوامخواہ کا احتجاج کرنے کی بجائے۔۔۔اس فلم کو نظر انداز کر دینا چاہیے۔۔۔

سوال یہ ہے کہ اگر مسلمان احتجاج کا راستہ اختیار کرنے کی بجائے۔۔۔اس ناپاک فلم کو نظر انداز کر دیتے تو کیا اس سے امریکی سام بیسائل اور ٹیری جونز جیسے مردود اپنی خباثتوں سے باز آجاتے متحدہ ہندوستان میں۔۔۔ایک ہند گستاخ راج پال نے۔۔۔رنگیلا رسول نامی کتاب کہ جو سرور کائنات ﷺ کے خلاف گستاخیوں پر مشتمل تھی لکھی۔۔۔غازی علم دین شہید نے اسے واصل جہنم کیا۔۔۔اور خود مسکراتے ہوئے تختہ دار پر چڑھ گیا۔۔۔جاوید احمد غامدی جیسے علم کے سمندر اگر اس وقت ہوتے تو وہ غازی علم دین کے حق میں فتویٰ دیتے یا مخالفت میں؟ یا پھر غامدی جی کو یہ سمجھنا پڑتا کہ۔۔۔ہندوستان کے مسلمانوں کو راج پال کی گستاخانہ کتاب کو نظر انداز کر کے۔۔۔علم کی طرف توجہ دینی چاہیے۔۔۔یعنی ان کے نزدیک پہلے غازی علم دین کو۔۔۔بی اے یا ایم اے کرنا چاہیے تھا۔۔۔یا پھر ڈاکٹر، انجینئر یا سائنسدان بننا چاہیے تھا اور اس کے بعد گستاخ راج پال کے بارے میں کچھ سوچنا چاہیے تھا۔۔۔غامدی اینڈ کمپنی کا یہ فہم اسلام کے میرٹ پر تو پورا نہیں اترتا۔۔۔ہاں کسی گورے کے ہاں شرف قبولیت پانا ہو تو ہماری بلا سے۔۔۔یقیناً علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔۔۔یقیناً سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں امت مسلمہ کو مصر کے سر کرنا چاہیں۔۔۔یقیناً ہر مسلمانوں کو آج کی دنیا میں عزت و وقار کے لئے۔۔۔دینی اور دنیاوی علوم کا شناور بننا چاہیے لیکن اس کا مطلب یہ کہاں نکلتا ہے کہ۔۔۔اگر مسلمان خدانخواستہ سائنس یا ٹیکنالوجی میں روج کمال حاصل نہیں کر سکے۔۔۔تو انہیں اپنے پاک پیغمبر ﷺ کی ناموس کے دفاع میں۔۔۔احتجاج کرنے کا بھی حق حاصل نہیں ہے؟

جاوید احمد غامدی اور انجمن غلامان امریکہ کے ہر کاروں کو چاہے کہ وہ مسلمانوں

Marfat.com

کے احتجاج میں کیڑے تلاش کرنے کی بجائے۔۔۔مسلمانوں کو احتجاج سے روکنے کی بجائے۔۔۔امریکہ کو سمجھائیں کہ وہ لکڑیوں مٹی کے تیل اور دیا سلائی کو جمع ہی نہ ہونے دے تاکہ کوئی مجروح دل آگ ہی نہ لگا سکے۔۔۔جب امریکہ اور اسکے غلام آگ لگانے کا سامان اٹھا کر کے مسلمانوں کو جان بوجھ کر اکسائیں گے۔۔۔بھڑکائیں گے۔۔۔اور یہاں تک بدمعاشی کریں گے کہ۔۔۔اللہ کے لاڈلے رسول ﷺ کی توہین تک کریں گے تو پھر۔۔۔مسلمانوں کو مجبوراً احتجاج تو کرنا ہی پڑے گا۔۔۔اب ڈیڑھ ارب مسلمانوں میں نہ تو ہر کوئی جاوید غامدی کی طرح علم کا سمندر ہے اور نہ بہتا دریا اور نہ 18 کروڑ پاکستانیوں میں سے ہر ایک کے پاس غامدی جی کی طرح کا کھلا پیسہ ہے کہ۔۔۔وہ سارے بھی انہی کی طرح اپنا سارا علم سمیٹ کر ملک چھوڑ کو کسی دوسرے دیس جا بسیں۔۔۔جاوید غامدی کو جان عزیز تھی۔۔۔اس لئے وہ اسے بچا کر کسی دوسرے ملک چلے گئے جبکہ پاکستان کے مسلمانوں کو پاکستان عزیز ہے۔۔۔اس لئے انہوں نے اپنی جانوں سے زیادہ ملک کو عزیز سمجھا۔۔۔اور یہیں پہ رہنے کو ترجیح دی۔۔۔زمینی حقیقت یہ ہے کہ۔۔۔اگر ہم اپنے ملک کی حفاظت کے لیے جان دے سکتے ہیں تو پیغمبر اسلام ﷺ کی ناموس کیلئے جان کیوں نہیں دے سکتے؟

بن غازی میں جن مسلمانوں نے ناپاک فلم کے خلاف جذبات سے مغلوب ہو کر امریکی سفارت خانے پر حملہ کر کے 4 امریکی مار ڈالے۔۔۔جاوید احمد غامدی نے شدت جذبات سے مغلوب ہو کر انہیں جاہل اور نہ جانے کیا کیا قرار دے ڈالا۔۔۔سرور کائنات محمد کریم ﷺ کے خلاف۔۔۔ناپاک فلم بنانے والوں کو نظر انداز کرنے کے مشورے دینے والے غامدی۔۔۔امریکی سفارت خانے پر ہونے والے حملے کے خلاف اتنے جذباتی کیوں ہو گئے کہ انہیں اپنے الفاظ پہ ہی قابو نہ رہا۔۔۔کسی مسلمان کو بھی یوٹیوب یا کسی جگہ پہ بھی۔۔۔توہین آمیز فلم دیکھنی نہیں چاہیے۔۔۔اسے کہتے ہیں نظر انداز کرنا۔۔۔لیکن مسلم امہ کو انتہائی منظم اور باوقار زبردست احتجاج اس وقت تک جاری رکھنا چاہیے کہ جب تک سام بیسائل اور ٹیری جونز جیسے حرامی کردار منطقی انجام تک نہیں پہنچ جاتے۔

(روزنامہ اوصاف 18 ستمبر 2012)

Marfat.com

آزادی رائے کا ناروا اظہار

لنڈا الیس ہیرڈ...

آزادی رائے اور اپنی آواز کو بلند کرنے کی آزادی، دونوں جمہوریت کے بنیادی ستون ہیں جن کی بھاری قیمت ادا کرنا پڑی ہے۔ کیا اسلام کے متعلق یہ مضحکہ خیز اقدام ایک اسلام سے نفرت کرنے والے نے کیا ہے۔ جو کہ دھوکے باز ہے اور 21 ماہ جیل میں بھی رہ چکا ہے۔ کیا وہ اس قابل ہے کہ وہ دور دراز دنیا کے حصوں میں لوگوں کے جذبات کو مشتعل کر سکے جس کے علاقائی تعلقات پر منفی اثرات مرتب ہوں؟ اگر حکومت اس کے مواد کو قانون شکن آزادی کے اصولوں کی عدم موجودگی کی وجہ سے کنٹرول نہیں کر سکتی تھی تب بھی غلیظ زبان کے استعمال کو روکا جا سکتا تھا۔ میں اپنی تمام زندگی شخصی آزادی اور آزادی اظہار رائے کا دفع کرتی رہی ہوں، یہ آگ کی طرح ہیں۔ اگر ان کا استعمال دانشمندانہ طریقے سے کیا جائے تو یہ معاشرے کے لیے فائدہ مند ہیں لیکن معاشرے میں آگ لگانے کی اس صلاحیت سے بھی خبردار رہنے کی ضرورت ہے 2011 کے اوائل میں فلوریڈا کے پادری ٹیری جونز نے اسلام کے متعلق ہرزہ سرائی کی قرآن مقدس کے نسخوں کو جلانے سے قبل وہ ایک غیر مشہور آدمی تھا۔ قرآن مقدس کے نسخوں کو آگ نہ لگانے کے متعلق اس نے امریکہ کے صدر بارک اوباما اور دیگر حکومتی عہدیداروں حتی کہ اپنی بیٹی کی درخواستوں کو بھی رد کر دیا۔

اپریل 2011 میں اس نے قرآن مقدس کے نسخوں کو آگ لگانے کا قبیح فعل کیا جس کے نتیجے میں افغانستان میں مظاہرے بھڑک اٹھے جن میں 11 افراد مارے گئے جن میں اقوام متحدہ کے اہلکار بھی شامل تھے۔ 2012 میں اس نے امریکہ کے صدر

Marfat.com

بارک اوباما کا پتلا اپنے گھر کے باغ میں نذر آتش کیا۔

اپنے گناہوں پر توبہ کرنے کی بجائے ٹیری جونز نے خود کو اناڑی پن سے تیار کی گئی متنازع فلم میں مسلمانوں کی معصومیت کی پروموشن کے لیے اپنا کردار ادا کیا۔ یقیناً قانونی نظام میں کہیں خرابی ضرور ہے جو زہر انگیزی کرنے والے لوگوں سے معاشرے کو محفوظ بنانے میں ناکام رہی ہے۔ یہ زہر پھیلانے والے لوگوں کے مذہبی جذبات کی توہین کرتے ہیں اور قوموں کے درمیان اتحاد کو توڑتے ہیں۔ پادری جونز اور ان کا ساتھی جرم کے مرتکب ہوئے ہیں۔ فلم بنانے والا 55 سالہ نکولا بیسلے سے پولیس نے تفتیش کی ہے لیکن اسے گرفتاری کا کوئی ڈر نہیں اس لیے کہ اس نے کسی قانون کی خلاف ورزی نہیں کی۔

تاہم وہ امریکی جو پہلے ترمیمی حقوق کے مقدس ہونے کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں۔ اس بات سے شاید باخبر نہیں کہ وہ عالمی سامی مخالف ریویو ایکٹ جو امریکی کانگریس نے 2004 میں منظور کیا تھا اور جس میں سامی مخالف کی تعریف کرتے ہوئے یہ لکھا گیا تھا کہ اس سے مراد اسرائیل مخالف تند جذبات اور سابقہ اور موجودہ اسرائیلی رہنماؤں پر مخاصمانہ تنقید ہے۔ اس میں بعض حقائق کا حوالہ دیا گیا تھا کہ یہ رویہ کسی نہ کسی طرح 60 لاکھ یہودیوں کے ہند سے کو آہستہ آہستہ ختم کر دے گا جو ہولوکاسٹ کا نشانہ بنے۔ سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ یہودی مذہب یا اس کے مذہبی رہنماؤں پر تنقید بھی اس ایکٹ کی زد میں آجائے گی۔

یہ حلف آئین تھا یا نہیں اس ایکٹ کی منظوری پر زیادہ ردعمل نہیں ہوا تھا اس صورت حال میں کیوں نہ اس قانون کو توسیع دی جائے تاکہ مسلمانوں سمیت تمام مذاہب کے پیروکاروں کے احساسات و جذبات کا احترام کیا جاسکے۔ وہ جنہوں نے لیبیا، مصر، تیونس اور یمن میں امریکی اور مغربی سفارت خانوں کو آگ لگا دی۔ اسی ہنگامہ آرائی میں لیبیا میں امریکی سفیر اور سفارت خانے کے تین اہلکار ہلاک ہوئے یہ نکولا بسیلے اور ٹیری جونز ہی کی طرز کے دوسرے رخ کی عکاسی کرتے ہیں۔ میری رائے ہے کہ

Marfat.com

اسلام کے نام پر ایسا پر تشدد احتجاج مذہب پر حملہ کرنے والوں کے ہاتھوں کو مضبوط کرتا ہے اسلام کے مطابق کسی ایک بے گناہ کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے۔ اس صورت حال میں جب امریکی سفارت کار اس فلم کی تیاری اور اس کے پرچار میں کسی بھی طرح کے شریک نہیں تھے اور بارک اوباما حکومت نے اس فلم کی سختی سے مذمت کی ہے ان حالات میں مظاہرین کے پاس امریکیوں پر حملہ کرنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔ وہ یہ بات بھول گئے ہیں کہ ہر مذہب اپنے دفاع کا حق رکھتا ہے۔ برطانوی اور جرمن سفارت خانے پر حملہ کا ان کا خود ساختہ حق ان تجزیہ کاروں کو فائدہ پہنچاتا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ مسلم دنیا کی یورپ کے خلاف ناراضگی کی زیادہ وجہ مغربی خارجہ پالیسی ہے۔ جس میں مرضی کی جنگیں اور مذہب سے زیادہ بادشاہی تاریخ ہے۔ جو بھی وجوہات ہوں اس ردعمل نے اسلام سے اختلاف رکھنے والے حلقوں کو سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔

''دیکھیں اگر اسلام امن کا دین ہے تو اس مذہب کے دعویدار کیوں تشدد میں مشغول ہیں؟ اگر یہ لوگ انفرادی طور پر غصے کے سونامی کا شکار ہو سکتے ہیں تو انہیں یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ فلم عرصے سے یوٹیوب پر اپ لوڈ تھی اور کسی نے اس کی پروا نہیں کی۔ انہیں یہ بھی اندازہ لگانا چاہیے کہ اسلام کے قوانین مضبوط ہیں اور ان کے دفاع کی ضرورت نہیں ہے بالخصوص نامعلوم لوگوں کی طرف سے۔

مصر، لیبیا، تیونس اور یمن کی حکومتیں سفارت خانوں اور سفارت کاروں کی حفاظت میں اپنی بین الاقوامی ذمہ داریاں ادا کرنے میں ناکام رہی ہیں۔ مصر اور تیونس کی قیادت سے محبت اور نفرت پر مبنی بیانات نے واشنگٹن اور خطے کے اسلام پسندوں کو مطمئن کر دیا ہے۔ انہیں اپنے ممالک میں سیاحت کے فروغ بین الاقوامی قرضوں کے حصول اور بیرونی سرمایہ کاری حاصل کرنے کے لیے بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ امریکہ نے انسداد دہشت گردی کی مرین یونٹس اور بحری جنگی جہازوں کو لیبیا اور یمن کی طرف بھیجا ہے جبکہ اپنی خصوصی افواج کو سوڈان میں تعینات کر دیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں مزید کشیدہ حالات پیدا ہوں۔ امریکی صدر بارک اوباما نے اپنی صدارتی مہم

Marfat.com

میں پہلے ہی مصر پر نہ دوست اور نہ ہی دشمن کا لیبل چسپاں کر دیا ہے۔ وہ اس صورت حال سے کافی دباؤ میں ہے۔

مجھے امید ہے کہ تہذیبوں کے درمیان تصادم نہیں ہوگا۔ یہ خیال ہے کہ نکولا نامی بدمعاش کیسے ان جنگوں کے لئے عمل انگیز کام دے سکتا ہے۔

گلف نیوز 17 ستمبر 2012

روزنامہ نئی بات 20 ستمبر 2012

Marfat.com

صلاح الدین ایوبی کہاں سے لائیں؟

....اثر چوہان

آج پوری دنیا قوم متحد ہو کر یوم عشق رسول ﷺ منا رہی ہے۔ آج خاتم الانبیاء ہمارے آقا و مولا پیغمبر انسانیت ﷺ سے ہمارے عشق کا امتحان ہے۔ علامہ اقبال نے حق تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں پر واضح کر دیا تھا کہ

کی محمد ﷺ سے وفا تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں کیا چیز ہے لوح و قلم تیرے ہیں"

جب ہم نے محمد ﷺ سے وفا کی اور قائد اعظمؒ نے 14 فروری 1947 کو شاہی دربار سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ۔ "میرا ایمان ہے کہ ہماری نجات اسوۃ حسنہ پر چلنے میں ہے جو قانون عطا کرنے والے پیغمبر اسلام ﷺ نے ہمارے لئے بنایا ہے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی جمہوریت کی بنیادیں صحیح معنوں میں اسلامی تصوارت اور اصولوں پر رکھیں"۔

ہم نے اپنے عظیم قائدؒ کے پیغام اور قانون عطا کرنے والے پیغمبر اسلام کی ہدیت سے روگردانی کی اور ہم جمہوریت کی بنیادیں صحیح معنوں میں اسلامی تصورات اور اصولوں پر رکھنے میں ناکام رہے۔ علامہ اقبال عشق رسول ﷺ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں عشق محمد ﷺ سے اجالا کر دے"

رسول اکرم ﷺ سے ہمارا عشق خام ہے ورنہ ہم پوری دنیا میں عشق محمد سے اجالا

Marfat.com

کر سکتے ہیں۔ ہم نے عشق رسول ﷺ کا مطلب ہی نہیں سمجھا ورنہ ہمارے یہاں ''پست اور بالا کا نظام قائم نہ ہوتا۔ صدر زرداری کا نام آصف علی ہے۔ آصف حضرت سلیمان کا وزیر تھا۔ حضرت سلیمانؑ پیغمبر بھی تھے اور بادشاہ بھی۔ ان کا وزیر آصف حضرت سلیمانؑ کا وفادار اور ان کی ریاست میں بسنے والے عوام کا خیر خواہ تھا۔ اور علیؓ۔۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے چچازاد اور داماد جن کا لقب حیدر اس (شیر تھا) جن کو آنحضرت ﷺ نے دو دھاری تلوار۔۔۔ ''ذوالفقار'' عطا فرمائی تھی۔ محترم زرداری صاحب! آپ اپنے نام کی لاج رکھتے اور بازوٴ حیدر کا تصور کریں اور اپنے روحانی والد ذوالفقار علی بھٹو کی روح کو ثواب پہنچائیں! ذوالفقار علی بھٹو نے وزیر خارجہ پاکستان کی حیثیت سے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں اعلان کیا تھا کہ پاکستان کشمیریوں کی آزادی کے لیے ایک ہزار سال تک لڑے گا۔۔۔ آپ نے مقبوضہ کشمیر کے مظلوم عوام اور مسئلہ کشمیر کو پس پشت ڈال دیا ہے اور پست اور بالا کے نظام کو اور زیادہ مستحکم کر دیا ہے۔ صدر پاکستان کی حیثیت سے آپ کی ذمہ داری وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو سے بہت زیادہ ہے۔ مسئلہ کشمیر تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ اگر آپ پاکستان کی مسلح افواج کے سپریم کمانڈر کی حیثیت سے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ناموس رسالت ﷺ کی بے حرمتی کرنے والوں کو للکاریں تو آپ عالم اسلام کے ہیرو بن سکتے ہیں۔ آپ کے سارے گناہ دھل سکتے ہیں۔ فیصلہ آپ کو کرنا ہے کہ آپ ہیرو بننا چاہتے ہیں یا موجودہ کردار میں ہی رہنا چاہتے ہیں؟ ایوان کارکنان تحریک پاکستان میں خطاب کرتے ہوئے عاشق رسول ﷺ محترم مجید نظامی نے کہ حضور اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی پر ہماری قیادت حکومت اور اپوزیشن کا ردعمل کمزور ہے۔ بڑے بڑے مسلم ممالک کے حکمران خاموش اور او آئی سی چپ ہے۔ ہم سب کو ثابت کرنا ہوگا کہ ہم حضور ﷺ کے غلام ہیں جن کے لئے ساری کائنات بنائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حرمت رسول ﷺ پر قربان ہونے کی توفیق عطا فرمائے! جناب مجید نظامی نے دنیا بھر کے عاشقان رسول کو امتحان میں ڈال دیا ہے۔ ایک ایسا امتحان جس میں نقل اور جعلسازی نہیں ہو سکتی

Marfat.com

اور نہ ہی کوئی شخص جعلی ڈگری حاصل کرسکتا ہے۔ مسلمان ملکوں کی تنظیم اور آئی سی ایک مفلوج ادارہ ہے۔ محض قراردادیں پاس کرنے کے لیے فلسطین اور کشمیر کا مسئلہ حل کرنے میں ناکام۔ دراصل اس وقت عالم اسلام میں ترکی کے وزیراعظم طیب اردگان اور ایران کے صدر محمد احمدی نژاد کے سوا کوئی بھی بادشاہ فوجی آمر صدر یا وزیراعظم۔ مثالی اسلامی حکمران نہیں اس وقت عالم اسلام کو ایک سلطان صلاح الدین ایوبی کی ضرورت ہے۔ امیر نجم الدین ایوب کا بیٹا سلطان الملک الناصر صلاح الدین یوسف اول (1138 تا 1193) جس نے صلیبی جنگوں میں پوپ اربن ثانی کے مشتعل کیے گئے جرمنی، فرانس اور برطانیہ کے بادشاہوں کو صلیبی جنگوں میں شکست دی۔ خاص طور پر 1099 سے قائم مسیحی حکومت سے بیت المقدس کا قبضہ چھڑایا۔ فاتح سلطان کی ذریا دلی دیکھئے کہ اس نے عیسائی زائرین کے لئے بیت المقدس کے دروازے کھول دئے اور لاکھوں زائرین کی رہائش خوراک، آسائش اور تمام اخراجات خود ادا کرتا رہا۔ سلطان صلاح الدین ایوبی کی تعریف کرتے ہوئے انگریز مورخ لین پول لکھتا ہے کہ۔۔۔ سلطان صلاح الدین اور اس کے ہم عصر باشاہوں میں ایک عجیب فرق تھا۔ بادشاہوں نے اپنے جاہ وجلال کے سبب عزت پائی لیکن سلطان نے عوام سے محبت اور ان کے معاملا میں دلچسپی لے کر ہر دلعزیزی کی دولت کمائی''

سلطان صلاح الدین ایوبی سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ محل کے بجائے معمولی سے مکان میں رہتے تھے۔ ساری زندگی ریشمی کپڑے نہیں پہنے۔ ان کی خوراک بھی سادہ تھی۔ عرب سیاح ابن جبیر لکھتا ہے کہ'' سلطان صلاح الدین ایوبی نے کثرت سے شفا خانے اور مدرسے قائم کئے ہر شفا خانے میں دواؤں کا ایک بڑا ذخیرہ ہوتا تھا۔ مدرسوں میں طلبہ کے قیام وطعام کا انتظام حکومت کی طرف سے ہوتا تھا'' انجیل'' کے مطابق یہودیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو صلیب پر چڑھا دیا تھا لیکن آج یہودی اور عیسائی عالم اسلام کے خلاف متحد ہیں۔ ہفتہ یہودیوں کا مقدس دن ہے اور اتوار عیسائیوں کا۔ یہودی اور عیسائی ہفتہ اور اتوار کی چھٹی کر کے یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں اور ناموس رسالت ﷺ پر

Marfat.com

حملہ آور ہوتے ہیں۔ ہم مسلمان حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی بے حرمتی نہیں کر سکتے کہ وہ ہمارے بھی نبی ہیں۔ وقت آ گیا ہے کہ مسلمان بادشاہ / حکمران یہودی سرمایہ داروں کے زیر اثر عیسائی ملکوں کے بنکوں سے اپنی دولت نکلوالیں اور ان کے خلاف تیل کا ہتھیار استعمال کریں۔ اپنی مشترکہ فوج بنائیں۔ پاکستان کے پاس ایٹم بم ہے لیکن وسائل نہیں۔ غیر مسلم ملکوں کی مصنوعات درآمد کرنا مسلمان ملکوں کے لیے بے غیرتی ہے۔۔۔ کوئی مسلمان لیڈر جو دور حاضر میں سلطان صلاح الدین ایوبی کا کردار ادا کر سکے؟۔۔۔ یا اللہ ہم صلاح الدین ایوبی کہاں سے لائیں؟

(روزنامہ نوائے وقت 21 ستمبر 2012)

Marfat.com

گستاخانہ فلم...... مسلم ممالک کے لیڈر کہاں ہیں؟

آصف محمود..

بد بخت ٹیری جونز کی گستاخانہ فلم پر دنیا بھر میں مظاہرے ہو رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ سعودی عرب اور ایران میں خاموشی کیوں ہے؟ اپنی معنویت کے اعتبار سے یہ اتنا اہم سوال ہے کہ اس پر تھوڑا سا غور کر لیا جائے تو بہت سی نفسیاتی گرہیں کھل سکتی ہیں۔

یہ دونوں ممالک مسلم دنیا میں غیر معمولی اہمیت کے حامل ہیں، اور قیادت کے دعویدار بھی۔ ایک عام مسلمان جہاں ایران کی امریکہ کے آگے ڈٹ کر کھڑے ہونے کی تحسین کرتا ہے وہیں وہ سعودی عرب کو اپنی عقیدت کا مرکز سمجھتا ہے اور امت کی قیادت کے لیے لاشعوری طور پر اس کی طرف دیکھتا ہے۔ لیکن اس نازک مرحلے پر جب ہر مسلمان کا دل خون کے آنسو رو رہا ہے اور امت مسلمہ کرب سے بے حال ہے ان دونوں معاشروں میں خاموشی ہے سعودی عرب میں کوئی جلوس تک نہیں نکلا سول سوسائٹی باہر نہیں آئی۔ یہی حال عالم مشرق کے جنیوا ایران کا ہے مرگ بر امریکہ کے نعروں سے جہاں کبھی ارتعاش پیدا ہو جاتا تھا خاموشی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیوں؟

سعودی عرب کا ایک خاص مقام ہے۔ وہ مسلمانوں کی محبتوں کا مرکز ہے۔ ایک شام میں سعودی سفیر عزت مآب عبدالعزیز الغدیر کے گھر کے وسیع و عریض لان میں ان کے ساتھ بیٹھا عرب کے روایتی قہوے سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ گفتگو کا رخ امت کی طرف

Marfat.com

ہو گیا۔ سفیر محترم مجھے بتانے لگے کہ وہ سیلاب کے دوران رحیم یار خان کے کسی علاقے میں تشریف لے گئے۔ گاڑی سے اترتے ہی بوڑھی عورتوں نے انہیں گھیر لیا عرب کے روایتی لباس میں دیکھا تو رو پڑیں ایک بوڑھی عورت روتی جا رہی تھی اور کچھ کہتی جا رہی تھی۔ سفیر محترم صرف ایک لفظ سمجھ سکے اور وہ لفظ تھا صحابہ۔ عورت کو عربی نہیں آتی تھی اور سفیر محترم اردو نہیں جانتے تھے لیکن جذبات نے سب مفہوم ادا کر دیئے۔ میں نے پوچھا کیا آپ کو اندازہ ہو پایا وہ عورت کیا کہہ رہی تھی۔ کہنے لگے اسے میرا لباس دیکھ کر صحابہ یاد آ گئے تھے۔ یہ رات کے پہلے پہر کا وقت تھا لیکن لان میں لگے قمقموں کی روشنی میں میں دیکھ سکتا تھا یہ واقعہ سناتے ہوئے جناب عبدالعزیز الغدیر کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی۔ تو سعودی عرب سے لوگوں کی جذباتی وابستگی کا عالم یہ ہے۔ اب ایک ایسے وقت میں جب نبی رحمت ﷺ کی شان اقدس میں توہین پر دل لہو ہو گئے ہوں امت کی نظریں بجا طور پر سعودی عرب کی طرف اٹھ رہی ہیں کیونکہ یہ مسلہ صرف پاکستان کا مسئلہ نہیں ساری امت کا مسلہ ہے۔ لیکن وہاں ایک خاموشی ہے۔ حیرت ہے کہ مکہ اور مدینہ میں بھی کوئی احتجاج نہیں ہوا۔ ایسا نہیں کہ ان کے دل گھائل نہیں، درد ادھر بھی بہت ہو گا مگر احتجاج کی اجازت نہیں۔ اب اس پر بھی غور کرنے کا وقت آ گیا ہے کہ امت مسلمہ کے معاشروں میں اس فکری گھٹن سے ہم نے کیا کھویا اور کیا پایا۔ ایسا بھی کیا کنٹرول کہ لوگ اپنے نبی ﷺ رحمت کی ناموس پر بھی باہر نکل کر احتجاج نہ کر سکیں۔ امت مسلمہ کو اپنے معاشروں کے فکری ارتقاء کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا ہو گا۔

یہ معاملہ محض احتجاج سے حل ہونے والا نہیں اور یہ اقدامات صرف سعودی عرب کر سکتا ہے۔ او آئی سی میں اس کا اثر رسوخ سب سے زیادہ ہے۔ مصر اور شام کو او آئی سی سے نکالنا ہو یا شامل کرنا ہو حتمی کردار سعودی عرب ہی کا ہوتا ہے۔ کل مجھے برادر اعجاز الحق بتا رہے تھے کہ جب مغرب میں نبی رحمت ﷺ کے خاکے بنانے کی مزموم حرکت کی گئی تو بطور وفاقی وزیر وہ او آئی سی کے سیکرٹری جنرل سے ملے کہ اس پر کوئی متفقہ لائحہ عمل تشکیل دیا جائے۔ اعجاز الحق صاحب کو جو جواب ملا وہ پڑھیے اور سر پیٹ لیجیے۔ انہیں جناب

Marfat.com

سیکرٹری جنرل نے یہ کہہ کر کورا جواب دے دیا کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں۔ اس امت مسلمہ کو اللہ نے تیل کی دولت ہی سے نہیں اور بھی بیش بہا نعمتوں سے نوازا ہے لیکن افسوس کہ مسلم ممالک کی رکنیت خارج کرنے کے لیے تو اس کے پاس اجلاس بلانے کے فنڈ ہوتے ہیں لیکن نبی رحمت ﷺ کی ناموس کا معاملہ ہو تو اس کے پاس فنڈز نہیں ہوتے۔۔۔ اور پھر ہم مسلمان سوال کرتے ہیں کہ ہم دنیا بھر میں رسوا کیوں ہو رہے ہیں۔ رسوا نہ ہوں تو کیا ہوں۔ اب یہ فنڈز کے مسئلے سے بھی او آئی سی کو سعودیہ ہی بے نیاز کر سکتا ہے۔ معاشی طور پر بھی امت مسلمہ میں جو مقام اس کو ہے اور کسی کو نہیں۔ ورنہ یہ تو ہم جانتے ہیں کہ او آئی سی کی حیثیت کیا ہے۔ دولت مند عرب ممالک کی اپنی عرب لیگ کا بجٹ امت مسلمہ کی او آئی سی کے بجٹ سے کئی گنا زیادہ ہے۔

آپ کوئی سا پیمانہ لے لیں سعودیہ کی ایک خاص اہمیت ہے۔ اس وقت امت مسلمہ میں سے اگر کوئی ملک امریکہ پر سب سے زیادہ اثر انداز ہو سکتا ہے تو وہ سعودیہ ہے۔ امریکہ سے اس وقت اس کے بہترین تعلقات ہیں۔ امت مسلمہ میں سے اگر کوئی ملک امریکہ کے سب سے زیادہ قریب ہے تو وہ سعودی عرب ہے۔ تیل کے حوالے سے عالم مغرب اس کا ممنون ہے۔ سعودی شہزادوں کی غیر معمولی دولت مغربی بنکوں میں پڑی ہے۔ وہ صرف اس دولت کو نکال لیں تو امریکہ کی معیشت کو غیر معمولی جھٹکا لگ سکتا ہے۔ تیل کی ترسیل میں تھوڑا تعطل بھی مغرب برداشت نہیں کر سکتا اور یہ ہتھیار بھی سعودیہ ہی کے پاس موجود ہے۔ امت مسلمہ میں سعودیہ کا ایک خاص اور منفرد مقام ہونے کی وجہ سے امت کا مقدمہ جیسے وہ لڑ سکتا ہے اور کوئی نہیں لڑ سکتا لیکن وہاں خاموشی ہے۔

ادھر ایران ہے۔ اقبال جسے عالم مشرق کا جنیوا کہتے تھے۔ وہاں بھی ایک سکوت ہے۔ اسماعیل قوصری صاحب بتاتے ہیں کہ احمدی نژاد امریکہ جائیں گے تو نیشنل سیکورٹی پر ایران کا موقف دنیا کو بتائیں گے۔ نیشنل سیکورٹی پر ہی کہوں۔ توہین رسالت پر کیوں نہیں؟ حیرت ہوتی ہے جب ان ممالک نے اپنے گندے کپڑے دھونے ہوں تو امت

Marfat.com

مسلمہ کے معاشروں میں ڈھوتے ہیں۔ اپنی سیاست امت کے نام پر کرتے ہیں لیکن جب امت کا حقیقی مسئلہ درپیش ہوا ہے تو اب دونوں خاموش ہیں۔ مسلم دنیا میں یہ دونوں امت امت کھیلتے ہیں اور بین الاقوامی برادری میں دونوں اپنا اپنا نیشنلزم گلے میں ڈال کر جاتے ہیں۔ یہ خاموشی اور یہ سکوت اب ٹوٹنا چاہیے۔ ورنہ وہ سیلاب اٹھے گا جو سب کچھ بہا لے جائے گا۔ رحمت للعالمین ﷺ کی عزت اور تقدیس کے سامنے کسی کی کوئی حیثیت نہیں۔

(روزنامہ نئی بات 21 ستمبر 2012)

Marfat.com

بے جرأت رندانہ ہر عشق ہے روباہی!

عرفان صدیقی

سچ پوچھیے تو مجھے عشق رسول ﷺ کے ساتھ یوم کا سابقہ کچھ اچھا نہیں لگا۔ رسول پاک ﷺ سے محبت تو مسلمان کی زندگی کی ہر ہر سانس میں مہکتی اور دھیمی دھیمی آنچ کی طرح اس کے ہر قطرہ خوں میں دہکتی رہتی ہے۔ کلمہ ہر مسلماں جو بھی ہو، جیسا بھی ہو اپنے دل میں سبز مخمل میں لپٹی ایک چھوٹی سی ڈبیا ضرور رکھتا ہے۔ جس میں محمد عربی ﷺ کی محبت کا گلاب ہر آن مہکتا رہتا ہے۔ یہ یوم وغیرہ کے خرشے تو مغرب کی تہذیب و ثقافت سے پھوٹے جہاں لوگ سال کے 346 دن ایک بار کو بھولے رہتے اور 365 ویں دن کچھ دیر کے لئے بھولی بسری یاد کی شمع جلا کر اپنے آپ کو مطمئن کر لیتے ہیں۔ یہ اس تہذیب کا ایک مظہر ہے جہاں بوڑھے والدین اولڈ ہاؤسز میں گلتے سڑتے رہتے ہیں اور ایک خاص دن ان کی کوٹھری میں باسی پھولوں کا ایک گلدستہ پہنچتا ہے جس کے ساتھ ان کے کسی بیٹے بیٹی یا پوتے نواسے کے نام کا کارڈ لٹک رہا ہوتا ہے اور بوڑھی مائیں پہروں روتی اور باسی پھولوں کو چومتی رہتی ہیں۔ میں نیویارک کے ایسے ہی ایک اولڈ ہاؤس میں گیا تھا۔ ایک کوٹھری میں بستر پر دراز بوڑھی خاتون کے قریب رکھی میز پر ایک شیشے کا مرتبان دھرا تھا جس میں کچھ سیاہ رنگ سا مواد نظر آ رہا تھا۔ اولڈ ہاؤس کی نگران خاتون نے مجھے بتایا یہ گلاب کی سوکھی ہوئی پتیاں ہیں جن کا رنگ کالا پڑ گیا ہے۔ کوئی آٹھ ماہ پہلے مدرز ڈے پر یہ گلدستہ اس خاتون کے ایک بیٹے نے بھجوایا تھا۔ یہ اس گلدستے کی سوکھی پتیاں ہیں جو بڑھیا نے مرتبان میں محفوظ کر لی ہیں۔ ہر روز کھول کر انہیں دیکھتی ہے۔

Marfat.com

یوم عشق رسول ﷺ سے مجھے سیاست کی بو بھی آتی ہے۔قوم کے جذبات سے ہم آہنگی کی ایک بے آب، بے رنگ اور بے بو سی کوشش۔ایک عدد کانفرنس، چند نعرے، کچھ تقریریں، کچھ سڑکوں پہ آویزاں بینر، کچھ اخباری اشتہارات اور پھر قومی سطح پر تعطیل، کیا یہی ہیں عشق رسول ﷺ کے تقاضے۔اگر ہم نے عشق رسول ﷺ کے تقاضوں کی پاسداری کی ہوتی اگر ہم نے اسوۂ رسول کو اپنے عمل میں سمویا ہوتا اگر ہم نے اپنے ریاستی معاملات میں حضور کی تعلیمات کو جگہ دی ہوتی اگر اسلام کے نام پر وجود میں آنے والی اسلامی جمہوریہ پاکستان نامی ریاست میں پہلی اسلامی ریاست مدینہ کی کوئی معمولی سے بھی خوشبو ہوتی، اگر ہمارے حکمرانوں کے انداز فرمانروائی میں بادشاہی میں فقیری کرنے والے نبی آخرالزماں ﷺ کی ادنی سی بھی جھلک ہوتی اور اگر ہم نے نبی کریم ﷺ پر نازل ہونے والے قرآن کو واقعی مشعل راہ بنایا ہوتا تو آج ہماری کسمپرسی کا یہ عالم نہ ہوتا۔آج ہم خود اپنا منہ نوچ کر اور چھٹی منا کر عشق رسول ﷺ کے تقاضے پورے نہ کر رہے ہوتے۔عالم یہ ہے کہ ہم فرعون عصر کی ایک دھمکی پہ ڈھیر ہو جاتے ہیں۔اپنے نان نفقہ کے لئے ان کی گلیوں میں کشکول کھٹکاتے اور صدا لگاتے رہتے ہیں جو ہمارے نبی پاک ﷺ کے دامان تقدیس کو اپنے خبث باطن کا نشانہ بناتے، جو قرآن کریم کے اوراق نذر آتش کرتے، جو ہر گستاخ رسول کو اپنی آغوش میں پناہ دیتے، جو متعفن قسم کی ہرزہ سرائی کو آزادی اظہار رائے کا نام دیتے جو رگ مسلم کے لہو سے اپنے عارض و رخسار نکھارتے اور جو تہذیبوں کے تصادم کا نظریہ تراش کر اپنے قہرناک لشکروں کے رخ امت مسلمہ کی طرف موڑے ہوئے ہیں۔

علامہ نے کہا تھا:

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

راکھ کا یہ ڈھیر ستاون ممالک پر مشتمل ہے۔اس ڈھیر میں کم بیش سوا ارب اہل توحید بستے ہیں۔ان سوا ارب مسلمانوں کے حکمرانوں میں جاہ و جلال والے بادشاہ بھی ہیں کروفر والے آمر صفت شخصی حاکم بھی جمہوریت کا راگ الاپنے والے منتخب صدر اور

Marfat.com

وزرائے اعظم بھی لیکن کسی میں دم خم نہیں کہ وہ امت مسلمہ اور اس کی مقدس شخصیات و علامات کے خلاف بدکلامی کرنے والوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھے۔ ہم سب غلامی کی زنجیروں میں جکڑے۔ احتیاج کی ہتھکڑیاں ڈالے، بے حمیتی کے کھونٹوں سے بندھے، خوف کے بندھن میں قید شکم کی آگ میں جلتے ہوئے امریکہ اور مغرب کی چوکٹ پر خم ہیں۔ ہماری جبینیں اس ایک سجدے کو بھول چکی ہیں جو ہزاروں سجدوں سے نجات دلا دیتا ہے۔ کہاں کا عشق اور کہاں کی حب رسول ﷺ بس کھوکھلے دعوے ہیں ہاں نبی پاک ﷺ کے ناموس پر ناکارہ احملہ ہمارا خون کھولا دیتا ہے۔ ہم مرنے مارنے پر تل جاتے ہیں لیکن ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگیاں عشق رسول ﷺ کی مہک سے محروم ہیں۔

ہم عشق رسول ﷺ کا ایک مظاہرہ اس امریکی کروسیڈ کا دست و بازو بننے سے کر رہے ہیں جو گیارہ برس سے افغانوں کا لہو پی رہا ہے۔ جس ملعون یہودی نے ایک مردود پادری کے اشتراک سے یہ ناپاک جسارت کی وہ دونوں اسی کروسیڈ کے پرچم بردار ملک میں بیٹھے ہوئے ہی۔ اسی کرسیڈی ملک کے ایک شہر کی جیل کی کسی کال کوٹھری میں عافیہ صدیقی بھی 86 برس کی قید بھگت رہی ہے۔ لیکن ہمارے عشق کی سرمستیاں برقرار ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے حصول علم کو ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض قرار دیا لیکن ہمارے ہاں جہالت سب سے زیادہ ہے۔ پاکستان ہی نہیں پورا عالم اسلام تحقیق و جستجو، سائنس اور فروغ علم میں باقی دنیا سے پیچھے ہے۔ امریکہ جب چاہے کسی بھی اسلامی ملک کو اپنی چراگاہ بنالیتا ہے۔ یوم عشق رسول ﷺ منانے والا پاکستان اپنے آپ کو دنیا کی ساتویں اور عالم اسلام کی واحد ایٹمی قوت قرار دیتا ہے لیکن عالم یہ ہے کہ وہ خزاں رسیدہ پتے کی طرح سات سمندر پار سے آتی بے رحم ہواؤں کی زد میں ہے۔ زبان پہ عشق رسول ﷺ کے نعرے ہیں اور آئے روز ایک ڈرونز کسی طرح سے نمودار ہوتے، درجنوں کلمہ گو مسلمان کا لہو پیتے اور پانی زبان خون آلود ہونٹوں پہ پھیرتے بصد اطمینان واپس چلے جاتے ہیں نہ ہمارے عشق کے دریا میں کوئی تلاطم اٹھتا ہے نہ ہماری حب رسول ﷺ انگڑائی لیتی ہے۔

علامہ اقبال ہی نے کہا تھا:

Marfat.com

بے جرات رندانہ ہر عشق ہے روباہی
بازو ہے قوی جس کا وہ عشق ید اللّٰہی

جرأت رندانہ اور جنوں کے بغیر عشق محض لومڑی جیسی چالوں کا نام ہے ہاں اگر بازوؤں میں طاقت ہو تو یہی عشق اللہ کا ہاتھ بن جاتا ہے اور اسی ہاتھ کے بارے میں علامہ نے یہ بھی کہا تھا

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب وکار آفریں کار کشا وکار ساز

''یوم عشق رسول'' کا تقاضائے اولیں یہ ہے کہ ہم پوری سنجیدگی کے ساتھ خود احتسابی کا عزم کریں۔ اپنے قول وفعل کے تضادات کا جائزہ لیں۔ اس نظام پر ایک نظر ڈالیں جو بے چہرہ ہے اور حیا باختہ لوگوں کی بڑی بڑی مسندوں تک پہنچا دیتا ہے۔ جہاں اپنے سر پر شراب کا گلاس رکھ کر رقص کرنے والا شخص بھی اسلامی جمہوریہ پاکستان کے سب سے بلند منصب تک رسائی حاصل کر لیتا ہے۔ ہم نے اپنے آئین میں لکھ رکھا ہے کہ قرآن وسنت کے خلاف کوئی قانون نہیں بن سکے گا لیکن یہ مقدس فرمان عملاً عضو معطل بنا ہوا ہے کہ ریاست کے رنگ ڈھنگ میں کہیں اسلام نظر نہیں آتا۔ کہیں محمد عربی ﷺ کے مدینہ منورہ کی جھلک دکھائی نہیں دیتی۔ کہیں وہ عزم دکھائی نہیں دیتا جو بندۂ مومن کی پیشانیوں سے پھوٹتا ہے۔ کہیں وہ نگاہ نہیں ملتی جو تقدیروں کو بدل ڈالتی ہے۔

محمد عربی ﷺ کے مقام بلند کی رفعتیں، ہم جیسوں کی مدح وستائش سے بہت بلند ہیں۔ کہاں آپ ﷺ کا عشق اور کہاں ہم جیسے بندگان شکم۔

تن بتقدیر ہے آج ان کے عمل کا انداز
تھی نہاں جس کے ارادوں میں خدا کی تقدیر
تھا جو نا خوب، بتدریج وہی خوب ہوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

(روزنامہ نوائے وقت 21 ستمبر 2012)

Marfat.com

ایک گھٹیا ترین شخص کی گھٹیا ترین فلم!

عطاالحق قاسمی..............................

ایک غلیظ شخص کی بنائی ہوئی فلم کے کچھ حصے مجھے یوٹیوب پر دیکھنے کا موقع ملا۔ حامد میر نے بالکل صحیح لکھا ہے کہ کوئی بھی مسلمان یہ فلم دیکھ کر مشتعل ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ فلم نہیں ہے ایک گندی گالی ہے جو محسن انسانیت کو دی گئی ہے۔ گالی کے جواب میں صرف گالی دی جاسکتی ہے اور اس میں بھی مسئلہ یہ ہے کہ جس شخص کو گالی دوں گا اس کے کردار کی غلاظت اس گالی سے کہیں بڑھ کے ہے۔ اگر آپ کسی طوائف کو طوائف کہیں گے تو اس حقیقت کے بیان سے اس کی صحت پر ایک اثر پڑے گا؟ چنانچہ میں اس فلم کے کرتا دھرتا کو گالی نہیں دوں گا، صرف باسٹرڈ کہوں گا باسٹرڈ ہمارے ہاں گالی ہے۔ امریکہ میں نہیں کیونکہ وہاں اب شادی کے بغیر بچے پیدا کرنا ایک معمول کی بات ہے چنانچہ سرکاری کاغذوں میں باپ کے نام کی بجائے ماں کا نام لکھا جاتا ہے۔ سو جس باسٹرڈ نے سرکار دو عالم ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے اس نطفہ بے تحقیق کے لئے یہ لفظ اگر گالی بھی ہے تو بھی بہت کمتر درجے کی ہے ورنہ وہ اس سے کہیں زیادہ کا مستحق ہے۔

میں نے اوائل جوانی میں بہت سی فلمیں دیکھی ہیں اب بھی فرصت کے لمحات میں فلم ضرور دیکھتا ہوں۔ امریکہ یورپ اور دنیا کے دوسرے خطوں میں بننے والی بہت سی فلمیں بہت زہریلی ہوتی ہیں مگر یہ زہر ان کے اندر کہیں چھپا ہوتا ہے اور محبث باطن کا اظہار بہت فنکارانہ طریقے سے کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اگر کوئی تاریخی فلم ہے تو تاریخی واقعات کو اتنا مسخ نہیں کیا جائے کہ فلم بین کا اس فلم سے اعتبار ہی اٹھ جائے۔ اس کی

Marfat.com

بجائے فلم کو ایک خاص اینگل دیا جاتا ہے جس سے مقصد بھی پورا ہو جاتا ہے اور غیر جانبداری پہ بھی حرف نہیں آتا جبکہ مذکورہ فلم جو تاریخ کی ایک عظیم اور مسلمانوں کی عظیم ترین شخصیت پر بنائی گئی ہے تاریخ نام کی کسی چیز کا کہیں کوئی وجود نظر نہیں آتا۔ فلم ساز صرف اور صرف حضور نبی اکرم ﷺ کی توہین کرنا چاہتا ہے اور ان کا مقصد دنیا بھر کے مسلمانوں کو مشتعل کرنا اور غالباً اس حوالے سے ان کا ردعمل چیک کرنا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ یہ فلم امریکہ کے سینماؤں میں چلی لیکن جب اس پر کوئی ردعمل سامنے نہ آیا تو اسے یوٹیوب پر عربی ترجمے کے ساتھ دکھانے کا اہتمام کیا گیا جس کے نتیجے میں وہ ردعمل سامنے آیا جس کی توقع شاید اس فلم کے سرپرستوں کو بھی نہیں تھی۔

ہمارے بعض دوستوں کا خیال ہے کہ اس طرح کا مواد جب بھی سامنے آئے تو اسے نظر انداز کر دیا جائے جس سے وہ لوگ اپنے مقاصد حاصل نہیں کر سکیں گے جو اس قسم کے مواد سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بات جزوی طور پر ٹھیک ہے۔ مجھے ایک دفعہ برمنگھم میں ایک دوست نے ایک ایسی کتاب دیکھائی جس میں سلمان رشدی سے کہیں بڑھ کر حضور اکرم ﷺ کی شان میں گستاخیاں کی گئی تھیں لیکن اس کتاب کا چونکہ نوٹس نہیں لیا گیا چنانچہ اس کا مصنف آج بھی بے یارومددگار برمنگھم کی سڑکوں پر دھکے کھاتا پھرتا ہے۔ اسے وہ کچھ حاصل ہی نہیں ہوسکا جو وہ اس کتاب سے حاصل کرنا چاہتا تھا تاہم مذکورہ فلم کا معاملہ قدرِ مختلف ہے اگر یہ فلم یوٹیوب پر نہ آتی اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو یہ فلم خصوصی طور پر دکھانے کا اہتمام نہ کیا جاتا تو اسے نظر انداز کرنا ہی بہتر تھا۔ اب جبکہ ایسا نہیں ہوا اس کے خلاف سامنے آنے والا ردعمل فطری ہے مگر یہ پرامن ہونا چاہے تھا۔ ہمیں آنے والے دنوں میں بھی اس فلم کے خلاف اپنا احتجاج رجسٹر کرانا چاہیے لیکن اس کے لئے باوقار انداز اپنانے کی ضرورت ہے توڑ پھوڑ، جلاؤ گھیراؤ اور تشدد ہمارے رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات کے منافی ہے۔

کچھ دوستوں کی طرف سے ایک تجویز یہ بھی سامنے آئی ہے کہ آئے روز اس طرح کے توہین آمیز اور اشتعال انگیز حربوں کو ناکارہ بنانے کے لئے ہم کیوں نہ حضور اکرم

Marfat.com

ﷺ کی سیرت مقدسہ پر مشتمل ڈاکومینٹریز اور فلمیں تیار کریں تاکہ دنیا کے سامنے تصویر کا اصل رخ سامنے آ سکے۔ اس حوالے سے صرف ایک قابل ذکر فلم Message کے نام سے مصر میں بنی تھی جو بہت موثر ثابت ہوئی تھی۔ شروع شروع میں بعض علماء نے اس فلم کی مخالفت کی لیکن بعد میں انہوں نے بھی اسے قبول کر لیا چند سال قبل بابر اعوان نے ایک اسی طرح کی فلم بنانے کا اعلان کیا تھا مگر وہ محض سیاسی اعلان ثابت ہوا۔ فلم بنانا تو کجا بعد میں انہوں نے کبھی اس کا ذکر تک نہیں کیا ویسے بھی یہ کام ان کے بس میں نہیں تھا۔ پاکستان میں اس نوع کی فلم اگر کوئی پروڈیوس کر سکتا ہے تو وہ صرف اور صرف شعیب منصور ہے اگر اہل خیر انہیں اس بڑے کام کے لئے راضی کر لیں اور اس کے لئے سرمایا مہیا کریں تو یہ عشق رسول ﷺ کا عملی اظہار ہوگا۔

باقی یہ کہ عالم اسلام جس پستی اور زبوں حالی کا شکار ہے اس کے حکمران جس طرح ہماری قسمتوں سے کھیل رہے ہیں تو ان حالات میں ہمارا احتجاج ہماری چیخ وپکار اور ہمارا واویلا ہمارے جذبات کا اظہار تو ثابت ہوسکتا ہے مگر طاقت ور دشمن پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ اب اگر میں یہ لکھوں کہ ہمیں ایک زبردست معاشی طاقت بننا ہوگا تاکہ دنیا ہماری تذلیل نہ کر سکے ہمیں اپنے ہاں سیاسی استحکام لانا ہوگا تاکہ دنیا ہماری کسی بات کو سنجیدگی سے سننا گوارا کرے تو کیا میرے لکھنے سے ایسا ہو جائے گا؟ ظاہر ہے یہ ایک مضحکہ خیز سی بات ہوگی چنانچہ میں اس مضحکہ خیزی کا ارتکاب کرنے کی بجائے آخر میں صرف یہی کہوں گا کہ آئندہ بھی ایسے واقعات کے لئے تیار رہیں، کمزور قومیں صرف احتجاج کر سکتی ہیں وہ ہم کرتے رہیں گے لیکن یہ ضرور سوچ لیں کہ روز قیامت اگر رسول اللہ ﷺ نے ہم سے پوچھ لیا کہ تمہارے عشق رسول ﷺ کے دعوے تمہیں ان راہوں پہ کیوں نہ چلا سکے جو میری توہین کا رستہ روک سکتے تھے۔ تم کیا جواب دو گے؟

اور کالم کے اختتام پر حضرت فرو سہار نپوری کے حوالے سے ایک بات سرو سہارنپوری ایک اعلیٰ درجے کے شاعر تھے ان کی نعتوں میں جذب و مستی کی کیفیت پائی جاتی تھی۔ گزشتہ دنوں وہ انتقال کر گئے اور میڈیا نے ان کی خدمات کو فراموش کرتے ہوئے

Marfat.com

ان کی وفات کی خبر بھی ان کے معتقدین تک نہیں پہنچنے دی۔ ہمارا میڈیا اہل علم کے ساتھ یہ رویہ کب تک اختیار کرے گا۔ سرو سہارنپوری ممتاز صحافی اور دانشور مسعود ساحر کے بھائی تھے اور اللہ تعالی مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(روزنامہ جنگ 21 ستمبر 2012)

Marfat.com

مظاہروں میں تشدد کیوں ہوتا ہے؟

آصف محمود

تعجب ہے ریٹنگ کے چکر میں مہمانوں کو اپنے اپنے ٹاک شوز میں لڑا کر معاشرے کی اخلاقیات اور روایات تباہ کر دینے والے اینکر بھی میک اپ کروا کر اپنی صورت بنائے پوچھتے پھرتے ہیں یہ مظاہروں میں تشدد کا عنصر کیوں شامل ہو جاتا ہے۔ چند ماہ ہوئے ہیں ایاز امیر نے سوال اٹھایا میکیاولی زندہ ہو جائے تو کس سیاسی جماعت میں شامل ہو گا؟ ایاز امیر سنتے ہوں تو عرض کروں وہ سیاست دان نہیں اینکر بننا پسند کرے گا کیونکہ وہ شعبہ ہے جہاں ساری رات خندق میں ریت بھرنے کے باوجود وقت صبح شہر کا نوحہ بھی سب سے اونچی آواز میں پڑھنے کے جملہ حقوق آپ کے نام محفوظ رہتے ہیں۔ جس ملک کے ٹاک شوز میں مرغوں کی لڑائی اور کالموں میں سلطان راہی کے ڈائیلاگ ہوتے ہوں اس ملک کے شہریوں سے اعتدال کی توقع کیا بذات خود ایک انتہا پسندانہ خودفریبی نہیں؟ اس گستاخانہ جملہ معترضہ کے بعد آیئے اب اس سوال کی طرف کہ مظاہرے پرتشدد کیوں ہو جاتے ہیں؟ اس ضمن میں چند باتیں سمجھنے کی ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ لوگ جب سڑک پر نکلتے ہیں تو معاملہ بے شک مذہبی نوعیت ہی کا کیوں نہ ہو مظاہرین اپنا معاشرتی پس منظر ہمراہ لے کر آتے ہیں۔ محرومیاں، جہالت، غربت حکمرانوں کی بے نیازیاں اور ہوش ربا کرپشن، یہ سارے عوامل لوگوں سے ہیں غلطی ہوئی اور اسے بالعموم ایک مذہبی تحریک کے طور پر لیا گیا حالانکہ یہ ایک معاشی تحریک بھی تھی۔ کبھی آپ نے غور فرمایا یہ سوات کی تحصیل مٹہ سے کیوں اٹھی؟ مٹہ جاگیرداروں کا مرکز

Marfat.com

ہے اور طالبان نے لوگوں کی معیشت کو مخاطب کیا۔ بڑے بڑے جاگیرداروں کی زمینیں جب ایکڑوں کی صورت غریبوں میں بانٹ دی گئی تو پورے ملک کی اشرافیہ کو خوف لاحق ہو گیا کہ یہ بات سوات سے نکلی تو ملک میں زمینی خدائی کے تصورات تبدیل ہو جائیں گے۔ اس کے بعد جو ہوا وہ تاریخ ہے۔ حکمرانوں نے لوگوں کو دال روٹی کے ایسے چکر میں ڈال رکھا ہے کہ وہ مظاہرہ کرنے یا سڑک پر آنے کے قابل نہیں رہے۔ ایسا کرتے وقت انہیں ٹھنڈے چولہے یاد آ جاتے ہیں۔ اس معاشی بے بسی کے دور میں جب کبھی لوگ باہر نکل آئیں تو وہ ساری محرومیاں ساتھ لے کر نکلتے ہیں اور سارے حساب چکا دینا چاہتے ہیں۔۔۔ آسودگی اور محرومی کی حد اعتدال ایک جیسی نہیں ہو سکتی۔

اہل دانش سوال اٹھاتے ہیں مظاہرین ایک فوکسڈ احتجاج کیوں نہ کر سکے؟ اس کا جواب بھی نہایت سادہ فوکسڈ اور ٹارگٹ اور رینفڈ احتجاج انہیں کرنا تھا جن کے پاس زمام اقتدار بھی جن کے پاس امریکہ سے بات کرنے کے مواقع تھے یا کم از کم جن کے پاس ایک سیاسی عصبیت کی قیادت تھی۔ لیکن وہ لوگ اس عرصے میں خاموش رہے۔ بھارت میں گوگل اور یوٹیوب پر پابندی لگا دی گئی لیکن ہماری حکومت ایسا نہ کر سکی یہاں تک کہ چیف جسٹس کو حکم دینا پڑا کہ اسے بند کیا جائے حکومت بھرپور طریقے سے اس کی مذمت بھی نہ کر پائی۔ یہاں تک کہ جب یوم عشق رسول ﷺ منانے کی بات ہوئی تو کابینہ میں بیٹھے سیکولر بے حیاؤں نے اس کی مخالفت کر دی او آئی سی بھی خاموش رہی اور سعودی عرب اور ایران نے بھی چپ کا روزہ رکھ لیا اس عالم میں جب لوگ نکلے تو غم و غصہ تھا اور کوئی قیادت نہ تھی جو رہنمائی کرتی۔ حکومت نے امریکی ناظم الامور کو اس وقت بلا کر احتجاج کیا جب اسلام آباد دھواں دھواں ہو چکا تھا۔ کیا یہ کام پہلے نہیں ہو سکتا تھا۔ پہلے لوگوں کے جذبات کو آگ لگاتے ہیں۔ بے حسی کی چادر اوڑھ لیتے ہیں۔ ان کی نفسیات بپا کر دیتے ہیں اور جب شہر میں آگ لگ جاتی ہے تو انہیں اپنی ذمہ داری یاد آتی ہے۔ جب حکمران ہی لاتوں کے بھوت بن جائیں تو نیم خواندہ سماج سے کیا گلہ؟ یہ بات مشاہدے کی ہے کہ جب بھی کبھی اس ملک میں کوئی مذہبی مسلہ درپیش ہوتا ہے۔ سیاسی

Marfat.com

قیادت چھپ جاتی ہے۔ ان کے اپنے مفادات کی بات ہو تو رانا ثناء اللہ اور راجہ ریاض سارا دن قوم کے اعصاب پر مسلط رہتے ہیں لیکن اس اہم ترین مسئلے پر سیاسی قیادت کہاں تھی؟ جب جوانوں کے دل رو رہے ہوں اور سیاسی قیادت اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی بجائے گھروں میں چھپ جائے تو ایک خلاء پیدا ہوتا ہے۔ اس خلاء میں جب مناسب رہنمائی نہ ملے تو جوان گاہے عسکریت کی طرف راغب ہو جاتے ہیں یا سڑکوں پر غم و غصہ نکالتے ہیں۔ اب اس میں قصور کس کا ہے؟

اب کتنے ہی روز سیکولر احباب اور دانشور حضرات رونی صورت بنا کر کہتے رہیں گے تشدد نہیں ہونا چاہیے تھا لیکن اس کی محرکات پر سنجیدگی سے کوئی غور نہیں کرے گا۔ بعض دانشور رمشاء کیس پر بہت بولے، لیکن توہین رسالت ﷺ کے معاملے پر انہیں پراسرار خاموشی لاحق ہو گئی۔ عاصمہ جہانگیر فرازانہ باری وغیرہ کھل کر اس فلم کی مذمت کیوں نہ کر سکیں۔ کشور ناہید کا کالم اس روز چھپا جس روز قوم یوم عشق رسول ﷺ منا رہی تھی۔ موصوفہ اس کالم میں بھی رمشاء کو لے کر بیٹھ گئیں۔ اور لکھا کہ ایک بھارتی نے رمشاء کے بارے میں سوال کیا تو طاہرہ عبد اللہ پھٹ پڑیں۔ سوال یہ ہے کہ کیوں پھٹ پڑیں؟ رمشاء کی تو ضمانت ہو گئی۔ ماحول بدل گیا۔ یہاں تک کہ لال مسجد والوں نے بھی کہہ دیا کہ توہین رسالت کی بنیادی قانون میں نہیں البتہ پروسیجر میں تبدیلی کی جاسکتی ہے تاکہ کسی بے گناہ کو سزا نہ ہو۔ طاہرہ عبد اللہ کاش اس روز توہین رسالت ﷺ پر پھٹ پڑتیں۔ حقوق انسانی کی علمبرداران خواتین میں سے کوئی کیوں نہ بول سکا۔ کیا یہ شرمناک انتہا پسندی یا پیٹ پسندی نہیں ہے؟ ایسے رویوں سے اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ لوگوں میں یہ غم و غصہ بھی تھا کہ میڈیا نے رمشاء کیس میں بد دیانتی کی ہے۔ سیلاب زدہ ایک معصوم بچی کی فوٹو یہ کہہ کر دکھائی جاتی رہی کہ یہ رمشاء ہے۔ بعد میں رمشاء کی اصل تصویر سامنے آئی تو پول کھل گیا۔

سوشل میڈیا پر ایک شور مچ گیا مگر آزاد میڈیا میں کسی کو توفیق نہ ہوئی کہ اس پر معذرت ہی کر لے۔ رمشاء بے گناہ ہے تو اسے ہرگز سزا نہیں ہونی چاہیے مگر ایسا

Marfat.com

جھوٹ؟ کہاں گیا وہ ڈاؤن سنڈروم کا شکار ہے مگر سی این این کو اس کا انٹرویو تو اور ہی کہانی سنا رہا تھا۔ یہ وہ سارے عوامل ہوتے ہیں جو لوگوں کو مشتعل کرتے ہیں۔ اوپر ہمارے ٹاک شوز نے ہمارے سماج کی بنیادیں اکھاڑ دی ہیں۔ مہمانوں کو مرغوں کی طرح لڑایا جاتا ہے اور جس کے پروگرام مین لڑائی ہو جائے وہ اینکر ایسے دیکھتا ہے جیسے ابھی دنیا فتح کر کے لوٹا ہو۔ مکالے کا کلچر ان ٹاک شوز نے تباہ کر دیا ہے۔ ایسے ہی ایک اعتدال پسند معاشرہ کیسے تشکیل پا سکتا ہے۔ ابھی دیکھ لیجیے گا اعتدال پسندی کی ضرورت پر ٹاک شو کرتے ہوئے بھی ہماری کوشش ہو گی کہ مہمان لڑ پڑیں اور ریٹنگ بڑھ جائے تو جناب جو کام اینکر حضرات اپنے سٹوڈیو میں کرتے یا کرواتے ہیں وہی کام عوام نے سڑکوں پر کر دیا۔ آپ ریٹنگ کیلئے سٹوڈیو میں ڈگڈگی بجاتے ہیں اور اخلاقیات کو پامال کرتے ہیں عوام بھی وہی کرتے ہیں وہ اپنے جلسوں کی ریٹنگ کے لئے توڑ پھوڑ کرتے ہیں تاکہ بریکنگ نیوز بنے۔ آپ دیکھ لیجیے کتنے جلسے پرامن تھے مگر ان کی نیوز نہ بن سکی۔ آپ سٹوڈیو کا ماحول ٹھیک کیجئے اور سنجیدگی اختیار کیجیے عام کی بھی آہستہ آہستہ تربیت ہو جائے گی۔ اور اگر آپ یہ نہیں کر سکتے تو پھر چپ کر کے اپنی ڈگڈگی بجایئے اور تماشا لگایئے سماج سے اعتدال پسندانہ رویے کی توقع آپ کو زیب نہیں دیتی۔

(روزنامہ نئی بات 23 ستمبر 2012)

Marfat.com

رخت سفر باندھ لیا گیا؟

پروفیسر نعیم مسعود

اس زندگانی کا سفر ہو یا سفر آخرت دونوں صورتوں میں رخت سفر باندھنا ضروری ہے۔ جتنا بڑا منصب ہوتا ہی بڑا امتحان ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے صلاحیتوں کو بروئے کار لانا پڑتا ہے۔ اس کا قطعی یہ مطلب نہیں کہ رخت سفر باندھنے کا اہتمام صرف خواص ہی پر واجب ہے یہ عوام کو باندھنا ہوتا ہے۔ متوازن معاشرے اور خوشحال ریاست کے بنیادی اکائی افراد ہوتے ہیں۔ صرف خواص یا صرف عوام نہیں۔ اس دور کے چیلنجوں میں بحیثیت امت مسلمہ اور بحیثیت پاکستانی اس دنیا اور اس گلوبل ولیج میں ہمیں مشکل سفر کا سامنا ہے۔ لہذا ہمیں رخت سفر باندھنے اور زادراہ کے حوالے سے از سر نو اپنا جائزہ لینا ہوگا۔۔۔ جائزہ!!!

قارئین کرام انبیا کرام معصوم تھے۔ غلطیوں سے مبرا گناہوں سے پاک حرص و ہوس انکے دامن میں تھا ہی نہیں۔ یہ بات ایک لاک چوبیس ہزار پیغمبروں کیلئے ہے کہ وہ معصوم، مکرم، محترم، مقدس اور اعلیٰ وارفع تھے۔ وہ دنیا میں دنیاداروں کی طرح رہتے یعنی بات ہوتی تو اولاد سے کم اور رب کعبہ سے محبت زیادہ رکھتے۔ افراد سے دوستی بھی رکھتے لیکن اخلاقیات اور دینداری میں دوستیوں کو حائل نہ ہونے دیتے۔ جنگ وجدل میں بھی اصولوں کی پاسداری پر یقین رکھتے اور غصے کو غالب نہیں آنے دیتے تھے۔ الہامی کتابوں میں بھی اصولوں کو رخت سفر بنانے کی باتیں ہیں اور اخلاقی شاہراہ پر چلنا فرض اور واجب قرار دیا گیا۔

انبیاء کرام کی سنت ہے کہ امن ہو کہ جنگ ایک مخصوص رخت سفر باندھنا ہی پڑتا

Marfat.com

ہے جس میں اخلاص اور دیانتدار کے ساز و سامان کیساتھ ساتھ فی زمانہ بنیادی ضرورتوں ، سہولیات ، ٹیکنالوجی اور سائنس اور فہم و فراست سے بھی خالی نہیں ہونا چاہیے۔ ہم بحیثیت مسلمان حضرت آدمؑ ، حضرت نوحؑ ، حضرت ابرہیمؑ ، حضرت اسماعیلؑ ، حضرت یعقوبؑ ، حضرت یوسفؑ ، حضرت داوٗدؑ ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سبھی پیغمبروں کی حرمت اور تقدس کے پاسبان ہیں۔ انبیاء کے فرائض تعلیمات اور امتحانات کا دریچہ حضرت آدمؑ سے کھلا اور اکملیت و عملیت کی تکمیل محمد مصطفیٰ ﷺ پر ہوتی ہے۔ یوں احمد مجتبیٰ ﷺ نبی آخرالزماں قرار پائے۔

یہاں آکر دین ہی نہیں دنیا بھی مکمل ہوئی۔ یعنی تاریخ کے سب سے عظیم اور آخری معظم معجزہ قرآن حکیم اور سنت نبوی ﷺ نے معاشرتی قانونی ، معاشی ، داخلی ، خارجی ، سیاسی ، حکومتی ، عمرانی ، انسانی اصولوں کو قلمبند کرنے کے ساتھ ساتھ عملی جامہ پہنانے کیلئے Contents اور سلیبس بھی مہیا کر دیے۔ ہم مصطفوی ﷺ ہیں تو اسکے مطلب و معانی یہ ہیں کہ ہمارا سبھی الہامی کتب اور سبھی انبیا کے ساتھ مذہبی ، دینی ، اسلامی اور قانونی رشتہ ہے۔ یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ کیونکہ مصطفیٰ ﷺ اکمل تھے۔ ان کی دعوت اکمل تھی اور ان کی امت بھی اکمل ہے۔

بازو ترا توحید کی قوت سے قوی ہے
اسلام ترا دیس ہے تو مصطفوی ہے

جب مصطفوی ہے تو پھر:

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لیکر تا بخاک کاشغر

ایک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ:

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں
تو ہندوستاں کا ہر پیر و جواں بیتاب ہو جائے

گویا رخت سفر باندھنا اس لئے ضروری ہے کہ:

Marfat.com

ترے آزاد بندوں کی نہ یہ دنیا نہ وہ دنیا
یہاں مرنے کی پابندی وہاں جینے کی پابندی

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ رخت سفر ہے کیا اور اسے باندھنا کیسے ہے؟ اس کا جواب ہر ایک کے پاس ہے۔ سر ہر ایک نے کرنا ہے۔ منزل تک پہنچنے کا ہر کوئی خواہاں ہے۔ ایک بات ذہن نشین رہے کہ ہر سفر کی اپنی نوعیت اور اپنی ضروریات ہوتی ہیں اور کبھی سلسلہ چل نکلتا ہے جس میں واسطہ سفر در سفر کی صورت سے جا پڑتا ہے۔ سرابوں، سمندروں، نشیب وفراز، صحراؤں، پہاڑوں، آندھیوں اور طوفانوں سے ہم کلام ہونا پڑ جاتا ہے۔ سفال کو کبھی مینا و جام پر فوقیت دینی پڑتی ہے اور کبھی مینا و جام کو سفال تصور کرنا پڑتا ہے۔ گویا سفر کی ساعتیں بھی مسافر کا امتحان لیتی ہیں اس لئے رخت سفر میں استقامت اور صبر کے بعد فہم وفراست سب سے زیادہ اہم ہیں۔

امت مسلمہ کا فرض ہے کہ جدید علم کے زیور تعلیم سے اپنے آپ کو آراستہ کرے۔ ہاں امت مسلمہ اپنی جوہری توانائی کے حصول کیلئے دیانتداری سے سفر جاری رکھے۔ صحت اور تعلیم جو کبھی مسلمانوں کے فراست کے بحر بیکراں سے جام بھرتے تھے وہ آج غیروں بے ایمانوں حرص و ہوس کے پجاریوں اور مشرکوں و کافروں کے آنگن میں جا بسے ہیں۔ ہمیں صرف احتجاجوں سے دل نہیں بہلانا ہمیں عشق رسول ﷺ کے بل بوتے پر محسن انسانیت کے بتائے ہوئے اصولوں اور ضابطوں پر چل کر جا گنا، سونا اور تمام تر علوم سے اپنے دل کو منور کرنا ہے۔ یہ باطل کی فرسٹریشن (اضطراب) اور شکست ہے کہ کبھی وہ قرآن حکیم کی بے حرمتی کرتا ہے اور کبھی رحمت للعالمین ﷺ کی توہین کی کوشش کرتا ہے۔ لفظ کوشش یاد رکھئے کافر اور پاگل محض کوشش کرتا ہے ورنہ ایک بجھا ہوا چراغ سورج کے سامنے کیا ہے؟ ایک گندگی کا ذرہ پاکیزگی کے آسمان کو بھلا چھو بھی کیسے سکتا ہے؟ یہ سب ناکام لوگوں کی ناکامی اور پاگل پن ہے کہ وہ کبھی قرآن اور کبھی صاحب قرآن کی بغیر دلیل ئے اور اپنی کم فہمی اور بدنصیبی کے ساتھ مخالفت کی ٹھان لیتے ہیں۔ ان پاگلوں کو پھر کچھ بدبخت، فرعون، نمرود، ابرہہ، ابولہب و ابوجہل اور مختلف شیاطین میسر

Marfat.com

آ جاتے ہیں جو ٹکڑا ڈال دیتے ہیں اور پھر یہ بھونکتے رہتے ہیں۔ جائیں یہ ہارٹ کی کتاب دنیا کی عظیم آدمی تو پڑھیں۔

اہل اسلام اور اہل وطن سے یہ درخواست ہے کہ جہالت کا جواب ذہانت سے عمل کے مقابلہ پر مثبت ردعمل جھوٹ کے مقابلہ پر سچ اور شہادت کم علمی کے مدمقابل علم اور سائنس اور ٹیکنالوجی کے مقابلہ سائنس و ٹیکنالوجی کو سامنے لایا جائے۔ جس طرح ہمارے نبی ﷺ کا کوئی ثانی نہیں اسی طرح آپ ﷺ کی امت کا بھی کوئی ثانی نہیں ہونا چاہیے۔

آج انہوں نے میرے نبی ﷺ پر فلم بنانے کی کوشش کی جس کا مقصد ان کی عظمت پر سوالیہ نشان بنانا تھا۔ کل انہوں نے شاہ دو جہاں ﷺ کے خاکے بنائے اور قرآن جانے کی کوشش کی تھی لیکن دیکھا، یہ سب تدبیریں الٹی پڑیں گی۔ کل قرآن جلا تو جب قرآن سے نا آشنا افراد نے اسے پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کی تو وہ دیکھتے دیکھتے کہ کیا چیز ہے۔ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے اور یورپ میں ریکارڈ لوگ ٹیری جونز کے اس رد عمل میں مسلمان ہوئے۔ ایسا ہی اب ہوگا مغرب ہی سے بلکہ پورے عالم سے کچھ لوگ فلم کے خلاف احتجاج کرنے کی پاداش ہی میں نبی اکرم ﷺ کے اسوہ حسنہ کو سمجھنے کی کوشش کرینگے۔ یعنی کچھ آشنا مطالعہ محمد ﷺ کریں گے اور وہ امت محمد ﷺ میں آ جائینگے۔ دیکھئے گا ایسی خبریں چند روز تک آنی شروع ہو جائیں گی۔۔۔۔ انشاءاللہ!

بات چلی ہے رخت سفر باندھنے کی اہمیت سے۔ سچ تو یہ ہے کہ میرے آقا ﷺ کے خلاف فلم بننے کا تناظر میں:

1۔ او آئی سی کو تساہل کے بغیر اجلاس بلا کر احتجاج ریکارڈ کرانا چاہیے تھا۔

2۔ تمام مسلمان سفیروں کو احتجاجاً کچھ دن برطانیہ، امریکہ، فرانس، آسٹریلیا، ڈنمارک، جرمنی اور ناروے وغیرہ میں کام چھوڑ دینا چاہیے تھا اور ان ممالک کے سربراہان کو خطوط لکھنے چاہیں تھے۔

3۔ اسلام کے قلعہ اور نظریات ریاست پاکستان کے صدر اور وزیر اعظم کو فی الفور

Marfat.com

اقوام متحدہ کے سربراہ اور متذکرہ ممالک کو فون اور احتجاجی خطوط لکھنے چاہیں تھے۔

4۔ تمام اسلامی ممالک کو یوٹیوب سمیت دیگر شرانگیز سائٹس پر فی الفور پابندی لگا دینی چاہیے تھی۔

5۔ حکمرانوں کو جلد بیدار ہونا چاہیے تھا۔

6۔ بہر حال احتجاج ضروری تھا اس میں تشدد کی آمیزش حکمرانوں کی نااہلی کے سبب آئی۔

7۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ آئندہ امت دلیل، سائنس، ٹیکنالوجی اور سنت نبوی ﷺ میں اپنے آپ کو بے مثال کرلے۔

8۔ مسٹر میں مجاہد کا دیپ جلنا اور ملا کے قلب میں سائنس و ٹیکنالوجی و جدید علوم کی دھڑکن بھی ضرورت ہے۔ ضروری!!! یہی رخت سفر ہے! باندھ لیا کیا؟؟؟

روزنامہ نوائے وقت 23 ستمبر 2012

Marfat.com

ہولوکاسٹ کی سزا ہے' توہین رسالت ﷺ جرم کیوں نہیں

اسد اللہ غالب............

وزیر اعظم پاکستان نے عشق رسول ﷺ کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے بجا طور پر سوال اٹھایا ہے کہ دنیا میں ہولوکاسٹ سے انکار کو جرم قرار دیا گیا تو پیغمبر اسلام ﷺ کی توہین پر سزا کیوں نہیں دی جاتی۔ دنیا میں دہشت گردی کو بھی جرم سمجھا جاتا ہے۔ نائن الیون کے حادثے کا ذمہ دار اسامہ بن لادن کو ٹھہرایا گیا۔ کیسے کوئی نہیں جانتا مگر امریکہ اور نیٹو افواج نے صرف اسامہ سے بدلہ نہیں لیا بلکہ افغانستان اور عراق کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ لوگ ہلاکو خان اور چنگیز خان کی بہیمیت کو بھول گئے اور عراق اور افغانستان میں جو ہولوکاسٹ برپا کیا گیا وہ آنے والی تاریخ کے لئے مثال بن گیا نئی نسل کو ہٹلر کے ہولوکاسٹ کے بارے میں زیادہ پتہ نہیں مگر بغداد بصرہ اور کابل وقندھار کا جس طرح فلوجہ بنایا گیا اس کی ایک ایک تلخی سی این این کی اسکرین پر نمایاں کی گئی۔ امریکہ کہتا ہے کہ وہ اپنے ہر فرد کو نشانہ بنانے کا بدلہ لے گا، ضرور بدلہ لے، مگر براہ راست اپنے مجرم سے یہ کیسے ہوگا کہ پوری افغان اور عراقی قوم امریکہ کی مجرم ٹھہرادی گئی۔ یوم عشق رسول ﷺ پر امریکہ نے ڈالروں کی بارش کی ہے اور عالمی میڈیا پر ایسے اشتہارات چلائے ہیں جن میں کہا گیا کہ ایک تو فلم کی ذمے داری امریکی حکومت کی نہیں دوسرے بیرونی ممالک میں امریکیوں کی حفاظت کی ذمے داری متعلقہ ملک پر عائد ہوتی ہے۔ تو جناب اگر ایک امریکی شہری کی گستاخی اور امریکی حکومت اور قوم کا تعلق نہیں تو ایک شخص اسامہ بن لادن کے جرم کا بوجھ افغان، عراقی اور پاکستانی قوم کی گردن پر کیسے ڈال دیا

Marfat.com

گیا۔ اور یہ تو بتادیا جائے کہ آپ کا مطلوبہ شخص اگر فاٹا کے کسی گھر میں پناہ گزین ہے تو اس گھر میں غیر متعلقہ اور بے گنا افراد کا ڈرون مزائلوں سے قیمہ کیوں بنایا جاتا ہے۔ کس قانون کے تحت کس اصول کے تحت اور سلالہ چیک پوسٹ پر جو پاکستانی فوجی تھے وہ آپ کے اتحادی تھے ان کو رات گئے نیند میں کیوں شہید کیا گیا اور یہ بھی بتادیا جائے کہ اگر آپ کے ملکوں کے اقتدار عالی کا احترام لازمی ہے تو پاکستان کے اقتدار اعلی کو ہر ڈرون حملے اور ایبٹ آباد میں آپریشن کر کے کیوں تاراج کیا گیا۔ اب آپ کہتے ہیں کہ حقانی گروپ کو یا تو پاکستانی فوج نشانہ بنائے ورنہ آپ خود کاروائی کریں گے۔ تو گستاخ رسول ﷺ کو سزا دینے کی ذمے داری کس پر ہے۔ آپ اپنے ذمے بھی نہیں لیتے نہ مسلمانوں کو احتجاج کا حق دیتے ہیں۔ اس احتجاج میں آپ کا کیا جاتا ہے ایک سفیر ہی تو مرا ہے مگر ہمارے سینکڑوں شہری شہید ہو گئے ہیں ہماری کھربوں کی املاک کو نقصان پہنچا ہے۔ ہمارے نبی ﷺ کی حرمت کی خاطر یہ نقصان کوئی معنی نہیں رکھتا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ پرامن احتجاج ہونا چاہئے صحیح کہتے ہوں گے نیک نیتی سے کہتے ہوں گے مگر نبی ﷺ کے پروانے خود فدا ہونے کو تیار ہیں تو کسی کو کیا اعتراض اس پر لیکچر بازی کی کیا تک 65 میں بھارت نے پاکستان کو ننگی جارحیت کا نشانہ بنایا تو صفدر میر نے کہا تھا کہ میں پھر جلایا جاؤں میں پھر شہید ہوں میں پھر جلایا جاؤں میں پھر شہید ہوں اور اب تو ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے نبی ﷺ کے خلاف جارحیت کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ خدا کی قسم جس فلم کو بچگانہ کہا جارہا ہے اس کے ایک منظر کو دیکھنے پر میری آنکھوں کی بینائی چلی جائے۔ اس کا ایک ڈائیلاگ سننے پہر میں قوت سماعت سے محروم ہو جاؤں تو اپنے حضور ﷺ کی خاطر یہ بہت چھوٹی قربانی ہے۔ ان کی حرمت کے لئے میری جان ایک بار نہیں لاکھوں بار حاضر ہے میں بتا نہیں سکتا کہ ملعون فرانسیسی کارٹونسٹ کے ایک خاکے نے مجھے کس قدر خوفناک آتش فشاں میں تبدیل کر دیا ہے۔ کسی غیرت مند مسلمان نے چند لمحو کے اندر اسی فرانسیسی میگزین کی ویب سائٹ پوری دنیا کے لئے بند کر دی۔ یہ ہوتا ہے بدلہ یوٹیوب والے کہتے ہیں کہ وہ آزادی اظہار کے حق کو ترک نہیں کر سکتے تو وہ کیوں نہیں جانتے کہ

Marfat.com

پیغمبر اسلام ﷺ کی شان میں گستاخی کو دنیا کے ڈیڑھ ارب مسلمان برداشت نہیں کر سکتے ہم جانتے کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی شان میں گستاخی کو دنیا کے ڈیڑھ ارب مسلمان برداشت نہیں کر سکتے، ہم جانتے ہیں کہ امریکہ اور اس کے حواریوں کے لئے مسلمانوں کو برداشت کرنا ممکن نہیں پہلی بار ایسا نہیں ہوا صلیبی جنگیں لڑنیوالے پہلی مرتبہ اس جنون میں مبتلا نہیں ہوئے یہ تو تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے اور محمد ﷺ کے متوالے پھر ثابت کر دیں گے کہ انہیں جبر سے طاقت سے میزائلوں سے زیر نہیں کیا جا سکتا۔ صلاح الدین ایوبی ہماری قیادت کے لئے آج بھی موجود ہیں ہمارا بچہ بچہ صلاح الدین ایوبی کی سی قوت بازو کا مالک ہے۔ اول تو یہ ٹیکنالوجی کی جنگ ہے فرانسیسی میگزین کو جواب مل چکا ہے یوٹیوب اس کے حشر سے سبق سیکھے۔ مسلمانوں کے جذبات کو سمجھنے کی کوشش کرے ایک فرد کی آزادی کو ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے حقوق پر مقدم نہ جانے، فرانسیسی میگزین کی ویب سائٹ کے ساتھ جو کچھ کیا گیا انڈین سائبر آرمی آئے روز پاکستان کی ویب سائٹوں سے یہ سلوک کرتی ہے۔ ہماری ویب سائٹوں پر ترنگا لہرا دیا جاتا ہے اور مندروں کے کنگرے نمایاں کر دیے جاتے ہیں، میری اپنی ویب سائٹ چھ مرتبہ ان کی بھینٹ چڑھ چکی ہے جو کام انڈین سائبر آرمی کے لئے جائز ہے تو مسلمان اس سے ناواقف نہیں ہیں اس کا حملہ معمولی بات ہے اول تو یوٹیوب کا مقاطعہ کر دیا جائے تو یہ مسلم علاقوں سے از خود بوریا بستر لپیٹ لے گی۔ اصل میں ہمیں حکومت پر انحصار کرنے کی بجائے اپنے زور بازو سے کام لینا چاہیے یوٹیوب کا بائیکاٹ کر دیا جائے اور اسے کھولا ہی نہ جائے تو یہ بھی اس ویب سائٹ کے مالکان کے لئے بہت بڑی سزا ہے۔ ویسے صرف حکومت کے بلاک کرنے سے یوٹیوب بند نہیں ہوگی بلکہ تمام انٹرنیٹ فراہم کرنے والے اداروں اور موبائل فون کمپنیوں کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ اس ویب سائٹ کو بلاک کر دیں۔ اکیلئے حکومت کے پاس ایسا فلٹر نہیں کہ وہ سارے انٹرنیٹ اداروں پر لاگو ہو جائے اگر کسی کی موبائل فون کمپنی یہ غلیظ سروس بند نہیں کرتی تو احتجاج کا طریقہ یہ ہے کہ آپ اس کا کنکشن واپس کر دیں اور کوئی دوسرا کنکشن لے لیں۔ پاکستان میں جمعہ اور روز

Marfat.com

احتجاج میں کئی لوگوں نے جانیں نچھاور کیں اس پر حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ کہ وہ قیام امن میں ناکام ہوگئی ہے پتہ نہیں کونسی حکومت ناکام ہوئی جس حکومت کے وزیر داخلہ کو یوم عشق رسول ﷺ سے ایک روز پہلے ملک کی اعلیٰ ترین عدالت فارغ خطی دے دے اور اس کے بارے میں ٹی وی پر ٹکر چل جائیں کہ وہ صادق اور امین نہیں رہے۔ یعنی آئین کی رو سے ہمیشہ کے لئے نااہل اس بے یقینی کی حالت میں وزیر داخلہ ملک میں کیا خاک امن قائم کر سکتے تھے۔ بہتر ہوتا احتجاج کے دن امریکہ یا نیٹو کے کسی ملک سے وزیر داخلہ امپورٹ کر لیا جاتا یا احتجاج کرنے والوں سے نبٹنے کے لئے ڈرون طیاروں کی مدد لی جاتی پھر تو قیام امن کو سو فیصد یقینی بنایا جا سکتا تھا۔ اور ایک ضروری بات میری ناقص معلومات کے مطابق صادق اور امین صرف حضور ﷺ کی ذات بابرکات ہے پتہ نہیں آئین میں یہ الفاظ کس ترنگ میں ڈال دیئے گئے۔

(روزنامہ ایکسپریس 23 ستمبر 2012)

Marfat.com

24 سال بعد؟

..........طاہر سرور میر

یہ 1988 کی بات ہے۔ میں ایک قومی اخبار کے فیچر سیکشن میں بطور فیچر رائٹر کام کر رہا تھا جہاں میرے انچارج زبیر رانا مرحوم ہوا کرتے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب زبیر رانا بھر پور جوان اور صحت مند تھے اور وہ ایک متحرک صحافی تھے۔ فیچر سیکشن میں میرے علاوہ آج کے معروف صحافی اور اینکر پرسن حامد میر، احسن اختر ناز جوان دنوں جامعہ پنجاب شعبہ ابلاغیات کے چیئر مین ہیں، عابد تہامی، آصف علی پوتا اور ظفر اقبال نگینہ بازی لے جانے والی جرنلزم میں مصروف تھے۔ متذکرہ اخبار کے میگزین ایڈیٹر جناب ضیاء شاہد صاحب تھے اور ہم سب ان کی زیر نگرانی صحافت سے وابستہ اپنے فرائض ادا کرنے میں مصروف تھے۔ ایک دن میرے ساتھی ظفر اقبال نگینہ نے مجھے ایک دعوت نامہ دیا جوان کی کتاب کی رونمائی سے متعلق تھا۔ سب سے پہلے میری نظر کتاب کے عنوان پر پڑی جس کا عنوان غازی علم دین شہید تھا۔ نگینہ صاحب نے بتایا کہ تقریب کے صدر آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سکندر حیات ہوں گے جبکہ مولانا کوثر نیازی احمد ندیم قاسمی، امجد اسلام امجد اور ضیاء شاہد سمیت دیگر اہم شخصیات مقررین میں شامل ہیں۔ اگلے دن لاہور کے چڑیا گھر کے بالمقابل ہوٹل میں سجائی گئی تقریب میں پہنچا تو مجھے محفل کے تیور کچھ چڑھے ہوئے دکھائی دیے۔ میری چھٹی حس مجھے کہہ رہی تھی کہ کچھ ہونے والا ہے؟

تقریب کا آغاز تو کتاب کے مندرجات سے ہوا، شرکاء نے اس کے مختلف ابواب پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور غازی علم دین شہید کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی پر مبنی ایک پلید کتاب کے پرنٹر اور پبلشر راج پال کو قتل کرنے کے واقعہ

Marfat.com

کو اپنا موضوع بنائے رکھا۔ متذکرہ کتاب میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ مسلمانوں نے غازی علم دین شہید کے مقدمہ کی پیروی کرنے کیلئے قائداعظم محمد علی جناح کو وکیل کیا تھا۔ قائد اعظم نے قبل غازی علم دین کے وکیل اس وقت کے نامور بیرسٹر فرخ حسین ایڈووکیٹ تھے جنہوں نے کنجاہ سے تعلق رکھنے ولاے ایک اور غازی اللہ دتہ شہید کا مقدمہ بھی لڑا تھا۔ خطبہ میں بیان کیا گیا تھا کہ انگریز دور میں غازی علم دین کے علاوہ 12 دیگر افراد نے بھی توہین رسالت ﷺ کے جرم کا ارتکاب کرنے والے شاتمین کو جہنم واصل کیا تھا۔ جب سب تقریریں ہوگئیں تو ڈائس پر مولانا کوثر نیازی کو دعوت دی گئی۔ مولانا نے اپنی تقریر کا آغاز تو متذکرہ کتاب کے مندرجات اور مصنف کی کاوش کو سراہنے کے ساتھ ساتھ غازی علم دین شہید کی عظمت کو موضوع سخن بنایا۔

تقریر کے اگلے حصہ میں مولانا نے پاکستان اور مسلم امہ کی غیرت کو لکارتے ہوئے بیان فرمایا کہ راج پال کو تو غازی علم دین شہید نے جہنم واصل کردیا تھا۔ آج کے راج پال کو جہنم رخصت کون کرے گا؟ یہ پاکستان میں ہونے والی پہلی تقریب تھی جس میں بیان کیا گیا تھا کہ سلمان رشدی نامی ملعون نے ایک ایسی نجس کتاب لکھی ہے جس میں رسول ﷺ کی حیات مقدسہ کو مسخ کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور کہا جارہا ہے کہ وہ شخص توہین رسالت ﷺ کا مرتکب ہوا ہے۔ مولانا کوثر نیازی کی تقریر سن کر آج سے 24 سال پہلے بھی میرا موقف یہ تھا کہ رحمۃ اللعالمین رسول اللہ ﷺ کی توہین ممکن نہیں ہے۔ یہ کیا بات ہوئی کہ کوئی گھٹیا ذہنی مریض اور لعنتی شخص اس عمل پر قدر ہو جائے کہ رحمۃ العالمین کی توہین کر سکے۔ اگر اس نازیبا حرکت کو اپنی زبان پر لانا مقصود ہو تو اس کی مذمت زیادہ سے زیادہ یوں کردی جائے کہ منہ بھر کر نفرت کے ساتھ پورے زور سے زمین پر تھوک دیا جائے غازی علم دین سے متعلقہ اس کتاب کی رونمائی کی تقریب کی خبر اگلے روز اخبارات میں جلی حروف میں شائع ہوئی۔

چونکہ اس زمانہ میں الیکٹرانک میڈیا اور بریکنگ نیوز کا رواج نہیں تھا اس لئے اس انکشاف کو تحریک بننے میں کچھ دیر لگی۔ چار یا پانچ روز میں تحریک تومند ہو چکی تھی اور

Marfat.com

جناب نوابزادہ نصراللہ خان اس کی سرپرستی بھی فرما رہے تھے۔ نوابزادہ صاحب اور مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں کی سرپرستی میں سلمان رشدی کے خلاف اسلام آباد میں پرتشدد احتجاج ہوا جس میں پانچ افراد موقع پر جاں بحق ہو گئے۔ اگلے روز غریب شہدا کے لواحقین نے تنہا انہیں سپرد خاک کیا اور ناموس رسالت ﷺ کے رہنما ان کی گمنام قبروں پر فاتحہ خوانی کے لئے بھی نہ جا سکے۔

اسلام آباد کے علاوہ پاکستان کے مختلف شہروں م احتجاج کرنے والے افراد نے اپنے ہاں تو جلاؤ گھیراؤ کیا مگر سلمان رشدی جو ہم سے ہزاروں میل دور تھا وہ محفوظ رہا۔ 1989 میں ایرانیوں کے مذہبی اور روحانی پیشوا ایت اللہ خمینی نے فتویٰ دیا کہ سلمان رشدی توہین رسالت ﷺ کا مجرم ہے اسے قتل کرنے والے کو 33 لاکھ امریکی ڈالر انعام دیا جائے گا۔ 23 سال گزر جانے اور 33 لاکھ امریکی ڈالر انعام کے باوجود سلمان رشدی کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکا۔ اس عرصہ میں دنیا میں نائن الیون کی عظیم واردات بھی ہوئی جس کا عالمی اور امریکی پرچہ القاعدہ پر کاٹ کر افغانستان پر حملہ کر دیا گیا۔ دہشت گردی کی اس مشکوک جنگ میں پاکستان کے 35 ہزار سے زائد سویلین اور فوجی شہید ہوئے اور کھربوں ڈالر کا نقصان بھی ہوا۔ امریکہ نائن الیون کی واردات القاعدہ کے کھاتہ میں ڈالتا ہے جس کے ماسٹر مائنڈ اسامہ بن لادن کو بلا خرچار امریکی ہیلی کاپٹروں نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے کیپٹل اور ہمارے عسکری کوہ قاف کی دہلیز پر بے یار و مدد گار شہید کر دیا اور جاتے ہوئے ان کا جسد خاکی بھی اس تابوت میں ساتھ لے گئے جو وہ ریڈی میڈ بنوا کر اپنے ساتھ لائے تھے۔ اگر امریکہ نائن الیون کا الزام القاعدہ پر ڈالتا ہے اور واقعی سرمایہ دارانہ نظام کا وہ مینار مسلمانوں نے تباہ کیا تھا تو پھر القاعدہ سمیت ہر مسلمان کا پہلا فرض یہ تھا کہ وہ امریکی ٹوین ٹاور پر حملہ سے پہلے سلمان رشدی کو جہنم واصل کرتا کیونکہ اس نے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے ایمان اور عشق رسول ﷺ پر حملہ کیا تھا۔ 24 سال بعد نیوز چینلز پر توہین رسالت ﷺ کے دلفگار موضوع پر کچھ ٹاک شوز دیکھے تو میرا ماتھا ٹھنکا۔ میری چھٹی حس نے ایک بار پھر مجھے خبردار کیا۔ میں سوچنے لگا کہ

Marfat.com

آج سے 24 سال پہلے اس منحوس سازش سے 5 غریب مسلمان جاں بحق ہو گئے تھے اگر آج وہ سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا تو خدانخواستہ کتنے مسلمان اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے اور قصور وار ہزاروں میل دور محفوظ بھی رہیں گے اور مسلمانوں کی لاشیں گرتی دیکھ کر محظوظ بھی ہوں گے۔ حکومت کی غیر ذمہ دارانہ اور پھٹی ہوئی چھتری کے تلے منائے جانیوالے یوم عشق رسول ﷺ کے سلسلہ میں خیر سے 31 غریب مسلمان جان بحق ہوئے اور اربوں روپے کی سرکاری اور نجی املاک خاکستر کر دی گئیں۔ اس موقعہ پر 24 سال قبل برپا کی گئی وہی تقریب یاد آ رہی ہے جس میں مولانا کوثر نیازی کی پر جوش تقریر کے اختتام پر پنجابی فلم مولا جٹ کے شہرہ آفاق فلمساز محمد سرور بھٹی سٹیج پر آ گئے تھے۔ محمد سرور بھٹی نے دونوں ہاتھ اٹھا کر حلف دیتے ہوئے اعلان کیا تھا کہ وہ سلمان رشدی کو خود اپنے ہاتھوں سے قتل کریں گے۔ مگر ربع صدی گزر جانے کے باوجود حقیقت میں تو کیا فلمساز نے اپنی کسی فلم میں بھی سلمان رشدی کو ٹھکانے نہیں لگایا۔

(روزنامہ ایکسپریس 23 ستمبر 2012)

Marfat.com

ہنگامے کیوں ہوئے؟

............حامد میر

میڈیا میں بحث جاری ہے کہ 21 ستمبر کو یوم عشق رسول ﷺ پر ہنگامہ آرائی اور لوٹ مار کیوں ہوئی؟ اس بحث میں یہ پہلو نظر انداز کیا جا رہا ہے کہ یوم عشق رسول ﷺ پر ہنگاموں کے اصل مراکز صرف چار شہر تھے جن میں کراچی، لاہور، اسلام آباد اور پشاور شامل تھے۔ پاکستان کے باقی شہروں میں بھی بھرپور احتجاج ہوا لیکن یہ احتجاج پر امن تھا اور زیادہ سے زیادہ سڑکوں پر ٹائر جلائے گئے یا امریکی پرچم نذر آتش کئے گئے۔ میڈیا نے پرامن احتجاج کی بجائے پر تشدد احتجاج پر زیادہ توجہ دی۔ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ میڈیا منفی خبروں کو زیادہ اہمیت دیتا ہے؟ جی نہیں میڈیا کا کام خبر دینا ہے اور خبر کی اہمیت حالات و واقعات کی نوعیت سے واضح ہوتی ہے۔

یوم عشق رسول ﷺ پر پاکستان کا ہر سچا اور غیرت مند مسلمان سڑک پر آ کر اپنے پیارے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے ایک امریکی فلم ساز کی مذمت کرنا چاہتا تھا لیکن ایک دن قبل 20 ستمبر کو اسلام آباد میں پر تشدد مظاہروں نے عوام کی بڑی اکثریت کو خوفزدہ کر دیا کیونکہ اسلام آباد کے مظاہروں میں لوگوں نے کچھ ایسی تنظیموں کے جھنڈے دیکھ لئے جو کچھ عرصہ پہلے تک نیٹو سپلائی کی بحالی کی صورت میں ملک گیر احتجاج کی دھمکیاں دیتی تھیں اور خفیہ اداروں کے پسندیدہ سیاستدانوں کے ساتھ مل کر دفاع پاکستان کے نام پر نیٹو سپلائی روکنے کا اعلان کرتی رہیں۔ پھر ہم نے دیکھا کہ نیٹو سپلائی لائن بحال ہوئی اور دفاع پاکستان کے نام پر لوگوں کے سامنے بلند و بانگ دعوے

Marfat.com

کرنے وال غائب ہو گئے۔ امریکہ میں بننے والی ایک توہین آمیز فلم کے خلاف احتجاج شروع ہوا تو ان تنظیموں نے موقع غنیمت جانا اور ایک دفعہ پھر اپنے جھنڈے اٹھا کر سڑکوں پر آ گئیں۔ 20 ستمبر کو مختلف ٹی وی چینلز پر اسلام آباد میں ہنگامہ آرائی کے مناظر بار بار دکھائے گئے۔ ان مناظر میں ایسی تنظیموں کے جھنڈے واضح طور پر نظر آ رہے تھے جن کا نام خوف و دہشت کی علامت ہے لیکن وہ ہمیشہ سے ہمارے خفیہ اداروں کے ساتھ مل کر دفاع پاکستان کی جنگ لڑنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان کے جھنڈے دیکھ کر عام لوگ ٹی وی چینلز کے دفاتر میں فون کرنے لگے۔ جمعرات کی شام میں نے کئی فون سنے۔ ایک خاتون اسکول ٹیچر نے فون پر کہا کہ وہ اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ یوم عشق رسول ﷺ کے موقع پر احتجاج میں شامل ہونا چاہتی ہیں۔ لیکن 20 ستمبر کے ہنگاموں میں کچھ تنظیموں کے جھنڈے دیکھ کر خوفزدہ ہو گئی ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ 21 ستمبر کو راولپنڈی یا اسلام آباد میں کوئی ایسا جلوس نکلے گا جس میں ہنگامے نہ ہوں؟ میرے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ اکثر پاکستانی 20 استمبر کے ہنگامے دیکھ کر پریشان ہو چکے تھے۔

20 ستمبر کی رات بارہ بجے تک اکثر لوگ پوچھ رہے تھے کہ عمران خان کہاں سے جلوس نکالیں گے؟ نواز شریف کس جلوس کی قیادت کریں گے؟ منور حسن کہاں پر ہوں گے؟ وزیراعظم راجہ پرویز اشرف کنونشن سنٹر میں تقریر کریں گے یا کسی جلوس میں بھی شامل ہوں گے؟ ایک صاحب نے ڈیرہ اسماعیل خان سے فون کیا اور کہا کہ وہ یوم عشق رسول ﷺ کے موقع پر اپنے قائد جناب مولانا فضل الرحمن کی قیادت میں نکلنے والے جلوس میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ وہ مجھ سے تقاضا کر رہے تھے کہ میں انہیں بتاؤں کی مولانا صاحب کہاں سے کتنے بجے جلوس میں شامل ہوں گے اور میں فون کرنے والے کی نیت پر شک کئے جا رہا تھا مجھے یہ گمان ہو رہا تھا کہ شاید یہ شخص مولانا صاحب پر حملے کی نیت رکھتا ہے۔ اس فون کال کے بعد مجھے سمجھ آئی کہ آج کے دور میں کسی دینی یا سیاسی جماعت کے قائد کیلئے اپنے جلسے یا جلوس کا قبل از وقت اعلان کرنا خطرے سے خالی نہیں۔ بہر حال 20 ستمبر کو اسلام آباد میں ہونیوالے ہنگاموں نے حکومت کو یہ جواز مہیا کر دیا کہ

Marfat.com

21 ستمبر کو یوم عشق رسول ﷺ کے موقع پر موبائل فون بند کر دیئے جائیں۔ غور طلب نکتہ یہ ہے کہ 21 ستمبر کو سب سے زیادہ ہنگامے کراچی، لاہور، اسلام آباد، اور پشاور میں ہوئے اور ان شہروں میں موبائل فون بند تھے۔ جن شہروں میں موبائل فون سروس بحال تھی وہاں اکا دُکا ہنگامے ہوئے۔

21 ستمبر کو پاکستان کے چار بڑے شہروں میں ہنگاموں کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ یوم عشق رسول ﷺ کے موقع پر سارا پاکستان جلاؤ گھیراؤ اور لوٹ مار کر رہا تھا۔ ہمیں ان ہنگاموں کی وجوہات کا تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے۔ 21 ستمبر کی شام ساڑھے چار بجے کے قریب میں نے جناح ایونیو اسلام آباد پر کچھ نوجوانوں سے پوچھا کہ وہ گملے کیوں توڑ رہے ہیں؟ ایک نوجوان نے کہا کہ وہ پرامن احتجاج کیلئے پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے جانا چاہتا ہے لیکن پولیس نے آنسو گیس کی شیلنگ کر کے ہمیں وہاں سے بھگا دیا ہے لہذا ہم یہ گملے توڑ کر غصے کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس دوران پندرہ بیس نوجوان ایک کالعدم تنظیم کے جھنڈے اٹھائے بھاگتے ہوئے میری طرح آئے اور مجھے گھیر کر امریکہ کے خلاف نعرے لگانے لگے تھوڑی دیر بعد ایک باریش نوجوان نے پوچھا کہ حامد میر صاحب آپ کا کیمرہ مین کدھر ہے؟

میں نے کہا کہ آج کیمرہ مین کی چھٹی ہے میں تو ذاتی حیثیت میں آپ لوگوں کے ساتھ احتجاج میں شامل ہونے آیا ہوں۔ یہ سن کر نوجوان کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور اس نے ہاتھ ملا کر پارلیمنٹ ہاؤس کا رخ کیا۔ اس واقعے نے مجھے یہ سوچنے پر مجبور کیا کہ اگر میرے ساتھ کیمرہ مین ہوتا تو یہ نوجوان مزید ایکشن دیکھاتا لیکن اب یہ کہیں اور جا کر کیمرہ تلاش کرے گا تاکہ اپنی ایکشن سے بھرپور فلم کی ریکارڈنگ کرا سکے۔

21 ستمبر کو میں سڑکوں پر گھوم پھر کر ہنگاموں کی وجوہات سمجھنے کی کوشش کرتا رہا۔ ہنگاموں کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ بڑی سیاسی و دینی جماعتوں کی قیادت منظر سے غائب رہی۔ قیادت کی عدم موجودگی کے باعث چھوٹے چھوٹے جلوس میں کچھ جرائم پیشہ عناصر نے شامل ہو کر لوٹ مار بھی کی۔ کراچی، لاہور، اسلام آباد اور پشاور میں غصے

Marfat.com

سے بھرے نوجوانوں کی اکثریت امریکی سفارت خانوں کے سامنے احتجاج کرنا چاہتی تھی۔ پولیس نے نوجوانوں کو امریکی سفارتخانوں تک نہیں جانے دیا جس کی وجہ سے ہنگامے پھوٹے۔ اگر سیاسی قیادت موجود ہوتی تو شاید زیادہ ہنگامے نہ ہوتے۔ ہنگاموں کی بڑی وجہ موبائل فون سروس کا بند ہونا تھا۔ کچھ مقامات پر پولیس اور انتظامیہ نے مظاہرین کو کنٹرول کرنے کے لیے مقامی اراکین پارلیمنٹ کی مدد حاصل کی لیکن جہاں جہاں موبائل فون سروس بند تھی وہاں ایک دوسرے سے رابطہ نہ ہونے کے باعث حالات سنبھالنے میں سخت مشکلات کا سامنا تھا۔ یہاں بلوچستان کی مثال دینا بہت ضروری ہے۔ بلوچستان کے حالات عام دنوں میں خراب رہتے ہیں لیکن یوم عشق رسول ﷺ پر بلوچستان میں بڑے بڑے جلوس نکلے تاہم ہنگامے نہیں ہوئے شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ اکثر مقامات پر انتظامیہ پہلے سے محتاط تھی اور معززین علاقہ سے رابطے میں تھی۔ کوئٹہ میں امریکی قونصلیٹ بھی موجود نہیں اس لئے لوگوں کے پاس کوئی ٹارگٹ بھی نہ تھا لہذا بلوچستان میں امن رہا۔

21 ستمبر کے ہنگاموں کے پیچھے صرف حکومت کی نااہلی اور سیاسی قیادت کی ناپختگی نہیں بلکہ ہمارے سیاسی رویوں میں موجود تضادات نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ ہم ہر وقت دوسروں پر تنقید کرتے ہیں۔ دوسروں کی کرپشن اور بدانتظامی کا رنا روتے ہیں لیکن اپنے گریبان میں نہیں جھانکتے۔

21 ستمبر کے ہنگاموں اور لوٹ مار میں پوری قوم ملوث نہیں تھی چند گندے لوگ بھی تو ہم میں سے ہیں۔ ان گندے لوگوں نے عشق رسول ﷺ کے نام پر عشق رسول ﷺ کے تقاضوں کو پامال کیا۔ ان سب کو سزا ملنی چاہیے تاکہ آئندہ کسی کو عشق رسول ﷺ کے نام پر اسلام اور پاکستان کا نام خراب کرنے کی جرات نہ ہو۔

(روزنامہ جنگ 24 ستمبر 2012)

Marfat.com

ڈریس ریہرسل

شاہین صہبائی.........................

جمعہ کا دن کئی زاویوں سے نہ صرف اہم تھا بلکہ مستقبل ساز تھا۔ میں نے مستقبل ساز لکھا ہے اور تاریخ ساز نہیں اس لئے کہ اس دن جو ملک بھر میں حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کے خلاف مظاہرے ہوئے وہ عالم اسلام میں کوئی نئی بات نہیں تھے۔ سلمان رشدی کی کتاب کے بعد کیا کیا نہیں ہوا اور مسلمانوں نے ہر طرح اپنا احتجاج اور غصہ دنیا بھر کو دکھایا مگر آج بھی رشدی ہر جگہ ایک Celebrity کی طرح گھومتا ہے اور تقریریں کرتا ہے کتابیں لکھتا ہے۔ سو یہ تازہ فلم جو اتنی تازہ بھی نہیں ہے تاریخ کے سرد خانے میں گم ہو جائے گی اور لوگ آگے نکل جائیں گے۔ میں جمعہ کے ملک بھر میں مظاہروں، جلسے اور جلوسوں اور پولیس انتظامیہ سے عوام کی مڈبھیڑ کے حوالے سے کچھ لکھنا چاہتا ہوں اور کوشش یہ ہے کہ جمعہ کی سیاسی اہمیت کو اجاگر کیا جائے کیونکہ اس دن کے کئی پہلو ہیں اور ہر زاویے سے دیکھنا ضروری ہے۔

حکومت کے لئے یہ ایک بڑا مشکل فیصلہ تھا اور آسان ترین راستہ یہ تھا کہ بقول ایک انگریزی محاورے کے اگر تم دشمن کو شکست نہیں دے سکتے تو اس کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ جناب زرداری کی حکومت نے بھی یہی کیا اور پورے ملک میں تعطیل کا اعلان کر کے ان تمام قوتوں کو اور مضبوط کر دیا جو جمعہ کو اپنا سیاسی زور دکھانا اور سڑکوں پر آنے کی تیاری اور پریکٹس کرنا چاہتی تھیں مگر حالات جمعرات کو ہی نظر آنے لگے تھے۔ ذرا غور کریں جمعرات کو بہت ہنگامے ہوئے اور جب بے قابو ہونے لگے تو فوج کو بلا لیا گیا مگر قابل غور بات یہ تھی کہ جیسے ہی فوج آئی مظاہرین غائب ہو گئے۔ ایک دوست نے فون

Marfat.com

پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ جب وردی میں فوجی آگئے تو سفید کپڑوں والے سمجھے کہ ان کی ڈیوٹی ختم ہوگئی ہے اور وہ سڑکوں سے غائب ہو گئے۔ جمعہ کو بھی ایسا ہی کچھ لگتا ہے ہوا۔ اسلام آباد والے جانتے ہیں اس طرح کے مظاہروں میں یکدم جان کیسے پڑ جاتی ہے۔ مگر جمعہ کو تو کسی کو زیادہ دماغ پر زور ڈالنے کی ضرورت بھی نہیں پڑی۔ ہمارے بہت ہی چاقو چوبند وزیر داخلہ نے خود اس طرف اشارہ دے دیا۔ کہتے ہیں کئی پولیس والے سفید کپڑوں میں مظاہرین میں شامل تھے اور ان کی وڈیو فلمیں بن چکی ہیں۔ اب رحمٰن ملک صاحب کے لئے جو مشکل آکھڑی ہوئی ہے وہ بڑی نازک ہے۔ سفید فرشتے اگر پنجاب پولیس کے تھے تو وہ بڑے خوش ہوں گے اور لاہور پر کئی سیاسی حملے کریں گے لیکن اگر پولیس کے لوگ سفید وردی میں آسکتے ہیں تو پھر پنڈی والے آبپارہ والے، وزیرستان والے اور افغانستان والے کیوں نہیں۔ ٹویٹر پر تو یہ بھی لکھا گیا کہ جو پوسٹر اسلام آباد میں کچھ لوگوں نے اٹھا رکھے تھے بالکل وہی افغانستان کے مظاہروں میں بھی دیکھے گئے۔ تو اس کا مطلب ہے اس پورے یوم احتجاج کو ہر فریق نے پوری طرح ایک جنگی مشق کی طرح استعمال کیا۔ یہ بات تو ایک معروف کالم نگار نے بھی نوٹ کی کہ اس مذہبی احتجاج کے دن کو سیاست کے لئے استعمال کیا گیا جو ان کے خیال میں نہیں کرنا چاہیے تھا۔

مگر چند حقائق تو واضح ہیں۔ جمعہ کو لوگوں نے پوری پریکٹس کر لی کہ کس طرح پولیس کی لگائی ہوئی رکاوٹوں کو توڑا جا سکتا ہے۔ یہ بھی سب کو معلوم ہو گیا کہ جب آنسو گیس اور گولیاں چلیں گی تو کہاں چھپنا چاہیے اور پانی کہاں ملے گا۔ سب سے اہم بات جو سامنے آئی وہ کراچی میں 12 مئی 2007 کو استعمال کی گئی کنٹینر پالیسی کی ناکامی تھی۔ اب لوگوں نے سیکھ لیا کیسے بڑے بڑے لوہے کے ڈبوں کو ہٹایا یا الٹا جا سکتا ہے کس طرح پولیس کی گولیوں سے جان بچانی چاہیے اور اپنے ہدف تک کیسے پہنچا جائے اسی لئے جمعہ کے دن کم از کم دو وفاقی وزیر پرزور شکایت کرتے سنائی دیئے کہ ٹی وی چینلز کو ان مظاہروں کی لائیو کوریج نہیں کرنی چاہیے۔ کئی مظاہرین یا ان کے کنٹرول روم میں بیٹھے ماسٹر مائنڈز نے اپنی قوت اور کمزوریوں کا حساب لگا لیا ہو گا ٹی وی دیکھ کر۔

Marfat.com

کئی دوستوں نے بتایا کہ جمعہ کو مکمل پریکٹس ہو گئی ہے تاکہ اب جو آنے والے مظاہرے ہونے ہیں وہ کامیاب ہوں۔ ایک اسلام آباد کے جانے پہچانے اخبار نویس نے بتایا وہ خود مظاہرین کے درمیان موجود رہے اور جو غصہ اور قہر حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کے خلاف تھا اتنا ہی یا اس سے زیادہ حکومت کی ناکامی پر بھی تھا۔ لوگ اپنا حساب چکانے کے انتظار میں ہیں اور کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیں گے۔ ان کا کہنا تھا یہ تحریک اب پاکستان بچاؤ اور امریکہ بھگاؤ تحریک میں ڈھل جائے گی۔ شاید ایسا ہی ہو اور جناب زرداری فوری انتخابات کروانے پر مجبور ہو جائیں۔ اگر جو باتیں فوج اور عدلیہ کے گٹھ جوڑ کے بارے میں پھیلائی جا رہی ہیں وہ نظر آنا شروع ہو جائیں تو سمجھ لیں اب زیادہ دن اس سیاسی حکومت کو نہیں ملیں گے ویسے بھی کچھ ہفتے ہی باقی ہیں۔ مثلاً اگر تمام ممبران اسمبلی اور سینیٹ کو دوبارہ حلف اٹھانے کو کہا جائے گا تو کئی چھپے ہوئے دہری شہریت والے سخت عذاب میں گھر جائیں گے۔ 3 مہینے کے لیے جھوٹ بولیں اور پکڑے جائیں یا اگلے الیکشن کی تیاری کریں اس طرح حکومت اگر خط لکھنے کے معاملے کو طول دینے کی کوشش کرتی ہے جیسا کہ ظاہر ہے وہ کرے گی اور اس کا اعلان وزیر قانون اپنی نجی محفلوں میں کھل کر کر رہے ہیں تو معاملات بہت تیزی سے بگڑیں گے۔ سوچا جائے تو ایک ایک کر کے تمام وہ ستون گر رہے ہیں جن پر صدر زرداری کا تکیہ تھا۔

نوبت بہ ۔۔۔۔۔ ن۔ رسید کہ خود زرداری صاحب کو ذوالفقار مرزا کے گھر جانا پڑا اور ان کی وزیر داخلہ بنائے جانے کی خبریں فوراً مارکیٹ میں آ گئیں۔ یہ ابھی کسی نے نہیں پوچھا کہ ان کی بیگم اسپیکر فہمیدہ مرزا کا اگر ہوسٹن امریکہ میں کینسر کا علاج ہوا اور سرجری اور کموتھراپی ہوئی جیسا کہ کچھ لگوائی گئی خبروں میں لکھا گیا تو وہ چند دنوں میں بالکل نارمل ہو کر واپس کیسے آ گئیں۔ لگتا ہے اندر کی کہانی کچھ اور ہے اور اس کا ثبوت شیری رحمٰن ہی سے سکتی ہیں کیونکہ اسپیکر کے علاج کے تمام بل پاکستانی سفارت خانے نے ادا کیے۔ پتہ چل جائے گا کیا علاج ہوا اور کس نے کیا۔

جو بھی حقیقت ہو یہ ظاہر ہے اب الیکشن کے اعلان میں تھوڑے دن ہی رہ گئے ہیں

Marfat.com

اور ستونوں کے گرنے کی اس کہانی پر نظر ڈالیں تو حیران نہ ہوں کون کون کیسے استعمال ہوا اور پھر کہاں گیا۔ یہ لسٹ بھی بڑی رقعت انگیز ہے۔ شروع سے آخر تک بڑے بڑے بت خدا بنائے گئے اور پھر پاش پاش کر دیے گئے۔ نام یاد کریں تو یوسف رضا گیلانی سے لیکر اعتزاز احسن، بابر اعوان، فیصل عابدی، ذلفی مرزا، رحمٰن ملک، حسین حقانی اور کئی ابھرتے اور ڈوبتے نظر آئیں گے۔ ہر ایک کی ایک وقت میں ضرورت تھی قیمت تھی اور پھر رسوائی تھی۔ جب وزیر خارجہ حنا کھر ہلیری کلنٹن سے مل رہی تھیں واشنگٹن میں یہ خبریں عام تھیں کہ ایک سابق سفیر کے لاکھوں ڈالر کے گھر کے کاغذات جلد منظر عام پر آنے والے ہیں خدا خیر کرے۔

(روزنامہ جنگ 24 ستمبر 2012)

Marfat.com

امریکی سفارت خانے تشدد کا نشانہ کیوں بنتے ہیں؟

(دوسری قسط)

تنویر قیصر شاہد...........................

70ء کے عشرے کے دوران عالم عرب میں امریکہ کے بے پناہ اثر و نفوذ کے باوجود امریکی سفارتخانے عرب عوام کا ہدف بنتے رہے۔ امریکہ، مصر کو اسرائیل کے بعد سب سے زیادہ امداد دیتا تھا لیکن اس کے باوصف مصری عوام کی اکثریت امریکی سفارتخانے کو ہدف تنقید بناتی رہی۔ مصریوں نے اپنے ہاں امریکہ کی تعمیر کردہ وسیع اور عظیم الشان یونیورسٹی کا احسان بھی فراموش کر دیا۔ 2 دسمبر 1979ء کو جبکہ ایران میں آیت اللہ خمینی کا انقلاب آ چکا تھا۔ ایک بے بنیاد خبر کے ردعمل میں لیبیا کے عوام نے اپنے ہاں قائم امریکی سفارتخانے کو جلا کر بھسم کر ڈالا۔ اس سانحہ کی بنیاد پر امریکہ نے لیبیا سے سفارتی تعلقات منقطع کر لیے۔ کہیں 25 برس بعد، 2004ء میں جا کر یہ تعلقات از سر نو بحال ہوئے۔ ابھی اس بحالی کو آٹھ سال بھی نہیں ہوئے تھے کہ اب چند روز قبل امریکی لعنتی شہری نکولا بیسلے کی بنائی گئی توہین آمیز فلم کے ردعمل میں 13 ستمبر 2012ء کو لیبیا کے شہر بن غازی میں امریکی سفارتخانے پر حملہ کر دیا گیا۔ اس میں باون سالہ امریکی سفیر کرسٹوفر سیٹونز اور تین امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔ کہا جا رہا ہے کہ یہ حملہ القاعدہ کے اراکین نے ترتیب دیا تھا۔ لیبیا کے صدر محمد مغاریب نے اس حوالے سے اپنے بیان میں کہا: ''ہم اس سانحہ پر امریکی عوام سے اور ساری دنیا سے معذرت کرتے ہیں''۔ امریکی حکومت کو اس سانحہ پر خصوصی طور پر رنج و غصہ ہے کہ ساری دنیا میں کہا جا رہا ہے

Marfat.com

کہ قذافی کا قتل اور قذافی کی حکومت کا خاتمہ امریکی اعانت سے اپنے انجام کو پہنچا ہے۔ اس پس منظر میں امریکہ کا خیال تھا کہ امریکی عوام اس کے ہمیشہ شکر گزار رہیں گے۔ لیکن گستاخانہ فلم کے ردعمل میں لیبیا کے عوام نے امریکہ کے خلاف جو شدید مظاہرے کیے ہیں، اس عمل نے امریکہ کو حیران کر دیا ہے۔ کیا یہ امریکی رنج اور افسوس کا شاخسانہ ہے کہ 22 ستمبر 2012ء کو لیبیا کے شہر بن غازی میں تقریباً تیس ہزار افراد نے لیبیا کے مشہور مسلح گروہ ''انصار الشریعہ'' کے مرکز پر دھاوا بول دیا؟ مظاہرین کا مطالبہ تھا کہ مسلح گروہوں کا خاتمہ کر کے قانون کی حکمرانی کو بحال کیا جائے۔ یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ ''انصار الشریعہ'' نے قذافی حکومت میں بھی مرکزی کردار ادا کیا تھا اور اب بن غازی میں امریکی سفارتخانے پر حملے کی قیادت بھی کی تھی۔

80ء کے عشرے کے ابتدائی مہینوں کے دوران بیروت میں بروئے کار امریکی سفارتخانہ بھی شدت پسند مجاہدین کے غصے کا ہدف بنا۔ ہوا یہ کہ ملٹی نیشنل فورس، جس کی قیادت مغرب کر رہا تھا نے اعلان کیا کہ لبنان کی خانہ جنگی کے خاتمے کے لیے ہم دخل اندازی کریں گے۔ اس فیصلے کے اعلان کو ابھی چند ہی روز ہوئے تھے کہ 18 اپریل 1983ء کو بیروت میں امریکی سفارتخانے پر بارود سے بھری گاڑی سے خودکش حملہ کر دیا گیا۔ اس میں 63 جانیں تلف ہو گئیں جن میں امریکی سفارتخانے اور سی آئی اے کے لوگ بھی شامل تھے۔ اس کی ذمہ داری مقامی اسلامی جہادی تنظیم نے لے لی اور ساتھ ہی اعلان کیا: ''ہم ساری دنیا میں سامراج کی نشانیوں کو ہدف بنائیں گے۔ لبنان میں سامراج کی موجودگی، بقول ملٹی نیشنل فورس بھی ہم سے نہیں بچ سکے گی''۔ اس اعلان کی منفی پہلو یہ بھی نکلا کہ خلیل جبران کا لبنان آج تک اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکا۔ مسلسل بدامنی اور معاشی تنگدستی کا شکار ہو کر مسلسل سلگ رہا ہے۔ لبنان تو ایسا بدقسمت ملک ہے جو گزشتہ کئی برسوں سے خانہ جنگی کا شکار چلا آ رہا ہے اور جہاں تین چار علاقائی غیر ملکی مغربی قوتیں اپنے اپنے سیاسی و معاشی مفادات کے لیے دخل اندازی بھی کر رہی ہیں اور

Marfat.com

اپنے اپنے گروہوں کی پشت پناہی بھی۔ لبنان کے ساتھ ساتھ، 80 ہی کے عشرے میں، کویت اور انڈ نیشیا میں بھی امریکی سفارتخانے شدت پسندوں اور دہشت گردی کا نشانہ بنے۔ مثال کے طور پر 12 دسمبر 1983ء کو کویت میں امریکی سفارتخانے کے مین گیٹ پر بارود سے بھرے ایک ٹرک نے حملہ گیا جس میں پانچ افراد لقمۂ اجل بن گئے۔ حیرت کی بات ہے کہ اسی روز کویت ہی میں فرانسیسی سفارتخانے پر بھی حملہ کیا گیا۔ اسی طرح مئی 1986ء میں انڈونیشیا کے دارالحکومت جکارتہ میں امریکی ایمبیسی پر جاپان کی ریڈ آرمی نے حملہ کر دیا۔

حیرت خیز بات یہ ہے کہ صرف عالم اسلام ہی میں امریکی سفارتخانوں پر حملے نہیں کیے گئے بلکہ اس فہرست میں بعض غیر اسلامی ممالک بھی شامل ہیں۔ مثلاً: اٹلی، پیرو، فرانس اور یونان وغیرہ۔ جون 1987ء میں اٹلی کے دار الحکومت روم میں امریکی سفارتخانے پر جاپان کی ریڈ آرمی نے بموں سے حملہ کیا۔ جاپان کی ریڈ آرمی کی طرح پیرو میں ایک بائیں بازو کی انقلابی تحریک (Tupac Ameru) نے لیما میں امریکی سفارتخانے پر کئی بموں سے حملہ کیا۔ 13 ستمبر 2001ء کو فرانسیسی دارالحکومت پیرس میں بھی امریکی سفارتخانہ دہشت گردوں کے نشانوں کی فہرست میں شامل ہو گیا لیکن حملے سے قبل ہی یہ سازش پکڑی گئی۔ روٹرڈیم میں چار افراد گرفتار کیے گئے جو پیرس میں امریکی سفارتخانے کو خودکش بمبار سے اڑا دینے کا مہلک منصوبہ بنا رہے تھے۔ برسلز میں نیٹو کا ہیڈ کوارٹر بھی ان کے اہداف میں سے ایک تھا۔ یہ منصوبہ اس وقت بے نقاب ہوا جب جولائی 2001ء میں دبئی میں جمال بے گل نامی ایک شخص چار افراد کے جعلی پاسپورٹ بناتے وقت ہتھے چڑھ گیا۔ تحقیقات کے دوران اس نے ان تمام لوگوں کے نام اگل دیئے جو اس ہلاکت خیز منصوبہ کو انجام تک پہنچانا چاہتے تھے۔ یہ گروہ، بعد ازاں ''القاعدہ'' کا ایک حصہ بھی ثابت ہو گیا۔ عالم مغرب کا معروف ملک یونان بھی ان ممالک میں سے ایک ہے جہاں امریکی سفارتخانہ دہشت گردوں کا نشانہ بنا۔ 12

Marfat.com

جنوری 2007ء کو یونان کے دارالحکومت ایتھنز میں موجود امریکی سفارتخانے پر راکٹوں سے حملہ کیا گیا۔ یہ حملہ صبح چھ بجے کیا گیا جب سفارتخانہ زیادہ تر خالی تھا۔ کوئی شخص مارا گیا نہ زخمی ہوا لیکن حملہ آوروں نے سفارتخانے کا صدر دروازہ اڑا دیا۔ شکر ہے یونان کے ایک دہشت گرد گروپ (Revolutionary Struggle) نے اس کی ذمہ داری قبول کر لی ورنہ اس حملے کی ذمہ داری بھی کسی مسلمان جہادی گروپ کے سر ڈال دی جاتی جس کا یہ نتیجہ نکلنا تھا کہ یونان میں مقیم مسلمانوں کی جان شکنجے میں آ جاتی۔

اگست 1995ء کے دوران دہشت گردوں نے تنزانیہ اور کینیا کے دارالحکومتوں میں موجود امریکی سفارتخانوں پر جو حملے کیے، اس نے امریکہ کو پہلی بار شدید مشتعل کر دیا۔ سات اگست 1996ء کو دارالسلام اور نیروبی میں امریکی سفارتخانوں پر خودکش بمباروں اور بارود سے بھرے ٹرکوں سے حملہ کیا گیا جس نے پورے افریقہ کو دہلا کر رکھ دیا۔ ان حملوں میں پانچ ہزار سے زائد زخمی اور 224 افراد ہلاک ہوئے جن میں بارہ امریکی بھی شامل تھے۔

یہ تھے وہ حملے جن کے بعد اسامہ بن لادن اور اس کی تنظیم القاعدہ پہلی بار باقاعدہ امریکہ کے لبوں پر آیا۔ اس خونریز حملے کے وقت بل کلنٹن امریکی صدر تھے۔ وہ بجا طور پر مشتعل ہو گئے چنانچہ ان کے حکم سے 20 اگست 1998ء کو بیک وقت افغانستان کے صوبہ خوست اور سوڈان کے دارالحکومت پر 75 کروز میزائل پھینکے گئے۔ دونوں اہداف کے بارے میں کلنٹن کو یقین تھا کہ وہاں اسامہ بن لادن اور اس کے مقلدین پناہ لیے ہوئے ہیں۔ پاکستان کے ممتاز اخبارنویس جناب احمد رشید کا کہنا ہے کہ افغانستان پر برسائے جانے والے امریکی میزائلوں نے بیس افغانی، سات پاکستانی، تین یمنی اور ایک ایک ترکی اور سعودی شہری مار ڈالے تھے۔ جبکہ ابوجندل کے مطابق مرنے والوں کی تعداد صرف چھ تھی۔ ان کروز میزائلوں کی بارش کے باوجود اسامہ بن لادن بچ گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ اسے پہلے ہی خبردار کر دیا گیا تھا؛ چنانچہ حملوں سے کچھ ہی دیر قبل اسامہ بن لادن وہاں

Marfat.com

سے غائب ہو جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس خبرداری کا الزام پاکستان کے ایک معروف سابق انٹیلی جنس افسر پر لگایا گیا لیکن وہ آج تک اس سے مسلسل انکار کرتے آ رہے ہیں۔ کروز میزائل حملے کے بعد امریکہ صدر بل کلنٹن امریکی ٹی وی پر نمودار ہوئے اور کہا: ''یہ حملہ اسلام پر نہیں، اسلام کا نام لے کر دنیا میں انارکی پھیلانے والوں کے خلاف کیا گیا ہے''۔

(روزنامہ ''ایکسپریس''، ۲۵ ستمبر ۲۰۱۲ء)

Marfat.com

مسلمانوں کا مقدمہ

..........................عارف انیس مالک

وہ بہت دیر سے میرے سامنے بیٹی اپنے بال پین سے کھیلتی جا رہی تھی اور ٹک ٹک کی ناخوشگوار آواز مسلسل کانوں پر ہتھوڑے بجائے جا رہی تھی۔ ویل میں یہ جانتی ہوں کہ یہ موضوع تمہارے لئے بہت حساس ہے اس لئے یہ موزوں الفاظ کی تلاش میں ہوں ٹک ٹک کی آواز چند ثانے کے لئے رکی اور میں نے اثبات میں سر ہلایا۔

سپین سے تعلق رکھنے والی ایلینا بین الاقوامی نیوز ایجنسی رائٹر کیلئے کام کرتی تھی اور آج کل آکسفورڈ یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کر رہی تھی۔ ہماری ملاقات ایک انٹر فیتھ مکالمے میں ہوئی تھی جہاں وہ شدت پسندی اور ذرائع ابلاغ کے رشتے پر تحقیق کرنے آئی ہوئی تھی۔ پاکستان اور اسلامی ممالک میں شدت پسندی کی اٹھی ہوئی لہر میں دلچسپی کی وجہ سے اس کے ساتھ چند مزید ملاقاتیں ہو چکی تھیں۔ آج وہ حال ہی میں اسلام کے حوالے سے کی جانے والی ناپاک جسارت کے بارے میں بات کرنے آئی تھی جس نے پورے عالم اسلام میں آگ لگا دی تھی۔ میں غرناطہ میں پیدا ہوئی تھی اور تم جانتے ہو وہاں پروان چڑھنے والے کسی بھی شخص کے ذہنی افق پر سب سے پہلے قصر الحمراء طلوع ہوتا ہے۔ میں سکول جاتے ہوئے اپنی وین کے شیشوں سے تقریباً دم سادھے اس کے پھیلاؤ کو دیکھتی تھی تب مجھے پہلی مرتبہ اسلام کے بارے میں پتہ چلا کہ عربوں نے کس طرح سپین پر قبضہ کیا اور پھر وہ یہاں سے بے دخل کر دیئے گئے۔ پھر میں 90 کی دہائی کے اواخر میں صحافت میں آ گئی اور اسلام کے ساتھ میرا مزید تعارف شروع ہوا۔ پچھلے دس پندرہ سالوں میں دنیا بھر سے آنے والی بری خبروں میں سے آدھی سے زیادہ مسلمانوں یا

Marfat.com

اسلامی دنیا کے بارے میں ہوتی ہیں۔ تبھی جب اس کانفرنس میں اس مولمان سکالر نے کہا تھا کہ اسلام ان کا مذہب ہے اور اسلام کا مطلب ہے پیس تو میں نے اس سے سوال کیا تھا کہ اس کا ثبوت کدھر ہے تمہارا ڈیٹا کہا ہے۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے کہ میں کہوں کہ میں نے ہر قسم کے کینسر کا علاج دریافت کرلیا ہے تو لوگ مجھ سے یہی پوچھیں گے ناں کہ ثابت کر کے دکھاؤ وہ تیز لہجے میں بولتی ہوئی رکی۔ میں نے کوشش کی کہ چہرے کے خوشگوار تاثرات کو برقرار رکھتے ہوئے اس کی ساری بات سن سکوں۔ ابھی تمہارے پاس آتے ہوئے میں نے موبائل پر تازہ ترین اپ ڈیٹس دیکھیں۔ میری ہی ایجنسی کی خبروں کے مطابق پاکستان میں کوئی تین درجن سے زائد مسلمان اپنے ہی خون غلطاں ہو گئے ہیں اور وہ بھی اس دن جب پاکستانی حکومت نے سرکاری سطح پر احتجاج کا اعلان کیا تھا۔۔۔۔ میں نے اس بارے میں بہت سوچا ہے مگر میری تو بس ہوگئی آخر تم مسلمانوں کے ساتھ مسئلہ ہے کیا؟ وہ تقریباً روہانسی ہوگئی۔

''ویل'' تمہاری بات کا سیدھا سادا جواب یہ ہے کہ مغرب نے تقریباً ایک سو سال قبل جمہوریت آزادی اظہار آزادی نسواں اور اس طرح کے مذاہب ایجاد کئے ہیں اور اپنے قابو میں موجود میڈیا کے جن کی مدد سے اس طرح کا تاثر پھیلا دیا ہے جیسے دنیا ہزاروں سال سے انہیں اصولوں پر قائم ہے۔ کروڑوں ریڈ انڈینز جو امریکہ میں مارے گئے ابے بورجنز جو کہ آسٹریلیا میں مارے گئے اور دونوں عالمی جنگوں کا ایندھن بننے والے کروڑوں انسانوں کے اوپر کمبل ڈال دیا گیا ہے۔ پڑھے لکھے وسیع المشرب اور عالم فاضل مغرب میں 99 فیصد افراد جنس اور آسائش کے تعاقب میں رہتے ہیں جبکہ 1 فیصد افراد میڈیا کی مدد سے ان کی سوچوں پر اسے ڈالے رکھتے ہیں۔ 1992 سے قبل یہ روس اور اشتراکی نظام تھا جس میں دنیا کی سب خرابیاں موجود تھیں اور آج ہدف اسلام ہے کیونکہ اسلام کی تعلیمات مغرب کے کچھ سنہری اصولوں سے متصادم ہیں۔۔۔ سو سارا چکر یہ ہے کہ برداشت اظہار آزادی کے نام پر دنیا میں ایک مذہب کی حکمرانی ہو اور وہ مذہب ہے فری مارکیٹ اکانومی۔۔۔۔ جس میں ہر چیز برائے فروخت ہے۔

Marfat.com

''تو کیا تمہارے خیال میں لیبیا اور امریکی سفیر کا قتل اور پوری دنیا میں درجنوں انسانوں کی اموات جائز ہیں اس نے قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔نہیں شاید ہی کوئی صحیح العقل مسلمان تشدد کے حالی واقعات کی حمایت کرے گا لیکن مسئلے کو اجزاء میں تقسیم کرنے کی بجائے اسے کل میں دیکھیں تو شاید یہ عقدہ حل ہو سکے۔ میں کچھ تفصیل بتا تا ہوں۔ جب یورپ میں مسجد کا گنبد بننے پر احتجاج ہوتا ہے سر پر سکارف لینے پر ہنگامہ برپا ہوتا ہے داڑھی دہشت گردوں کا سمبل بن جاتی ہے اور مسلمانوں کے سب سے نازک جذبات کو فٹ بال بنالیا جاتا ہے تو پھر مسلمانوں کو بھی نظر آتا ہے کہ اسی وسیع المشرب یورپ میں یہودیوں کی گنتی کے حوالے سے شک کا اظہار کرنا بھی جرم ہے اور کسی کو چھ ماہ اور تین سال کے لئے جیل میں ڈالنا کافی ہے۔ برطانوی شہزادی کیٹ مڈلٹن کی برہنہ تصویریں روکنے کے لئے قانون حرکت میں آجاتا ہے جب کہ مسلمانوں کے لئے حرمت رسول ﷺ کے موقف پر انگلیاں اٹھائی جاتی ہیں۔ یہ سوچے بغیر کہ مسلمانوں کی اکثریت کے لئے گستاخی رسول ماں کی گالی سے بھی زیادہ تکلیف دہ بات ہے۔

میں کسی حد تک تمہاری بات سمجھنے کی کوشش کر رہی ہوں یو ہیوائے پوائنٹ لیکن اس پوائنٹ کو منوانے کے لئے کیا یہی طریقہ واردات ہے جو تم مسلمان اختیار کر رہے ہو؟ یہودیوں نے ہولوکاسٹ کو اگر ایک قانون کی شکل دلوالی ہے تو کیا اس کے لئے انہوں نے ٹائر جلائے بسوں کو آگ لگائی یا خودکش حملے کیے؟ تمہارے عالم فاضل لوگ ایسی تحریک کیوں نہیں اٹھاتے جو کتابوں فلموں اور کارٹونوں کے ذریعے مغرب تک یہ پیغام واضح لفظوں میں پہنچا دے؟ محدود بصیرت رکھنے والے لوگ بھی جانتے ہیں کہ آج کی دنیا کو چلانے والے لوگ ایک مخصوص انٹرسٹ گروپ کے لوگ ہیں۔ یہ مطالبہ کہ گوگل اور یوٹیوب ویڈیو دکھانا چھوڑ دیں یا امریکہ ان پر پابندی لگادے فری مارکیٹ کے بنیادی اصولوں سے متصادم ہے۔تم لوگ اپنے ہی ملک میں توڑ پھوڑ کرنے کی بجائے دنیا کے بہترین وکیل ہائر کرو بہترین بیرسٹر پکڑو اور مغرب کو اس کی اپنی زبان میں مارو۔آج سے

Marfat.com

پچاس سال پہلے اسی مغرب میں کالوں کے ساتھ کیا سلوک ہوتا تھا آج یہاں مگر کہنا بھی منع ہے اور اس پر قانونی کاروائی ہو سکتی ہے۔ مغرب نے فری پہنچ کیلئے کئی صدیاں جدو جہد کی ہے اسے سمجھاؤ کہ فری سپیچ اور ہیٹ سپیچ دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ نکولا اور پادری ٹیری جونز جیسے لوگوں کو مغرب میں کوئی نہیں پوچھتا انہیں اتنی اہمیت مت دو کہ وہ ایک علامت کی شکل اختیار کر لیں۔ اسلام اور مغرب کے ڈائیلاگ کے بغیر بات نہیں بنے گی اور مغرب کو اتنا طاقتور بنانے کی ذمہ داری بھی تم لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔ اس نے اپنی بات ختم کی تو میں نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

میرا اشارہ روس کی کافر حکومت کے خلاف جہادی اتحاد کی طرف ہے جس میں تمہارے ملک اور افغانستان نے سب سے زیادہ حصہ ڈالا شاید امریکی صدرؒ کے مشیر اور افغانسان کے حوالے سے سب سے موثر دانشور برزنسکی کا انٹرویو تمہاری نظروں کے سامنے سے گزرا ہی ہوگا جس میں اس نے پہلی مرتبہ اس بات کا باقاعدہ اعتراف کیا کہ روس کو غچہ دے کر افغانستان میں لایا گیا تھا اور سی آئی اے برسوں سے سرخ ریچھ کو افغانستان کی کچھار میں قابو کرنے کی حکمت عملی بنائے بیٹھی تھی۔ ایلینا کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی یہ سودا تو ہمیں اچھی طرح بیچا گیا۔ امریکی جیت گئے روس بھی ہار گیا اور مسلمان بھی۔۔۔۔لیکن دوسری طرف یہ سمجھا جانا بھی ضروری ہے کہ اگر توہین رسالت پر سرخ لکیر نہ کھینچی گئی تو دنیا ایک اور عالمی جنگ کی طرف پھسلتی چلی جائے گی۔ ہم مسلمان جھوٹ بولتے منافقت کرتے ظلم کرتے سمیت تمام تر گناہ کر سکتے ہیں مگر نفسیاتی طور پر ہمیں روز آخرت حضرت محمد ﷺ کا آسرا ہوتا ہے کہ ان سے نسبت ہمیں عذاب سے بچالے گی۔ یہ ایمان ہمارے ڈی این اے کا حصہ بن چکا ہے۔ اگر یہ اینٹ کھسکانے کی کوشش کی گئی تو پوری دنیا کا امن زمین بوس ہو جائے گا میں نے پرزور لہجے میں کہا۔

میں تمہاری بات اور تمہارے جذبات نہیں سمجھ سکتی۔ میرے جیسے لوگوں کو بات سمجھانی ہے تو اس کے لئے آزادی اظہار اور ابلاغ کی سائنس استعمال کرو ایلینا ایلٹا نے قدرے مایوسی میں سر ہلایا تھا۔ اگر تم فری سپیچ کی بات کرتی ہو تو اس حوالے سے بھی ایک

Marfat.com

بڑا دلچسپ نکتہ ہے میں نے جواب دیا گزشتہ ہفتے حالیہ احتجاجی لہر کے حوالے سے ممتاز امریکی دانشور سٹیون کوہن سے مری بات ہوئی تو اس نے فری سپیچ کی رٹ لگانے والوں پر تنقید کرتے ہوئے امریکی سپریم کورٹ کے جسٹس اولیور ہومز کا حوالہ دیا جس نے 1919 میں ایک فیصلے میں تحریر کیا کہ فری سپیچ کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی بندہ ایک بھرے ہوئے تھیٹر میں اٹھ کے شور مچا دے آگ آگ کیونکہ اس آزادی اظہار کے نتیجے میں جو بھگدڑ مچے گی وہ جان لیوا ثابت ہوسکتی ہے اور یوں ایک مجرمانہ فعل گردانا جائیگا۔ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اگر پوری دنیا کو تھیٹر کے ساتھ تشبیہ دی جائے تو کروڑوں مسلمانوں کے جذبات کے ساتھ کھیلنے اور نیل کے ساحل سے لے کر پاکستان کے کہساروں تک آگ دہکا دینے والے لوگ مجرم ہی قرار پائیں گے۔ ایلینا خاموش رہی اس کی آنکھوں میں ابھی تک تشکیک کے سائے لہرا رہے تھے لگتا تھا مشرق اور مغرب کا یہ ڈائیلاگ ابھی چلتا رہے گا۔

(روزنامہ ایکسپریس 24 ستمبر 2012)

Marfat.com

یوم عشق رسول ﷺ اور دینی جماعتوں کی کارکردگی

ڈاکٹر حسین احمد پراچہ..............

یوم عشق رسول ﷺ کا آئیڈیا اور نعرہ جس نے بھی دیا اسے بے ساختہ داد دینے کو جی چاہتا ہے۔ عشق رسول ﷺ کے دو لفظوں میں عشق و محبت کا ایک ایسا سمندر موجزن ہے جس کی مثال آدم سے لیکر ابد تک نہ پہلے ملی ہے اور نہ آئندہ ملے گی۔ یہ وہ دولت جذب وسوز ہے کہ جس مین ایک طرف ابوبکرؓ، عمرؓ، اور عثمانؓ، علیؓ جیسے اصحاب رسول ﷺ تو دوسری طرف جنید و بایزید جیسے صوفیانہ اور تیسری طرف چودہ صدیوں سے اربوں کھربوں عامۃ المسلمین بھی سرشار ہیں۔ جمعہ کے روز نماز جمعہ سے پہلے ہی لوگ گھروں سے باہر آگئے۔ وہ مساجد میں جمع ہوئے اور نماز جمعہ کے بعد جوق در جوق سڑکوں پر نکل آئے اور انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ کسی نے تاجدار مدینہ ﷺ پر درود سلام بھیج کر کسی نے لبیک یا رسول اللہ ﷺ کے پر جوش نعرے بلند کر کے اپنے دل کی دنیا کو اپنے لبوں پر لکھ دیا اور کہیں کہیں علمائے کرام نے چوکوں اور چوراہوں میں کھڑے ہو کر فصاحت و بلاغت کے دریا بہا دیئے۔ اس موقع پر شر پسندوں اور مقام مصطفےٰ ﷺ سے نا بلد نوجوانوں نے پشاور، اسلام آباد، کراچی اور لاہور میں توڑ پھوڑ کی عمارتیں بنک اور گاڑیاں نذر آتش کیں کہیں کہیں فائرنگ بھی کی اور اینٹوں اور پتھروں کا آزادانہ استعمال کیا جس کے نتیجے میں دو سپاہیوں سمیت 27 بیگناہ لوگ جاں بحق ہو گئے۔ ان مناظر کو دیکھ کر ہر صاحب احساس پاکستانی کا سر شرم سے جھک گیا۔ جمعۃ المبارک اور ہفتے کے

Marfat.com

روز مجھے ملک کے اندر اور ملک سے باہر متعدد ای میلز، ٹیلی فون کالز اور لاسلکی پیغامات وصول ہوتے رہے جن میں پر تشدد واقعات کی پرزور مذمت کی گئی اور تقریبا ہر پیغام میں ہمارے دینی وسیاسی قائدین کیلئے پیغام تھا کہ وہ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچیں کہ انہوں نے اپنی قوم کی کیا تربیت کی ہے۔

میں صرف نمونے کے طور پر دو پیغامات کا ذکر کروں گا۔ حال ہی میں بین الاقوامی یونیورسٹی کے شعبہ قانون سے فارغ التحصیل ہونے والے ایک طالبعلم نے اپنے پیغام میں لکھا اگر ٹیلی ویژن براہ راست یا انٹرنیٹ پر آج کے احتجاج میں پیش آنے والے دلخراش مناظر دیکھ رہے ہیں تو آپ کو اندازہ ہو گیا ہوگا بحیثیت قوم ہم کدھر جا رہے ہیں۔ ہمیں قیمتی جانوں کے ضیا نذر آتش کی گئی املاک، ہسپتالوں میں زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا زخمیوں جلتی ہوئی گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں اور مرنے والوں کے روتے بلکتے لواحقین کو دیکھ کر آنسو بہانے چاہئیں۔ بحیثیت قوم اب ہمارا کام آنسو بہانا ہی رہ گیا ہے کیونکہ روزانہ کراچی، کوئٹہ اور پشاور وغیرہ میں ٹارگٹ کلنگ سے لوگوں کو پھڑکایا جاتا ہے۔ قاتل دندناتے نظر آتے ہیں رقص ابلیس کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ تڑپتی لاشوں اور دم توڑتے انسانوں کو چھوڑ کر اگلے شکار کی تلاش میں چل پڑتے ہیں۔ انہیں کوئی ڈر خطرہ محسوس نہیں ہوتا۔ حکومت کے ترجمان روٹین کی مذمت کرتے ہیں اور پھر اپنے کاموں بلکہ اپنے اشغال میں مگن ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح کا ایک پیغام امریکہ کے شہر پٹس برگ سے ڈاکٹر عظمت قیوم کا آیا۔ ڈاکٹر صاحب جذبہ ایمانی اور پاکستان کی محبت میں سرشار ہیں اور وہاں کے اسلامی مرکز کے صدر بھی رہ چکے ہیں۔ انہوں نے بھی اپنے پیغام میں قیمتی انسانی جانوں کے ضیاع اور دیگر نقصانات کے بارے میں گہرے صدمے اور تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے وہ بات بڑی شدت سے کہی جس کا میں پہلے پیغام میں ذکر کر چکا ہوں کہ کیا ہمارے سیاسی و دینی قائدین سو رہے ہیں۔ احتجاج وہ کریں کہ جس سے ہمارے دلی جذبات کی ترجمانی ہو اور اسلام کا حقیقی پیغام نیٹ اور دیگر ذرائع سے ان لوگوں تک پہنچے جو اس کے ذمہ دار ہیں گھر پھونک تماشا دیکھنے سے گریز کریں۔

Marfat.com

آئیڈیل بات تو یہ تھی کہ جس طرح دفاع وطن کیلئے ساری قوم متحدہ و متفق ہو جاتی ہے اسی طرح دفاع حرمت رسول ﷺ کیلئے بھی ہمارے دینی و سیاسی قائدین اپنے سارے اختلافات بھلا کر اکٹھے ہو جاتے۔ مجھے تلخ نوائی کی اجازت دیجئے کہ اس موقع پر ہماری دینی سیاسی جماعتوں نے عوام کی قیادت کرنے کا ایک نادر موقعہ گنوا دیا۔ آئیڈیل بات تو یہ ہوتی ہے کہ منصورہ لاہور سے زبردست ہوم ورک کیا جاتا اور اتحاد امت کے نام پر سارے اختلافات بھلانے کا اعلان کیا جاتا اور قوم کو بتایا جاتا کہ لاہور میں سید منور حسن، میاں نواز شریف، گورنر پنجاب عبدالطیف کھوسہ، عمران خان، علامہ راغب نعیمی اور دیگر خطاب کریں گے اسی طرح پشاور میں قاضی حسین اور اسفند یار ولی، مولانا فضل الرحمٰن اور دیگر جید علماء یوم عشق رسول ﷺ کے جلوس کی قیادت کریں گے اور فلاں مقام پر خطاب کریں گے۔ اسی طرح کراچی میں وزیر اعلیٰ قائم علی شاہ، مولانا اسد بھٹو، ایم کیو ایم کے عبدالستار اور کوئٹہ میں بھی یہی اہتمام کیا جاتا۔

ہر جگہ لوگ اپنے طور پر احتجاج کیلئے نکلے۔ کسی کو اپنی منزل کا کوئی پتہ نہیں تھا۔ بے ہدف اور بے قیادت جلوس میں شر پسندوں کو اپنی کاروائی کرنے کا موقعہ مل گیا۔ میاں نواز شریف نے سندھ کا دورہ ملتوی کر کے اچھا کیا مگر اس کے بعد وہ گھر تشریف فرما ہو گئے۔ میاں شہباز شریف کہ جو ہفتے ڈینگی کیلئے واک کرتے ہیں لوڈ شیڈنگ کے خلاف مظاہرے کرتے ہیں انھوں نے بھی دنیا کے عظیم ترین انسان کی حرمت و عظمت کیلئے باہر آنے اور عوام کی قیادت کی ضرورت محسوس نہ کی۔ میاں نواز شریف کے دورہ ملتوی کرنے اور پھر عوام کی قیادت نہ کرنے کا پروگرام سن کر مجھے اپنے زمانہ طالبعلمی کے ڈاکٹر قاسم مصطفیٰ باجوہ یاد آ گئے۔ جو 1974 کی تحریک ختم نبوت میں نشتر میڈیکل کالج میں پیش پیش تھے مگر ایک رات طلبہ نے دیکھا کہ ڈاکٹر مصطفیٰ ہاتھوں میں اپنی کتابیں سمیٹے ہوئے چادر اوڑھ کر ہاسٹل سے باہر جا رہے ہیں۔ کچھ دوستوں نے ڈاکٹر قاسم کو پہچان کر آواز دی آپ ہمیں چھوڑ کر کدھر جا رہے ہیں۔ ڈاکٹر قاسم نے ان کی طرف ہاتھ لہراتے ہوئے کہا دوستو تحریک جاری رکھنا۔ میاں نواز شریف نے کارکنوں کو پر امن رہنے کی

Marfat.com

تلقین کی اور خود منظر پر آنے سے گریزاں رہے۔

اگر ہر شہر میں دینی جماعتیں قائدانہ کردار ادا کر رہی ہوتیں تو یہ صورت حال ہرگز نہ ہوتی بلکہ مجھے یقین ہے کہ نہ کوئی جان جاتی نہ املاک کو آگ لگائی جاتی نہ کسی پر پتھر پھینکا جاتا لوگ پر امن احتجاج کرتے ہوئے لاہور میں مینار پاکستان، کراچی میں مزار قائد، پشاور میں قصہ خوانی بازار اور اسلام آباد میں فیصل مسجد کے وسیع وعریض پارک میں اکٹھے ہوتے۔ قائدین ان کے جرأت کی ترجمانی کرتے اور پھر ان سے پر امن طور پر منتشر ہونے کا عہد لیکر انہیں رخصت کر دیتے۔ ہمارے دینی قائدین مصر کی مثالیں تو بہت دیتے ہیں مگر شاید انہوں نے مصر کے عظیم اور پر امن سیاسی انقلاب کا منظر نامہ مطالعہ نہیں کیا۔ اس انقلاب کا آغاز نوجوانوں کی طرف سے فیس بک اور انٹرنیٹ پر حکومت کی عوام دشمن پالیسیوں پر شدید تنقید سے ہوا۔ نوجوانوں کے جذبات کا یہ عالم دیکھ کر مصر کی سب سے زیادہ مقبول دینی و سیاسی جماعت کہ جو اپنے نام سے کام نہیں کر سکتی تھی نے دیگر دینی ۔ماعتوں کو ساتھ ملا کر ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی اور پھر سیاسی دینی سماجی اور تعلیمی ہر طرح کی پارٹیوں اور تنظیموں کو ایک لڑی میں پرو کر مثالی اتحاد کا منظر نامہ ترتیب دیا کہ جس کی مثال اس سے پہلے عرب دنیا میں نہ صرف ناپید تھی بلکہ ناقابل تصور تھی۔ آج اخوان المسلمون کے قائد محمد رسی مصر کے منتخب صدر ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر ساجد الرحمٰن فیصل مسجد کے خطیب ہیں۔ اتحاد امت کیلئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں اور نہ صرف نہایت معتدل دینی موقف رکھتے ہیں بلکہ فیصل مسجد میں تمام دینی مکاتب فکر کی کانفرنس بھی بلا چکے ہیں۔ میرے مہربان ہیں۔ میں نے ان سے گزشتہ روز بات کی تو وہ بہت آزردہ خاطر تھے۔ انہوں نے کہا کہ عامۃ المسلمین کا عشق رسول کے حوالے سے جوش و جذبہ دیدنی تھا۔ تاہم جس طرح سے بے ہنگم اور بے قیادت ہجوم میں شر پسندوں کو اپنی تخریب کارروائی کا موقعہ ملا وہ ہماری دینی و سیاسی قیادت کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے جمعہ کے یوم عشق رسول سے پہلے تجویز دی تھی کہ سارے تعلیمی اداروں کے سربراہان اپنے اپنے ادارے کی قیادت کرتے

Marfat.com

ہوئے اسلام آباد کے زیرو پوائنٹ سے فیصل مسجد پہنچیں اور یہاں چند سربراہان خطاب کریں اور یوں سب طلبہ واساتذہ کے جذبات کی ترجمانی ہو جائیگی۔اسی طرح اگر جمعۃ المبارک کے یوم عشق رسول ﷺ کیلئے ہوم ورک کیا جاتا اور سب لوگوں کو فیصل مسجد جمع ہونے کی کال دی جاتی تو آٹھ دس لاکھ کا پر امن مجمع یہاں اکٹھا ہوتا جس سے زعمائے کرام خطات کرتے اور یوں لوگ پر امن طور پر منتشر ہو جاتے۔

کاش ہمارے دینی و سیاسی قائدین اس بات کو سمجھیں کہ جب قیادت کا فقدان ہوتا ہے یا بوجوہ قیادت منظر عام پر نہیں آتی تو لوگ ایسے بے ہنگم اور غیر ذمہ دارانہ رویے کا مظاہرہ کرتے ہیں جس سے پاکستان کی بدنامی اور اسلام کا پر امن نقشہ دھندلا جاتا ہے۔ بلاشبہ حکومت نے یوم عشق رسول ﷺ کا جرات مندانہ اقدام کیا مگر اس کیلئے دیگر دینی و سیاسی جماعتوں کو ساتھ لیکر چلنے کیلئے جو ہوم ورک ضروری تھ وہ نہیں کیا گیا۔ وزیراعظم راجہ پرویز اشرف نے جراتمندانہ اور دانشمندانہ تقریر کی کاش باقی دینی و سیاسی جماعتوں کے قائدین بھی کنونشن سنٹر میں خطاب کرتے۔ بہر حال دینی و سیاسی جماعتوں کے قائدین نے قوم کی قیادت کا نادر موقعہ کھو دیا۔

(روزنامہ نوائے وقت 24 ستمبر 2012)

Marfat.com

عشق رسول ﷺ کو متنازعہ بنانے کی سازش

ڈاکٹر اجمل نیازی...

مسلمان دشمن طاقتیں اور ان کے ایجنٹ جن میں مسلمان بھی شامل ہیں عشق رسول ﷺ کو ختم نہیں کر سکے تو اب اس بیش بہا جذبے کو متنازعہ بنانے کی کوشش شروع کر دی گئی ہے۔ یوم عشق رسول ﷺ کروڑوں دلوں کا دن تھا۔ اس ایک دن کو پوری زندگی میں پھیلا دینا چاہیے۔ کچھ شرپسندوں نے اسے سبوتاژ کرنے کی کوشش کی اور رہی سہی کسر ہمارے میڈیا نے نکال دی۔ ان کا ذکر کچھ اینکرز اس طرح کر رہے تھے جیسے یہ ان کی طرف سے بھیجے گئے ہوں۔ 27 بندوں کے مرنے کا ماتم کیا جاتا رہا۔ افسوسناک ہے مگر یہ شرپسند ہی تھے۔ کراچی میڈیا پر اس کا بہت شور رہا۔ کچھ دن پہلے ایک فیکٹری میں 300 آدمی جل کر مر گئے ان کے لئے تو اتنا غم نہ تھا نہ اس کا چرچا کیا گیا۔ اس ضمن میں چودھری شجاعت نے بہت خوب بات کی وہ لوگ جو غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے کے نعرے لگاتے ہیں اس راہ میں 2700 بھی مر جائیں تو خوش قسمت ہیں اسے غلامان رسول ﷺ کے خلاف منفی پروپیگنڈے کے لئے استعمال کرنا ایک جرم ہے۔ جذبے اور جرات سے بھری ہوئی گفتگو شیخ وقاص اکرم نے کی۔

فیکٹری میں آتشزدگی کے لئے رحمٰن ملک نے کہا کہ اس میں بیرونی مداخلت ہو سکتی ہے تو جو کچھ عشق رسول ﷺ کے جلوسوں میں ہوا اس میں کیوں بیرونی مداخلت نہ تھی۔ ہمارا میڈیا جو کچھ کر رہا تھا اس میں بھی بیرونی مداخلت لگتی تھی ورنہ اس طرح پلاننگ کے ساتھ جو کچھ ہوا یہ معمول کی کاروائی نہ تھی۔ ڈرون حملوں میں جو مرتے ہیں انہیں کون مارتا

Marfat.com

ہے۔ دھماکوں میں اور ٹارگٹ کلنگ میں روزانہ 27 سے زیادہ آدمی مرجاتے ہیں۔ کبھی ہمارے میڈیا نے اس پر شور مچایا صرف خبر نشر ہوتی ہے اور بس لیکن یوم عشق رسول ﷺ کے حوالے سے جلوسوں میں شرپسندوں کے لئے ایک خاص منصوبے کے تحت پروگرام کئے گئے۔ کچھ اینکرز کا رویہ توہین رسالت کے خلاف غم و غصے کا اظہار نہ تھا وہ عاشقان رسالت ﷺ کی توہین کر رہے تھے۔ یہ مٹھی بھر شرپسند کسی صورت میں عشق رسول ﷺ والے نہ تھے۔ خودکش دھماکہ کر کے کئی بے گناہ لوگوں کو قتل کرنے والے کے لئے کہتے ہیں کہ اس کا کسی مذہب سے تعلق نہیں۔ ان درندوں کو یوم عشق رسول ﷺ کو سبوتاژ کرنے والوں کو غلامان رسول ﷺ کے کھاتے میں ڈال کر اپنے آقاؤں کو کیوں خوش کیا جارہا ہے۔ میڈیا کی خدمات اور اہمیت سے انکار نہیں مگر ایک بھارتی خاتون کے لئے ایک بھارتی اداکار کے مرنے پر کئی دن پروگرام کئے گئے ہیں اور اپنے عظیم اداکار لہری کے لئے بہت معمولی پروگرام پیش کئے جاتے ہیں۔

ایک سروے کے مطابق پاکستان کے ہر شہر ہر محلے سے جلوس نکلے اور وہ پر امن تھے تو صرف دو تین بڑے شہروں میں شرپسندی کیوں ہوئی۔ عشق رسول ﷺ میں بڑے بڑے جلوسوں کی ایک جھلک تک نہ دکھائی گئی صرف توڑ پھوڑ جلاؤ گھیراؤ کے منظر بار بار دکھائے گئے۔ جن لوگوں کے ہاتھوں میں اسلحہ تھا کیا وہ علمائے کرام نے فراہم کیا تھا؟ ان لوگوں کو حافظ محمد سعید نے بھجوایا تھا؟ وہ چوبرجی میں ایک شاندار ریلی میں موجود تھے۔ امیر حمزہ اور دوسرے دوست بھی تھے۔ کہیں ان کی جھلک نظر نہیں آئی۔ صاحبزادہ فضل کریم نے بہت عظیم الشان ریلی کی قیادت کی۔ برادرم نواز کھرل ان کے ساتھ تھے۔ جماعت اسلامی جماعت اہلسنت اور دیگر مذہبی تنظیموں کی طرف سے جلوس نکالے گئے مگر کہیں میڈیا موجود نہ تھا وہ صرف ایسے شرپسندوں کی سرگرمیاں دکھانے میں مصروف تھے اور خوش تھے کہ انہوں نے اپنی ڈیوٹی پوری طرح نبھائی۔

ایک بات جو مجھے پسند نہیں آئی وہ علماء کرام کا دفاعی انداز گفتگو تھا۔ وہ احساس کمتری میں مبتلا ہو کر کیوں بول رہے تھے جیسے شرپسندی انہوں نے کروائی ہو۔ مولانا

Marfat.com

فضل الرحمٰن شریک نہ تھے حافظ حسین احمد بھی نہ تھے۔ علمائے کرام صاف کہتے کہ شرپسند و ل سے ان کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ وہ مٹھی بھر لوگ نجانے کس کے بندے تھے وہ جلوس میں شریک نہ تھے۔ ان کے پاس کوئی جھنڈا نہ تھا کوئی پہچان نہ تھی۔ کچھ نے منہ چھپائے ہوئے تھے۔ وہ اس بہت بڑے جذبے کی توہین کرنے آئے تھے۔ لگتا ہے کہ انہیں ٹیری جونز نے بھیجا تھا یا ٹیری جونز کے ایجنٹوں اور سرپرستوں نے بھیجا تھا۔ پاکستانی میڈیا نے ان کی دلجوئی کے لئے اپنی ساری ٹرانسمیشن ان کی نذر کر دی۔

وزیراعظم پرویز اشرف نے بڑا جذبہ دکھایا تعطیل کی جمعہ کو صبح سویرے ولولہ انگیز تقریر کی۔ یہ پیغام ساری دنیا میں گیا ہوگا۔ قوم اس کے لئے شکرگزار رہے مگر وہ یہ بات کن کو خوش کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ اپنے ہی بھائی بندوں کو قتل کرنا کونسا عشق رسول ﷺ ہے۔ آپ کے قانون نافذ کرنے والے ادارے کہاں تھے؟ وہ انہیں کیوں نہ روک سکے۔ وہ صرف امریکی سفارت خانے اور ریڈ زون کو بچانے میں لگے رہے۔ بہر حال یوم عشق رسول ﷺ مبارک ہو۔

(روزنامہ نوائے وقت 24 ستمبر 2012)

Marfat.com

ناموس مصطفیٰ ﷺ کے تقاضے

سجاد میر..............................

میں اس بات سے نہیں ڈرتا کہ دنیا کیا کہے گی بالخصوص امریکہ اور یورپ میں ہمارے بارے میں کیا تاثر پیدا ہوگا۔ مگر اس بات سے پریشاں ہوں کہ دنیا کی تاریخ میں جب جب ایسے مناظر دیکھنے کو ملے اس کے نتائج اچھے نہیں ہوئے۔ خاص طور پر ان کے لئے جو اس کے ذمہ دار تھے۔ میں اپنے لئے ان نتائج سے ڈرتا ہوں۔

دنیا کی تاریخ کا حوالہ تو میں نے یونہی دے دیا آج کل اپنی وسیع المشرری ثابت کرنے کے لئے مناسب یہی ہوتا ہے کہ خود کو دنیا کے ساتھ وابستہ کرو بجائے اس کے کہ اپنی تاریخ بیان کرنے بیٹھ جاؤ وگرنہ سچ پوچھئے تو اس وقت مجھے اپنی تاریخ کے وہ مناظر یاد آتے ہیں جو یقیناً رقت آمیز ہیں۔ ہمارے ہاں کیسے کیسے مار دھاڑ کرنے والے پیدا ہوئے۔ کیسی طوائف الملوکی برپا کی ان لوگوں نے۔ ایک نہیں بیسیوں مثالیں ہیں یہ سب کچھ دین کے نام پر ہوا۔ وہ جو سب سے پہلے دین کا ٹھیکدار بن کے نکلے تھے انہوں کیا اودھم مچایا تھا۔ ارادے تو ان کے لمبے چوڑے تھے ہمارے امیر المومنین کی شہادت کا سبب بنے۔ ایسی انارکی مچائی کہ ریاست کا ڈھانچہ ہی تلپٹ ہوتا دکھائی دیتا تھا۔ یہ سب انہوں نے دین کے نام پر کیا مگر امت کا متفقہ فیصلہ آیا کہ یہ دین سے خارج ہیں سو خارجی کہلائے۔

یہ تو پھر بھی منظم انارکی پھیلانے والے تھے۔ ہماری تاریخ ان سے بھری پڑی ہے حسن بن صباح کی جنت انہی کی کارگزاری تھی۔ خلافت اسلامیہ کو بے دست و پا کر کے رکھ دیا تھا انہوں نے۔ بات دور نکلی جا رہی ہے فتنے برپا کرنے والے تو عہد رسالت کے

Marfat.com

فوراً بعد ہی میدان میں اتر آئے تھے۔ اس انار کی اور طوائف الملو کی پھیلانے کی کوششوں کی اسلام کی تاریخ میں کبھی حمایت نہیں کی گئی۔ ہم کب فتنہ وفساد کے حامی رہے ہیں فساد فی الارض میرے اللہ کو پسند ہے نہ اس کے رسول کو۔

مطلب یہ کہ مجھے اس سے نہ ڈراؤ کہ امریکہ ناراض ہو جائے گا یا دنیا بدظن ہو جائے گی یا تمہارا امیج کیا بنے گا۔ ناموس رسالت ﷺ کے مسئلے پر ہمیں ان میں کسی چیز کی پروا نہیں ہے۔ ہمارا مسلہ یہ ہے کہ یہ ہمارا وطیرہ نہیں۔ میرے نبی ﷺ کے چاہنے والوں کا شیوہ نہیں۔ ناقابل برداشت ہیں وہ مناظر جو اس دن دیکھے گئے۔ اس پر میں اس لئے ماتم کناں نہیں کہ اہل مغرب کیا سوچیں گے میرا دکھ یہ ہے کہ یہ اس نبی کی تعلیمات کی نفی ہے جس کی ناموس کی حفاظت کے لئے ہم نکلے ہیں۔ بے ترتیبی بے ربطگی تک ہمارے ہاں روا نہیں چہ جائیکہ ہم سب کچھ تہس نہس کرنے نکل پڑے ہیں۔

بے ترتیبی بے ربطگی ۔۔۔۔۔ ایک حدیث یاد آئی۔

جنگ بدر کے بعد جب مسلمان شہداء کی میتیں قبروں میں اتاری جا رہی تھیں تو حضور پاک ﷺ نے حکم دیا قبروں کو ایک ہی صف میں بناؤ اور اس بات کی کوشش کرو کہ قبروں کی ظاہری حالت اچھی اور خوبصورت ہو۔

اصحاب وہ لوگ تھے جو نبی ﷺ کی ایک ایک بات کی تہہ تک پہنچنا چاہتے تھے۔ سبحان اللہ روئے زمین پر ایسے انسانوں کا اور کوئی گروہ نہ آج تک اترا ہوگا۔ پوچھنے والے نے پوچھا۔ حضور پاک ﷺ اگر ان قبروں کی ظاہری حالت اچھی نہ ہو تو کیا مرنے والوں کو دکھ پہنچے گا۔

کائنات کی اس بے مثل ہستی نے جو جواب دیا اس کی بصیرت کا اندازہ لگایئے۔ فرمایا: مرنے والوں کو دکھ نہیں پہنچے گا زندہ رہنے والوں کا دل دکھے گا۔ سبحان اللہ کیا خوبصورت نکتہ ہے پھر وضاحت کی کیونکہ ایک کھنڈر اور ویران قبر کا نظارہ انسان کے لئے غم انگیز منظروں میں سے ہے۔

ذرا اس بات پر غور کیجئے ہم نے کتنے کھنڈروں اور قبروں سے بھی زیادہ غم انگیز

Marfat.com

نظارے اس دن دیکھے ہیں۔ خدا ہمیں معاف کرے ہمارے نبی ﷺ کا دل بھی ان نظاروں کو دیکھ کر اس طرح غم زدہ ہوا ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ یہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔ آپ کس اجر کی توقع لگائے بیٹھے ہیں۔

مجھے نہ ڈراؤ امریکہ سے مجھے تو اس بات سے خوف آتا ہے کہ آیا میں رحمت اللعالمین کی شفاعت سے محروم ہو جاؤں گا۔ میں نے ان کے نام کی آڑ میں فساد فی الارض برپا کیا ہے۔ وہ ہستی جو اپنی ماننے والوں کو اس بات کا مشورہ دیتی تھی کہ انسانوں کو غم دینے والے منظر پیدا نہ کرو۔ جو انسان کی نفسیات کو کتنی خوبصورتی سے سمجھتی تھی کہ کھنڈر اور ویران قبر کا نظارہ انسانوں کو تکلیف دیتا ہے۔ آج ہم نے اس کے نام پر جگہ جگہ قبروں کھنڈروں کے نظارے پیدا کئے بلکہ اس سے بھی دو قدم آگے بڑھ کے امت کے اثاثوں کے انجر پنجر سڑک سڑک بکھیر دیئے۔ اللہ ہمیں معاف کرے ہمارے نبی ہم پر رحمت کرے۔

میں کہہ رہا تھا مجھے امریکہ سے نہ ڈراؤ۔ حد ہوتی ہے کج بحثی کی۔ بعض بزرجمہروں کے بارے میں سنا ہے کہ وہ میڈیا پر یہ کہتے پائے گئے ہم ہو کیا جو امریکہ بہادر کے خلاف احتجاج کر رہے ہو۔ تمھارے ہاتھ پلے ہے کیا کہ تم پھدک رہے ہو۔ اس کا تو یہ مطلب ہے کہ ہمیں اس بات پر معافی مانگنا چاہئے کہ ہم نے ناموس رسالت کے مسلے پر احتجاج کیا جبکہ ہمیں یہ خبر تھی کہ یہ احتجاج بنیادی طور پر امریکہ کے خلاف ہے۔ ساتھ ہی ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ امریکہ کا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ امریکہ جو بھی کرے ہمیں دم سادھ لینا چاہیے اس کی طاقت کا سامنے کس کی مجال ہے کہ کوئی پر بھی مار سکے۔ ویسے یہ کون سا موقع ہے کہ ہمیں امریکہ کی سائنسی عظمتوں سے ڈرایا جائے۔ جتنی طاقت اس شیطان بزرگ میں ہے اس سے کم ابلیس رجیم میں نہیں۔ ڈرنا ہے تو اس سے ڈرو۔ یہ جو لوگوں نے وطیرہ پکڑا ہوا کہ بات بات پر امریکہ کے قصیدے باندھتے ہیں وہ تاریخ کی غیر جانبدارانہ تعبیر کرنے کے اہل ہی نہیں ہے۔ انہیں یہ بھی اندازہ نہیں ہے کہ ماضی میں سر پھری سلطنتیں کس طرح اپنی ہی طاقت کے بوجھ تلے دب کر مری ہیں۔ اگر مقصد ہمیں غیرت

Marfat.com

دلانا ہے تو اس کا یہ محل نہیں درست ہم تاریخ کے اسیر ہیں وقت کے پہیوں کے دندانوں میں پھنس کر زندگی گزارنے پر مجبور ہیں بہت قصور ہمارا بھی ہے کچھ تاریخی قوتوں کا جبر بھی ہے۔ یہ جبر مگر ٹوٹے گا کیسے؟ ایسے تو نہیں کہ آپ ہر لمحہ ہمیں خوفزدہ کرتے رہیں۔

میری جان مرے ماں باپ ان پر قربان اہادی برحق کے نام پر وطن کی گلیوں، سڑکوں، شاہراہوں پر جو ادھم مچا ہے مجھے دیکھنا ہوگا ایسا کیوں ہوا۔ ابھی گزشتہ برس لندن کے ایک علاقے میں اودھم مچا تھا۔ ان کے مقاصد یہ نہ تھے مگر ایسے برے نہ تھے کسی سے زیادتی کا شاخسانہ تھا۔ دکانیں لٹی تھیں کیا کیا کچھ لوگ اٹھا اٹھا کر گھروں میں نہ لے گئے کیا کچھ تاراج نہ ہوا۔ سب کچھ ہوا مگر حکومت نے فوراً کمر ہمت باندھ لی ان کافروں نے ایک ہفتے میں ذمہ داروں کو پکڑ ڈالا بلکہ یہ تجزیے بھی شروع ہو گئے کہ اس انارکی سبب کیا ہے۔ ایک جمہوری ملک میں جو ایک طرح کی ویلفیئر اسٹیٹ ہونے کی بھی دعویدار ہے۔ یہ سب کیسے ہوا۔ کہاں خرابی پیدا ہوئی اس کا کیا علاج ہے۔

ہمیں بھی دیکھنا ہے یہ سب ہمارے ہاں کیوں ہوا؟ یہ کون لوگ تھے؟ ہڑتال کی اپیل کرنے والے تو منہ چھپاتے پھرتے ہیں اور منہ چھپا کر ڈاکوؤں کا روپ دھارے لوگوں کا یہ ٹولہ سب کچھ روندتا چلا جا رہا ہے۔ چیمبر آف کامرس کی عمارت جلانے سے کیا عشق رسول ﷺ کے تقاضے پورے ہو جائیں گے؟ پٹرول پمپ جلانے سے امریکہ کی دنیا اندھیر ہو جائے گی؟ یہ ہمارے اندر صرف ہیجان ہے؟ یا یہ سب کچھ اور بھی کچھ ہے؟ ہمیں سوچنا ہوگا۔ ہمیں اپنے نبی ﷺ کے واسطے اس پر غور کرنا ہوگا۔ اشتعال انارکی طوائف الملوکو لوٹ مار، وحشیانہ پن یہ ہمارا شیوہ نہیں۔ یہ اللہ کے سپاہیوں اور محمد ﷺ کے فدائیوں کا کام نہیں لگتا۔ پھر کس کا کام ہے میں کچھ نہیں کہوں گا۔

روزنامہ نئی بات 24 ستمبر 2012

Marfat.com

آپ بھی شرمسار ہو مجھ کو بھی شرمسار کر!

توفیق بٹ..

اول و آخر بات تو یہی ہے کوئی مسلمان چاہے کتنے ہی کمزور کردار کا کیوں نہ ہو نبی پاک ﷺ کی شان میں گستاخی کسی صورت میں برداشت نہیں کرسکتا۔ سو امریکہ میں تیار کی جانے والی گستاخانہ فلم کی مذمت نہ صرف دنیا بھر کے مسلمانوں نے کی بلکہ دیگر مذاہب کے لوگوں نے بھی پرزور احتجاج ریکارڈ کروائے۔ مہذب معاشروں میں احتجاج انتہائی پرامن ہوتے ہیں میڈیا اسے سپورٹ کرتا ہے اور عالمی دنیا اس کا نوٹس لینے پر مجبور ہو جاتی ہے ہماری بدقسمتی یہ ہے کہیں پرامن احتجاج ہو رہا ہو تو میڈیا کو دکھائی ہی نہیں دیتا اور عشق رسول ﷺ کے نام پر بینک لوٹے جا رہے ہیں اے ٹی ایم مشینیں توڑی جا رہی ہوں سینماؤں اور سرکاری عمارتوں کو آگ لگائی جا رہی ہے بے قصور لوگوں کی گاڑیا اور موٹر سائیکلیں نذر آتش کی جا رہی ہوں تو اس فساد میں حصہ ڈالنا میڈیا کار ثواب سمجھتا ہے پاکستا میں جمعتہ المبارک کو کئی مقامات کئی شہر ایسے بھی تھے جہاں انتہائی پرامن احتجاج ہوئے کسی نے ایک اینٹ بھی نہیں اکھاڑی۔ مگر دنیا کو ایسے مناظر دکھائے کی میڈیا کو توفیق ہی نہیں ہوئی۔ یوں محسوس ہوتا ہے ایسے مناظر دکھانے کا یا تو میڈیا کو معاوضہ نہیں ملتا یا پھر بہت ہی کم ملتا ہے یہ تاثر اب مظبوط ہوتا جا رہا ہے پاکستان کے خلاف ہونے والی عالمی سطح کی سازش کو سب سے بڑی سپورٹ پاکستان کے میڈیا کی طرف سے مل رہی ہے۔ امریکہ ہر چوتھے دن کوئی نہ کوئی نیا فساد برپا کر کے مسلمانوں کو مشتعل کرتا ہے۔ اور اس اشتعال کی جو خوفناک تصویر پاکستان میں ابھرتی ہے اور پاکستان کا میڈیا جس انداز

Marfat.com

میں اسے نمایاں کرتا ہے اسے جواز بنا کر امریکہ دنیا کو یہ پیغام دینے کی کوششیں کرتا ہے کہ جو کچھ وہ پاکستان کے ساتھ کر رہا ہے ٹھیک کر رہا ہے۔

آج مجھے اپنے دانشور بابے اشفاق احمد کی بیس برس قبل کہی ہوئی یہ بات یاد آ رہی ہے ایک وقت آئے گا جب ہمیں احساس ہوگا لاعلمی ایک نعمت ہے۔۔۔۔اس سے قبل یہ بھی فرمایا گیا علموں بس کریں اویار۔۔۔۔اب بذریعہ میڈیا جوں جوں ہماری معلومات میں اضافہ ہوتا جاتا ہے ہمارا ڈپریشن بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ سکون زندگی سے بالکل ہی ختم ہو کر رہ گیا ہے۔ ماہرین نفسایات ڈپریشن کے مریضوں کو دوا اور علاج کے طور پر سب سے اہم ہدایت اب یہ فرماتے ہیں کہ میڈیا سے پرہیز کریں۔ جمعہ کو عشق رسول ﷺ کے نام پر احتجاج کے جو گھناؤنے انداز اپنائے جا رہے تھے جس انداز میں توڑ پھوڑ کی جا رہی تھی۔ سرکاری املاک نذر آتش ہو رہی تھیں ہلاکتوں کی تعداد بڑھتی جا رہی تھی۔ کئی مقامات پر پولیس اور دوسرے سکیورٹی ادارے پسپا ہوتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔۔یقیناً حقائق تھے۔ مگر ان حقائق کو جس خوفناک انداز میں میڈیا پیش کر رہا تھا اس سے ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہونے لگا تھا جیسے عشاقانِ رسول ﷺ ابھی پورے پاکستان کو جلا کر راکھ کر دیں گے اور کوئی شے باقی بچ گئی تو وہ حکومت ہوگی جو اس موقع پر کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ یا پھر وہ مذہبی ٹھیکے دار جو اپنے اپنے ہجوم کو سڑکوں کے سپرد کر کے خود گھروں میں بیٹھ کر جانے کہاں کہاں سے ہدایت اور نوٹ وصول کر رہے تھے!

29 ہلاکتیں مگر کسی مذہبی ٹھیکے دار کا کوئی بیٹا کوئی بھائی بھتیجا یا بھانجا داماد عشق رسول ﷺ کی نذر نہیں ہوا۔ 9 بینک لوٹے گئے۔۔۔۔پیسہ کہاں گیا؟ سب کو معلوم ہے سرکاری املاک جلادی گئیں مگر میکڈونلڈز۔۔۔۔کے ایف سی اور ہارڈیز محفوظ رہے۔ شاید اس لئے کہ مذہبی ٹھیکے داروں کے بچے بھی رات کو اب ماڈرن فوڈ ہی انجوائے کرتے ہیں۔ بات حلوہ پوری سے اب برگر پیزے اور بوتل کی طرف نکل گئی ہے۔ امریکہ سے نفرت مگر امریکی مصنوعات اور ایجادات سے لطف اندوز ہونا ایمان کا

Marfat.com

با قاعدہ حصہ اور بچوں کو امریکہ سے تعلیم دلوانا فرض۔۔۔۔۔ایک مذہبی ٹھیکدار سے اس موضوع پر بات ہوئی تو قلم کار کو قائل کرنے کی کوششیں ان نے یوں کی نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہے علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے۔۔۔۔۔علم کے حصول کے لئے اپنے بچوں کو ہم امریکہ بھیج دیتے ہیں تو اس میں اعتراض والی بات کونسی ہے؟۔۔۔۔۔ عرض کیا نبی پاک ﷺ نے علم کے لئے چین جانے کی بات کی تھی امریکہ جانے کی نہیں۔۔۔۔۔جہاں تک بات عشق رسول ﷺ کی ہے تو یہ خدمت ان کی کم تو نہیں کہ اس کے خلاف تقریریں وغیرہ فرما لیتے ہیں اور تصویریں وغیرہ چھپوا لیتے ہیں اور اپنے کارکنوں کو سڑکوں پر کھلا چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ جس انداز میں چاہیں امریکہ کا بدلہ پاکستان سے لے لیں۔اور کوئی انہیں روکنے والا اس لئے نہیں کہ روکنے والوں کے اپنے مسائل اور مفادات ہیں۔ مذہبی ٹھیکداروں سے انہیں بنا کر رکھنا پڑتی ہے ایک دوسرے کی ضرورتیں پوری نہیں کریں گے تو ایک دوسرے کے مفادات کا خیال نہیں رکھیں گے تو دونوں کی بیرونی امدادیں بند ہو جائیں گی!

اور بیرونی امداد سے یاد آیا آج ہی کے اخبارات میں خبریں شائع ہوئی ہیں جمعہ کو چھٹی اور فسادات کے نتیجے میں ملکی معیشت کو سو ارب روپے کا نقصان ہوا۔ بیرونی امدادوں پر چلنے والے ملک کا یہ اندرونی نقصان کون پورا کرے گا؟ کون یہ سوچے گا کہ ملک کو سو ارب کا ٹیکہ لگا کر کون سے عشق رسول ﷺ کا حق ہم نے ادا کیا ہے کیا اس کے بعد امریکہ پاکستان کے تھلے لگ جائے گا مذہبی ٹھیکداروں سے خوفزدہ ہو جائے گا اور گستاخانہ فلم دنیا میں بین کر دی جائے گی؟ اور اس کے بعد کوئی ایسا سانحہ رونما نہیں ہوگا؟ کسی ایک سوال کا جواب بھی ہمارے پاس نہیں ہے۔ ہمارے پاس صرف نعرے ہیں بڑھکیں ہیں اور وہ سڑکیں ہیں جن پر مختلف قسم کے ڈرامے کر کے دنیا کو یہ پیغام ہم دیتے ہیں کہ جو کچھ ہمارے ساتھ ہو رہا ہے ٹھیک ہو رہا ہے۔ ریلوے کو ہڑپ کرنے والے وفاقی وزیر نے عشق رسول ﷺ کا حق ادا کرتے ہوئے گستاخ فلم ساز کو ہلاک کرنے والے کو ایک لاکھ ڈالر دینے کا اعلان کیا ہے۔ جتنی لوٹ مار اس وزیر نے کی ہے اس سے

Marfat.com

کہیں زیادہ رقم کا سیاسی اعلان وہ کر سکتا ہے۔اس کی خدمت میں عرض ہے گستاخ فلم ساز تو ویسے ہی سزا سے نہیں بچ سکے گا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ہم ان مذاق اڑانے والوں کے لئے کافی ہیں یہ رقم وہ پاکستان ریلوے کو واپس کر دے اور اس کے بعد لوٹ مار سے توبہ کر لے تو اس سے نہ صرف رسول پاک ﷺ بلکہ اللہ پاک بھی اس سے خوش ہو جائیں گے۔سیاسی ڈرامے کر کے لوگوں کو الو بنانا مال بنانے کے مقابلے میں کہیں مشکل ہے!

(روزنامہ نئی بات 24 ستمبر 2012)

Marfat.com

امریکی اشتہار اور غلام احمد بلور کا اعلان

..........نوید مسعود ہاشمی

21 ستمبر جمعۃ المبارک کے دن پاکستان کے ہر چھوٹے بڑے شہر۔۔۔حتیٰ کہ قصبوں اور دیہاتوں میں بھی ہزاروں مسلمانوں نے ناپاک فلم کے خلاف مظاہرے کر کے اپنا احتجاج ریکارڈ کروایا۔۔۔۔مگر مجموعی طور پر۔۔۔ چند بڑے شہروں کے سوا پورے ملک میں امن قائم رہا۔۔۔بدامنی کے واقعات ان بڑے شہروں میں ہوئے جن شہروں میں امریکی قونصلیٹ قائم ہیں۔۔۔غصے سے بھرے ہوئے نوجوان امریکی قونصلیٹ کے سامنے جا کر۔۔۔ احتجاج کرنا چاہتے تھے۔۔۔ پولیس انہیں روکتی تھی۔۔۔اور پھر گولیوں اور پتھروں سے تصادم شروع ہو جاتا تھا۔۔۔

لیکن یہ بھی ہزاروں اور لاکھوں کے اجتماع میں صرف چند سو نوجوانوں تک محدود رہتا تھا۔۔۔لیکن پاکستانی الیکٹرانک چینلز جو گزشتہ 24 گھنٹوں سے جمعہ کی تاریخی ہڑتال کی کامیابی۔۔۔اور امریکہ کے خلاف کروڑوں پاکستانیوں کا سڑکوں پر نکل کر احتجاج کرنے کے خلاف جس طرح کا پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔۔۔وہ نہ صرف یہ کہ انتہائی افسوس ناک بلکہ کروڑوں پاکستانی مسلمانوں کے لئے انتہائی تکلیف دہ بھی ہے۔۔۔اور یہ اس بات کا تازہ ترین ثبوت بھی ہے۔۔۔کہ امریکی ڈالروں کے بل بوتے پر بعض چینلز سے جو مرضی پروپیگنڈا کر والو۔۔۔ وہ اس کے لئے تیار ملیں گے۔۔۔گزشتہ دنوں سے بعض الیکٹرانک چینلز ایک امریکی اشتہار دکھا رہے ہیں کہ جس میں امریکی صدر اوباما اور وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن۔۔۔ناپاک فلم ساز سے امریکہ کے

Marfat.com

کسی قسم کے تعلق سے انکاری ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔۔۔ کہا جا رہا ہے کہ یہ امریکی اشتہار دکھانے والے پاکستانی چینل کو اس اشتہار دکھانے کے عوض ہزاروں ڈالر۔۔۔ دیئے گئے ہیں۔

امریکہ سے ڈالر لے کر۔۔۔ صدر اوبامہ ہیلری کلنٹن اور امریکہ کی برات کے اشتہار چلانے والے چینلز سے یہ توقع کی بھی کیسے کی جا سکتی ہے۔۔۔ کہ وہ کروڑوں مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کا فریضہ سرانجام دیں گے؟ کراچی اسلام آباد اور پشاور میں جو مار کٹائی جلاؤ گھیراؤ ہوا۔۔۔ اس کے ہر عالم دین ہر مذہبی اور سیاسی جماعت بلکہ ہر ہوش مند پاکستانی نے شدید مذمت کی۔۔۔ مگر ان واقعات سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ۔۔۔ پاکستانی قوم کے چند ہزار لوگوں نے یہ سب کچھ نعوذ باللہ عشق رسول ﷺ میں ڈوب کر کیا تھا۔۔۔ ایسے سوالات اٹھانے والے جاہل لبرل فاشسٹ ایسے لگتا ہے کہ جیسے جمعہ کے دن ہی پیدا ہوئے ہیں۔۔۔ اور وہ پاکستان میں اس سے قبل 64 سالوں میں ہونے والے احتجاج یا مظاہروں سے واقف نہیں ہیں۔

جمعہ کے دن کراچی میں کل 18 افراد جاں بحق ہوئے۔۔۔ جبکہ دنیا جانتی ہے کہ لسانیت صوبائیت اور فرقہ واریت کے نام پر یومیہ کراچی میں مرنے والوں کی تعداد 25 سے لے کر 30 تک ہوتی ہے۔۔۔ جبکہ موجودہ حکومت کے ساڑھے 4 سالہ دور میں کراچی میں چھ ہزار کے لگ بھگ بے گناہ انسان۔۔۔ مارے جا چکے ہیں موجودہ حکومت کے ساڑھے چار سالہ دور حکومت میں صرف کراچی میں۔۔۔ مختلف اوقات میں ہونے والی احتجاجی ہڑتالوں بم دھماکوں اور مارکیٹوں کو نذر آتش کرنے کی وجہ سے اس ملک اور قوم کو اربوں روپے کا نقصان ہو چکا ہے۔۔۔ جمعہ کے دن کراچی میں پانچ سینما جلے۔۔۔ تین بنکوں کو آگ لگی۔۔۔ ایک پولیس والا جاں بحق ہوا۔۔۔ جو کہ نہیں ہونا چاہیے تھا یہ بدترین ظلم کے مترادف ہے۔۔۔ لیکن اسی کراچی میں۔۔۔ وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر مرحوم کے دور میں کراچی آپریشن میں حصہ لینے والے ایک ایک پولیس افسر کو چن چن کر مارا گیا۔۔۔ آج جو چینلز جمعہ کے دن لاکھوں پرامن عشاق رسول ﷺ کو چھوڑ

Marfat.com

کر۔۔۔ چند سو شر پسند عناصر کی توڑ پھوڑ کو جان بوجھ کر بار بار دکھا کر۔۔۔ اسے عشق رسول ﷺ کی طرف نعوذ باللہ منسوب کر رہے ہیں۔

یہ وہی چینلز ہیں کہ جن کے مالکان کی۔۔۔ الطاف حسین اور ان کی ایم کیو ایم کے سامنے گھگھی بندھی ہوئی ہے۔۔۔ کراچی میں بعض صحافی شہید ہوئے۔۔۔ سابق صوبائی وزیر داخلہ ڈاکٹر ذوالفقار مرزا نے ایک شہید صحافی کے اصل قاتل اور ان کی سیاسی جماعت کے نام بتا دیے۔۔۔ مگر ان چینلز میں اتنی اخلاقی جرات بھی نہ تھی کہ یہ اس جماعت کے سربراہ سے براہ راست شہید صحافی کے قتل کے بارے میں سوال ہی کر لیتے۔

سیدھی سی بات یہ ہے کہ بعض الیکٹرانک چینلز سے جمعہ کے دن ہونے والے واقعات کی بنیاد بنا کر۔۔۔ جو خوفناک پروپیگنڈا کروایا جا رہا ہے وہ یہ بات ظاہر کر رہا ہے کہ مغربی میڈیا اور ان چینلز کے درمیان بہت سی قدریں مشترک ہیں۔۔۔ عشق رسول ﷺ میں جان دینے کا جذبہ مغربی میڈیا کا اصل ٹارگٹ ہے۔۔۔ اور محبت رسول ﷺ میں جان لٹانے کا یہی جذبہ ہمارے پاکستانی چینل کو بھی اس وقت تک سمجھ نہیں آئے گا جب تک ان کی جان امریکی ڈالروں سے نہیں چھوٹے گی۔۔۔

وفاقی وزیر ریلوے غلام احمد بلور کہتے ہیں کہ گستاخانہ فلم بنانے والے کو قتل کرنے پر قاتل کو ایک لاکھ ڈالر انعام دونگا۔۔۔ جبکہ انہوں نے طالبان اور القاعدہ کو بھی دعوت دی ہے کہ وہ گستاخ رسول کو قتل کرنے میں اپنا کردار ادا کریں تو وہ انہیں بھی انعام سے نوازیں گے۔۔۔ بلور نے کہا کہ کسی کو قتل پر اکسانا جرم ہے لیکن میں یہ جرم کر کے دنیا کی کسی بھی عدالت میں سزا اور پھانسی تک کے لئے تیار ہوں۔

وزیر ریلوے کو میں ذاتی طور پر وزیر تباہی و بربادی قرار دیتا رہا ہوں۔۔۔ کیونکہ ریلوے کی موجودہ تباہ کن حالت کی ذمہ داری ان پر بھی عائد ہوتی ہے۔۔۔ جمعہ کے دن ہونے والے احتجاج کے دوران۔۔۔ ایک گروہ ان کے سینما کو آگ لگانے کے لئے بڑھ رہا تھا کہ سینما کو بچانے لئے۔۔۔ ان مظاہرین پر فائرنگ کر دی گئی جس کی وجہ سے دو افراد جاں بحق ہوئے۔۔۔ غلام احمد بلور کو چاہیے کہ وہ ان مرنے والوں کے ورثا کو بھی

Marfat.com

کم از کم دس، دس لاکھ تو لازمی دیں۔۔۔اور وفاقی وزیر کی حیثیت سے اگر وہ ریلوے کی تباہی کو۔۔۔بہتری میں بدل کر کروڑوں پاکستانیوں کے لئے آسانی پیدا کر دیں۔۔۔تو یہ بھی ان کی اخروی زندگی کی کامیابی کی ضمانت ہوگی۔

جناب بلور نے گستاخ رسول کے قتل پر جو ایک لاکھ ڈالر کے انعام کا اعلان کیا ہے۔۔۔ میں ان کے اس اعلان پر تو تنقید نہیں کرونگا۔۔۔ اور نہ اسے مشکوک قرار دیکر۔۔۔ان کا مذاق اڑاؤں گا۔۔۔کیونکہ میں یہ بات جانتا ہوں کہ کوئی مسلمان خواہ کتنا گنہگار کیوں نہ ہو۔۔۔اور کسی شعبے اور مقام پر بھی کیوں نہ بیٹھا ہو۔۔۔وہ عاشق رسول ﷺ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔لیکن میری ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ گستاخِ رسول کو قتل کرنے والے عاشق رسول ﷺ کو نہ تو ڈالروں کی حاجت ہوتی ہے اور نہ ہی پانڈ کی۔۔۔ غلام احمد بلور سے مجھے ہزار اختلافات ہیں۔۔۔لیکن میں ان کے عشق رسول ﷺ اور محبت رسول ﷺ پر شک کرنے کو گنا سمجھتا ہوں۔۔۔ مجھے پتہ ہے کہ غلام احمد بلور کے اس اعلان نے لبرل فاشسٹوں کی ٹانگوں پر کپکپی طاری کر رکھی ہے لیکن عشق رسول ﷺ کا تقاضا ہی یہ ہے کہ گستاخان رسول ﷺ سے دامن کو پاک کر دیا جائے۔

دعا۔۔۔علامہ اقبال

یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے
میں بلبل نالاں ہوں اک اجڑے گلستاں کا
تاثیر کا سائل ہوں محتاج کو داتا دے

(روزنامہ اوصاف 24 ستمبر 2012)

Marfat.com

دکھوں کا اصل ذمہ دار

..................نصرف جاوید

اسلام آباد میں مقیم امیر اور طاقتور لوگوں کے ڈرائنگ روموں میں باخبر مشہور ہونے کے لیے بہت ضروری ہے۔ کہ آپ آتی جاتی منتخب حکومتوں میں سے کسی کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات کا اظہار کرنے سے اجتناب برتیں۔ آپ کو یقین ہونا چاہیے کہ ہماری ریاست کے قطعی فیصلے اسلام آباد کے دفاتر میں نہیں راولپنڈی کی لال کرتی کے اس پار بیٹھے لوگ کیا کرتے ہیں ایک بہت بڑا فیصلہ ساز ادارہ اسلام آباد کے زیرو پوائنٹ اور آب پارہ چوک کے درمیان بھی قلعہ بند ہوا بیٹھا ہے۔ وہاں کے افسرانکی اکثریت کسی نہ کسی حوالے سے آپ کے رشتے دار ہے شادیوں کے ذریعے قائم ہونے والی قربت موجود نہ ہوتو چند افسران سکول کے زمانے سے آپ کے جگری یار ہوتے ہیں۔ قومی سلامتی کے امور پر غور کرتے ہوئے وہ جب بھی پریشان ہو جاتے ہیں تو آپ سے رجوع کرتے ہیں چونکہ اسلام آباد میں مقیم سفارتکاروں کی ایک بہت بڑی تعداد آپ کے ساتھ گالف کھیلنے کے بعد رات کا کھانا کھانے کے لیے آپ کے ہاں آجاتی ہے اس لیے آپ کو اکثر یہ خبر بھی رہتی ہے کہ ہمارے دشمن ملک پاکستان کے خلاف خصوصی اور عالم اسلام کی تباہی کے لیے عمومی طور پر کیسے اور کس طرح کی سازشوں کے جال بچھ رہے ہیں میں تقریباً 30 سال تک ایسے باخبر لوگوں کو تقریباً روزانہ ہی بھگتتا رہا پچھلے چند برسوں میں تھک سا گیا ہوں گوشے میں قفس کے مجھے کافی آرام وسکون ملتا ہے۔

Marfat.com

اتفاق کی بات مگر یہ بھی ہے کہ مجھے ہفتے اور اتوار کے دونوں روز باخبر لوگوں کی صحبت کو بھگتنے کا موقع ملا دونوں دن سوال یہی تھا کہ جمعہ کے روز عشق رسول ﷺ کے نام پر پشاور سے کراچی تک جو آگ لگی اس کے پیچھے کون تھا اس بات پر تو فوری اتفاق پایا گیا کہ مکار و ہوشیار آصف علی زرداری نے راجہ پرویز اشرف کو یہ دن منانے کا حکم جاری کیا تھا یہ الگ بات ہے کہ راجہ صاحب کو ہڑتال کرانے کے احکامات صادر فرما کر موصوف پہلے دبئی پھر لندن اور بالآخر نیو یارک پہنچ گئے۔ مین نے ڈرتے ڈرتے یاد دلانے کی کوشش کی کہ چالاگ زرداری کافی احکامات صادر فرمایا کرتے ہیں گیلانی صاحب کے دنوں میں اکثر احکامات نرگس سیٹھی کے دفتر میں موجود ردی کی ٹوکری میں پھینک دیے گئے یا درشتگی کے ساتھ ایوان صدر سے فون کرنے والوں کو بتا دیا جاتا کہ صدر زرداری کے احکامات کی تعمیل ممکن نہیں۔

باخبر لوگوں نے میری اس بات کی تردید نہ کی بلکہ ارشاد فرمایا کہ گیلانی صاحب کو سپریم کورٹ کے خلاف ڈٹ جانے کا مشورہ دے کر انہی باتوں کی وجہ سے ان سے جان چھڑائی جائے گئی ہے۔ راجہ صاحب اس حقیقت کو اچھی طرح جانتے ہیں روبوٹ کی طرح سر جھکائے تعمیل پر تعمیل کرتے رہیں گے اسی لیے تو فاروق نائیک صاحب کی دانش مندانہ حکمت عملی کے ذریعے ان کے لیے وزیر اعظم کے عہدے پر مزید کئی ہفتے قائم رہنے کا انتظام بھی کر لیا گیا ہے۔

بجائے راجہ صاحب کی عاجزانہ تابعداری کے تاثر کو چند واقعات کے ذریعے جھٹلانے کے میں نے بڑے خلوص سے یہ جاننے کی کوشش شروع کر دی کہ مکار و ہوشیار زرداری کو جمعہ کے روز آگ و خون کے مناظر دکھانے سے کیا فائدہ ہوا میری ناقص رائے میں اندرون و بیرون ملک تاثر تو یہی پھیلا کہ ان کے زیر سرپرستی چلنے والی حکومت بہت کمزور ہے اسلام آباد سے بھی کہیں زیادہ تباہی پشاور اور کراچی میں نظر آئی ان دونوں شہروں میں پیپلز پارٹی کی اپنے بڑے ہی طاقتور اتحادیوں کی حمایت سے بنی حکومتیں قائم ہیں۔ ان حکومتوں کی مشتعل ہجوموں کے ہاتھوں بے بسی تو آصف علی زرداری کی کمزوری

Marfat.com

کو بے نقاب کرنے کا سبب بنی ہے میری اس رائے کے اظہار کے بعد میں جب محفلوں میں بیٹھا تھا وہاں موجود لوگ دو گروہوں میں بٹ گئے۔ محض چند نے میرے اس رائے سے اتفاق کیا مگر باخبر لوگوں کی اکثریت نے دوسروں کی ذلت سے لطف اٹھانے والی مسکراہٹوں کے ساتھ مجھے سمجھانا چاہا کہ جن لوگوں نے آصف علی زرداری سے جمعے کے روز ہڑتال کرانے کا فیصلہ کرایا وہ یہی چاہتے تھے گستاخانہ فلم کے یوٹیوب پر آجانے کے بعد مصر تیونس اور لیبیا میں جو کچھ ہوا اس نے امریکی ریاست کے فیصلہ ساز اداروں پر اثر رکھنے والے لکھاریوں کو ایسے مضامین لکھنے پر مجبور کر دیا جن کے ذریعے اصرار کیا جا رہا ہے کہ وحشیانہ جذبات سے بھرے لوگوں کا ایک ہجوم ہے جسے صرف ڈنڈے اور وردی والا آمر ہی قابو میں رکھ سکتا ہے جمعہ کے روز پاکستان میں ہونے والے پرتشدد واقعات نے ان لکھاریوں کی سوچ کو مزید تقویت دی ہے امریکہ کو پیغام مل گیا ہے کہ پاکستان کے نااہل اور بدعنوان حواری کسی کام نہ آسکیں گے ان ہی اداروں اور قوتوں سے رجوع کرنا پڑے گا جو 1950 کی دہائی سے Deliver کر رہے ہیں۔

جس رعونت بھر قطعیت کے ساتھ مجھے یہ بات سمجھانے کی کوشش کی گئی اس کے بعد مجھے مزید کوئی سوال کرنے کی جرات ہی نہ ہوئی ویسے بھی دونوں محفلوں میں جہاں میں ہفتے اور اتوار کے روز گیا، کھانا بہت لذیذ تھا میں نے مائیک باخبر لوگوں کے ہاتھوں میں ہی رہنے دینے پر اکتفا کیا یہ الگ بات ہے کہ آج صبح سے میں اس سوچ میں مبتلا ہوں کہ ہمارے ہاں کے غیر ملکی یونیورسٹی سے پڑھے لاکھوں کروڑوں کا دھندا کرنے والے طاقتور لوگ سامنے نظر آنے والی بنیادی حقیقتوں کو دیکھ کیوں نہیں پا رہے جمعہ کے روز جو کچھ نظر آیا وہ اس ملک میں پہلی بار نہیں ہوا۔ میں 1947 سے شروع نہ کرنا چاہوں گا۔ صرف وہ مناظر یاد کر لیجئے جو نواب اکبر بگٹی اور محترمہ بے نظیر بھٹو کے قتل کے بعد سندھ اور بلوچستان میں نظر آئے عدلیہ کی بحالی کی تحریک کے دوران معاملات قابو میں رہے تو اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ احتجاجی قافلوں کی رہنمائی ایک جیپ کیا کرتی تھی جس میں ان دنوں معزول چیف جسٹس بیٹھا کرتے تھے اور ڈرائیور کی نشست اعتزاز احسن کی

Marfat.com

ہوا کرتی تھی۔

پشاور راولپنڈی اور کراچی میں سڑکوں پر ٹائر جلانے بینکوں کو لوٹنے اور سینما گھروں کو جلانے والوں کا کوئی والی وارث نہ تھا وزیراعظم نے دن کا آغاز ضیاء الحق مارکہ شیرانی پہن کر وزیراعظم سیکرٹریٹ میں بنے ہال میں ایک قومی کانفرنس سے خطاب سے کیا اور پھر کہیں نظر نہ آئے لال حویلی کے مکین نے لوگوں کی ایک ٹکڑی سے خطاب کر کے اخباروں کے لیے تصویر بنائی۔

عمران صاحب کو البتہ ان کے مداحین ایسے یک وتنہا رہنما کے طور پر پیش کر رہے ہیں جو جمعہ کے روز عوام میں کھلا ملا نظر آیا تبدیلی کے نشان والے انٹرنیٹ کی دنیا کے بادشاہ ہیں ان کے ہیرو نے ایک ٹرک پر کھڑے ہو کر آٹھ منٹ کی جو تقریر کی وہ آسانی سے کمپیوٹر پر سنی جا سکتی ہے اس کے ابتدائی چند منٹوں میں عمران خان نے پورا زور لگا کر سمجھانا چاہا کہ وہ مغربی دنیا سے بہت واقف ہیں اسے گستاخانہ حرکتوں سے روکنے کے لیے ایک طویل المدت حکمت عملی درکار ہے جو صرف ان کے پاس ہے اور جلد ہی اسے بروئے کار بھی لائیں گے یہ کہنے کے بعد پانچ منٹ تک وہ یہ بتانا شروع ہو گئے کہ غیر ملکی صحافیوں کہ ایک بڑی تعداد کے ساتھ 6 اکتوبر کے دن ان کا جنوبی وزیرستان کم از کم ایک لاکھ پاکستانیوں کے ساتھ پہنچ جانا ڈرون حملوں کے روکنے میں کیسے مددگار ثابت ہو سکتا ہے یہ تقریر کرنے کے بعد وہ بھی پتہ نہیں کہاں چلے گئے۔ سیدھی سی بات ہے پاکستان کے عوام کی بے پناہ تعداد بھوک اور بے روزگاری سے تنگ آ چکی ہے آزاد عدلیہ اور میڈیا کے ذریعے انہیں اب پتہ چل گیا ہے کہ نااہل اور بدعنوان سیاستدان ان کے دکھوں کے اصل ذمہ دار ہیں وہ کسی بھی طور پر خوش حال نظر آنے والے لوگوں سے نفرت کرتی ہے اسے اپنے غصے کے اظہار کا ذرا سا موقع ملے تو وہی کچھ کرتی ہے جو جمعہ کے روز ہوا۔

(روزنامہ ایکسپریس 26 ستمبر 2012)

Marfat.com

آزادی اظہار یا آزادی آزار

اسد اللہ غالب

صدر آصف علی زرداری نے امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن کے ساتھ ملاقات میں کہا ہے کہ آزادی اظہار کے نام پر کسی کو عالمی امن خراب کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی صدر کو یہ بھی کہہ دینا چاہیے تھا کہ یہ آزادی اظہار نہیں بلکہ آزادی آزار ہے مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی گھناؤنی سازش ہے ہمارے ہاں بہت سے لوگوں نے سوال اٹھایا ہے کہ یوم عشق رسول ﷺ کے موقع پر جو کچھ ہوا کیا وہ سب جائز تھا میں پوچھتا ہوں نہ ملعون سلمان رشدی نے جو کیا وہ جائز تھا۔ ٹیری جونز نعوذ باللہ قرآن پاک کو نذر آتش کرتا ہے تو کیا یہ جائز ہے کوئی بے نام محض فلم بنا کر نبی پاک ﷺ کی توہین کرتا ہے تو کیا یہ جائز ہے ڈنمارک کے اخبار نے حضور پاک ﷺ کے خاکے شائع کیے تو کیا یہ جائزہ تھا اب فرانسیسی میگزین نے بھی انتہائی مکروہ کارٹون شائع کیے ہیں تو کیا اس کے لیے جائز ہے نیویارک میں چند نامعلوم افراد نے نائن الیون کی دہشت گردی کی اس کا انتقام لینے کے لیے افغانستان، عراق اور پاکستان میں خون کی ندیاں بہا دی گئیں تو کیا اسے جائز سمجھا جائے کوئی ایک شخص چند افراد کی جان و مال کو نقصان پہنچاتا ہے وہ تو دہشت گرد ہوا تو جو شخص ڈیڑھ ارب مسلمانوں کی دل آزادی کرے کیا ہم اسے عالم اسلام کے محسن کا خطاب دیں اسے سر آنکھوں پہ بیٹھائیں۔ یوم عشق رسول ﷺ پر یہ بھی اعتراض وارد ہوا ہے کہ اس نے امریکہ اور اہل مغرب کے سامنے ہمارے چہرہ دغدار کر دیا تو کیا امریکہ اور اہل مغرب کا چہرہ پچھلے بارہ سال کی دہشت گردی کے بعد بہت خوبصورت اور حسین ہو

Marfat.com

گیا ہے ہیروشیما اور ناگاساکی میں اس نے جو ایٹمی تباہی مچا کر خونیں بلا کا روپ پیش کیا تھا کیا وہ سراہنے کے قابل ہے یوم عشق رسول ﷺ پر کسی نے ایٹم بم تو نہیں چلا دیا اپنی جانوں کا نذرانہ ہی تو پیش کیا ہے جان دینے والا جانے کسی کو اس کے اور اس کے رسول ﷺ کے معاملات میں دخل اندازی کی کیا ضرورت۔۔۔۔

آزادی اظہار بڑی پر فریب اصطلاح ہے اس کی آڑ میں جو منہ میں آئے بولنا اور لکھنا جائز سمجھ لیا گیا ہے ایک اصطلاح آزادی عمل کی بھی ہے اس کا اطلاق پہلے مقصد کے حصول کے بعد کیا جاتا ہے یعنی جب کسی قوم کو آزادی اظہار کے ذریعے بے حس بنا دیا جائے تو پھر اسے آزادی عمل کا چکمہ دیا جاتا ہے کہ اب جو کرنا ہے کر گزر، کوئی پوچھ کچھ نہیں ہوگی کوئی روک ٹوک نہیں کرنے والا نہیں ہوگا امریکی اور مغربی تہذیب دونوں حدیں پار کر چکی اور اب وہ باقی دنیا کو بھی اپنے سانچے میں ڈھالنے پر تلی ہوئی ہے مادر پدر آزادی کا نظریہ مسلم ممالک پر ٹھونسا جا رہا ہے سعودی عرب میں کوئی اور مسئلہ نظر نہ آئے تو خواتین کی ڈرائیونگ کا ایشو کھڑا کیا جاتا ہے مہاتیر محمد ایک انقلابی حکومت چلا رہا ہو تو اس سے ڈکٹیٹر کا نام دیا جاتا ہے مگر سنگاپور میں لی کوان یو پچیس برس تک وزیر اعظم رہے تو اس سے کوئی تعرض نہیں کیا جاتا۔ پاکستان میں بھٹو کی منتخب جمہوری حکومت قائم ہو جائے تو بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کی آڑ میں امریکہ ہماری کل امداد بند کر دیتا ہے مگر مارشل لا سے گیارہ برس تک بھی کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کی جاتی کیونکہ فوجی حکومت امریکی عزائم کی تکمیل میں معاون ثابت ہوتی ہے آج ملک میں ہیروئن مافیا کلاشنکوف مافیا اور انتہاپسندی کا جو کھیل کھیلا جا رہا ہے وہ اسی مارشل لا کا ثمر ہے۔ جمہوریت کا حق امریکہ نے اپنے لیے وقف کر رکھا ہے بے نظیر بھٹو کو جمہوریت کی بحالی کے لیے این آر او کرنے کے لیے مجبور کیا جاتا ہے صرف ان کی جان لینے کے لیے اور پھر اس این آر او کا قصہ ختم شد! کیونکہ اصل کام تو ہو چکا ایک مقبول اور جمہوری لیڈر کو شہید کرنا مقصود تھا وہ پورا ہو گیا۔ یا للعجب!!

کونسا ٹی وی ہے جس کا اینکر اس فضول بحث میں نہیں الجھا ہوا کہ ہم نے یوم عشق

Marfat.com

رسول ﷺ پر اپنا چہرہ بگاڑ لیا اور اکونسا کالم نگار ہے جسے یہ دکھ درد لاحق نہیں کہ ہم نے اپنی نیک نامی پر دھبہ کیوں لگوایا کیا جانیں یہ عشق کی معراج کو جس کا ایک اظہار جنگ احد کے دوران ہوا کفار نے حضور ﷺ کا گھیرؤ کر رکھا تھا آپ کے امتی ایک ایک کر کے جانیں قربان کر رہے تھے ایک صحابی آگے بڑھے مگر ادب کا لحاظ کرتے ہوئے کہ ان کی پیٹھ آقائے دو جہاں ﷺ کی طرف نہ ہو جائے وہ کفار کی طرف پیٹھ کر کے الٹا دفاعی جنگ میں مصروف ہو کر جام شہادت نوش کر گئے عشق رسول ﷺ کا اظہار دیکھنا ہے تو حرم کعبہ سے نکل کر مسجد نبوی میں چلے جایئے کہاں کعبہ کی فضائیں تسبیح و تحلیل سے گونج رہی ہوتی ہیں اور کہاں مسجد نبوی میں وہ خاموشی کہ سانس کی آواز بھی سنائی نہ دے ادب گاہ هیست زیر آسماں از عرش نازک تر! یہ عرش خداوندی سے بھی نازک مقام ہے خُدادب کہ لے سانس بھی آہستہ! عشق رسول ﷺ کا سبق کوئی غازی علم الدین سے لے اور ہر وقت غیرت کا شور مچانے والے اب ہلکان ہو رہے ہیں کہ یہ ہماری قوم کو کیا ہو گیا اس نے اپنا چہرہ دنیا کے سامنے کیوں مسخ کر لیا ذرا سنو غلام احمد بلور کیا کہتے ہیں کہ انہیں قتل پر اکسانے کے جرم میں پھانسی ہو جائے تو کوئی ملال نہیں آپ کہتے رہیں کہ بلور نے اپنے سینما ہاؤس بچانے کے لیے گستاخ فلم ساز کے قتل پر انعام کا اعلان کیا ہے مگر بلور جانیں اور حضور ﷺ جانیں یہ معاملہ انسانوں کے مابین ہے ہی نہیں کسی کو کیوں فکر لاحق ہے اور جب امام خمینی نے کہا تھا کہ سلمان رشدی کا فرملعون ہے اس کا قتل جائز ہے تو امام خمینی کو کوئی پروا نہیں تھی کہ دنیا کیا کہے گی کیا دنیا جو کچھ کرتی ہے وہ امام خمینی کی خوشنودی کے لیے کرتی ہے یا ہمارے اینکروں اور کالم نویسوں کی خوشنودی کے لیے کرتی ہے آج ایران نے گوگل، یوٹیوب اور جی میل بند کر دیا ہے جس نے جو شور مچانا ہے مچا لے شور تو عوامی جمہوریہ چین کے خلاف بھی مچایا گیا تھا جب اس نے گوگل کو بند کر دیا تھا اور اس کی جگہ اپنا سرچ انجن بنا کر دکھا دیا۔ ہمیں بھی کچھ کرنا ہے تو یہی کرنا ہے میں نے عمران خان کو پکارا ہے تو اسی کام کے لیے کہ اس کے پاس جدید ہنرمندی سے آراستہ نوجوانوں کی فوج ہے اسلامی جمعیت طلبہ نے مجھ پر اعتراض اٹھایا ہے کہ نوجوانوں کی قوت تو ان کے پاس ہے

Marfat.com

جو ساٹھ برس کے تجربے سے مالا مال ہیں سو بسم اللہ آپ یہ کام کر دکھایئے اسلامی جمعیت طلبہ میرے واویلے کی منتظر کیوں ہے آگے بڑھیئے اور یوٹیوب کو سبق سکھا دیجئے کچھ کیجئے تو سہی اور میں اس معاشرے سے بھی کہتا ہوں کہ ملک میں سائبر کرائم کے انسداد کے لیے قانون سازی ہونے دیں ہر قانون کو زرداری سے منسوب کر کے کھٹائی میں نہ ڈال دیں گندے یا دھمکی آمیز ایس ایم ایس صرف زرداری کے لیے خاص نہیں ہر ایک ان کا نشانہ بن رہا ہے ای میلوں سے بھی ڈرایا دھمکایا جاتا ہے قتل تک کی دھمکیاں دی جاتی ہیں مگر کوئی طوفان نہیں کہ کسی کی باز پرس کی جا سکے قانون غلاظت سے لتھڑے ہوئے ملک فلپائن نے بنا لیا اور اس کے تحت غیر ملکیوں تک کو جیلوں میں بند کر دیا مگر ایک ہم ہیں کہ ہر معاملے پر سیاست کرتے ہیں پوائنٹ اسکور کرتے ہیں اور جب معاملہ عشق رسول ﷺ کا آیا تو ایک بار پھر ہم مفادات کے اسیر بن گئے ہیں ہمیں امریکی ہوا نظر آتا ہے مسلمانوں کے چھلنی قلب و جگر نظر نہیں آتے جناب آزادی اظہار اپنی جگہ بجا مگر اسے آزادی آزادنہ سمجھ لیجئے۔

(روزنامہ ایکسپریس 26 ستمبر 2012)

Marfat.com

امریکی سفارت خانے کا نشانہ کیوں بنتے ہیں؟

(آخری قسط)

تنویر قیصر شاہد..........

اسے ہماری بدقسمتی کہیے کہ پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جہاں امریکی قونصل خانوں پر سب سے زیادہ حملے ہوئے اور ان حملے کا مرکز کراچی بنا رہا جسے کبھی پاکستان کا ''عروس البلاد'' بھی کہا جاتا ہے۔ کراچی میں بروئے کار امریکی قونصل خانے پر زیادہ تر حملے اس وقت ہوئے جب پاکستان پر بدقسمتی سے ایک باوردی فوجی حکمران جنرل پرویز مشرف، مسلط تھا۔ مشرف کو امریکہ کا زبردست حمایتی اور اتحادی کہا جاتا تھا۔ لیکن انہی کے دور میں کراچی میں امریکہ ہی کے قونصل خانے پر بھی زیادہ حملے ہوتے رہے۔ پہلا حملہ 14 جون 2002 کو ہوا، دوسرا 28 فروری 2003، کو تیسرا حملہ 15 مارچ 2004 کو اور چوتھا حملہ 2 مارچ 2002 کو ہوا۔ جو پہلا حملہ ہوا یہ دراصل خودکش تھا جس میں بارہ افراد ہلاک اور 51 سخت زخمی ہوئے۔ دوسرے حملے میں ایک مسلح شخص نے جدید ہتھیار سے دو پولیس افسروں کو ہلاک اور پانچ کو زخمی کر دیا۔ تیسرا حملہ، جو مارچ میں 2004 کو وقوع پذیر ہونے والا تھا کراچی کے ایک پولیس افسر نے عین اس وقت ناکام بنا دیا جب ایک ٹرک سو گیلن دھماکہ خیز مواد کے ساتھ قونصلیٹ سے ٹکرانے والا تھا۔ یہ مواد ٹرک کے عقبی حصے میں رکھا گیا تھا۔ چوتھے حملے میں پھر ایک خودکش بمبار بروئے کار آیا جس نے امریکی قونصلیٹ کو تو بڑا نقصان نہ پہنچایا البتہ نزدیک ہی واقع ایک فائیو سٹار ہوٹل کو نقصان پہنچاتے ہوئے چھ افراد کی زندگیوں کے چراغ گل کر دیے۔ ابھی 21 ستمبر 2012 بروز جمعہ کو سرکاری سطح پر یوم عاشق رسول ﷺ مناتے

Marfat.com

ہوئے بعض لوگوں نے ایک بار پھر پشاور، کراچی، اسلام آباد اور لاہور کے امریکی سفارتخانے اور قونصل خانوں پر کامیاب دھاوا بولنے کی کوشش تو ضرور کیں لیکن سب ناکامی پر منتج ہوئیں۔ اس پر امریکہ نے باقاعدہ سرکاری طور پر پاکستان کا شکریہ ادا کیا کہ اس بڑے احتجاجی ریلے کے دوران نہ تو کسی امریکی جائیداد کو کوئی نقصان پہنچا اور نہ ہی کسی امریکی شہری کو جانی نقصان ہوا۔

دہشت گردوں نے وسط ایشیاء کے مشہور ملک ازبکستان میں موجود امریکی سفارتخانے کو بھی اپنا ہدف بنایا۔ تیس جولائی 2004 کو پراسرار دہشت گردوں نے ازبکستان کے دارلحکومت (تاشقند، جہاں کبھی پاکستان اور بھارت کے درمیان معروف عالم معاہدہ طے پایا تھا) پر خودکش حملہ کر دیا۔ اسی روز تاشقند ہی میں واقع اسرائیلی سفارت خانہ بھی ہدف بنایا گیا۔

ان خودکش حملوں میں نصف درجن کے قریب افراد مارے گئے۔ اسی برس 6 دسمبر 2004 کو سعودی عرب کے ساحلی شہر جدہ میں بروئے کار امریکی قونصلیٹ پر حملہ ہوا تھا۔ دہشتگرد قونصل خانے کی بیرونی دیوار توڑ کر اندر آئے لیکن مین بلڈنگ میں گھسنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ انہوں نے امریکی قونصل خانے میں گرنیڈ بھی پھینکے۔ اور گولیاں چلاتے ہوئے اندر داخل ہونے کی کوشش کی۔ سعودی عرب جیسے محفوظ ملک میں امریکی قونصلیٹ پر دہشتگردوں کے حملے نے سب کو حیران کر دیا۔ کوئی امریکی ہلاک نہ ہوا لیکن کئی سویلین اور حملہ آور ہلاک ہو گئے۔ درجن کے قریب لوگ زخمی بھی ہوئے۔

شام، جو آج کل شدید خانہ جنگی کا شکار بنا دیا گیا ہے، میں بھی امریکی سفارت خانہ دہشتگردوں سے محفوظ نہ رہ سکا۔ شام جس کے صدر بشار الاسد اور اس کی حکومت کے خاتمے کیلئے بعض اسلامی و مغربی ممالک پورے جوش و خروش سے حصہ لے رہے ہیں، کے دارلحکومت دمشق میں امریکی سفارت خانے پر 12 ستمبر 2006 کو حملہ ہوا۔ حملہ آور نے پہلے مرحلے میں امریکی سفارت خانے کے اندر گرنیڈ بھی پھینکے اور سفارت خانے کی بیرونی دیوار پر بارود سے بھری گاڑی بھی دھماکے سے اڑا دی لیکن چوکنے محافظوں نے

Marfat.com

بروقت ان پر حملہ کر دیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کوئی امریکی سفارتکار ہلاک نہ ہوا البتہ ایک شامی محافظ اور چینی سفارت کار موت کے گھاٹ اتر گئے۔ چینی سفارت کار غالباً کسی کام سے اس روز امریکی سفارت خانہ آئے تھے۔ نو جولائی 2008 کو استنبول میں امریکی سفارت خانے پر کردوں نے حملہ کر دیا۔ یہ حملہ صبح گیارہ بجے ہوا جس میں چھ سات افراد قتل ہوئے اور ایک زخمی۔ کہا جاتا ہے حملہ آوروں کو تعلق ''القاعدہ'' سے بھی تھا۔ یمن میں یمن عالم اسلام کا وہ بدقسمت ملک ہے جو پاکستان کے بعد امریکی ڈرون حملوں کا سب سے زیادہ نشانہ بنتا ہے۔ یمن میں ''القاعدہ'' بہت مضبوط ہے۔ اسی کے دارالحکومت (صنعاء) میں بروئے کار امریکی سفارت خانہ القاعدہ کے وابستگان کا ہدف بنا۔ سات ستمبر 2008 کو دہشتگردوں کے ایک گروپ، جس نے پولیس کی وردیاں پہنی ہوئی تھیں، امریکی سفارت خانے پر ہلہ بول دیا۔ تقریباً 19 ہلاک اور 16 زخمی ہوئے۔ ''القاعدہ'' سے وابستہ یمن کی ایک جہادی تنظیم نے اس حملے کی ذمہ داری قبول کر لی۔

سوال ہے کہ دنیا بھر میں پھیلے امریکی سفارت خانے اور امریکی قونصلیٹ دہشت گردوں اور شدت پسندوں کا نشانہ کیوں بنتے رہے ہیں؟ حالیہ دنوں میں یہ سوال مزید ابھر کر سامنے آیا ہے جب امریکہ میں نکولا نیسلے جیسے ملعونوں نے Innocence of Muslims کے عنوان سے فلم بنا کر ہر مسلمان کا دل دکھایا ہے۔ ساری دنیا کے مسلمانوں فلمساز کو امریکی حکومت نے گرفتار کر کے سزا کیوں نہ دی؟ آزادی اظہار کے نام سے اسے دریدہ ذہنی کرنے کی اجازت کیوں دی گئی؟ آخر کار اس دل کی آزار فلم کو کسی نہ کسی امریکی سرکاری ادرے نے پاس کیا تو ہوگا؟ امریکہ کا یہ کہنا اگر بجا تسلیم کر لیا جائے کہ امریکی سرکار کا اس فلمساز اور فلم سے کوئی تعلق نہیں ہے تو بھی مسلمانوں کو رنج اس امر کا ہے کہ امریکہ میں ہولوکوسٹ کے خلاف ایک لفظ بھی نہ لکھا جا سکتا ہے اور نہ ہی زبان سے ادا کیا جا سکتا ہے (تاکہ یہودی ناراض نہ ہو جائیں) تو آخر اس دل کی آزار فلم کو بنانے اور اس کی تشہیر کی اجازت کیوں دی گئی؟ حرمت رسول ﷺ کو ہر مسلمان اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہے۔ اس حقیقت سے امریکہ بھی بخوبی آگاہ ہے لیکن س کے باوجود یہ فلم

Marfat.com

ریلیز کر دی گئی۔ اب فلمساز کو گرفتار کرنے اور اسے سزا دینے سے اس لیے گریز کیا جاتا رہا کہ امریکی آئین فرد کی آزادی اظہار پر پابندی عائد نہیں کر سکتا۔ درست لیکن یہی امریکی آئین اس وقت اندھا اور بہرہ کیوں ہو جاتا ہے جب کوئی ہولوکاسٹ کے بارے میں اپنی رائے دینے کا اظہار کرتا ہے؟ امریکہ حکام نے دانستہ مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان یہ جو خط تفریق کھینچا رہا ہے۔ مسلمانانِ عالم اس سے رنجور ہیں۔ دنیا بھر میں خصوصاً عالم اسلام میں امریکہ اپنے مفادات کے حصول کیلئے جو کردار ادا کر رہا ہے اس کی بنیاد پر بھی مسلمان نوجوان ناراض اور نالاں ہیں۔ اب وقت آ گیا ہے کہ امریکہ اپنے کردار کے بارے میں نظر ثانی کرے کہ ایک لحاظ سے امریکی سفارت خانوں پر حملے امریکہ کی خارجہ پالیسی کی ناکامی بھی ہے۔ اگر امریکہ 1979 میں بننے والی فلم Montypython: Life of Brain پر امریکہ بھر میں پابندی لگا سکتا تھا تو لعنتی نکولا بیسلے کی دل آزار فلم پر پابندی لگانے سے گریز کیوں؟ مکرر عرض ہے کہ عالم اسلام کے بارے میں اپنے نظریات پر نظر ثانی کرے۔ امریکی جریدے ''نیوز ویک'' (اشاعت 28 ستمبر 2012) کے تجزیہ نگار اینڈ ریو نے بجا لکھا ہے ''امریکہ اس غلط فہمی سے نکل آئے کہ امریکی آزادی اظہار کے قوانین کو اسلامی ممالک پر بھی لاگو کیا جا سکتا ہے۔ کہ آزادی اظہار کے حوالے سے امریکی نظریات مسلمانوں کے آزادی اظہار کے نظریات و افکار سے کبھی ہم آہنگ نہیں ہو سکتے۔'' اگر امریکہ اس مشورے پر کان دھرتا ہے تو اس کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں اور غیر ممالک میں امریکی سفارت خانے بھی حملوں سے محفوظ ہو جائیں گے۔

(روزنامہ ایکسپریس 26 ستمبر 2012)

Marfat.com

گستاخانہ فلم کے مقاصد......!

طیبہ چیمہ.......................................

گستاخانہ فلم کا نام نہاد فلمساز ایک عادی مجرم ہے۔ جس کو مختلف جرائم اور جعلسازی میں سزا ہو چکی ہے۔ اور اس وقت بھی پروبیشن پر ہے۔ ایک کنگلا اور مجرمانہ پس منظر کا حامل شخص امریکہ میں فلم کیوں کر بنا سکتا ہے گو کہ ملعون فلم قلیل سرمایہ سے بنائی گئی ہے مگر مقصد چونکہ عالمی جنگ ہے لہذا جنگ کو آگ لگانے کے لئے ماچس کی ایک تیلی ہی کافی ہے۔ اطلاعات کے مطابق کیلی فورنیا کے ایک چرچ نے ملعون کو آٹھ لاکھ ڈالر کا چندہ دیا جبکہ اس فلم کے کرداروں کا الزام ہے کہ ان کی آواز ڈب کر کے فلم کی کہانی اور نام بدل دیا گیا۔ توہین آمیز فلم انوسنس آف مسلمز کی ایک اداکارہ نے لاس اینجلس کی عدالت میں فلم ٹریلر کو یوٹیوب سے ہٹانے اور اس کی مالک کمپنی گوگل کے خلاف ایکشن لینے کی درخواست دائر کی تھی جو کہ مسترد کر دی گئی۔ اداکارہ کا مؤقف تھا کہ اس ٹریلر کے ریلیز ہونے سے اس کی نجی زندگی متاثر ہو رہی ہے۔ وہ قدیم مصر کی تہذیب سے متعلق ہے۔ اداکارہ نے اپنی درخواست میں الزام عائد کیا ہے کہ فلمبند کیے گئے اصل مکالموں کی جگہ اس میں ایسے مکالمے شامل کر لئے گئے جن میں پیغمبر اسلام ﷺ کی توہین کی گئی ہے۔ اس فلم کا پہلا نام WarriorDesert تھا۔۔۔۔۔ انگریزی میں بنائی گئی اس فلم کو ریلیز کرنے سے پہلے عربی ترجمہ کے ساتھ یوٹیوب پر ڈال دیا گیا جس کا مقصد نہ صرف اسلام کی تضحیک ہے بلکہ امریکی عوام کے دل میں صدر اوباما کے خلاف جذبات کو بڑھکانا ہے۔ صدر اوباما کا حریف مٹ رومنی کو اسرائیل کی مکمل حمایت حاصل ہے۔ ری پبلکن

Marfat.com

صدارتی امیدوار رمنی نے انتخابی مہم کے دوران ایک ریاست میں مسلمانوں سے فنڈز قبول کرنے سے بھی انکار کر دیا تھا۔ امریکہ کے پچھلے انتخابات میں ری پبلکن کا باراک اوباما کو مسلمان قرار دیے جانے کا پروپیگنڈا بیکار ثابت ہوا اور اوباما بھاری اکثریت سے صدر منتخب ہو گئے۔ اسرائیل صدر اوباما کو مزید چار سال کے لئے وائٹ ہاؤس میں برداشت نہیں کر سکے گا لہٰذا انہیں ہرانے کے لئے امریکی شہری سے اسلام مخالف فلم بنا ڈالی۔ مصر کی تاریخ پر نظر دوڑائی جائے تو ملعون فلمساز کی ذہنیت کا پول کھل جاتا ہے۔ مصر میں کوپٹک کرسچن اسرائیل کے لئے مصر کے خلاف جاسوسی کرتے رہے جبکہ اسرائیل اپنے مقاصد کے لئے امریکہ کو بھی استعمال کرتا ہے اور امریکہ اپنے مفادات کے لئے پوری دنیا کو استعمال کرنا چاہتا ہے خاص طور پر مسلم دنیا کے ساتھ تعلقات کے لئے بعض اوقات اسرائیل کو بھی بائی پاس کر دیتا ہے جو کہ اسرائیل کے لئے نا قابل ہضم پالیسی ہے۔ اسرائیل کے یہودی امریکہ میں اپنے ملک وقوم کے مفاد کے لئے کام کرتے ہیں۔ اسرائیل امریکہ میں مقیم یہودیوں کو امریکہ کے خلاف جاسوسی کے لئے استعمال کرتا ہے اور امریکہ کے داخلی معاملات میں مداخلت کرتا ہے۔ صدر اوباما جو نہ صرف ایک سیاہ فام ہے بلکہ ان کا خاندانی پس منظر مسلمان ہے لہٰذا باراک اوباما اسرائیل کو بھی برداشت نہیں ہو سکا۔ ری پبلکن چونکہ بنیاد پرست اور متعصبانہ سوچ رکھنے والی پارٹی سمجھی جاتی ہے لہٰذا اس پارٹی کو یہودی لابی کی خاص معاونت حاصل ہے امریکہ کے انتخابات سر پر ہیں مگر حریف پارٹی صدر اوباما کی مقبولیت کو نقصان پہنچانے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ صدر اوباما اور اسرائیلی وزیر اعظم کے درمیان سرد جنگ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ اسرائیل کے بے حد اصرار کے باوجود اوباما نے ایران پر حملہ نہیں کیا جس سے صدر اوباما کی مقبولیت میں اضافہ ہوا ہے جبکہ اسرائیل کسی صورت نہیں چاہتا کہ اوباما دوسری بار صدر منتخب ہوں اور یہ اسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے اگر عوام اوباما کے خلاف متحد ہو جائیں۔ اوباما کو شکست دینے اور اپنے ہم خیال مٹ رمنی کو جتوانے کے لئے یہودی لابی نے اس بار گہری چال چلی۔ اسرائیلی جاسوس امریکی قبطی کرسچن ایک جرائم پیشہ کو فنڈز دے کر

Marfat.com

اسلام مخالف فلم بنائی تاکہ امریکہ کے مسلمانوں میں غم وغصہ کی لہر دوڑ جائے اور تین لاکھ مسلمان ووٹر فلم کا ذمہ دار اوباما حکومت کو قرار دے کر انہیں ووٹ نہ دیں۔ شاطر یہودی جانتا ہے کہ فلم کا آتش فشاں پھٹتے ہی دنیا بھر میں امریکہ کے خلاف نفرت کا لاوا پھوٹ جائے گا اور صدر اوباما مسلمانوں کے جذبات ٹھنڈے کرنے کے لئے لچکدار بیان دینے پر مجبور ہو جائیں گے۔ یہ وہ نازک موقع ہوگا جب مخالفین جلتی پر تیل کا کام کریں گے کہ ہم نہ کہتے تھے کہ باراک حسین اوباما مسلمان ہے۔ ملعون فلم کے پس پشت دو مقاصد تھے صدر اوباما کی مقبولیت کو نقصان پہنچانا اور مسلم دنیا میں انتشار پھیلانا۔ صدر اوباما بھی فلم کے پس پشت چال کو جانتے ہیں یہی وجہ ہے کہ فلم کی مخالفت میں غیر سیاسی الفاظ سے گریزاں ہیں۔ امریکہ کے مسلمان ووٹرز بھی چونکہ فلم کے پس منظر کو سمجھتے ہیں لہٰذا اسرائیل کے دوست اور اوباما کے حریف مٹ رمنی کو ووٹ دینے کا ارادہ نہیں رکھتے البتہ اس شاطرانہ چال کا دوسرا پہلو کامیاب ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ یہودی جانتا ہے کہ فلم کے ردعمل میں مسلمان امریکہ کے خلاف ہو جائیں گے اور امریکی ووٹرز مسلمانوں کو کچلنے کیلئے اسرائیل کے دوست مٹ رمنی کو ووٹ دیں گے۔ اوباما حکومت انتخابات اور فلم کی نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے بیانات میں احتیاط سے کام لے رہی ہے ایک طرف مسلم ووٹرز ہیں اور دوسری طرف مسلمانوں کا تیل ہے جس کو ہمیشہ حکمت عملی کے ساتھ نچوڑا گیا ہے!

(روزنامہ نوائے وقت 26 ستمبر 2012)

Marfat.com

جنزل اسمبلی کا اجلاس اور مسلم حکمرانوں کی ذمہ داری

عبدالرافع رسول..

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا تریسٹھواں اجلاس جینوا میں شروع ہو چکا ہے رکن ممالک کے سربراہاں اجلاس میں شرکت کے لئے دھڑا دھڑا جنیوا پہنچ رہے ہیں جنرل اسمبلی کا یہ اجلاس اس وقت منعقد ہو رہا ہے کہ جب ایک امریکی فلم ساز کی توہین آمیز فلم پر امت مسلمہ نہایت مشتعل ہے۔ اس حوالے سے یہ اجلاس بڑی اہمیت کا حامل ہے اور امت مسلمہ پر مسلط حکمرانوں کیلئے بھی ایک امتحان ہے آیا کہ ان کے رگ دپے میں اسلام کا خون دوڑ رہا ہے یا امریکی غلامی کا اگر مسلمان ممالک پر مسلط حکمران اس اجلاس کا کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے تو ان کی نااہلی کو ایک بار پھر واضح کرے گا۔ جنرل اسمبلی کے اجلاس میں ایک تو امریکی فلم ساز کی ناپاک حرکت پر صدائے احتجاج بلند ہونا چاہیے، دوئم عصمت و ناموس اور حرمت انبیاء کے تحفظ کیلئے عالمی سطح پر قانون سازی ہونی چاہئے۔ اس دفعہ کے اجلاس میں نہایت جرأت کے ساتھ جس میں بدر وحنین کے مجاہدانہ بانکپن کو کوئی ادائے دل نشیں جھلکتی ہو جس میں محسن انسانیت کی تعلیمات عالیہ کی خوشبو بھری ہو جس میں کوہ صفا کے درس اولیں کی کوئی گونج ہو جس میں جبل رحمت کے خطبہ حجۃ الوداع کی کوئی بازگشت موجزن ہو جس میں دین محمد کی تلقین کا کوئی شائبہ ہو جس میں میرے نبی کے اسوہ حسنہ کی رعنائی و دل آویزی بھری ہو۔ اعلاناً کہہ دینا چاہیے کہ عصمت و ناموس اور حرمت انبیاء کے تحفظ کیلئے عالمی سطح کی قانون سازی کے بغیر توہین کا یہ ناپاک سلسلہ رک نہیں سکتا۔

Marfat.com

جنرل اسمبلی کے اجلاس میں مسلمان ممالک پر مسلط حکمرانوں کو بیک زبان ہو کر آواز بلند کرنی چاہیے اور بلیغ انداز میں امریکہ اور اس کے اتحادی یورپ کو کہہ دینا چاہیے کہ 9/11 کے بعد شعائر اسلام کی توہین جو ایک منصوبہ بند طریقے سے جاری ہے اسے فی الفور بند کر دیا جائے اور ایسے حیوانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جائے جو بار بار امت مسلمہ کے دلوں میں تلوار گھونپ رہے ہیں۔ انہیں اس عالمی فورم سے دنیا پر یہ بات واضح کر دینی چاہیے کہ چار دانگ عالم رہنے بسنے والے تمام کے تمام مسلمان آخری نبی ﷺ پر کامل ایمان رکھنے کے ساتھ ساتھ آدمؑ سے عیسیٰ بن مریمؑ تک تمام انبیاء کرامؑ پر یہ کہتے ہوئے ایمان رکھتے ہیں کہ آخری نبی اور آخری شریعت آنے کے بعد گزشتہ تمام انبیاء کی شریعتیں منسوخ ہیں اور کرۂ ارض پر ایک ہی شریعت، شریعت محمدی قیامت تک نافذ العمل اور قائم ہے اور آخری نبی پر ایمان رکھنے کے ساتھ ساتھ تمام انبیاء پر ایمان رکھتے ہوئے ہی ایک مسلمان کا ایمان سچا اور پکا ہے۔ اگر اس معاملے میں معمولی سا فرق رہ جائے تو مسلمان نہیں کہا جا سکتا۔ مسلمان تمام امہات المومنین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی پاکیزہ ہستیوں کی دلی احترام کو واجب اور اپنے ایمان کا اہم حصہ سمجھتے ہوئے سیدہ سارہ وسیدہ عاجزہ اور سیدہ مریمؑ کا بصدق قلب سے دلی احترام کو واجب اور اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں۔ ایک طرف یہ صاف ستھری بات اور بھرپور سچائی موجود ہے تو دوسری طرف آخری نبی امہات المومنین اسلام قرآن کعبہ اور مساجد کی توہین کی ناپاک کوششیں جاری کیوں ہیں اور یہود و نصاریٰ اور اہل ہنود مسلمانوں کو دلی صدمہ پہنچانے پر مصر کیوں۔ اقوام متحدہ کے اس فورم سے امریکہ اور یورپی ممالک کو متنبہ کیا جانا چاہیے کہ اس ناپاک جسارت کے مرتکبین کو کیفر کردار تک پہنچائیں اور ایسے مجرموں اور اس قماش کی ناپاک حرکتوں میں ملوث لوگوں کو عالمی کٹہرے میں کھڑا کیا جائے جنرل اسمبلی کے اجلاس میں مسلم امت کا یہ اہم مسلہ نہ صرف چھایا رہنا چاہیے بلکہ ڈیڑھ ارب مسلمانوں کی دلی تمنا کے مطابق اس اجلاس میں ان کی ترجمانی کی جانی چاہیے۔

سرکاری سطح پر 22 مارچ 1945 میں قائم کی گئی عرب لیگ اگر چہ ایک علاقائی

Marfat.com

تنظیم تھی لیکن مسلمان عرب ممالک پر مشتمل یہ تنظیم اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کرنے کی اہل ضرور تھی لیکن بدقسمتی سے یہ تنظیم قبلہ اول کی بازیابی کے بجائے تیل کی قیمت بڑھانے گھٹانے تک محدود ہو کر رہ گئی۔ اسلام اور مسلمانوں کے تئیں اس آرگنائزیشن کی قابل قدر کوئی خدمات نہیں۔

25 ستمبر 1969 کو رباط میں قائم کی گئی ارگنائزیشن آف اسلامک کانفرنس OIC سرکاری سطح پر سب سے بڑا فورم ہے۔ مسلمانوں کے اس مشترکہ پلیٹ فارم سے دنیا پر صلیبی صیہونی یلغار کو روکنے کیلئے ایک مربوط اور جامع لائحہ عمل مرتب ہونا چاہئے تھا تاکہ اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جاسکتا لیکن افسوس کہ حجم کے اعتبار سے بہت بڑا ادارہ مجرمانہ غفلت کا شکار ہے۔ دنیا کا ہر چوتھا انسان مسلمان ہے۔ پوری دنیا میں ڈیڑھ ارب مسلمان ہیں لیکن اس کے باوجود طاغوت انہیں بار بار للکار رہا ہے اور وہ اس سے خوفزدہ ہیں۔ امت مسلمہ پر مسلط حکمرانوں کے علاوہ امت مسلمہ کی موجودہ بے بسی کا ذمہ دار او آئی سی بھی ہے۔ وسائل سے مالا مال عالم اسلام جس کے پاس تیل کے 75 فیصد اور معدنیات کے اہم ذخائر موجود ہیں جس کے پاس دولت اور ثروت کی کوئی کمی نہیں ہے جس کے پاس باصلاحیت ہنرمند اور تعلیم یافتہ لوگ موجود ہیں جس کے پاس دنیا کی کل آبادی کا سب سے بڑا حصہ موجود ہے سب سے استفادہ کیا جاتا تاہم ستم ظریفی یہ ہے کہ عالم اسلام کا مشترکہ فورم OIC جان بوجھ کر فالج زدہ بنا دیا گیا ہے اور جس کے حواس خمسہ مفلوج کر دیئے گئے۔ عالم اسلام کے وسائل دولت وثروت اور باصلاحیت افراد سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکا۔

حالانکہ OIC کا قیام اسرائیل اور یہود کے زیر قبضہ مسلمانوں کے قبلہ اول مسجد اقصیٰ کے ایک حصہ کو آگ لگنے کے واقع اور مسلمانوں کی شہادت کے بعد ردعمل کے طور پر معرض وجود میں آیا۔ اس واقعہ کے بعد مسلمانوں میں یہ احساس جاگزین ہوا کہ ایک ایسے فورم کی ضرورت ناگزیں بن چکی ہے جہاں وہ اپنے مسائل کے حل کے لئے آواز اٹھا سکیں اور لائحہ عمل ترتیب دے سکیں۔۔۔ اس فورم کے قیام کے ساتھ ہی اس کا چارٹر

Marfat.com

عمل میں آیا جس پر OIC کے اغراض و مقاصد اس طرح واضح کیے گئے کہ مسلمان ممالک میں اسلامی بھائی چارے کا فروغ اور مسلمان ممالک کے درمیان معاشی، سماجی، تہذیبی، سائنسی اور دیگر اہم شعبوں میں تعاون اور دیگر بین الاقوامی تنظیموں کے ساتھ ان تمام شعبوں میں تعاون کیا جائیگا۔ نسلی امتیاز، نسلی تعصب اور کالونیلزم کی ہر شکل کا خاتمہ کیا جائیگا۔ انصاف کی بنیاد پر بین الاقوامی امن اور تحفظ کی کاوشوں مین تعاون کیا جائے گا۔ فلسطین کے مقامات مقدسہ کا دفاع اور فلسطینی عوام کو بھر پور تعاون فراہم کیا جائیگا اور ان کی آزادی کا حصول ممکن بنایا جا سکے گا۔ کسی بھی خطے میں مظلوم مسلمان عوام کی جدو جہد میں تعاون کیا جائے گا تا کہ ان کے اوقات آزادی اور ملی حقوق کا تحفظ ہو سکے۔ ممبر ممالک کے درمیان تعاون کی فضا کو فروغ دیا جائے گا۔ اس حوالے سے تمام ممبر ممالک میں برابری کا قصور اور ان کے حق خود ارادیت کا احترام کیا جائیگا۔ نیز ممبر ممالک کی اندرونی خودمختاری کا تحفظ اور احترام کیا جائیگا۔ ہر ممبر ملک کی جغرافیائی وحدت وقار اور آزادی کا ہر حال میں احترام کیا جائیگا۔ ممبر ممالک کے تنازعات پر امن اور باہم گفت و شنید کے ذریعے سے حل کیے جائیں گے۔ مسلمان ممالک کو چاہیے کہ وہ امریکی ڈالر کے بجائے اپنی کرنسی کی مضبوطی کی طرف توجہ دیں۔ کاش عین اس طرح ایک مشترکہ کرنسی پر اتفاق کیا جاتا جس طرح یورپی ممالک نے ایک مشترکہ کرنسی بنا کر امریکہ کی معیشت کو تباہ کرنے کا ایک موثر ہتھیار ڈھونڈ لیا۔

اگر مسلم ممالک مشترکہ کرنسی کا فیصلہ کرتے اور پھر اس فیصلے کو صدق دلی سے عملایا جاتا تو عالم اسلام کی معشیت نہ صرف چند دنوں میں حیران کن طریقے سے ترقی کرتی بلکہ یورو اور مسلم ممالک کی مشترکہ کرنسی ریال، دینار یا درہم کی اس طرح دوڑ لگتی کہ یقیناً یورو کو پرے ہٹنا پڑتا۔ اس وقت کئی مسلمان ممالک جو غربت اور افلاس کا شکار ہیں اور جنہیں اندرون خانہ یا داخلی طور مالی اعتبار سے بڑے چیلنج کا سامنا ہے اس پر مشترکہ کرنسی ہی کے ذریعے سے قابو پایا جا سکتا ہے اور معیشت کے حوالے سے تباہ حال ممالک ایک خوشحال راستے پر گامزن ہو سکتے ہیں۔ اگر چہ حقیقت یہ ہے کہ امت مسلمہ کیلئے صرف اور صرف

Marfat.com

نظام خلافت علی منہاج النبوۃ ہی وہ واحد نسخہ ہے جس کے احیاء سے امت مسلمہ کے درمیان سچا اور صحیح معنوں میں مضبوط اور مستحکم اتحاد قائم ہوگا۔ اس نکتے پر بھی پہلی کڑی کے طور پر امت کو یکجا کیا جاسکتا ہے۔ مسلم معاشروں میں یہ سوچ بڑی شدت سے جڑ پکڑتی جارہی ہے کہ انہیں اقوام متحدہ سے کوئی امید نہیں رکھنی چاہیے۔ یہ ادارہ ان کے مفاد کے لئے کچھ نہیں کررہا ہے۔ یہ ادارہ ان کے نزدیک امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے ہاتھوں میں یرغمال بن چکا ہے جو مسلم دشمنی پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔

(روزنامہ نئی بات 26 ستمبر 2012)

Marfat.com

تو انوکھا ہے بادشاہوں میں

..............عامرہ احسان (سابق ایم این اے)

پوری دنیا کے مسلمان امریکی جنونی انتہا پسندوں کے مسلمانوں کے روحانی مرکز و محور پر دہشت گردانہ حملے کیخلاف غم و غصے سے دہک رہے ہیں۔ مشرق تا مغرب ہر مسلمان آتش زیر پا ہے مغرب کا اصل چہرہ بے نقاب ہوگیا۔ صلیبی جنگ اس مرحلے پر آ پہنچی جب شکست پہ سیخ پا دنیائے کفر ہماری قوت کے اصل مرکز۔ عشق رسول ﷺ پر حملہ آور ہوئی ہے۔ یہ وہ محاذ ہے جس پر مسلمان کبھی پسپا نہیں ہوتا ہارتے ہوئے کم حوصلگی کی شکار یہ قومیں اب بساط ہی الٹ دینا چاہتی ہیں۔ ادھر مسلم دنیا دو واضح حصوں میں منقسم ہے۔ عظیم اکثریت شمع رسالت کے دیوانوں پروانوں کی جو دامان مصطفےٰ تھامے ہوئے ہیں اور دوسری طرف امریکہ سے وابستہ پیوستہ شکم پرور، شکم بو حکمران اور اشرافیہ (بدمعاشیہ) پوری دنیا میں مسلمان حسب توفیق حسب ایمان بدلے چکا رہے ہیں۔ پاکستان میں یوم عشق رسول ﷺ کو دجالی قوتوں کی سنت کے عین مطابق الجھانے متنازعہ بنانے کے تمام طریقے اختیار کیے گئے عشق رسول ﷺ کے نام پر نکلنے والے توڑ پھوڑ تخریب کاری کا ارادہ لے کر کیونکر نکل سکتے تھے بے حد و حساب ردعمل کا تاثر تباہ کرنے کے لیے گھیراؤ جلاؤ عناصر داخل کئے گئے۔

بے نظیر کے قتل کا معا بعد پورے ملک کو جس آتش گیری اور توڑ پھوڑ کا سامنا کرنا پڑا وہ کسے یاد نہیں۔ عوام الناس کے پاس تو یہ صلاحیت نہیں کہ وہ آتش گیر مادے گھروں سے لے کر نکلیں پٹرول کے لائق پیسے تو انکی جیبوں میں نہیں۔ وہ عشق رسول ﷺ کی آگ

Marfat.com

میں جلنا تو جانتے ہیں سرکاری املاک کی تباہی انکے بس کا روگ نہیں کیا غضب ہے کہ ان پر پہلے اندھا دھند لاٹھیاں برسائی جائیں۔ کس جرم میں؟ شاتمانِ رسول ﷺ گوروں کے خلاف احتجاج کرنے پر؟ نوجوانوں کو تشدد کر کے بھڑکایا درمیان میں غنڈہ عناصر چھوڑ کر توڑ پھوڑ کروا کر گولیاں برسانے کا جواز بھی پیدا کیا گیا۔ عوام پر پہلے آپ مسلسل بجلی گیس پڑول بم گرائیں۔ وہ اپنے دکھ پس پشت ڈال کر اس بڑے غم کو روئیں تو اس پر گولیاں شیلز برسائیں اس دن کا نام یوم عشق رسول ﷺ تھا یوم تحفظ نہیں عشق والوں نے مئے شہادت کا جام پیا۔ پروانے بن کر نکلے تھے نچھاور ہو گئے۔ عوام جان ہتھیلی پر لے کر نکلے اور سرخرو ہو گئے!

اب باری ہے اس کی تخریب کاری کو موضوع بحث بنا کر خلط مبحث کی۔ سول سوسائٹی کے امریکی تنخواہ دار جو امریکی جنونی انتہا پسند دہشت گردوں بارے اب تک دم سادے منقار زیر پر رہے برآمد ہوئے ہیں امن کی یہ فاختائیں توڑ پھوڑ کرنے والوں کے خلاف پلے کارڈ لئے ڈالر حلال کر رہی ہیں میڈیا صاحبان محتاط رہیں امریکی زبان بولنے اور اس ایشو پر دیوانہ وار اٹھنے والوں کی تضحیک تحقیر کر کے غضب کا مزید نشانہ بنیں گی۔ اندھا دھند مقدمات بنا کر عوام کو اپنی ڈال دینے کی یہ سازش ذرا احتیاط، معاملہ اللہ رب العالمین کے رسول ﷺ کی ناموس اور حرمت کا ہے!

مسلم عوام کو گمراہ کرنے کے لیے پراپیگنڈے کا نیا طومار باندھا جا رہا ہے جرمنی فرانس کے غیر جانبدار ا (خاکے شائع کرنیوالے غیر جانبدار ملک کے) محققین نے ثابت فرمایا ہے کہ القاعدہ کی قیادے سی آئی اے کے ہاتھ میں ہیکل تک اسامہ کو بھی سی آئی اے کے ایجنٹ کہتے ہیں شہید کیا تھا یہ درفنطیاں نہ چھوڑیں ان پوری مسلم [illegible] ہی آپ کے چھکے چھڑانے پر تل گئی ہے نئے جھوٹ تراشنے پڑیں گے یہ سکہ اب نہیں چلے گا اب عوام کا رخ بدل گیا ہے اب مسلم دنیا امریکہ اور اس کے ایجنٹ حکمرانوں اور ڈالرخوروں کی طرف متوجہ ہے مسلم ممالک کو یرغمال بنا کر امریکی مفادات کو تحفظ فراہم کرنے والوں کو اپنی فکر کرنی چاہیے مسلمان تباہ حال کر دیئے۔ پاکستان میں نئے سروے کے مطابق ہر

Marfat.com

تیسرا فرد غربت کا شکار ہے۔

رہا کھٹکا نہ چوری کا
دعا دیتے ہیں رہزن کو

سب کچھ گنوا دیا اب ایمان اور جان باقی ہے جان ایمان پر واری جائیگی تو امریکہ فرانس کی دریدہ دہنوں اور انکے محافظوں کا علاج ہو جائیگا امت اس وقت اپنی عزت و ناموس کی جنگ لڑ رہی ہے مذاکرات بڑی کامیابی (امریکہ) کی سے جاری وساری ہے اس دوران دو درجن سے زائد شہری ہی نہیں مارے گئے بلکہ دو عدد امریکی ڈرون حملے بھی ہوئے ہیں وفور محبت سے پاکستانی قیادت کی امریکہ موجودگی میں کیا یہ پاکستانی عوام انکے جذبات واحساسات کی نمائندہ اور ترجمان ہیں انہیں گھر واپس بھی آنا ہے اس وقت مظاہروں کا یہ تسلسل کتنا نے جہت سہی مگر قوم کی اسلام سے انمٹ غیر متزلزل وابستگی کا اظہار ہے ان حالات میں قوم کی ترجیح اول امریکی جنگ سے باہر نکلنا ہے۔

یہ فیصلہ کن مرحلہ ہے آزادی اظہار کا پردہ اٹھ چکا ہے ڈالروں کے اشتہاروں سے اوبامہ اور ہیلری قوم کو ٹھنڈا نہیں کر سکتے پورے نیٹو ممالک کے حکمران بھی برابر کے مجرم ہیں فرانس نے خوفناک حد تک توہین آمیز خاکے شائع کرنے کی کھلی چھٹی دی سرپرستی کی اور اپنے عملے کو بچانے کے لیے ہیں مسلم ممالک مین اپنے سفارت کانے بند کر دیئے۔ پوری دنیا میں مظاہرے ہوئے کسی نے یوں نہ روکا فرانس نے مظاہروں پر پابندی لگا کر خواتین سمیت مسلم مظاہرین کو گرفتار کر لیا۔ فرانس ہی نے 18 سالہ مسلم لڑکی کو جیل بھیج دیا وجہ؟ حقوق نسواں کہاں گئے؟ کم عمر بچی کو جرم حجاب تھا کیا اب بھی کسی کو اس عالمی جنگ کے مقاصد واہداف میں شبہ ہے یہ دجالی جنگ مسلمانوں اور اسلام کیخلاف بدترین تعصب اور نفرت پر مبنی ہے۔

امریکی تعلیمی سماجی تھنک ٹینک ''پیو'' کے مطابق امریکہ یورپ میں مظلوم ترین پابندیوں کا شکار مسلمان ہیں یہودیوں کے خلاف ریمارکس فیس بک پر آنے کی دیر ہے کہ آزادی اظہار کی دم پر پاؤں آجاتا ہے فوراً غائب کر دیئے جاتے ہیں مسلمان کو آزادی

Marfat.com

اظہار کے کوڑے سے ہانکتے ہیں اور امریکی ں کی انتہا یہ ہے کہ بلور صاحب نے شاتم رسول ﷺ کے سر کی قیمت کیا مقرر کر دی تر تھلی مچ گئی حکومتی ایوانوں میں وزیر اعظم صاحب نے شاید اپنی قوم عشق والی تقریر وا پس لیتے ہوئے فوراً لاتعلقی ظاہر کرتے ہوئے فرمایا ہم عدم تشدد کے قائل ہیں مگر کس کے لیے بحق امریکہ بحق شاتمانِ رسول اپنوں کے لیے 30 شہریوں کے لیے موت کا پروانہ جاری ڈرون تشدد آپریشن تشدد لاپتہ تشدد، پشاور کے نواح میں تشدد زدہ لاشیں؟ اب امریکہ حکمرانوں کا گٹھ جوڑ نہیں چل سکتا آپ کو قوم مسلم اور امریکہ میں اسے ایک کا انتخاب کرنا ہوگا کھر بی بی کو واپس بلایئے امریکی سفیر نامزد ہو گئے ہیں وہ آنے کی زحمت نہ اٹھائیں آپ اسامہ کے سر سے کم پر راضی نہ تھے پاکستان کے عوام شاتمِ رسول ﷺ کا سر مانگ رہے ہیں یہ 18 کروڑ کے دلوں کے بادشاہ ﷺ کا معاملہ ہے

یہ سنا تھا کہ دل تخت ترا
تو انوکھا ہے بادشاہوں میں!

(روزنامہ نوائے وقت 26 ستمبر 2012ء)

Marfat.com

ملعون فلم پروڈیوسر کے بارے میں حیرت انگیز انکشافات

.............ڈاکٹر مرزا اختیار بیگ

میرے زیادہ تر کالم معیشت پر ہوتے ہیں لیکن حال ہی میں امریکی گستاخانہ فلم پر جس طرح ملک میں احتجاج اور یوم عشق رسول ﷺ منایا گیا پر مجھ سمیت پوری قوم نہایت شرمندہ اور افسردہ ہے۔ اور میں چاہوں گا کہ اپنے قارئین سے اس موضوع پر بات کروں۔ 9/11 کے واقعے کے بعد دنیا کے کچھ مغربی ممالک کے انتہا پسند عناصر نے اپنے وسائل، میڈیا اور ٹیکنالوجی کے بل بوتے پر اپنی رائے عامہ مسلمانوں کے خلاف پیش کرنے کی جو مہم شروع کی تھی اس کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ پہلے مسلمانوں کو انتہا پسند اور اب دہشت گرد دنیا کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے کہ دنیا کے امن کو خطرہ ہے تو صرف مسلمانوں سے۔ ایک جرمن مسلم اسکالر سے ایک ٹی وی انٹرویو جسے لاکھوں لوگوں نے دیکھا میں اسلام اور دہشت گردی کے بارے میں سوال کیا تو مسلم اسکالر نے جواب دیا کہ پہلی جنگ عظیم کس نے شروع کی تھی؟ کیا مسلمانوں نے؟ دوسری جنگ عظیم کس نے شروع کی تھی؟ کیا مسلمانوں نے؟ کس نے آسٹریلیا میں 2 کروڑ سے زائد قدیم قبائلی باشندوں (aborigneis) کو قتل کیا؟ کیا مسلمانوں نے؟ کس نے ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرایا؟ کیا مسلمانوں نے؟ کس نے شمالی امریکہ میں 10 کروڑ انڈینز قتل کیے؟ کیا مسلمانوں نے؟ کس نے جنوبی امریکہ میں 5 کروڑ انڈینز کو قتل کیا؟ کیا مسلمانوں نے؟ کس نے 18 کروڑ افریقیوں کو غلام بنایا جس میں سے 88% کو مر جانے کے بعد بحر اوقیانوس میں پھینک دیا گیا؟ کیا مسلمانوں نے؟ کس نے ویتنام،

Marfat.com

عراق اور افغانستان پر جنگ مسلط کی؟ کیا مسلمانوں نے؟ یقیناً یہ سب مسلمانوں نے نہیں کیا لہذا آپ کو دہشت گردی کی واضح تعریف کرنا ہوگی کیونکہ اگر کوئی غیر مسلم کچھ برا کرتا ہے تو یہ جرم ہے لیکن اگر مسلمان وہی چیز کرتا ہے تو یہ دہشت گردی ہے۔ آپ کو یہ دہرا معیار ختم کرنا ہوگا، پھر ہم اس موضوع پر بات کرسکیں گے کیونکہ اس دہرے معیار نے دنیا کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ تہذیب، تمدن، اقدار، ثقافت غرضیکہ مسلمانوں کی ہر چیز کو شک بھری نظروں سے دیکھا جانے لگا ہے۔ تاہم مغربی ممالک کے اعتدال پسند عناصر نے مسلمانوں کے خلاف جاری نفرت پر مبنی مہم کو کبھی پسند نہیں کیا۔ مسلمانوں کی یہ بدقسمتی ہے کہ ان کے پاس ذرائع ابلاغ کا کوئی مضبوط نظام موجود نہیں جس کے ذریعے ان عناصر کو منہ توڑ جواب دیا جا سکے۔ مغرب کی انتہا پسندی کا آغاز سلمان رشدی کی گستاخانہ کتاب سے ہوا جس کے بعد ڈنمارک کے کارٹونسٹ کے بنائے گئے گستاخانہ خاکے سامنے آئے۔ اکثر ممالک نے دنیائے اسلام کے بھرپور احتجاج کے بعد اان خاکوں کی اشاعت کے خلاف کسی کاروائی سے انکار کر دیا اور اسے آزادی اظہار رائے اور آزادی صحافت کا نام دیا لیکن انہی ممالک میں ہولوکاسٹ کے خلاف لکھنا قانوناً جرم ہے۔ حال ہی میں یوٹیوب پر جاری کیے گئے گستاخانہ فلم کے وڈیو کلپس نے پورے عالم اسلام میں غم و غصے کی ایک لہر پھیلا دی ہے۔ مصر، یمن، تنزانیہ، انڈونیشیا، ملائیشیا، لیبیا، افغانستان، ایران، عراق، مراکش، بھارت، بنگلہ دیش اور پاکستان سمیت دنیا بھر میں اس فلم کے خلاف شدید مظاہرے ہوئے لیکن پاکستان کے سوا دنیا بھر میں احتجاج پرامن رہے اور کہیں پر بھی املاک کو نقصان نہین پہنچایا گیا جس سے ہمیں یہ اعتراف کرنا ہوگا کہ بحیثیت قوم ہم تیزی سے انتہا پسند اور شدت پسند معاشرے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

ایک رپورٹ کے مطابق Innocence of Muslims نامی یہ گستاخانہ فلم ایک 55 سالہ امریکی اسرائیلی نژاد شہری نکولا بیسلے نے یہودی مالی تعاون سے بنائی جس کیلئے اسے 50 لاکھ امریکی ڈالر ملے۔ یہ فلم بنانے میں اسے بعض مصری عیسائی تارکین وطن کی مدد حاصل تھی۔ فلم کا پروڈیوسر 2010 میں والس فرگو بینک سے جعلی چیک کیش کرانے

Marfat.com

کے الزام میں 21 ماہ قید اور 7 لاکھ 94 ہزار 700 ڈالر جرمانہ کی سزا کاٹ چکا ہے اور جج سوزین سیگل نے اسے معاشرے کیلئے خطرہ قرار دیا تھا۔ امریکی وکیل رابرٹ ڈگنزیل نے لاس انجلس کورٹ میں نکولا کو ذہنی مریض بتایا ہے جو مختلف ناموں سے اس طرح کے کام کرتا ہے۔ وکیل کے مطابق پاسپورٹ میں اس کا نام مارک بیسلے یوسف ہے جبکہ ڈرائیونگ لائسنس میں نکولا بیسلے نکولا ہے اور گستاخانہ فلم کے اجراء کے وقت اس پروڈیوسر نے اپنے آپ کو اسرائیلی یہودی سیم بیسلے کے تیسرے نام سے متعارف کرایا۔ فلم میں کام کرنے والی اداکارہ سنڈی لیگا رلیا نے فلم کے ڈائریکٹر کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا فیصلہ کیا چونکہ اداکارہ کے بقول اسے فلم کا نام صحرائی جنگجو بتایا گیا تھا جو 2 ہزار سال قبل مصر کے بارے میں تھی۔ اداکارہ کا کہنا ہے کہ اس کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ اس فلم کو اسلام دشمن پروپیگنڈے کیلئے استعمال کیا جائے گا کیونکہ فلم میں اسلام اور پیغمبر اسلام کے بارے میں اشتعال انگیز کلمات ڈبنگ کر کے شامل کئے گئے ہیں۔ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ لاس انجلس کی فیڈرل کورٹ نے 27 ستمبر 2012 کو ملعون پروڈیوسر نکولا بیسلے کو اسلام دشمن فلم بنانے کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے اور اس کے قبضے سے 641 جعلی ناموں کے ڈیبٹ اور کریڈٹ کارڈز برآمد ہوئے ہیں۔

اسلام ایک امن پسند دین ہے جو محبت اخوت اور حسن سلوک سے دنیا میں پھیلا ہے لہذا گستاخانہ فلم کے خلاف احتجاج بھی پرامن اور تشدد سے پاک ہونا چاہیے تھا۔ ایک رپورٹ کے مطابق اقتصادی ماہرین کا کہنا ہے کہ جمعہ کو معاشی سرگرمی بند رہنے سے قومی معیشت کو ایک دن میں 76 ارب روپے کا نقصان ہوا ہے اس میں مشتعل مظاہرین کی جانب سے توڑ پھوڑ، جلاؤ گھیراؤ کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات شامل نہیں۔ کراچی چیمبر کے ایک اندازے کے مطابق صرف کراچی شہر کے بند ہونے سے ایک دن میں 14 ارب روپے کا نقصان ہوا ہے۔ ہمارا ملک جس مالی و معاشی بحران سے دوچار ہے وہ اس طرح کے نقصانات کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ احتجاج کے دنوں میں لاعلاج بچوں کی آخری خواہشات کی تکمیل کے عالمی ادارے میک اے وش فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کے

Marfat.com

صدر جان اسٹیٹ نزامریکی حکومت کی جانب سے پاکستان کا سفر نہ کرنے کی ہدایت کے باوجود پہلی بار پاکستان آئے تھے۔ میرے کچھ بیرونی خریدار بھی کراچی کے مقامی ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے جنہوں نے ان شرمناک مناظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ہم نے جس طرح گستاخانہ فلم کے خلاف احتجاج اور یوم عشق رسول ﷺ منایا اس سے یقیناً دنیا کو مسلمانوں کے جذبات اور احتجاج کے پیغام کی بجائے ایک منفی پیغام دیا گیا ہے۔ دوران احتجاج ہم نے اپنے ہی 29 بھائیوں کی جان لے لی جن میں 3 پولیس اہلکار بھی شامل تھے جبکہ 210 سے زائد افراد زخمی بھی ہوئے۔ اس کے علاوہ 7 بینک، 9 سینما گھر، ایک پٹرول پمپ، 2 غیر ملکی ریسٹورنٹس اور بے شمار گاڑیاں جلائی گئیں جن میں 4 پولیس موبائلیں بھی شامل ہیں جبکہ تخریب کاروں نے بینکوں کو جلانے سے قبل ان کی اے ٹی ایم مشینوں سے رقوم بھی لوٹ لیں۔ کراچی میں ہنگامہ آرائی اور لوٹ مار کے واقعات اس سے قبل بھی پیش آچکے ہیں جن میں 12 مئی 2007ء 27 دسمبر 2007ء اور اسی طرح کے دو اور سانحات شامل ہیں جس میں شرپسندوں نے لوگوں کی املاک کو شدید نقصان پہنچایا اور متعدد اموات ہوئیں۔ میری حکومت سے درخواست ہے کہ جلاؤ گھیراؤ اور ہنگامہ آرائی کے الزام میں گرفتار 130 افراد کو انسداد دہشت گردی کی عدالتوں کے ذریعے سخت ترین سزا دی جائے۔ 21 ستمبر کے ہنگاموں اور لوٹ مار میں چند لوگوں نے پوری قوم کا نام بدنام کیا۔ ان سب کو سزا ملنی چاہیے تاکہ آئندہ کسی کو عشق رسول ﷺ کے نام پر اسلام اور پاکستان کا نام بدنام کرنے کی جرات نہ ہو سکے۔ واضح رہے کہ انگلینڈ میں بھی گزشتہ سال فسادات کے دوران لوٹ مار اور ہنگامہ آرائی کے الزام میں گرفتار ہونے والے افراد کو بلاتفریق سخت ترین سزائیں سنائی گئی تھیں۔ تاکہ آئندہ ایسے فسادات نہ ہوں۔ حکومت نے اسلامی ممالک کی تنظیم او آئی سی کا ہنگامی اجلاس بلایا ہے جبکہ صدر پاکستان نے بھی اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف گستاخانہ حرکت کے معاملے کو بھرپور طریقے سے اٹھایا اور ہمارے جذبات سے دنیا کو آگاہ کیا۔ کسی بھی مذہب، مقدس ہستی، مقدس کتاب کے خلاف

Marfat.com

گستاخانہ مواد کی اشاعت اور پروپیگنڈہ خواہ وہ کسی بھی شکل میں ہو اسے عالمی قوانین کے تحت ممنوع قرار دیا جائے۔ اسلامی کانفرنس، اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کے بین الاقوامی اداروں کو اس سلسلے میں ٹھوس اقدامات اٹھانے ہونگے تا کہ دنیا میں بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ مل سکے۔

روزنامہ جنگ 01 اکتوبر 2012

Marfat.com

گزرے دن پر ایک نظر

عبداللہ طارق سہیل

امریکہ کہتا ہے توہین آمیز شیطانی فلم محض ایک شخص کی حرکت ہے امریکہ کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ کئی اور لوگ بھی یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ ایک فرد کے جرم کو امریکہ کا جرم نہ سمجھا جائے۔ ہماری محترم جاگیردار وزیر خارجہ حنا ربانی کھر نے پاکستانی قوم کی بزعم خود ترجمانی کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس نے ایک فرد کے خلاف احتجاج کیا ہے امریکہ کے خلاف نہیں۔ خدا جانے محترمہ پاکستانی قوم کی ترجمانی کر رہی ہیں یا امریکہ کی معصومیت پر مہر لگا رہی ہیں۔ بہرحال یہ مشورہ دینے والے حضرات مولانا طاہر القادری کا نقطہ نظر بھی دیکھ لیں انہوں نے فرمایا یہ فلم ایک سوچی سمجھی سازش ہے جس کے پیچھے مخصوص ذہن ہے اور ایسے توہین آمیز اقدامات تسلسل سے جاری ہیں مغرب خاص طور سے امریکہ کے طرز عمل اور واقعات کی گواہی سے طاہر القادری کی بات سچ ثابت ہوتی ہے۔ ایک واقعہ ہوا ہوتو فرد واحد کی کاروائی کا دعویٰ درست مانا جا سکتا تھا۔ لیکن سب نے دیکھا کہ ایسے واقعات تو مسلسل ہو رہے ہیں۔ دنیا کے سب سے تیزی سے پھیلتے ہوئے مذہب سے وابستہ دو ارب کے قریب لوگوں کے جذبات کو پے در پے چھلنی کیا جا رہا ہے اور کسی ایک بھی واقعے میں مجرموں کے خلاف کچھ نہیں کیا گیا۔ جواز یہ دیا جاتا ہے کہ امریکہ اور مغرب میں اظہار رائے کی آزادی ہے۔ اظہار رائے کی آزادی ہے تو جو لوگ ہٹلر کے ہاتھوں یہودیوں کے قتل عام (ہولوکاسٹ) کا ذکر کرتے ہوئے صرف اتنا کہہ دیتے ہیں کہ اتنے یہودی نہیں مارے گئے تھے جتنے بتائے جاتے ہیں بلکہ کچھ کم مارے

Marfat.com

گئے تھے تو انہیں پکڑ کر جیل کیوں بھیج دیا جاتا ہے؟ توہین رسالت ﷺ پر مبنی فلم یوٹیوب پر کئی ناموں سے رکھی گئی۔ یوٹیوب پر اسامہ یا القاعدہ کو پراجیکٹ کرنے والی کوئی کلپنگ غلطی سے اپ لوڈ کر دی جائے تو اسے فوراً ہٹا دیا جاتا ہے۔ ابھی اسی ہفتے شہزادہ ولیم کی متنازعہ تصویریں کسی جریدے نے چھاپیں تو فوراً کاروائی کی گئی۔ آخر کیا وجہ ہے کہ نہ صرف یہ کہ یہ فلم یوٹیوب سے نہیں اٹھائی گئی بلکہ جو مسلمان ملک اس فلم کو بلاک کرتے رہے ان کی کوششیں بھی ناکام بنائی جاتی رہیں اور فلم نئے سرے سے اپ لوڈ کی جاتی رہی۔ یہ خاص ذہنیت محض کسی شرارتی اقلیت کی نہیں ہے۔ امریکہ کا بااثر اور حکمران طبقہ اس کے پیچھے ہے اور اس کا پشت پناہ بھی۔ اگر امریکی عوام کی اکثریت اس شرارت کی حامی نہیں تب بھی امریکہ 30 کروڑ عوام کا نام نہیں اس پر مسلط بااثر طبقات کا نام ہے۔ زیادہ سچی بات یہ ہے کہ ایسی فلمیں عالم اسلام کے خلاف برپا کی گئی امریکی جنگ کا نفسیاتی محاذ ہیں۔ جس کا مقصد مسلمانوں کو ذہنی اذیت دینا ہے۔ اسے سازش کہنے کے بجائے منصوبہ کہا جائے تو زیادہ ٹھیک ہوگا۔ ہمارے امریکہ نواز دانشور نہیں مانیں گے لیکن سچ یہی ہے کہ امریکہ ایک نامیاتی وجود کے طور پر مسلمانوں کے خلاف ایک نئی قسم کی صلیبی جنگ شروع کر چکا ہے جس کی حکمت عملیاں ایک سے زیادہ ہیں۔ اس حکمت عملی کے طور پر بعض ملکوں کو بمباری کیلئے چن لیا گیا ہے اور بعض کو انتشار میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔ دوسری حکمت عملی کے طور پر پاکستان میں ہر جگہ اس کے نمائندے مسلط کر دیئے گئے ہیں جو گھن کی طرح اسے کھا رہے ہیں امریکی بارود کو ضائع ہونے سے بچا رہے ہیں اور ایسی ہی ایک حکمت عملی کے تحت اس نے پیغمبر پاک ﷺ کی ذات کو ہدف بنایا ہے۔ اسے پتہ ہے کہ مسلمان آنحضور ﷺ سے جو محبت کرتے ہیں اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ مسلمان عشق رسالت مآب ﷺ کو اپنی قوت سمجھتے ہیں۔ امریکہ اسی کو کمزوری سمجھ کر اس پر وار کر رہا ہے۔ لیکن امریکہ کی حکمت عملی چاہے کتنی ہی حکمت کے ساتھ بنائی گئی ہو فائدہ مند ثابت نہیں ہو رہی۔ اس بار جو توہین رسالت کی گئی اس کا سب سے پہلا ردعمل عرب ممالک میں ہوا جس نے امریکہ کو چونکا دیا ہوگا۔ ماضی میں ایسے واقعات پر زیادہ ردعمل

Marfat.com

برصغیر کے مسلمان ہی ظاہر کیا کرتے رہے ہیں کیونکہ عرب ممالک پر مسلط امریکہ کی کٹھ پتلی حکومتیں ردعمل کی لہر کو روک دیا کرتی تھیں لیکن عرب بہار کے بعد فضا بدل گئی ہے۔ دوسری طرف پاکستان میں جو احتجاج ہوا اس کی مثال نہیں ملتی۔ یوں لگتا تھا قوم کا کوئی شخص بھی آج گھر میں نہیں ہے۔ امریکہ پچھلے ساڑھے چار برس سے اپنے نمائندوں کے ذریعے (ستم ظریفی سے یہ لوگ خود کو عوام کے منتخب نمائندے کہتے ہیں لیکن اصل میں تو یہ امریکہ کے انتخاب کردہ ہیں) پاکستانی قوم کو زبان فرقہ اور نسل کی بنیاد پر تقسیم کرنے میں لگا ہوا ہے۔ سینکڑوں ہزاروں جانیں اب تک اس تقسیم کی نذر ہو چکی ہیں اور یہی لگتا تھا کہ امریکی منصوبہ کامیاب رہا ہے۔ اوپر سے امریکی سپانسرڈ دانشور حضرات دن رات قوم کے حوصلے پست کرنے میں جتے رہے لیکن توہین رسالت ﷺ کی مکروہ اور شیطانی فلم نے دن رات کی یہ محنت لگتا ہے کہ ضائع کر دی۔ پشاور سے لاہور کوئٹہ سے کراچی تک پاکستانیوں نے اتحاد کا ایسا مظاہرہ کیا جس نے حکمران دھڑوں اور امریکی مفادات کے محافظوں کو ششدر کر کے رکھ دیا ہے۔ اس بے مثال وحدت کو کئی نام دیئے جا سکتے ہیں لیکن کیوں نہ اسے شان رسالت ﷺ کا ایک ادنیٰ سا جلوہ سمجھا جائے۔ اس اتحاد سے امریکہ اور امریکہ کے منتخب عوامی نمائندوں کو جو پریشانی ہوئی ہوگی اس کے بعد وہ چپ کر کے تو نہیں بیٹھ جائیں گے۔ قوم کو مہنگائی بدامنی اور دھڑے بندی کی مار مارنے والے یہ لوگ نئی حکمت عملی بنائیں گے۔

اس بے مثال اتحاد کے مظاہرے میں ہونے والے بدترین تشدد بے گناہ افراد کی قیمتی جانوں کے ضیاع اور املاک کو تباہی کے پیچھے وہ لوگ نہیں تھے جو امریکہ کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔ مسافر گاڑیوں پر پتھراؤ اور املاک کو آگ لگانے کا ان مظاہروں سے کیا تعلق ہو سکتا ہے؟ ان افسوسناک واقعات نے ملک کو فائدہ نہیں پہنچایا لیکن اس تشدد کے ذمہ داروں کا تعین آسانی سے نہیں ہو سکتا۔ کچھ لوگ شرارت پسند ہوتے ہیں کچھ ان کی پیروی میں حماقت کرتے ہیں لیکن کچھ لوگ پلانٹڈ ہوتے ہیں۔ حکومت کی بدترین ناکامی کراچی اور پشاور میں دیکھنے کو ملی جہاں بہت سے شہریوں کا خون سرکاری اور

Marfat.com

نیم سرکاری گولیوں سے بہایا گیا تیسرے نمبر پر اسلام آباد رہا۔ پنجاب بلوچستان اور اندرون سندھ میں تقریباً مکمل امن و امان رہا ایک چونکا دینے والی بات یہ تھی کہ یہ سب مظاہرے بے قیادت تھے۔ عمران خان نے ضرور ایک بڑے جلوس کی قیادت کی لیکن بالعموم سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے رہنما غائب رہے۔ شاید یہ لوگ امریکہ کی طرف سے بچنا چاہتے تھے اور اسے پیغام دے رہے تھے کہ ہم ذمہ دار لوگ ہیں۔ ان غیر ذمہ دار لوگوں کی حرکتوں کے ذمہ دار نہیں۔ ہم تو آپ کا احترام کرتے ہیں۔ امید ہے اگلے الیکشن میں اس احترام کا عوضانہ ضرور دیں گے۔ قیادت کے غائب ہونے کا دوسرا پہلو خطرناک ہے۔ لیبیا سمیت کئی اور ممالک میں بھی بے قیادت تحریکیں چلی تھیں جنہوں نے بالآخر ریاست کی موجودہ شکل ہی بدل ڈالی۔ کیا یہاں بھی ادارے ناکام ہو جائیں گے۔ یہ اداروں کے سوچنے کی بات ہے ایک اور حیران کن بات وزیر اطلاعات کے بیانات تھے۔ انہوں نے اسلام آباد میں اداروں کی ناکامی کا ملبہ پہلے پنجاب حکومت پر ڈالا کہ مظاہرین کو پنجاب نے بھیجا تھا۔ اسلام آباد میں تو خدا کا شکر ہے کوئی خونریزی نہیں ہوئی وزیر اطلاعات کو یہ ضرور بتانا چاہئے کہ کراچی میں جہاں بدترین خونریزی ہوئی مظاہرین کس نے بھیجے تھے؟ بعد میں انہوں نے دوسرا بیان دیا کہ ریاستی اداروں نے کالعدم تنظیموں کے لوگ اسلام آباد بھیجے۔ کیا ریاستی ادارے حکومت کا حصہ نہیں ہیں؟ اس سوال کا جواب بھی وزیر صاحب کو دے دینا چاہیے تھا۔ اس احتجاج میں تشدد کا عنصر کچھ اور کہانیاں بھی بیان کر رہا ہے لیکن وہ الگ قصہ ہے۔

روزنامہ دنیا 23 ستمبر 2012

Marfat.com

احتجاج مگر کیسے؟

خورشید ندیم..

زخمی قلب وجگر کے ساتھ کیا اہل اسلام احتجاج بھی نہ کریں؟

اس کا جواب اثبات کے سوا کچھ اور ہو نہیں سکتا اور نہ ہے۔ سوال دوسرا ہے اس احتجاج کا اسلوب کیا ہونا چاہیے؟

سیدنا حمزہؓ بھی ایمان نہیں لائے تھے۔ کسی نے بتایا کہ ابو جہل نے محمد ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے۔ فرط جذبات سے گئے اور بدلہ لیا۔ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آئے اور کہا بھتیجے میں نے تمہارا انتقام لے لیا آپ ﷺ نے نگاہِ رسالت ﷺ اٹھائی اپنے پیارے چچا کے چہرے پر ڈالی اور فرمایا۔ مجھے خوشی تب ہوتی جب آپ ایمان لے آتے۔ جندروز سے اس ملک میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کا انتساب آخر کس کی طرف ہوگا؟ اس نظام اخلاق کی طرف جو اللہ کے آخری رسول ﷺ نے ہم کو عطا فرمایا انتقام اور نفرت کے ان جذبات کی سمت جو عہد جاہلیت سے منسوب ہیں؟

کیا آج مسلمانوں میں رسالت مآب ﷺ کی محبت کے لئے مہم اٹھانے کی ضرورت ہے؟ یہ تحصیل حاصل ہے۔ محبت رسول کے بغیر مسلمان ایک ایسا بدن ہے جس میں روح نہ ہو حلوہ جو میٹھا نہ ہو ایک مسلمان کو اس کی تلقین ایسے ہی ہے جیسے کوئی مچھلی کو تیرنا سکھائے۔

در دل مسلم مقام مصطفیٰ است
آبروئے ما زنام مصطفیٰ است

Marfat.com

رسالت مآب ﷺ انبیاء کی فہرست میں واحد ہستی ہیں جو تاریخ کی بھرپور روشنی میں کھڑی ہے۔ سیدنا مسیح تک تمام انبیائے کرام کی شخصیات کا مستند ترین تعارف بائبل ہے۔ بائبل کے موجودہ نسخوں کی تاریخی حیثیت آج تک اہل علم کے زیر بحث ہے۔ عالم مسیحیت متفق ہے کہ سیدنا مسیح نے شادی نہیں کی۔ چند روز پہلے ہارورڈ یونیورسٹی کی پروفیسر کیرن کنگ نے روم میں ایک پریس کانفرنس کی جس میں اپنی تحقیق لوگوں کے سامنے رکھی۔ انہوں نے چوتھی صدی عیسوی کی ایک تحریر دریافت کی جس میں سیدنا مسیح میری بیوی کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ قبطی زبان کا ایک نسخہ ہے۔ اس سے سیدنا مسیح کی حیات مبارکہ کے باب میں ایک نئی بحث شروع ہوگئی ہے۔ یہ ساری بحثیں اس سبب سے ہیں کہ علم تاریخ کی نظر سے انبیا کی کوئی مستند تاریخ موجود نہیں ہے۔ جو کچھ ہے محض قیاس ہے۔ اس کے برخلاف قرآن مجید اور سیدنا محمد ﷺ کا معاملہ بالکل دوسرا ہے۔ لوگ ان پر ایمان لائیں یا نہ لائیں وہ اس کا انکار نہیں کر سکتے کہ قرآن مجید تاریخی اعتبار سے ایک ثابت شدہ حقیقت اور سیدنا محمد ﷺ کی ساری زندگی ایک کھلی کتاب ہے۔ یہ ایسی روشن زندگی ہے کہ اس کا کوئی گوشہ تاریخ کی نظر سے اوجھل نہیں۔ قرآن مجید کے مطابق امہات المومنین کو اللہ نے یہ ذمہ داری سونپی کہ تمہارے گھر میں اللہ کی جو آیات اتر رہی ہیں اور حکمت کی جو باتیں ہو رہی ہیں ان کا چرچا کرو (احزاب 33) گویا یہ الٰہی فیصلہ تھا۔ جس ہستی کو قیامت کی صبح تک الہامی ہدایت کے واحد مستند ماخذ کی حیثیت سے باقی رہنا ہے لازم تھا کہ ان کی زندگی اتنی واضح ہو کہ کسی نئے نبی کی ضرورت باقی نہ رہے۔

تاریخ کی ایسی مستند ہستی اور ٹیری جانز جیسے مسخرے اخلاق کا ایسا ہما لیا اور نکولا جیسے اخلاق باختہ ایسے لوگوں کا انجام یہی ہونا چاہئے کہ انہیں تاریخ کے کوڑے دان کے حوالے کر دیا جائے۔ قرآن مجید نے اس قافلے کے سرخیل ابولہب کا نام لے کر اعلان کیا کہ اس کے ہاتھ ٹوٹ جائیں گے۔ سرداران قریش کے بارے میں پیش گوئی کی کہ ان کی جڑ کٹ جائے گی۔ نکولا تو اس فہرست میں بھی قابل ذکر نہیں۔ اس کی اخلاقی پستی کا یہ عالم ہے کہ اس کے خلاف فلم کے اداکاروں نے عدالت میں مقدمہ قائم کر دیا ہے۔ ان کا

Marfat.com

موقف ہے کہ انہیں دھوکہ دیا گیا۔ ان سے کہا گیا تھا کہ قدیم مصری تہذیب پر ایک فلم میں کام کرنا ہے۔ بعد میں اس پر دوسرے مکالمے ڈب کر دیے گئے۔ ایسے لوگوں پر یہ ردعمل کہ اپنے شہروں کو برباد کر دیں سچ یہ ہے کہ بہت کچھ سوچنے پر مجبور کرتا ہے۔ سب سے اہم بات وہی ہے کہ خود رسالت مآب ﷺ نے ہمیں جو اخلاق سکھایا ہے اس کا مطالبہ کیا ہے؟

آج سب سے پہلے ہمیں یہ سمجھنا ہے کہ اس واقعے کی نوعیت اور سیاق و سباق کیا ہے؟ اگلا قدم یہ کہ ایسی صورت حال میں ہمیں اپنے نظام اخلاق کے تحت کیا کرنا چاہے۔۔۔ پہلے اس کی نوعیت!

☆ یہ واقعہ ایک ایسے ملک میں پیش آیا جہاں ہماری حکومت نہیں اور تمام مسلمان ممالک اس کے ساتھ اقتصادی اور سیاسی معاہدوں میں بندھے ہیں جن کی پاس داری ان کا دینی فریضہ اور اخلاقی بھی الا یہ کہ وہ یہ معاہدے ختم کرنے کا اعلان کر دیں۔

☆ امریکی حکومت یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ اس واقعے سے لاتعلق ہے اور اس کی مذمت کرتی ہے۔ تاہم وہ مجرموں کے خلاف اقدام اس لئے نہیں کرتی کہ قانون میں اس کی گنجائش نہیں ہے۔

☆ یہ محض ایک واقعہ نہیں سلسلہ واقعات کی ایک کڑی ہے۔ ابھی یہ احتجاج جاری ہے کہ فرانس کے ایک اخبار نے

☆ بھی اسی نوعیت کی ایک نازیبا حرکت کر ڈالی فرانس مغربی یورپ کا ایک ایسا ملک ہے جہاں مسلمانوں کی تعداد خطے کے دیگر ممالک سے زیادہ ہے۔ اس پر سوچنا چاہیے کہ فرانس میں ایسے واقعات تسلسل کے ساتھ کیوں ہوتے ہیں جو مسلمانوں کیلئے اشتعال انگیز ہیں؟

☆ امریکی صدر اسرائیلی قیادت سے ناراض تھے۔ اس کا سبب نئی ناجائز یہودی بستیوں کا قیام ہے۔ وہ اسرائیلی وزیراعظم سے ملنے پر آمادہ نہیں تھے۔ لیبیا میں

Marfat.com

امریکی سفیر کے قتل اور مسلم دنیا میں امریکا مخالف جذبات کی نئی لہر کے سبب وہ اب دباؤ میں ہیں اور انہوں نے اسرائیلی وزیراعظم سے ملاقات کے لئے آمادگی ظاہر کردی ہے۔ امریکا کی اسرائیلی لابی یہی چاہتی تھی۔

☆ یہ ہے وہ پس منظر میں جس میں ہمیں سوچنا اور ردعمل کا اظہار کرنا ہے۔ میرے خیال میں اس ردعمل کو تین سطحوں پہ منظم ہونا چاہیے۔ مسلمان حکومتوں کو اہلِ علم و دانش اور عوام الناس کی سطح پر۔

☆ مسلمان حکومتوں کو اب یہ مقدمہ اقوام متحدہ کے سامنے رکھنا ہوگا کہ اظہار رائے اور توہین مذاہب میں فرق ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل نے خود یہ بات کہہ دی ہے۔ اب فضا سازگار ہے اور بین الاقوامی سطح پر قانون سازی کے لئے آواز اٹھائی جاسکتی ہے۔ حکومتوں ہی کی سطح پر مغرب کو یہ باور کرایا جائے کہ مسلمانوں کے جذبات کو اگر نظر انداز کیا گیا تو اس کے سیاسی و اقتصادی مضمرات ہوں گے جو ان کے لئے تکلیف دہ ہو سکتے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ اگر صرف عرب شہزادے امریکی بینکوں سے اپنا سرمایا نکال لیں تو امریکی معیشت کے لئے یہ صدمہ اٹھانا مشکل ہو جائے۔ تاہم یہ اقدام اسی وقت کیا جائے جب اس کا موثر ہونا یقینی ہو۔

☆ مسلمان اہل علم اقوام عالم کے ساتھ اقداری نظام پر مکالمے کو آگے بڑھائیں۔ رسالت مآب ﷺ کی شخصیت کو اس طرح پیش کیا جائے جیسے وہ ہے۔ تاریخ کی ایک مسلمہ ہستی جن کے انقلاب نے دور جدید کی بنیاد رکھی جو اعلیٰ ترین انسانی اخلاقیات پر مبنی ہے ابراہیمی ادیان کی وہ نمائندہ شخصیت جنہوں نے تمام سابق انبیا اور الہامی کتب پر مہر تصدیق لگائی اور ان کے پیش کردہ دین کی نفی کی بجائے ان کی تجدید کی بات کی۔ اس کے ساتھ اپنی قوم کی تربیت کی کہ فساد کسی مسئلے کا حل نہیں۔ امریکا میں بیٹھے ہوئے ایک مجرم کی سزا اپنے ہم وطنوں کو دینا ظلم ہے۔ امن کی بربادی فساد ہے اور اہل فساد کا رسول اللہ ﷺ سے کوئی تعلق نہیں ہوسکتا۔

☆ عوام الناس کو یہ بتانا ہے کہ جب کوئی شخص محمد ﷺ پر ایمان لاتا ہے تو کس طرح

Marfat.com

اس کا وجود انسانوں کے لئے رحمت اور زمین کے لئے نعمت بن جانا چاہیے۔ عوام الناس کا طرز عمل رائے ساز اور اہل علم متعین کرتے ہیں۔ اس لئے اس باب میں بھی اصل کردار انہی کا ہے۔

آج پاکستان کی زمین فساد سے بھر گئی ہے۔ میری تشویش یہ ہے کہ اس کو اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت سے منسوب کیا جا رہا ہے۔ میں یہ کیسے مان لوں کہ جن ہنگاموں میں آپ ﷺ کا ایک امتی مارا جائے اسے میرے رسول ﷺ کی تعلیمات سے کوئی نسبت ہو سکتی ہے؟ احتجاج ہمارا حق ہے لیکن اس کی اساس کیا ہے؟ وہ نظام جو اللہ کے آخری رسول ﷺ نے ہم کو عطا فرمایا یا کہ انتقام اور نفرت کے وہ جذبات جو عہد جاہلیت سے منسوب ہیں؟

روزنامہ دنیا 22 ستمبر 2012

Marfat.com

کیا ہم ایسا کر سکتے ہیں

اوریا مقبول جان

دنیا میں کسی بھی یونیورسٹی کے بزنس ایڈمنسٹریشن کے کورس کی بنیادی کتاب اٹھالیں آپ کو تجارت کا پہلا اصول جو کاروبار کی دنیا میں آنے والے ہر شخص کو پڑھایا جاتا ہے وہ یہی ملے گا کہ خریدار بادشاہ ہوتا ہے Consumer is the king یہی وہ بنیادی اصول ہے جس پر موجودہ سرمایہ دارانہ نظام اور تجارت کی عمارت کھڑی ہے۔ چھوٹے سے چھوٹے دکاندار سے لے کر بڑی سے بڑی ملٹی نیشنل کمپنی تک سب کے سب خریدار کے ناز نخرے اٹھاتے ہیں۔ ایک عام سے کپڑا بیچنے والے دکاندار کے پاس بھی اگر کوئی خاتون چلی جائے پورا گھنٹہ وہ طرح طرح کے تھان کھلوا کر دیکھتی رہے اور بعد میں کہہ دے کہ مجھے ان میں سے کچھ بھی پسند نہیں آیا تو دکاندار ماتھے پر بل نہیں ڈالے گا۔ ممکن ہو تو اس کی پسند کی تفصیلات پوچھ لے گا اور وعدہ کرے گا کہ آئندہ آمد پر ممکن ہوا تو وہ ایسا ہی کپڑا لانے کی کوشش ضرور کرے گا۔ کاروبار کا یہ وہ بنیادی اصول ہے کہ جس کو سامنے رکھتے ہوئے بڑی سے بڑی تجارتی کمپنیاں پہلے کسی ملک شہر یا علاقے میں عوام کی خواہشات اور ترجیحات کا سروے کراتی ہیں اور پھر اس کے مطابق اپنی مصنوعات کو ڈھال کر مارکیٹ میں لاتی ہیں۔ اگر انہیں کسی ملک علاقے یا شہر میں کوئی ایسی چیز بیچنا ہو جس سے لوگ بالکل ناآشنا ہوں انہیں کسی طور پر بھی اس کی عادت نہ ہو تو پھر ان کمپنیوں کا یرغمال میڈیا طرح طرح کے ہتھکنڈوں کے ذریعے لوگوں میں اس کا تجسس پیدا کرتا ہے۔ لوگ اسے حیرانی سے دیکھتے ہیں اور جب وہ چیز مارکیٹ میں آجاتی ہے تو اسے

Marfat.com

استعمال کی خواہش انہیں خریدنے پر مجبور کرتی ہے عموماً ایسی چیزیں پہلے فلموں اور ڈراموں کے ذریعے ایک طرز زندگی کے طور پر متعارف کروائی جاتی ہیں جیسے ٹشو پیپر موبائل فون، شیمپو آراستہ ڈرائنگ روم، مشروبات اور ملبوسات وغیرہ۔ پھر ان ڈراموں اور فلموں کو کثیر رقم والے اشتہارات دے کر ٹیلی ویژن سکرین پر مقبول عام کا درجہ دلوایا جاتا ہے۔ ان اشتہاروں میں عورت کے بے دریغ استعمال سے لے کر لوگوں کی محبوب شخصیات تک سب کو یہ چیزیں استعمال کرتے دیکھایا جاتا ہے۔ یوں خریدار جو بادشاہ ہوتا ہے اس کے اندر ایک حس طلب جاگ اٹھتی ہے۔ وہ ایسی چیزوں کا انتظار کرنے لگتا ہے۔ انہیں خریدتا ہے اور پھر اس کا عادی ہو جاتا ہے۔ کبھی کسی نے سوچا تھا کہ دس سال قبل موبائل فون کے بغیر زندگی مشکل ہو جائے گی۔ تیس سال بعد ٹشو پیپر کے بغیر گزارا ممکن نہ ہوگا یا پھر بیس پچیس سال پہلے کھانے کے ساتھ مشروبات نہ ہوں تو کھانا اچھا نہیں لگے گا۔

چائے اور سگریٹ کا آغاز تو اس زمانے کے محدود میڈیا کا حیران کن کارنامہ تھا۔ لوگ اس کڑوے، گرم اور بدذائقہ مشروب سے آشنا ہی نہ تھے اور آج یہ ہر محفل میں فوری پیشکش کے طور پر حاضر کی جاتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ لوگ جب ان چیزوں کے عادی ہو جاتے ہیں تو خریدار جو بادشاہ ہوتا ہے اس کے نازنخرے اٹھانے کے لئے ان میں طرح طرح کی تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ ان اشیا کو خوشنما، خوش رنگ اور خوش ذائقہ بنایا جاتا ہے۔ یہ سارا کھیل اس لئے کھیلا جاتا ہے کہ خریدار بادشاہ کی جیب سے سرمایہ نکال کر اپنی جیب میں ڈالا جائے۔

یہ کاروباری دنیا اور سرمایہ دارانہ نظام جہاں ٹیکنالوجی کی بنیاد پر آگے بڑھ رہا ہے وہاں اس کا سب سے بڑا سہارا اور اس کی ترقی کی اساس خریدار یعنی consumer پر ہے۔ ان کی بڑی سے بڑی تعداد کو اپنے قبضے میں کرنے کی دوڑ ہے جس میں اس وقت دنیا کا ہر بڑا سرمایا دار پڑا ہوا ہے۔ ان بڑے سرمایہ داروں کا جمگھٹا ملٹی نیشنل کمپنیوں کی صورت دنیا کے وسائل پر قابض ہے۔

Marfat.com

دنیا کی پوری تجارت پر چالیس ہزار ملٹی نیشنل کمپنیوں کا قبضہ ہے۔ ان میں دو سو ملٹی نیشنل کمپنیاں ایسی ہیں جن کی مشترکہ فروخت 8 کھرب ڈالر ہے جو کہ دنیا کے پورے جی ڈی پی کا 29 فیصد ہے۔ ان میں سے اکثریت کے ہیڈکوارٹر امریکہ اور یورپ میں ہیں۔ یہ دو کمپنیاں ہیں جو امریکی اور یورپی سیاست کو اپنے سرمائے سے کنٹرول کرتی ہیں۔ ان کمپنیوں کی طرف سے پارٹیوں کو فنڈز دیئے جاتے ہیں جو الیکشن مہمات اور میڈیا پر خرچ ہوتے ہیں تو پھر کہیں اوباما جیتتا ہے تو کہیں بش، کہیں سرکوزی جیتتا ہے تو کہیں گورڈن۔ اگر اوباما کی پارٹی کے پاس الیکشن میں خرچ کرنے کے لئے چھ ارب ڈالر نہ ہوتے تو وہ وائٹ ہاؤس کا خواب بھی نہ دیکھ سکتا۔ یہی کمپنیاں اپنے مفادات کے لئے حکومتی پالیسیاں مرتب کراتی ہیں ملکوں کو جنگوں میں جھونکتی ہیں اور اپنے ہی ہم وطنوں کو لاشوں کے تحفے دلواتی ہیں۔ ان کو جمہوریت اس لئے اچھی لگتی ہے کہ اس کے نام نہاد طریق کار سے ایک کٹھ پتلی شخص عوام کا نمائندہ بن کر اقتدار پر بیٹھتا ہے لیکن وہ کام ان کے مفاد کیلئے کرتا ہے کہ اس پر ان کا سرمایا لگا ہوا ہے۔ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ عوام کا فیصلہ ہے اس کے منتخب نمائندوں نے ایسا کیا ہے۔ یہ کمپنیاں اپنا ذرا سا بھی نقصان برداشت نہیں کر سکتیں۔ اگر ایسا ہونے لگے تو وہ فوراً اپنے زرخرید جمہوری قائدین کو قتل و غارت سمیت ہر قدم اٹھانے پر مجبور کر سکتی ہیں۔ طالبان نے جب یونی کول کمپنی کو ٹھیکہ دینے سے انکار کیا تو افغانستا کی اینٹ سے اینٹ بجادی گئی۔

یہ سب اس لئے تحریر کیا ہے کہ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم میں بھی طاقت ہوتی تو کوئی رسول اکرم ﷺ کی شان میں ایسی گستاخانہ فلم بنانے کی جسارت نہ کرتا۔ یہ وہ لوگ کہہ رہے ہیں جو دنیا کے ساٹھ کے قریب ممالک میں رہتے ہیں اور ڈیڑھ ارب سے زیادہ جن کی آبادی ہے۔ یہ ڈیڑھ ارب خریدار بادشاہ یعنی consumer kings ہیں۔ بدقسمتی سے یہ ٹوتھ پیسٹ سے لے کر خوشبو، مشروبات سے لے کر دلیہ اور صابن سے لے کر موبائل فون تک سب کچھ خریدتے ہیں۔ ان میں قوت خرید رکھنے والے امیر ترین ممالک بھی شامل ہیں۔ متحدہ عرب امارات کی فی کس قوت خرید 36 ہزار

Marfat.com

ڈالر ہے جبکہ امریکہ کی فی کس قوت خرید 33 ہزار ڈالر ہے۔ یہ روزانہ اربوں روپے کے برگر، پیزا، مشروبات، کافی، چائے، خوشبو، دیگر اشیاء خریدتے ہیں اور ان دو سو بڑی ملٹی نیشنل کمپنیوں کے پیٹ کا ایندھن بھرتے ہیں۔ کیسا مذاق ہے کہ ہمارے جیسے ملک اپنے لئے دلیہ، مکھن، مشروبات، برگر، چکن، ٹوتھ پیسٹ یا شیمپو بھی نہیں بنا سکتے۔ اس لئے کہ میڈیا کی چکا چوند کی وجہ سے خریدار کی آنکھوں کو چندھیا دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے ملک میں بننے والی کسی ایسی چیز کو خریدنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ میں یہاں تیل کی دولت اور ان پر قابض بڑی بڑی عالمی کمپنیوں کا ذکر کرنا چاہتا ورنہ کسی ایک ملک کا اعلان کہ ہم تیل ڈالر میں نہیں بیچیں گے پورے امریکہ کی چیخیں نکلوا سکتا ہے۔ لیکن ایسے مشورے غیرت مند حکمرانوں کو دیئے جاتے ہیں۔ میں تو صرف غیرت مند مسلمان سے مخاطب ہوں جن کے دلوں میں آج بھی سید الانبیاء ﷺ کے عشق کی چنگاری زندہ ہے۔ یہ ڈیڑھ ارب خریدار بادشاہ ہیں۔ ان کا ایک فیصلہ وقت کا رخ بدل سکتا ہے ان کا ایک بائیکاٹ دنیا کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ سوال صرف اتنا ہے کہ جو دکاندار آپ کے باپ کو گالی دے کیا آپ اس کی دکان سے سودا خریدیں گے۔ آپ کا ایمان ہی مکمل نہیں اگر آپ سرکار دو عالم ﷺ کو اپنے ماں باپ، بہن بھائیوں، بیٹے بیٹیوں اور رشتے داروں سے زیادہ عزیز نہ جانیں۔ مشورے محبت کرنے والوں کو دیئے جاتے ہیں اور ایسے فیصلے کرنے والے کیا کرتے ہیں۔

روزنامہ دنیا 22 ستمبر 2012

Marfat.com

"Innocence of Muslims"

ڈاکٹر بابر اعوان..

اس بدنام زمانہ اور دل آزار فلم کا پہلا نام صحرائی جنگجو یعنی (ڈیزرٹ واریئرز) رکھا گیا تھا۔ پھر اسے اسامہ بن لادن کی معصومیت کا نام دیا گیا اور جب فلم کو ''الناس'' نامی مصری ٹیلی ویژن چینل پر ٹریلر کی صورت میں چلایا گیا تو تب اس کا نام مسلمانوں کی معصومیت یعنی ''انوسینس آف مسلمز'' سامنے آیا۔ ایک اسرائیلی پراپرٹی ڈیلر کے سرمائے سے بننے والی اس فلم کا موضوع محسن انسانیت پیغمبر آخرالزماں حضرت محمد ﷺ کی ذات بابرکت پر بے بنیاد منفی انداز میں مرکوز رکھا گیا ہے۔ اس فلم کا مقصد وہی ہے جو کچھ عرصہ پہلے ویرٹ گلڈر نامی ڈچ سینٹر کی جانب سے بنائی گئی ایک اور دل آزار فلم ''فتنہ'' کے جواب میں مین نے بین الاقوامی تحقیق اور شخصیات کے تعاون سے فلم ''اسلام'' بنائی جسے یوٹیوب پر جاری کر دیا گیا ہے اور اسے یوٹیوب پر دیکھا جا سکتا ہے ان سطور کے ذریعے پاکستان کے سارے پرائیویٹ چینلز کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ انگریزی میں بنائی گئی فلم اسلام کو بلا معاوضہ چلائیں۔ اس سلسلے میں ہر قسم کا تعاون کرنے کے لیے حاضر ہوں۔

مسلمانوں کو معصومیت نامی مذکورہ بالا فلم کے ٹریلر پرائیویٹ مصری ٹی وی سٹیشن ''الناس'' پر چلنے کے ساتھ ہی اسکا پروڈیوسر اور ڈائریکٹر سام باسائل زیر زمین چلا گیا۔ الناس ٹیلی ویژن پر چلنے والے ٹریلر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فلم عربی زبان میں ڈب گئی ہے اور بنیادی طور پر فلم انگریزی میں بنائی گئی تھی۔ فلم انوسینس آف مسلمز کے خلاف مصر سے شروع ہونے والے مظاہرے فوری طور پر لیبیا اور افغانستان پہنچ چکے ہیں اور ان مظاہروں کے دوران لیبیا کے تاریخی شہر بن غازی جہاں کچھ دن پہلے تک امریکہ کے

Marfat.com

اہلکار لیبیائی باشندوں کے نجات دہندہ بن کر گھومتے تھے اس بن غازی میں جہاں پچھلے سال لیبیا کے سابق صدر معمر القذافی کے خلاف خون آشام تحریک کا آغاز ہوا تھا اسی شہر میں لیبیا کے لیے ریاست ہائے امریکہ کے نئے سفیر کرسٹوفن سٹوفر کو امریکی سفارتخانے کے دیگر تین اہلکاروں کے ساتھ جان سے مار دیا گیا ہے۔ یہ سطور لکھتے وقت بھی عرب چینلوں پر مصر کے اندر مظاہرین کی جانب سے امریکی سفارتخانے کے گھیراؤ اور افغانستان میں ایک امریکی ائیر بیس کے گھیراؤ کی خبر نشر ہو رہی ہیں اس انتہائی اشتعال انگیز دل آزار اور متنازعہ فلم کے اداکاروں نے سی این این کو دیئے گئے انٹرویوز میں کچھ دیر قبل یہ ہی ہولناک انکشاف کیا ہے کہ جس موضوع پر انہوں نے انگریزی زبان میں مکالمے بولے تھے جب فلم کو عربی میں ڈب کیا گیا تھا تو ان مکالموں کو توہین آمیز اور متنازعہ بنا دیا گیا۔ اس شرمناک فلم کی ۸۰ فیصد کاسٹ اور عملے کے ارکان نے بالکل یہی اور ایک جیسا ہی موقف اپنایا ہے اور اسے فلمی تاریخ کا سب سے بڑا فراڈ قرار دیا۔ فلم کے اس عملے نے یہ بھی انکشاف کیا کہ یہ فلم ۲۰۰۰ سال پہلے کے عام صحرائی ایک مصری کردار پر شوٹ کی گئی تھی۔ افغانستان کی حکومت نے یہ شرمناک فلم یوٹیوب پر آتے ہی اپنے ملک کی حد تک یوٹیوب کو فوری طور پر بند کر دیا ہے اور مصر اور لیبیا میں بھی یوٹیوب کی سروس معطل ہونے کی اطلاعات بین الاقوامی میڈیا پر آ رہی ہیں۔

تازہ ترین معلومات کے مطابق فلم بنائے جانے کا لائسنس لینے کے لیے یہ جھوٹ بھی گھڑا گیا کہ اس کو ہالی ووڈ میں فلم میکنگ کا تجربہ حاصل ہے۔ جب کہ اب سامنے آنے والی تفصیلات اور اطلاعات کے مطابق بدنام زمانہ سام باسائل ایک اسرائیلی پراپرٹی ڈیلر نکلا۔ درحقیقت ایک اسرائیلی پراپرٹی ڈیلر کی طرف سے بنائی گئی اس فلم کی بنیاد ہی جھوٹ، فراڈ، مکاری اور فریب کاری پر رکھی گئی ہے۔ بین الاقوامی میڈیا کی وساطت سے یہ اطلاع بھی منظر عام پر آئی ہے کہ اس فلم کو بنانے کے لیے آج کل امریکہ میں کام کرنے والے متعصب گوروں کی ایک شدت پسند تنظیم نے بھی خاصا سرمایہ فراہم کیا ہے۔ یہ گورے ایڈلف ہٹلر کی تخلیق کردہ جرمن نازی ازم سے ملتی جلتی سوچ رکھتے

Marfat.com

ہیں۔جسکے مطابق امریکہ صرف سفید فام گوروں کا ملک ہے جس میں رنگ دار کالے اور پیلے چمڑے رکھنے والے لوگوں کیلئے رہائش اور بودوباش کو کوئی گنجائش نہیں ہے۔امریکہ کی اس شدت پسند گوری بالادستی کا پرچار کرنے والی اس تنظیم کے لیڈر اور راہنما کھل کر تہذیبوں کے تصادم کے ذریعے تیسری عالمی جنگ کا بھی پرچار کرتے ہیں۔ان کے نقطہ نظر کے مطابق امریکہ اور مغرب کے تمام مسائل کا حل تہذیبوں کے حتمی تصادم ہو جانے میں مضمر ہے۔ہمیں یاد رکھنا ہوگا کہ دنیا میں تہذیبوں کے تصادم سے مراد مختلف خطوں، ملکوں اور براعظموں میں بسنے والے مسلمان ممالک اور مسلم اقلیتوں کے ساتھ دوسری تہذیبوں کا تصادم سمجھا جا رہا ہے۔

اس سوچ کے پرچار نے برما میں زبردستی ضم کی گئی ریاست اراکان اور مصر کے عیسائی اکثریتی علاقوں میں کھل کر سامنے آنا شروع کر دیا ہے۔دوسری جانب مسلم دنیا میں مختلف ناموں برانڈز اور حوالوں سے عشروں اور صدیوں تک مسلط رہنے والی ڈکٹیٹر شپ نے افریقہ اور ایشیا میں پہلی دو عیسائی ریاستوں کو جنم دیا ہے۔جنہیں مسلم دنیا کے دو اہم ممالک کا سینہ چاک کر کے بنایا گیا ہے۔ان میں ایک انڈونیشیا کی کوکھ سے ایسٹ تیمور اور دوسری ریاست سوڈان کے بطن سے نکلی ہے۔

میں دنیا بھر کی مسلم کمیونٹی کی جانب سے ''انوسینس آف مسلمز'' نامی گمراہ کن اشتعال انگیز، بدنام زمانہ اور دل آزار فلم کے ذریعے نبی آخرالزمان حضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخی کی شدید مذمت کرتا ہوں اور توقع کرتا ہوں کہ مسلمان اس فلم کو محض ایک ویڈیو کے تناظر میں نہیں بلکہ تہذیبوں کے تصادم کا پرچار، پروپیگنڈا اور منصوبہ بندی کرنے والے ماضی حال اور عملی کردار کے آئینے میں دیکھیں گے۔

اللہ تعالی نے اپنے آخری نبی محمد عربی ﷺ سے اپنے عظیم اور آخری پیغام قرآن حکیم میں یہ وعدہ کر رکھا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کا ذکر ہمیشہ زمین و آسمانوں اور تمام جہانوں میں بلند اور سر بلند رہے گا۔ایسی ناپاک اور شرمناک حرکتوں کے ذریعے جو پیغام دیا جاتا ہے اسے ہمیں چیلنج اور سعادت سمجھ کر قبول کرنا چاہیئے۔دنیا کی ساری طاقتیں ملکر

Marfat.com

بھی ''ورفعنا لك ذکرك'' کے خدائی وعدے کا سامنا نہیں کر سکتی لیکن ہمیشہ کی طرح ایک بار پھر مسلمان حکومتوں کا امتحان ہے کہ کیا وہ اس تاریخی کراس روڈ پر اکٹھے ہو کر اقوام متحدہ کے فورم سے دنیا کی عظیم ہستیوں کے خلاف اظہار رائے کی آزادی کے نام پر بننے والی بے لگام فلموں، خاکوں اور کارٹونوں پر پابندی لگا سکتی ہیں یا نہیں؟

آگ ہے، اولاد ابرہیم ہے، نمرود ہے
کیا کسی کو پھر کسی کا امتحاں مقصود ہے

(روزنامہ نوائے وقت، 16 ستمبر 2012ء)

Marfat.com

FULFIL THEIR DUTIES THIS MANNER, AND FROM ASSEMBLIES TO ISLAMIC COUNTRIES.

EVERYBODY MUST PLAY HIS PART.....DONT RELY OTHERS.....

THIS IS THE SPEECH OF EVERY DEVOTED MUSLIM ACROSS THE WORLD INSHALLAH DESTINY IS NOT FAR..

By Pir Syed Abul Majid Mahboob

Founder Almi Tehreek Ettihad e Alam e Islam Lahore

Pakistan

Marfat.com

ONE PRESIDENT NEMAED "CALIPH".

2. IN EACH ISLAMIC COUNTRY A "GOVERNOR" ON BEHALF OF CALIPH

3. MUST HAVE JOINT HEAD QUARTER WHICH MUST BE "MAKKA UL MUKARRAMA" OR "MADINA UL MUNAWWARA".

4. ALL MUSLIM COUNTRIES HAVE COMMON STOCK EXCHANGE.

5. MUST HAVE ONE CENTRAL ISLAMI BANK.

6. MUST HAVE COMMON ISLAMIC COURT OF JUSTICE.

7. MUST HAVE ONE ALLIED ARMY.

8. MUST HAVE COMMON EDUCATIONAL SYSTEM.

9. MUST HAVE COMMON CURRENCY.

10. MUST HAVE A COMMON ISLAMIC ULAMA COUNCIL (COMPRISES ON ULAMA FROM ALL SECTS) TO SUGGEST ISLAMIC LAW AND TO SEARCH WAYS TO ABOLISH RELIGIOUS DIFFERENCES FOR EVER, ALSO RESPONSIBLE FOR SUGGESTING FRIDAY SERMONS.

FRIEND OF ALL 56 COUNTRIES SHOULD BE COMMON AND ENEMY OF ALL 56 COUNTRIES SHOULD BE COMMON.

NOT IMPOSSIBLE

TAKE THIS MISSION WAVE FROM INDIVIDUALS TO MOSQUES, SELECT NATIONAL REPRESENTATIVES ACCORDINGLY WHO CAN

Marfat.com

Countries; for what; to invite them to Islam? or to receive new instructions from their Lord!. They are Mir Jafar and Mir Sadiq of this Umma. LOCATE THEM AND PULL THEM OFF FROM THEIR SEATS. ONE WHO CANNOT ENSURE PROPHET'S RESPECT DOESN'T DESERVE HIS RESPECT.

Oh Common Muslim WAKEUP, get rid of these Awaam Farosh Politicians and Deen Farosh Mullahs and Bay Zameer Peers to ensure Umma's success.

Now an ordinary muslim has to take up responsibility himself. please make yourself count, come in front yourself.

Join Hands, Abolish Differences well before you are abolished.

1st step.......boycott foreign products (our economy and resources whatever for our Umma)..... 2nd... select Molana and Peer carefully especially Molana in your mosques,,,make him responsible to enforce Islamic prescriptions within locality (Muhallah).......3rd......create awareness in masses regarding this. Next elections are coming, cast your vote consciously, immaculately. bring forward a real representative of common muslims from every city....

inhsallah a person can change his home hence Locality hence City hence country and this way a revolution is not impossible.

NEED OF THE DAY "ISLAMIC UNITED NATIONS"

1. ALL 56 ISLAMIC COUNTRIES MUST HAVE

Marfat.com

secular so called freedom of societies. Is such countries, who cares if one disrespects Holy Prophet PBUH, Jesus, or Moses.

MORE OR LESS THE WHOLE WORLD (apart from few) SEEMS TO HAVE ONE AIM (EMERGED AS THE NEW WORLD RELIGION), TO ABOLISH ISLAM FROM THE FACE OF PLANET. route to the achievement is first to remove the respect and reverence of Prophet Mohammad PBUH from the hearts of 1.5 billion muslims.

I request 56 equal to zero muslim countries, what further humiliation you are waiting for. TIME HAS TRULY COME TO DISASSOCIATE FROM UN AND TO FORMULATE AN ENTIRE SEPARATE "ISLAMIC UNITED ORGANISATION" TO SECURE OUR ISLAMIC OBJECTIVES, TO USE THE ISLAMIC NATIONAL RESOURCES WITHIN ourselves. stop consuming foreign products.

Yes an ordinary muslim can REVOLVE. Only hindrance is our "PEOPLE SELLER AMERICAN AGENT POLITICIAN", "RELIGION SELLER MULLAS", and SPIRITLESS TRADER PEERS". Their children getting education in western institutions to lead muslim Umma!, their substitute homes in U.K and U.S.A. They spend 3-4 months of leisure in europe and America in an year on cost of Umma.

These Politicians, Mullas, and Peers who frequently meet Ambassadors and Consulates of Western

Marfat.com

taught us to respect priests(religious figures) , don't demolish worship places, don't harm woman, children and old ones.

UNO has to revisit its status, who to represent for. when UNO and west jointly quote the freedom of this and that, ignoring the fact UN in not composed of only westerners, this organisation was to represent all diverse nations with different religious and cultural values; where freedom of every thing is not as only in the west.

We acknowledge west is very much free, free of norms, free of religious values (most religious demographic segments left churches and synagogue, people tend to be more secular), free of civilised clothing, free of considering relationships (if not openly yet mother, father, brother, sister, daughter have no distinction anyone can be anyone's spouse), free of gender identity (homosexuality), free of embarrassment when its women made a naked symbol majority of these non muslim countries free of real civilisation. What they call civilisation was the oldest state of humanity. Every moral value relating to a religion is considered rigidness.

Common westerner is wandering in femininity and Governments targeting one goal is to occupy significant resources and territory of the globe unlawfully.

in such free of morality scenario, Islam is the only religion hindering significantly the promotion of such

Marfat.com

secure the rights of all non muslims on cost of Muslims and to eradicate islam and muslims by any means. (observe Iraq, Palestine, Kashmir, Barma, Afghanistan, Pakistan and much more). Why only Muslims should suffer on this planet. the role of UN over the years; what muslim countries expect further from UN apart from receiving step-mother behaviour.

Muslim leaders from various countries spoke in General Assembly for formulating an international law to stop reviling religious figures but UN knew if a law to abolish blasphemy is established, then non muslims cannot stop Islam to grow and no one can disrespect Prophet Mohammad (the central Figure of Islam). it will only help islam to flourish, because muslims already do not disrespect the religious personalities of other religions. Until no such law non muslims have nothing to loose.

West in general deliberately, paving way of disrespect under freedom of speech, because they don't consider insult of prophets a blasphemy. when muslims are immensely sensitive towards all the Prophets of Allah (God). Having no law will facilitate each ordinary non muslim to blaspheme Prophet of Islam which will cause unrest among muslims who will react and that will be enough to prove them extremist. by virtue of that war of Terrorism is justified.

Notably, Muslim Umma has never blasphemed other religions and religious Figures this way. Islam

Marfat.com

BLASPHEMY OF PROPHET (PBUH), MUSLIM UMMA AND SOLUTION

By Pir Syed Abul Majid Mahboob

Eye Opener for napping Muslims, An Apology from comen person sellers; (awaam farosh) politicions,religion sellers (deen farosh); peer and mullas..........

Majrity of christians and jews and others led by americans in recent times are faithless having no religion. after the blasphemous film on prophet muhammad pbuh recent address of obama to the UN General assembly is an Alarm which made apparent their inclination. Apart from 56 muslim countries, all members of UN general assembly, cheered up, beating the decks in joy, when obama mentioned "we can not stop freedom of expression by force". wake up muslims! insulting Prophet is freedom of expression for other nations!. what further is left to disgrace Islam when our Prophet is reviled every now and than. All we could was to protest democratically but international and local media highlighted only the violence certainly crofted by political culprits not the peaceful rallies of millions.

Now the picture is pretty clear, world media and United Nations have one point hidden objective; to

Marfat.com

Mohammad PBUH; who guided the drifted humanity to the right path. If we cannot tolerate insult of Moses and Jesus how could be lenient the blasphemy of Prophet Mohammad PBUH.

Pir Syed Abdul Majid Mahboob

Founder Markaz Ul Ettihad, Almi Tehreek Ettihad E Alam E Islam Lahore Pakistan.

Marfat.com

to kill, the bull must be stoned to kill and its meat must not be eaten". Well alright bull must be killed, for what? harming a man or woman. Now all Jews reply, an extremely hatred terrorist speech harming the faith of 1.5 billion Muslims is greater crime or crime of an animal killing a man or woman (remember, killing illegally is not weird to Americans and Israelites they often practice it in occupied Muslim Countries).

With apologies, Jewish law and its biggest ally American society has nothing to answer apart from saying "freedom of expression (no religion permits such freedom)" in a religion in which animals are killed for freedom of expression. At least give equivalent punishment to the blasphemer that you hold for a bull for a kill. Furthermore, the filthy meat of blasphemer's body should be presented to jungle beasts to shred off.

We strongly condemn and reject Jewish American and Israelites societies where animals enjoy superior rights than billions of humans. It certainly is an Animal Society.

Last not the least, Muslims love Moses and Jesus more than Jews and Christians because Jews and Christians can be soundless on the blasphemy of Moses and Jesus but Muslims cannot. We owe our lives to all the prophets from Adam to Prophet

Marfat.com

jones should tried on real blasphemy.

No real religious person Muslim, Jew or Christian would agree if one says my parents and the prophet are equal. Certainly not; the prophets of Allah (God) do hold the highest positions among humanity. Let's see how unjust Jewish laws are when suggesting punishment for one who attacks his parents (Exodus 21 v15) "anyone who attacks his father or mother must be put to death". How Strange! Punishment for attack on parents but no punishment for attack on Prophet's dignity.

As it is proved blasphemy of Prophet is the blasphemy of God; now we tell Jews, the similar punishment is suggested as is for blasphemer who reviles God. Insult of Messenger is insult of Sender (God). Blasphemer has to be stoned to death for insulting messenger of God. Leviticus 24:16-23 "take the blasphemer outside the camp, all those who heard are to lay their hands on his head and the entire assembly is to stone him. the Moses Spoke to Israelites, they took blasphemer outside the camp and stoned him and Israelites did as God commanded Moses".

Besides the parents can a bull (an animal) be like your parents, certainly not. No one admires to quote May parents are like a Bull. Check out the unfair Jewish law (Exodus 21:28-29) "if a Bull Gorse a man or woman

Marfat.com

Jew with his thought, turned blasphemer.

it is also quoted in Qura'n, that Jews not only change the texts, modify it but also hide the ordinance of God. Jews have the universal distinctive title of killing thousands of prophets. Now we came to know why they did not regarded disrespect of a prophet as blasphemy because they always want to have an open corridor for eradicating every source spreading God's Commandments.

Muslims do not sketch borders among God and his prophets to separate them, ("for sure those who don't believe Allah and his prophets want to dcre distance among him and his prophets" Sora Nisa 150 para 6). Jewish tradition obviously holds that insulting Moses, Torah, the other Prophets before and after Moses or the sages of Israel is considered a "serious offence" as an extension of the original blasphemy law with no penalty though. The word "serious offence" is noteworthy. We ask Jews to complete their religious legal work as every offence must have a punishment but such serious crime has no penalty? If they cant make Jewish laws up right we suggest them a smoother option; accept Islam which has complete legal framework for every human's all acts.

Mark (14: 53-64) Jesus was tried by Jews through the Sanhedrin (high Court) on a charge of false blasphemy allegations, why not sam bacile and terry

Marfat.com

stoning to death. Taking the scripture descriptions; every act against the will of God is blasphemy. Now God wanted to choose a person as prophet, spoke to him and you (blasphemer) acted in disregard and disrespect. So this is one way indirectly to blaspheme Allah (God). He who blasphemes Prophet actually blasphemes Allah (God). Many Rabbis wrote that this verse is unclear. Orders of God cannot be clear to those who blaspheme prophets come to ordinary Muslims we will tell you blaspheming messenger of God is Blaspheming God Himself.

Ask America whose Ambassador was killed in Libya after blasphemy. It was considered Attack on America which President Obama quoted in UN unacceptable. Attack on representative of state is Attack on State, similarly reviling representative of God is insult of God himself. Attack on Ambassador was not acceptable to America how God accepts the blasphemy of his messenger. Now according to your blasphemy law insult of God occurs once a prophet is blasphemed.

A prophet is the representative of God. Had blasphemer respected God he would never have blasphemed his messenger. Well, not forgetting Jewish history, go back and check it, with exile and the destruction of the house of Lord, Jews suspected God as well: Had Israel's God been defeated? Jewish blasphemy law fell straight upon all Jews no one remain

Marfat.com

death. Now we ask Jews, who you think a prophet is. On what authenticity you adhere a prophet, on what grounds you follow him. Whose messages a prophet conveys, why you and all of us are not considered suitable for prophecy.

There must be some distinctive qualities which make a prophet suitable for the 2nd highest position of the universe. Only one answer " prophet has direct or indirect (by angle) linkage to Allah (God).

He has responsibilities awarded to him by almighty. Now you may come know why we Muslims turn furious, when any prophet is blasphemed because one who disrespects a prophets he or she certainly disrespects Allah (God) who sent him to us.

Agreeing that, it is impossible to negate, ALLAH (God) and his Prophet are two major entities in a monotheist religion. If you reject anyone of them you surely reject other simultaneously. For instance; take Prophet Moses, more or less entire Judaism is fostered around him and revelation of God to him. God is the sender and Moses is on the recipient. Negating prophet is the denial of the connection, which involves God also. Blasphemy in Judaism refers to the state when one believes that he or she is in league with God or to declare that you know exactly what God wants, (this law is left aside, no more practiced in Judaism). Earlier in Judaism, whoever blasphemed God was punished by

Marfat.com

prophecy always became true, especially when this shameful movie was made. Over the history jews always tried every bit of enmity to pull Islam down this way or the other.

Jews always tend to perceive Judaism the only true religion on the planet saying it was the oldest,. whereas in reality Islam is the oldest religion. It traces back to Ibrahim a.s (Abraham); who was the grandfather of prophet Yaqoob a.s (Jacob). Judaism got incepted much later then that. Jews clergy used to alter and modify the true religions descended by Allah through Prophets. That why a new prophet is sent to revive the true religion, whom Jews always ignored and blasphemed.

As far as blasphemy is concerned Jews themselves punished prophet Isa (Jesus) on grounds of false blasphemy accusations. Blasphemy in Judaism has limited understandings. It only denotes the disrespect of the name of Allah (God). Disrespect of any human personality is not regarded blasphemy.

We invite Jews to the real understandings of blasphemy. As per Judaism, blasphemy means reviling god, in Hebrew it is called "Birkat Hashem" and blasphemer is called "Megaddef". Blasphemy only relates to the name of God. leviticus 24: 10-23 and kings 21: 8-10 the penalty of this offence is stoning to

Marfat.com

Punishment of Blasphemy in Judaism

By Pir Syed Abdul Majid Mahboob

Rationale of this article is an abusive disgusting film, produced against Islam and Prophet Mohammad PBUH, misinterpreting the history which certainly was produced first time by dejected minds full of hatred for Islam. This movie was produced in Amer

ica which was previously considered a Christian country but since George W Bush 1st on 12 March 1991 when a bill presented in congress clarifying that U.S.A has a society, based on seven Noahide laws, which are in fact Jewish laws. America must be considered Jewish state.

No doubt this kind of blasphemy has never been sighted or heard against Islam nor was committed by anyone against any other prophet over the centuries. It is explicit, that the cluster committing harshest blasphemies against Prophet Mohammad PBUH always has a direct or indirect Jewish linkage. For that reason we will explore Judaism briefly what really refer to such blasphemy.

Islam itself declares in Sora Maida verse 82 "you must find Jews and idol worshipers, the most extreme rival of the believers among humans". The Islamic

Marfat.com

محمد علی بک بائنڈر
گلی نمبر 1 دکان نمبر 38 [illegible] لاہور
پروپرائیٹر: محمد سلیم، محمد علی
0321-6463298,0345 4157234

Marfat.com

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042 - 37352022

Marfat.com